والذین آمنوا بالباطل وکفروا بالحق اولئک هم الخاسرون

الحمد لله کہ فیض الوجاب بسبب ہمین اجوبہ صحیحہ اقوال غیر یان بدستمال موسوم

بیان حق

از تالیف شکنندہ بیخ ہای مذہب باطل محب مسیحا و مجری احیاء آثار دلیل و برہان الفقیر ان سکندر الرحمن

مرتب ہیچ ہادی الدین لکھنوی ہمالف شیخ

عفی عنہ

فہرست کتاب نور الابطال طبقہ دوم

نمبر صفحہ	مطالب
۲	دیباچہ
۳ / ۶۳	بیان توحید و تثلیث و بیان بیتین گوئی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
۶۴ / ۱۹۷	نامہ اول ۔ نامہ تنبیہ الملحدین بجواب کتاب ہدایت المسلمین
۱۹۸ / ۲۰۰	ایضاً نامہ بنام مجتہد صاحب مذہب پولوسی
۲۰۱ / ۲۳۲۰	نامہ ضروری بجواب کتاب نغمہ طنبوری
۲۳۳ / ۲۷۱	نامہ اول بنام منشی ظہیر الدین بلگرامی
۲۷۲ / ۲۸۰	ایضاً نامہ ثانی بنام منشی ظہیر الدین
۲۸۱ / ۲۸۲	ایضاً نامہ ثالث بنام منشی ظہیر الدین
۲۸۳ / ۲۹۲	نامہ اول بنام سید احمد خانصاحب
۲۹۳ / ۳۱۸	نامہ ثانی بنام سید احمد خانصاحب
۳۱۹ / ۳۶۰	نامہ ثالث بنام سید احمد خانصاحب
۳۶۱ / ۴۲۱	نامہ چہارم بنام سید احمد خانصاحب
۴۲۲ / ۴۴۳	نامہ دیگر بجواب کتاب ہدایت المنود بنام منشی ظہیر الدین
۴۴۴ / ۴۵۳	نامہ مبارکباد یوم تکان بنام سید احمد خانصاحب
۴۵۴ / ۴۵۸	نامہ ششم بنام سید احمد خانصاحب
۴۵۹ / ۴۶۴	نامہ ہفتم بنام سید احمد خانصاحب
۴۶۵ / ۴۷۴	نامہ ہشتم بنام سید احمد خانصاحب

والذین آمنوا بالباطل وکفروا باللہ اولئک ہم الخاسرون

الحمد للہ کہ نسخہ لاجواب دلپسند متین باصواب در رد اقوال خبیثہ بیان بدسگال موسوم بہ

تنبیہ الضالین

از تالیف شکستہ بندہ ہیچمدان مذہب باطل مجیب سوال و جواب ہائے قابل بی نظیر دوران النعمان خان مکہ اللہ الرحمن

عن مطبع چراغ ہدایت واقع لکھنؤ باہتمام مولف کتاب بدیع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وعظ کی کتاب

در فیض محمد وا ہو آئے جسکا جی چاہے
طریق اہل بیت احمد سی پائے جسکا جی چاہے

لوای حمد کے سائے مین آئے جسکا جی چاہے
نہ آئے آتش دوزخ مین جائے جسکا جی چاہے

صحیفے انبیا کے پڑھین سب وصف محمد کے
اب اس احقاق حق سے منہ چھپائے جسکا جی چاہے

ثنای وصف احمد مین ہین اب تک زبان سی
فلک اپنے کانون سی سن آئے جسکا جی چاہے

محمد مصطفے کی ہین بشر حضرت عیسے
جسے شک ہو وہ اونسے پوچھ آئے جسکا جی چاہے

مسیحا کی ولی ہت جلا دین ایک ٹھوکر سے
غلامان محمد پاس آئے جسکا جی چاہے

ایک ادنی معجزہ شق القمر ہی فخر مرسل کا
کوئی ایسا ہی عیسی سی دکھائے جسکا جی چاہے

ہون لاکھون امتی زندہ صدا سے اتم باذنی سے
اگر باور نہو تو آزمائے جسکا جی چاہے

معاذ اللہ فرزند خدا کہتے ہو عیسے کو
تو دادا کون ہے اوسکا بتائے جسکا جی چاہے

یہ ہم للکار کر کہتے ہین تمسے پادریو سب
یہی میدان ہی گو ہو وہ آئے جسکا جی چاہے

جسے ہو حوصلہ تم مین سے وہ آئے مقابل مین
کوئی برہان قاطع ساتھ لائے جسکا جی چاہے

ہیچ کی جسکی چھوٹی ہوں اوسی آئی نظر کیونکر
کہین اندہی تو دیکھا ہے دکھا جسکا جی چاہے

باین فہم و فراست دعوی تثلیث ہی ہے
ثبوت اس بات کا کیا ہی بتا جسکا جی چاہے

ہمارا دین حق ساری ادیانونکا ناسخ ہی
دلائل اسکی ہم سے پوچھ جا جسکا جی چاہے

جسے فردوس لینا ہو وہ آئے دین احمد مین
نہین دوزخ مین اپنا گھر بنا جسکا جی چاہے

عجب کیا یہ نہین معلوم تمکو پادریصاحب
یہ مثل مہر روشن ہی چھپائی جسکا جی چاہے

فتبارک اللہ احسن الخالقین

اب جاننا چاہیے کہ ابتدای خلقت سے جتنے انبیا علیہم السلام کہ مبعوث ہوئے سب نے توحید کی نصیحت کی ہے کہ ذات باری تبارک و تعالے دوئی سے منزہ ہے اوسمین تثلیث کی گنجایش نہین وہ وحدہ لاشریک لہ ہے مگر یہ پادری لوگ تثلیث کے مدعی ہوئے ہین حالانکہ ثبوت اسکا آجتک نہین ہوا والا وہ لوگ یہی کہتے ہین کہ تثلیث فی التوحید اور توحید فی التثلیث ممکن ہے ہین کہتا ہون کہ صیغہ مفرد صیغہ جمع کا نہین ہوسکتا اور صیغہ جمع صیغہ مفرد نہین بن سکتا یہہ بالکل خیال خام ہے اسکا بدانجام ہے پھر کہتے ہین کہ عیسی مسیح خدا کا بیٹا ہے مین کہتا ہون کہ بیٹا متحد ماہیت باپ کی ہوتا ہے کہ بیٹا آدمی کا آدمی اور گھوڑیکا بیٹا گھوڑا کہلاتا ہے مثلاً اگر مسیح علیہ السلام خدا کے بیٹے تھے

تو اونہون نے کونسی زمین اور کونسا آسمان بنایا کوئی جزیرہ لندن یا امریکا بسایا حتی کہ بموجب عقیدہ عیسائیان باعاقبت اندیش یہود کے ہاتھہ سے خود ہی صلیب پاگئے ابطال اثبیت فرماگئے دیکھو کتاب صولۃ الصلیب علی اعدائے ابن مریم مین مصنف مرحوم تحریر فرماتے ہین - **قولہ** کہ مین نے ولیم پادری سے تثلیث کا حال پوچھا بولے جسطرح انسان تین چیزون سے مرکب ہی ایک جسم ایک روح ایک خون اور باوجود تثلیث کے ایک ہی اسیطرح خدا تین ملکر ایک ہی یعنی باپ بیٹا روح القدس تین ہین پھر تین ملکے ایک خدا ہین مین نے کہا کہ مرکب جزو کا محتاج ہوتا ہے اور جو محتاج ہو خدائی کے لائق نہین اور جو مرکب ہوا وہ حادث ٹھہرا قدیم نہوا اسپر حکماے فلسفہ کا بھی اتفاق ہے **الی قولہ** ہر انسان مثلاً تین چیزون سے مرکب ہی اگر اون مین سے ایک الگ ہوجاوے تو باقی بیکار ہوجاوین گے کیونکہ اگر حیات نہو تو بدن خاک ہے اور اگر بدن نہو تو روح سے وہ کام جو مختص بالبدن ہین نہوسکین اور اگر روح نہ ہو تو بدن و حیات دونون بیکار ہوجاوین گے پس اگر خدا تین فردون سے مرکب ہوا اور بیٹی کی فرد بموجب مقولہ آپکے اوس مرکب سے الگ ہوکر دنیا مین آوے اور آدمی بنکر بود و باش اختیار کرے اور کبوتر کے گسٹ مین حلول کرکے اوڑتے پھرے تو باپ اور بیٹے کے فردین محقر بیکار ٹھہرین ایسے معاذ اللہ معزول اور معطل ہونا خدا کا لازم آیا اور اگر صنبر اور صنا

کی فرد بھی ساکنان دنیا مین شمار کر لیجاوے تو وہان خدائی مین ایک جزو
اخیر باقی رہا اور ظاہر ہے کہ جس شے کی ترکیب بگڑ گئی وہ بیکار ہو جاتی ہے
جب اوسمین بند ہوئی تو یہ شکل ▽ مثلث بنائی کہنے لگے کہ ایک کے
تین کونے ہین اور تین کا ایک مثلث ہے اسپر مینے کہا کہ یہی تکنا دائرہ نہین
چھوٹا بنا تا ہے کیونکہ مجموع تینون کونون کا مشتمل ہے مثلث واحد کا لیکن
ہر ایک اون تینون کونون سے مساوی اوسکا نہین پس دلیل تمہاری ناتمام
ہے اور جب گیارہوس پادری سے یہ بات کہی گئی تو بولے عام لوگون کے
سمجھانے کو اسقدر کافی ہے اور خواص پر یہ بھید نہین کھلتا اسپر مین نے
کہا کہ اگر اثبات دین ان دو پر منحصر ہے تو کوئی شخص بی بی مریم کو بھی اپنی
شامل کر کے مربع دائرہ اس طرح کا □ کھینچ کر کہنے لگے کہ توحید تربیع مین ہے
اور تربیع توحید مین پس دلیل تمہاری عوام فارسی خوانون کے لیے بھی کافی
نہ ہوگی ہان مچھوی چڑیمار اس جال مین آجاوین تو آجاوین الخ لہذا ہم یہ کہتے ہین
کہ ان پادریون کا وعظ کسی ہندو مسلمان کو سننا نچاہیے اب آگے چلون
پادریونکا یہ بھی مقولہ ہے کہ پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارت
کسی کتاب آسمانی مین نہین ہے مین کہتا ہون کہ جیسے صاف وصریح بشارت
ہمارے حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کتب سابقہ مین ہے باوصف
اسکے کہ بسبب عناد یہود و نصاریٰ نے بہت کا لعدم کر ڈالین تاہم ویسی کسی

انبیاء بنی اسرائیل مین پائی نہین جاتین لہذا پہلے تورات سے تیسرے کتاب استثنا باب ۱۸ کے آیہ ۱۸ لیعنے موسے علیہ السلام سے خدا فرماتا ہے قولہ کہ مین مبعوث کرونگا اونکے بھائیون مین سے تجھ سا ایک نبی اور اپنا کلام اوسکے منہ مین ڈالونگا اور جو کچھ مین اوس سے کہونگا وہ سب اونسے کہیگا اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتونکو جنہین وہ میرا نام لیکے کہیگا نہ سنیگا تو مین اوس سے اوسکا حساب لونگا الخ اب مقام غور ہے کہ یہ خبر کیسی ٹھیک ٹھیک ہماری جناب ختمی پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صادق و مصدوق ہے یعنے جب یہ الفاظ کہ اونمین سے اونکے بھائیون مین سے موجود ہین تو صاف ثابت ہوا کہ سوای بنی اسرائیل کے دوسرے بھائی یعنی بنی اسمعیل سے بھی کوئی نبی مانند حضرت موسیٰ علیہ السلام صاحب جہاد و صاحب شریعت جدید و ناسخ شریعت قدیم مبعوث ہوگا مراد یہ ہے کہ بنی اسمعیل سے خصوصًا اونکے لیے عاما کل دنیا کے واسطے تجھ سا ایک نبی اللہ تعالے فرماتا ہے کہ مین مبعوث کرونگا سو ظاہر ہے کہ اہل عرب سب حضرت اسمعیل ہی کی اولاد ہین جو کہ اولاد کبیر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے تھے اور پھر دیکھو اللہ تعالے نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے وعدہ بھی فرمایا تھا قولہ کہ تیری اولاد سے زمین کے سارے گھرانے برکت پاوین گے الخ فرمائیے اب اگر پیغمبر آخرالزمان صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت اسمعیل کی اولاد امجاد سے نہ مبعوث ہوئے ہوتے

توبہ قول متذکرۂ بالا لغو نہ ٹھہرتا جو داخل انجیل ہے ایسا یہ بھی جاننا چاہیے
کہ بعضے پادریصاحب ازراہ قساوت وعناوت عقل کے نسبت جناب بی بی
ہاجرہ والدۂ ماجدۂ حضرت اسمعیل علیہ السلام کے جو کہ اجداد ہمارے حضور اقدس
کے ہین یہ اعتراض بھی کیا کرتے ہین کہ بی بی صاحبہ لونڈی تھین اور انبیاء
علیہم السلام میں کوئی مجہول النسب نہین ہوا سو واضح رہے کہ جناب مرزا موحد صاحب نے
اپنے رسالہ موسومہ بہ فیصلۂ عدالت ہای کورٹ آسمانی کے آخر مین نہایت
عمدہ جواب حضرت ہاجرہ کی بابت دیا ہے لیکن شاید بسبب عجز از
جواب کوئی شور مچاوے اور اعتراض زبان پر لاوے تو مولوی احمد علیصاحب
واعظ محمدی سالکوٹی نے جواب مفصل دیدیا ہے میرے سامنے خدا شناسی
کے میلہ مین جو کہ مقام چاندپور قریب شاہجہان پور مین پادری نولس صاحب
نے کرایا تھا مولویصاحب موصوف الصمد نے اوسیکا وعظ بر سر منبر فرمایا تو
جاننا چاہیے کہ حضرت ہاجرہ کی نسبت حضرات یہود وعیسائیہ کے یہ لفظ یعنی
کنیزک کا عائد کرنا اس سے مطلب یہ ہے کہ نبوت پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مین نقص واقع ہو تو اب یہ بات بموجب شریعت تورات کے
بے ثابت نہین اسلیئے کہ تورات مین کنیزک ہونے کی کئی شرطین ہین ایک یہ
کہ زر خرید ہو جیسا کہ کتاب خروج کے باب ۲۱ سے ظاہر ہے دوسرے یہ کہ
وہ خود اپنے تئین غلامی مین دیدے چنانچہ حضرت یوسف علیہ السلام کی سامنے

اونکے بھائیون نے اپنی غلامی کا اقرار کیا جیسا کہ ۴۲ باب کتاب پیدائش
سے ثابت ہے یا یہ کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیون نے شاہ مصر
کے سامنے اپنے غلامی کا اقرار کیا ہے جیسا کہ کتاب پیدائش کے ۴۷
باب سے ظاہر ہے تیسرے یہ کہ جو کفار حربی عورت ہو اور جہاد مین اہل
اسلام کے ہاتھ آوے جیسا کہ کتاب پرمیاہ کے ۴۴ باب سے
ہویدا ہے اور کتاب استثنا کے ۲۱ باب مین بھی اسکی تشریح ہے پس ان تینون
وجہون مین سے کوئی وجہ بی بی صاحبہ مین پائی نہین جاتی اب رہے شریعت
اسلامیہ سے اسکو مطابق ہونا اگلے انبیا کے شریعت سے کچھ ضرورت نہین اور
اگر بالفرض شریعت اسلامیہ پر بھی رجوع کیجاوے تو کتب ہای قدمای اسلامیہ
حفظ الفاظ ہبہ کا نسبت بی بی صاحبہ کی از جانب بی بی سارہ زوجہ اولی حضرت
ابراہیم علیہ السلام ثابت ہوتا ہے جسکا ترجمہ دیدہ النا ہوا تو یہ بھی کنیز کے ہونے پر
عائد نہین ہوتا ہے اسواسطے کہ یہ دستور عام ہے کہ جب کہین بیٹی کسی کی
کسی کے بیٹے کو منسوب ہوتی ہے تو اہل محلہ اور کل برادری مین یہ بات
مشہور ہو جاتی ہے کہ فلان شخص نے اپنی بیٹی فلان شخص کے بیٹے کو دی
تو اب اگر یہ لفظ مسلم رکھا جاوے تو تمام دنیا کا نسب مجہول ہو گیا اور شرع فاسد
بیجا ہے رذیل کنیز کی ادی ٹھہرے تو اب حسب تشریح متذکرہ کے دیکھنا چاہیے کہ
حضرت ابراہیم علیہ السلام بی بی ہاجرہ کو نہ کسی جنگ جہاد کفار سے پکڑ لائے تھے

نہ اونکے بی بی صاحبہ کے ہاتہ کسی نے بیچ ڈالا تہا اور نہ اونہون نے
بی بی سارہ سے نہ ابراہیم علیہ السلام سے اپنی کنیزک ہونے کا اقرار کیا تہا
اور ثابت ہے کہ یہی تین صورتین کنیزک ہونے کی ثابت ہین لہذا پہر اونکا
کنیزک ہونا کیا معنے اب اگر کوئی یہودی یا عیسائی کہے کہ شاہ مصر نے ہاجرہ کو
سارہ کی خدمت مین دیا تہا یہ سبب لونڈی ہونے کا ہوا کہتا ہون مین کہ یہہ
سبب بہی لونڈی ہونے کا نہین ہوسکتا اسلیئے کہ بادشاہ جو کسیکو کچہ بخشے اور
واسطے تعظیم و تکریم کے کچہ آدمی اپنی طرف سے اوسکے ساتہہ کردی تو وہ لوگ
جو اوسکے ساتہہ آوین کیا اوس شخص کی لونڈی غلام ہوجاتے ہین یہ تو کہین کا دستور نہین اور
کتاب پیدائش باب ۱۲ کی ۱۶ آیہ مین جو ذکر ہے کہ شاہ مصر نے حضرت ابراہیم
علیہ السلام پر احسان کیا اور اونکو بہیڑ بکری اور گاے بیل اور گدہے اور
غلام لونڈی عنایت کیے وہان بہی حضرت ہاجرہ کا نام اون لونڈیون مین نہین
پایا جاتا اب شاید کوئی کہے کہ دیکہو پیدائش کی کتاب باب ۱۶ مین مذکور ہے
کہ سارہ نے اپنی لونڈی مصری کو جسکا نام ہاجر تہا ابراہیم کی خدمت مین دیا
کہ اوسکی بچہ رو ہووے اس سے بی بی ہاجرہ کا لونڈی ہونا ثابت ہوتا ہے
تین کہتا ہون کہ یہودنا بہودی ایسا لفظ نسبت بی بی صاحبہ کے بسبب خاطر
کے لکہدیا ہے قولہ غلط است انچہ مدعی گوید ورنہ کوئی وجہ موجہ مذکورہ بالا سے
پائی نہین جاتی اور اگر کسی صاحب کو یہ وہم گذرے کہ وہ غلام اور لونڈیان

جو شاہ مصر نے دی تھین انہین مین سے بی بی ہاجرہ بھی تھین مین کہتا ہون
کہ یہ خیال بھی باطل ہے کیونکہ تشریح استفتای مولوی عنایت رسول صاحب
جو کہ ایک بڑے عالم عبرانی کے ہین اون سے صاف ثابت ہے کہ بی بی ہاجرہ
سنان بن علون شاہ مصر کی بیٹی تھین اور اونسے انہین تعظیماً اور اپنا کفو
سمجھ کے بی بی سارہ کو دیا تھا اب اگر کوئی کہے کہ پیدایش کی کتاب کے
۱۶- باب مین ہے کہ خدا کے فرشتے نے ہاجرہ کو لونڈی کہا اور پھر باب ۲۱
کے آیہ ۱۲ مین خدا نے ابراہیم سے کہا **قولہ** کہ وہ بات جو کہ سارہ نے کہی
کہ اس لونڈی کو اور اسکی بیٹی کو نکال دے تیری نظر مین بری نہ معلوم ہوا الخ
پس ان روایات سے ثابت ہوا کہ ہاجرہ لونڈی تھین مین کہتا ہون کہ ان مقامات
مین یہود کی طرف سے الحاق ہے کیونکہ لونڈی ہونے کی جو تین شرطین اوپر
بیان ہوئین اونمین سے کوئی شرط حضرت ہاجرہ مین نہین ہے قطع نظر اسکے
اگر صرف لکھا ہوا ہونے پر عمل ہے تو دیکھو پیدایش کے باب ۱۵ کے ۱۳- آیہ
مین خداوند تعالے نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خبر دی ہے **قولہ** کہ تیری
اولاد مصر کے لوگون کی چار سو برس تک غلام رہین گے الخ اب ملاحظہ کیجیے کہ
مصر کے لوگون کے غلام یہ بنی اسرائیل ہے بنے نہ بنی اسمعیل پھر دیکھو کتاب
استثنا کے باب ۱۵ اور ۱۶ کے آیہ ۵- اوسمین خدای تعالی نے حضرت موسے
کی معرفت ہر فرد بشر کو امر و نہی کے طور پر فرمایا ہے **قولہ** تو اپنی بھیڑ بکری

اور کہتے اور کولہو مہین سے اوس برکت مین سے جو خداوند تیرے خدا نے
تجھے بخشی ہے دل کھول کے دی اور یاد رکھہ کہ تو زمین مصر مین غلام تہا
اور خداوند تیرے خدا نے تجھے چھڑایا الخ اور پھر اوسی کتاب کے باب آیہ ۸ مین
ہے **قولہ** کہ خداوند تمکو اپنے زور اور ہاتھہ سے نکال لایا غلام خانہ سے
اور مصر کے بادشاہ فرعون کے ہاتھہ سے تمہین چھڑایا الخ اور باب ۶ آیہ ۱۲ مین ہے
قولہ تو خبردار رہ نہ ہو کہ تو خداوند کو جو تجھے مصر کے سرزمین سے جو غلام خانہ
تہا نکال لایا بھول جاوے الخ اب جاے غور ہے کہ خداوند تعالی بار بار
بنی اسرائیل کو مکرر سکرر اپنا احسان جتاتا ہے اور فرماتا ہے کہ تم زمین مصر
مین غلام تہے فرعونیون کے ہم تمہین چھڑالاے تو اب دیکھو کہ بی بی سارہ
کی اولاد جو بنی اسرائیل کہلاتے ہین اونکو کیا فخر رہا بی بی ہاجرہ کی اولاد اسمٰعیل
پر علاوہ اسکے دیکھو حضرت یعقوب کی چار عورتین تہین دو بیبیان اور دو
لونڈیان جو کہ اون بیبیون کے ساتھہ آئی تہین بارہ بیٹے حضرت یعقوب کے
انہین بیبیون اور لونڈیون سے تہے پھر دیکھو حضرت یوسف کو اونکے
بھائیون نے اسمعیلیون کے ہاتھہ بیس روپیہ کی قیمت پر بیچ ڈالا تہا جیسا کہ کتاب
پیدائش کے ۳۷ باب آیہ ۲۸ مین ہے **قولہ** اور اون لوگون نے عزیز مصر کے
ہاتھہ جاکر بیچا جیسا کہ اسی کتاب کے ۳۹ باب آیہ اول مین ہے اور پھر بھائی
حضرت یوسف کے غلام بنے اوسوقت مین کہ جب کال پڑا تہا اور حضرت یوسف

عزیز مصر کے قائم مقام بنے پس اسوقت مین بنی اسرائیل بنی اسمعیل کے
غلامان غلام ٹھہرے تو اب ظاہر ہوا کہ یہہ لوگ بڑے بنے شرم ہین جو
ایسے بیہودہ اعتراضات جناب اسمعیل مایہ السلام کی نسبت زبان پر لاتے
ہین منہ کے کہاتے ہین مگر ہان یہ قول کسیکا انکی نسبت صحیح ہے ؎ چون
خدا خواہد کہ پردہ کس درد ۔ میلش اندر طعنۂ پاکان برد ۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت
مسیح انجیل متی کے باب ۲۳ مین فرماگئے ہین قولہ کہ عیب مت لگاؤ اور تمسر بھی
عیب لگایا جاویگا الخ اب دیکھو بڑے بول کا سر نیچا یعنی یہود و عیسائی جو حسد
کی راہ سے حضرت ہاجرہ کی اولاد امجاد کو کنیزک زادہ سمجھ رہے تھے اسکی سزا یہ
ہوئی کہ یہ لوگ بار بار بت پرستون وغیرہ کی غلامی مین رہے چنانچہ پہلی بار
کوشن رشتم کی غلامی مین ۸ برس تک جیسا کہ کتاب القضات کے باب ۳ آیہ
۸ سے ظاہر ہے دوسری بار عجلون شاہ مواب کی غلامی مین جیسا کہ اسی کتاب کے
اسی باب آیہ ۱۴ مین موجود ہے تیسری بار فلسطیونکی غلامی مین آئے جیسا
کتاب مذکورہ کے باب ۱۰ آیہ ۷ مین ہے چوتھی بار کنعان کے ایک زوزا ور بادشاہ
کے غلام بنے جیسا کہ کتاب یہوشع کے باب ۱۱ آیہ ۱ مین درج ہے پانچوین بار
مدیانیونکے غلام ہوئے جیسا کہ کتاب مذکورہ کے باب ۶ آیہ اول مین ظاہر ہے
چھٹی بار پھر فلسطیون اور عمونیون کے غلام بنے ساتوین بار اور آٹھوین بار بابل
والونکے نوین بار مصریونکے دسوین بار رومیون کے بس جو قوم بار بار پشت بہ

ابتداے آدم علیہ السلام سے بگڑتے ہے اور غلام بنتے ہوے دنیا مین
نشو نما کرے ایک جزیرہ ہندوستان مین یا اور چند جزایر سمندر مین تو کیا
اس سے غلامی کا دھبہ چھوٹ کر دوسرو پر جھوٹھ موٹھ کا الزام عائد ہوسکتا
ہے کسی نے سچ کہا ہے یہ مثل دوم بجای خود ذات دکھاے بنی اقتم
اب پھر مطلب بشارت اول کے فقرات پر ہم آتے ہین دیکھو یہ کلمہ تجھ سا
کیسی صاف بات ہے ہیہات ہے ہیہات ہے مین کہتا ہون
کہ فقرہ تجھ سا کا سیاق حضرت مسیح پر صادق نہین آتا کیا معنے کہ مثلیت
جناب موسی علیہ السلام حضرت مسیح علیہ السلام مین مفقود ہے بچند وجہ
موجہ اول یہ کہ موسی علیہ السلام ماں باپ دونون سے پیدا ہوے اور
حضرت مسیح فقط ماں سے دوسرے یہ کہ موسی صاحب جہاد تھے اور حضرت
مسیح صاحب جہاد نہ تھے حتے کہ بقول عیسائیان ناعاقبت اندیش
خود ہے صلیب پا گئے تیسرے یہ کہ انجیل سے ثابت ہے کہ حضرت مسیح
تین دن رات یا چالیس دن رات شیطان کے قبضہ مین رہے اور حضرت
موسی پر شیطان کا قبضہ ثابت نہین چوتھے یہ کہ حضرت مسیح خود فرماتے
ہین کہ مین تورات منسوخ کرنے نہین آیا بلکہ پوری کرنے آیا ہون تو اب
حضرت مسیح اتباع موسی ٹھہرے اور جو متبع ہوا وہ مثلیت مین داخل نہین ہوسکتا
ورنہ کل انسان مثلیت مین داخل ٹھہرین گے پانچوین یہ کہ موسی صاحب

ازواج تھے اور حضرت مسیح نے بیاہ نہین کیا اور نہ کوئی اولاد صلبی چھوڑی فقط چند مرید چھوٹے مثل پادریون کے چھوڑی تو کیا چھٹے یہ کہ حضرت مسیح آسمان پر باین جسم خاکی زندہ تشریف لے گئے اور ابتک زندہ ہین اور حضرت موسی نے مثل کل بنی آدم کے دنیا سے انتقال کیا اور دفن کفن سب پایا لہذا اشلیت مسیح نہوئے ساتوین یہ کہ حضرت مسیح حسب مقولۂ عیسائیان باین جسم خاکی قریب حشر کے آوینگے دنیا مین اور عدالت فرماوینگے اور حضرت موسی کا تشریف لانا ثابت نہین تو اب فرمائیے کہ اس توجیہات متذکرۂ بالا سے جو کہ بالکل ٹھیک ٹھیک جناب ختمی مآب کی شان مین ثابت و متحقق ہے ثبوت رسالت من اجل الوجوہ ظاہر و باہر ہے پھر آگے چلو اپنا کلام اوسکے منہ مین ڈالونگا اس فقرہ مین پادری فنڈر صاحب جو کہ سب پوادر کے مقتدا تھے اپنی کتاب میزان الحق باطلۂ مطلق مین دیکھیے کہ کیا تاویل مارون گھٹنا ہوئے آنکھ بھی نہین کی ہے بجز اسکے کہ مسیح کے خبر ہے مین کہتا ہون کہ ہمکا مطلب یہ ہے کہ کل انبیا علیہم السلام کو کلام خدا کا لکھا ہوا ملا ہے اور ہمارے حضور اقدس کو چونکہ آپ امی تھے تمام قرآن شریف زبانی معرفت جبرئیل علیہ السلام کے نازل فرمایا گیا اسوا سطیکہ بے پڑھے کو لکھ کے سمجھنا مناسب نہین ہوتا پھر یہ فقرہ کہ جو اوسکے نہ سنیگا اوس سے حساب لونگا الخ کیسا

جناب پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ثابت ہے کہ جس نے
اونکا کہنا نہ سنا اونسے کیا اللہ صاحب نے حساب لیا اور حکم جہاد
عام کا دوام کو دیا کہ ظاہر ہے دستور ہے کہ جب آدمی زبانی کہنے سے
نہین مانتا تو اوسکو ہاتھ سے سمجھاتے ہین باقی اور سب تثلیث کتاب
استفسار و ازالۃ الاوہام مین مذکور ہین جسکا جی چاہے دیکھ لے
زیادہ خامہ فرسائی کی کچھ ضرورت نہین اب انجیل سے لیجیے انجیل یوحنا
باب اول آیہ ۱۹ سے ۲۳ تک **قولہ** یوحنا کی گواہی یہ ہے جبکہ یہودیون
نے یروشلم سے کاہنون اور لیویون کو بھیجا کہ اوس سے پوچھین تو کون
ہے اور اوسنے اقرار کیا اور انکار نہ کیا بلکہ اقرار کیا کہ مسیح مین نہین ہون
اور اونہون نے اوس سے پوچھا پس تو الیاس ہے اور اوسنے کہا کہ مین
نہین ہون کہا تو وہ نبی ہے کہا کہ نہین بس اوس سے کہا کہ تو کون ہے
تاکہ ہم اونہین جنہون نے ہمکو بھیجا ہے جواب دین تو اپنے حق مین کیا
کہتا ہے الخ **اقول** اس عبارت سے گوئی کو پادری لوگ حضرت مسیح پر گھماتے
ہین جسکا مہمل اور بے ربط ہونا ظاہر ہے بھلا مین پوچھتا ہون کہ جب حضرت
یوحنا سے پوچھا گیا کہ تو مسیح ہے اونہون نے فرمایا کہ نہین پھر پوچھا کہ تو
کیا الیاس ہے اونہون نے کہا کہ نہین تیسری بار پوچھا کہ کیا تو وہ نبی ہے
اوسنے جواب دیا کہ نہین تو اب غور فرمائیے کہ یہ فقرہ کہ کیا تو وہ نبی ہے

یہ صاف و صریح ہمارے حضور اقدس پر صادق آیا ہے یعنے ابتدا سے
خبر پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کل کتب آسمانی سے جو چلی آتی تھی
اسیواسطے وہ لوگ جو واقف کار کتب آسمانی کے تھے انہون نے
پوچھا کہ کیا تو وہ نبی ہے ورنہ اس پوچھنے کی کیا ضرورت تھی دوسرے یہ
کہ حضرت مسیح اور حضرت یوحنا ہمعصر تھے وہ نبی کا کون موقع نہا دیکھو جو
عیسائی کہ منصف مزاج ہین اونہون نے اپنی تصنیفات مین بیان کیا
ہے کہ آنحضرت نے دعوی نبوت کیا یعنی ولیم میور صاحب اور سیل صاحب
و مسٹر جانبورٹ صاحب وغیرہ اکثر عیسائی نے اپنی تصنیفات مین لکھا ہے
قولہ کہ ظاہری حال جلین اونکا قبل نبوت کے نہایت عمدہ تہا اور انہون
نے دعوی نبوت پر معجزات دکھائے گواونکو کوئی سحر یا شعبدہ بتائے
بلکہ سیل صاحب لکھتے ہین کہ قبل جہاد ۱۲ سال کے اندر پیش از ہجرت
سیکڑون عمدہ لوگون نے اسکی تصدیق کی اور کل عالم کا اقرار نبوت کسی نبی
کا ممکن نہین پھر دیکھو حضرت متی ۳ باب ۱۱ و ۱۲ آیہ یعنی حضرت یوحنا فرماتے
ہین **قولہ** کہ مین تو تمہین توبہ کے لیے پانی سے بپتسما دیتا ہون لیکن جو
میرے بعد آتا ہے مجھ سے زور آور ہے مین اوسکے جوتیان
اوٹھانے کے لایق نہین ہون وہ تمہین روح القدس اور آگ سے
بپتسما دیگا اوسکا سوپ اوسکے ہاتھ مین ہے اور وہ اپنے کھلیان

لوخوب صاف کریگا اور اپنے گیہون کو کھتی مین جمع کریگا پر بھوسی کو
اوس آگ مین جو کبھو نہین بجھتی جلاویگا الخ **اقول** اب اسے بیان پر ہم
عیسائیون سے فیصلہ چاہتے ہین پہلے تو یہ فرماوین کہ یہ فقرہ کہ مین تو پانی
سے بپتسما دیتا ہون لیکن جو میرے بعد آتا ہے مجھہ سے زور آور ہے
مین اوسکی جوتیان اوٹھانیکے لائق نہین ہون الخ اسکے کیا معنی ظاہر
ہے کہ حضرت یحیی اور حضرت مسیح ہمعصر تھے پھر بعد کا ضمیر کسپر راجع
ہوا دوسرے یہ کہ جو میرے بعد آتا ہے مجھہ سے زور آور ہے
مین اوسکی جوتیان اوٹھانیکے لائق نہین الخ یہ کیا ٹھہرا بھلا جبکہ حضرت
مسیح نے حضرت یحیے سے بپتسما پایا ہے تو وہ گرو یہ چیلے ہوے
تو پھر گرو چیلے کی نسبت یہ کہہ سکتا ہے کہ مین اوسکے جوتیان اوٹھانے
کے لائق نہین تمام دنیا جانتی ہے کہ پیر کو مرید پر اور گرو کو چیلے پر فوقیت
ہوتا ہے نہ یہ پیر مرید کے نسبت یا گرو چیلے کی نسبت یہ کہے کہ مین
اوسکی جوتیان اوٹھانے کے لائق نہین ہمنے کبھو نہین سنا کہ کسی پادری
صاحب نے اقرار کیا ہو کہ فلان ہندی جو کرشتان ہوا ہے وہ ہم پر فوقیت
رکھتا ہے بلکہ ہندوستانی عیسائی کو صاحبان ولایت ذرا کبھو اپنے
ساتھہ کھانا نہین کھلاتے ہین الگ بٹھاتے ہین ہان یہ سنا ہے
کہ اپنے سامنے کی قاب بھیجدیتے ہین کہ یہ نواب صاحب کو دو اسمین

و لایتی مسٹم ہے پھر یہ کہتے ہین کہ مسیح مین شان الوہیت تھی اس لیے
حضرت مسیح نے فرمایا کہ اوسکی جوتیان اوٹھانیکے لائق نہین ہون
مین کہتا ہون یہی ہندو بھی کہتے ہین کہ رام چندر وغیرہ مین شان
الوہیت تھی پھر پادری لوگ کیون آپکو حق پر اور اونکو باطل پر بتلاتے ہین
سبحان اللہ یہ وہی مثل ہوئی بیل نہ کودا کو دے کون یہ تماشا دیکھے
کون بھائیو جاے غور ہے کہ ہمارے حضرت شافع امم یعنی رسول اکرم صلعم
نے کوئی جعل فقیرے یا ریاست کا چالیس برس کے عرصہ مین نہ پھیلایا
تھا اور بعد دعوی نبوت باقرار مسیل صاحب ۱۳ برس کے عرصہ مین اسلام
کی تلوار میان سے نہ نکلی تھی حالانکہ قبل از ہجرت کوئی گھر مدینہ مین مسلمان سے
خالی نہ تھا اور بعد ازان مین کہتا ہون انتقام بھی شروع ہوا تو عجیب بے سر و سامانی
تھی جنگ بدر مین تین سو آدمی اور دو گھوڑے اور تیرہ تلوارین تھین اور
ہمیشہ حضرت کے لشکر کا یہی حال رہا ہے نہ فوج کے رسالے و پلٹنین تھین
نہ توپخانہ بیل باتری اور نہ سیل نہ گولہ بم روپیہ پیسا نایاب بلکہ سراسر کمنہ قواعد
و پریٹ کا ڈھنگ بروقت غلبہ اشتہا بر شکم بستہ سنگ نہ لشکر کی چھاؤنی نہ
فرودگاہ نہ ٹیراؤ نہ ڈاکٹر ہمراہ جوشی گھاؤ نہ غلہ تھا جس سے اساس لیبت
کا ہو سجاؤ نہ کچہری کا کوئی مکان نہ ناظر نہ منشی نہ کوئی روبکار نویس نہ کمبٹی تجویز
آنکٹ رعایا کے نہ کاغذ اشٹام نہ کوئی ولیعہد نہ قائم مقام نہ محصول جنگی نہ سکرات

اسمیں لفظ اگر بری پہ معنی ہو

کچا ٹھیکہ نہ کسی طرح کی تجارت نہ دین لین کا لیکھا نہ خیمہ نہ چھولداری نہ کوئی خیر خواہ
ہندی جو کرے یاری نہ حرب ضرب کی گہات نہ قاعدۂ چاندماری فقط اشارک
حال فضل ایزدباری مسجد جائے وعظ و ابلاغ رسالت تھی ایک حجرہ اپنا
مکان تھا پھر یہ انتظام اور فتوحات متواترہ جسکی نظیر دنیا مین نہین بموجب
تحریر ریڈ صاحب کے بھلا بنے تائید خدا کہان ممکن تھے یہ سادگی اور یہ
آزادی اوسپر یہ آبادی دیکھو بیشک سلطنت موسوی سے بھی کہین زیادہ
فروغ تھا جو دروغ محض کو ہرگز نہین ہوسکتا مگر افسوس بعضی آنکھین ایسی بھی
ہین جو نور آفتاب کو ہرگز نہین دیکھتین جیسے جانورون مین چمگادر
کی آنکھ اور آدمیون مین پادری لوگ اگر ایسے لوگ خدا کی خدائی کا بھی نہ اقرار
کرین تو ثبوت مشکل ہے اب ایک بات یہ بھی سننے قابل ہے کہ بعضے
پادری صاحب یہ بھی فرماتے ہین کہ ہماری نجات کفارۂ مسیح پر منحصر ہے
اور مسلمانون کے لیے کوئی کفارہ معقول نہین ہے مین کہتا ہون کہ پہلے
ثبوت کفارہ تو کرلیا ہوتا تب ایسا فرماتے تو بجا تھا لہذا سننے کی بات ہے
کہ آپکی مقتدا پادری فنڈر صاحب کا کتاب میزان الحق باطلہ مطلق و
مفتاح الاسرار مین یہ بیان ہے **قولہ** خلاصہ تقریر پادری صاحب کا یہ ہے
کہ اگر کوئی نجات دہندہ نہ ہو تو ہمیشہ آدمی پر عذاب الٰہی رہے اور ہمیشہ
انسان ہلاکت ابدی مین رہے پس ضرور ہوا کہ کوئی انسان کے گناہون کا

کفارہ ہو اور وہ کفارہ اس قسم کا ہو کہ خدای عادل اوسے قبول کرلے
اور ایسا کفارہ واجب ہی کہ قسم آدم زاد سے نہ ہو اسلیے کہ انسان
گنہگار ہے اور گنہگار گنہگار کو بخشوا نہین سکتا پس اللہ تعالے
نے اپنے بیٹے کو واسطے کفارۂ گنہگارونکے بھیجا اور وہ مخلوق کی پاس
آیا اور مجسم ہوا اور اوسنے سبکے گناہ اپنی جان پر اوٹھائے اور عاصیون
مین شمار ہوکر سبکے گناہونکی سزا آپ پائی اور سولی پر چڑہا اور مارا گیا
اور جہنم مین اوتارا گیا اور تمام مخلوق کو گناہون سے پاک وصاف کیا
اور تین دن کی بعد زندہ ہوکر آسمان پر چلا گیا اور خدا کے داہنے ہاتھ بیٹھا
الزام **اقول** مین کہتا ہون کہ یہ تقریر سراسر خطا ہے نے ربط ہے اسلیے
کہ اگر یہ تجویز صحیح ہو تو لازم آتا ہے مسیح ابن اللہ نہ ٹھہرین بلکہ مجرمین ابن اللہ
قرار دیے جاوین اسواسطیکہ اللہ تعالی کو مجرمون کی خاطر زیادہ ہوئی کہ اونکی
بدلے معصوم کو ملعون کرکے جہنم مین بھیجا اور مجرمون کو نجات دیا پس
ظاہر ہے کہ جسکی خاطر زیادہ ہو چاہیے کہ وہ ابن اللہ ٹھہرے دوسرے
یہ کہ حضرت مسیح من حیث الجسم کفارہ ہوئی یا من حیث الروح سو من حیث
الروح تو کفارہ ہونا ممکن نہین ہے اور من حیث الروح وہ حسب تشخیص عیسائیان
اللہ ہین اور الوہیت مقدور عبد کے نیچے ہین کہ کوئی اوسے پکڑ سکے
اور صلیب دے سکے کیونکہ روح غیر محسوس چیز ہے تو اب ثابت ہوا

کہ من حیث الجسم کفارہ ہوے اور من حیث الجسم حسب تشخیص پادری صاحب
وہ قسم آدمزاد سے مخصوص نہیں پس دونون شقون مین کفارہ ثابت
نہوا علاوہ سے یہ کہ اگر کفارہ صحیح ہو تو لازم آتا ہے کہ جمیع احکام مثل
قصاص و تعزیرات قانونی باطل ہون اسلیے کہ جو جرم سنگین سے سنگین
تر صادر ہوگا اوسکی بھی سزا مسیح اوٹھا چکے اب مجرم کو سزا دینی بڑی بے انصافی
ہے حالانکہ مسیحی سزا پاتے اور دوزخ مین جاتے ہین اور اگر یہ عذر مسیحی پیش کرین
کہ کفارہ سے عذاب اُخروی ساقط ہوا نہ دنیاوی تو اوسکا جواب یہ ہے
کہ یہ تشخیص آپ لوگون کی محض بیجا ہے اسلیے کہ جب خدائے عادل ایک
جرم کو جرم نہ جانے اور سزا نہ دے اور حکام سزا دین سبحان اللہ یہ
وہی مثل ہوئی کہ متخاصمین راضی شوند قاضی راضی نمیشود چونکہ یہ کفارہ
باطل ہے اسلیے کہ فعل نبی کا امت کو واجب ہے نہ مباح پس جو کچھ کہ نبی
کرے وہ امت کو بھی کرنا چاہیے بعد اس تمہید کے کہتا ہون مین کہ کفارہ
باطل ہے اور اگر علمار مسیحی کفارہ صحیح جانتے ہین تو ضرور ہوا کہ ایک
ایک بار سب مسیحی اعتداً للمسیح جہنم کی سیر کرآوین اور جہنمی کے لفظ بدبخانہ
بلکہ جو کوئی انکو اس لفظ سے یاد کرے یا پکارے اوسکی نہایت مشکور
ہون کہ مسیح کے منصب مین شریک کیا واہ واہ صاحب کیا اچھا کفارہ
ہے کہ جس جلت سے بچنا کفارہ بچانا ضرور تھا وہان کے راہ دکھاوین

اور اپنی جان منت مین کواوین اب سنا چاہیے کہ لکھنؤ مقام امین آباد
مین ایک پادریصاحب ہندی نژاد جنکا لقب فلپ صاحب قرار پایا ہی
مین نے دیکھا کہ وعظ فرما رہے ہین اور خلقت بہیڑ یادہ سان گرد پیش
جمع ہے اور بہت ایک قابلیت کے ساتہ یہی مضمون بطالت مشحون
کفارہ کا سمجھا رہے ہین قضا کار بقول شخصے شیطان کے کان بہرے
کہین نبدہ بہی وہان وارد ہوا پہلے مین نے اونکی خوش بیانی اور لسانی
کی نہایت تعریف کی جب سلسلۂ کلام فیما بین خوب مستحکم ہوگیا تب مینے
کہا کہ کفارہ مسیح کہین کتاب ہی پایا نہین جاتا فقط پادری فنڈر صاحب کا
مثل میزان عماد الدین بیدین ایک عندیہ یا ذہنی تشخیص ہے اسپر براقہقہہ
مارا اور فرمانے لگے کہ آپ وکیل ہین ایسا نہ فرمائیے ہمارے علماء دیندار
سعادت شعار ایسے نہ تہے کہ اپنے ذہن سے کوئی تشخیص گڑہ لیتے
برابر کل کتب آسمانی اور صحائف انبیاء ماقبل مین کفارۂ مسیح کی خبر ہے
مین نے جواب دیا کہ قبلہ کل کتب جنکو آپ آسمانی کہتے ہین اور نکے
ترجمے اور اصل عبرانی میرے کتب خانہ مین موجود ہین اور مینے اسقدر
مزاولت کی ہے بقول شخصے کہ ہر آیہ کے تلے میرا جوتا لگا ہوا ہے
والا کفارہ مسیح کا مضمون میری نگاہ سے نہین گذرا فرمایا کہ نہین اشعیا
نبی کی کتاب مین وہ اہام ہی فرماتے ہین **قولہ** کہ ایک برہ کی قربانی سے

نجات ممکن ہے الخ سو وہ برہ سچ ہے کہ پاک بازتھا مین نے کہا
کہ یہہ تشخیص آپکی حسب بیان آپکے مسیح پر صادق نہین آتی اسلیے کہ عام
بات ہے یعنی قربانی کی یہ معنی ہین کہ مسلمان مینڈہا یا دنبہ یا گاؤ یا شتر وغیرہ
لاوے اور اوسکو بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کے ساتھہ نام خداے بزرگ و برتر
کے ذبح کرے اور گوشت اوسکا للہ تقسیم کردے تب قربانی ٹھہریگی
اور آپ لوگونکا یہ عقیدہ ہے کہ معاذ اللہ حضرت مسیح علیہ السلام کو یہود مردود
نے ایک ٹکٹی لکڑی پر لٹکا کے دونون ہاتھہ پھیلا کر دو پریک ٹھونک کے چھوڑ دیا
کہ بہت عرصہ مین بہزار تکلیف وہ جان بحق ہوے تو فرمایئے یہ کفارہ و قربانی
نہ ٹھہری بلکہ ایک قسم کا جھٹکا ٹھہرا جیسا کہ اہل اسلام مین مشہور ہے کہ جو جانور
ہنود وغیرہ اپنے طور پر گردن مارتے ہین تو وہ جھٹکا کہلاتا ہے اسپر فرمانے لگے
کہ پھر یہ اشعیا نبی کا اشارہ کدہر ہے مین نے کہا کہ عقلا ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ جناب امام حسین علیہ السلام کی شہادت کی طرف البتہ یہ اشارہ پایا جاتا ہے
کہ اونکو اشقیاء امت نے اسی حیثیت سے جیسا کہ مین نے بیان کیا عائد
ہوسکتا ہے اور بعض مقام اگلے صحائف انبیاء بنی اسرائیل مین ذکر شہادت
اور معرکہ کربلا کا اشارہ بھی ہے اگر آپ فرماوین گے تو مین دکھلا بھی دونگا غرضکہ
خاموش ہوے روپوش ہوے اب ایک بات اور اس کفارہ کی بحث مین
مین بیان کرتا ہون جو کہ پادری ویرلصاحب واقع لودیانہ کو لکھا ہے

وہو ہذا۔ دیکھو کتاب امثال کے باب ۲۱۔ آیہ ۱۰ مین ہے **قولہ** کہ شریر لوگ صادقون کے بدلے اور خطاکار راست بازونکے عوض فدیہ ہونگے الخ اور نامہ اول یوحنا کے باب ۲۔ آیہ ۲ مین ہے **قولہ** اور وہ ہمارے گناہون کا کفارہ ہے فقط ہمارے گناہون کا نہین بلکہ تمام دنیا کے گناہون کا الخ **اقول** یہان پر مین سخت حیران ہون کہ امثال والی آیہ سے تو معلوم ہوتا ہے کہ بدلوگ نیک لوگون کا کفارہ ہوا کرتے ہین جس سے کفارہ مسیح باطل ہوتا ہے کیونکہ مسیح نبی معصوم اور کمال نیکو کار تھے بھلا ہم بدکار بندونکے لیے کیون کفارہ ہونے لگے لیکن جب دوسرے آیہ نامہ یوحنا والی سے مسیح کا تمام دنیا کے واسطے مابعوض گناہ کے کفارہ ہونا ثابت ہوتا ہے یہان امثال والی آیہ پر اگر نظر کرین تو معاذ اللہ نقل کفر کفر نباشد حضرت مسیح کا سب دنیا کے بدکارون سے بدکار ہونا ثابت ہوتا ہے وجہ اس تناقض کی بیان فرما دیجیے پھر مین پوچھتا ہون کہ یہ جو بعضے پادریصاحب دعوی کرتے ہین کہ مسلمانون کے واسطے کوئی کفارہ معقول نہین ہے یہ سراسر لغو معلوم ہوتا ہے کیونکہ جب ہم کتاب امثال کی آیہ کو دیکھتے ہین اور پھر تمام دنیا کے رجسٹر مردم شماری کو غور کرتے ہین تو ہر سال بت پرستون اور عیسائی اور یہودی وغیرہ کے گنتی جو کہ منکر رسالت جناب ختمی مآب کے ہین مسلمانون سے زیادہ پاتے ہین جس سے

ہر فرد مسلمان کے واسطے متعدد کفارے پائے جاتے ہین علاوہ برین
آیہ نامہ اول یوحنا والی کے مطابق جب مسیح تمام جہان کے واسطے
کفارہ ہوگئے ہین تو بھلا سمجھو تو سہی کہ ہم مسلمانون کے واسطے جو کہ
اللہ تعالے کی توحید پر ایمان رکھتے ہین اور حضرت عیسی علیہ السلام کی
نبوت اور اونکی والدہ ماجدہ بی بی مریم کی صادقہ اور صدیقہ ہونے اور
نے ایمان یہود کی تہمت زنا سے بری و پاک دامن ہونیکا اعتقاد مضبوط
رکھتے ہین کیونکر کفارہ نہ ہوے ہونگے بلکہ اگر کوئی منصفی کرے تو حیات
ابدی کی مستحق فقط مسلمان ہی ہو سکتے ہین تو اب یہ دعوی یا در ریضا جہان
حال و استقبال کا کیسا رد ہو گیا اور پھر مسلمانون کے عوض ہین کفارہ
ہونا کفار کا از روی تحقیق حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلم ہے صحیح مسلم
ہین ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم جسکا ترجمہ یہ ہے **قولہ** کہ لاوین گے کچھ لوگ مسلمان
اپنے گناہ پہاڑون کے برابر خدا اون گناہون کو اونسے معاف کریگا
اور اون گناہونکو یہود و نصاری پر رکھدیگا آنکھ دیکھی یہی بات آیہ امثال والی
سے پائی جاتی ہے اور اس حدیث کے شارح نے لکھدیا ہے کہ اس حدیث
ہین وہ لوگ مسلمان مراد ہین جنکو یہود و نصاری سے سخت تکلیفات
پہونچی اور اونہون نے صبر کیا تو اب اس صورت ہین یہود و نصاری سے

تکلیف پاتے ہوئے بظاہر واعظین و نصاریٰ ہین کیونکہ اسوقت کے یہود و نصاریٰ اور مشرکین لوگ جب دین اسلام کی نسبت زبان درازی یا زار و غیر کرتے ہین اور یہ واعظین لوگ اونکو دندان شکن جواب دیتے ہین اور اپنا وطن چھوڑ کے غیر ملکون مین جاتے ہین اور صعوبات سفر اوٹھاتے ہین لہذا مستحق اس کفارہ کے یہی لوگ ہوئے یا جو لوگ کہ ان واعظین کی تائید کرتے ہین زبان سے اور زر سے وہ بھی مستحق اس کفارہ کے ٹھہرین گے پھر دوسری حدیث مشکات شریف مین بروایت مسلم مروی ہے جسکا ترجمہ یہ ہے **قولہ** کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو خدا ہر ایک مسلمان کو ایک یہودی یا ایک نصرانی دیگا پھر فرماویگا کہ تیری دوزخ سے مخلصی کا یہ بدلہ ہے الخ یعنی تیری عوض مین یہ یہودی و نصرانی دوزخ مین جاویگا اس حدیث کا بھی وہی مطلب ہے جو پہلی حدیث کا تھا کہ جن لوگون نے اہل کتاب کے حظرون اور رسوائیون کے برداشت کی پس اونکو یہ جزا ہوگی سو یہ وہی لوگ ہین جو نصاریٰ مین بدل مشغول ہین اور وہ لوگ بھی جو ان لوگون کی امداد کرتے ہین زبان سے یا زر سے لہذا مسلمانون کو ثابت قدم رہنا چاہیے امر و نہی کے بیان کرنے مین کچھ کسر نکرین اسلیے کہ خداوند تعالےٰ قرآن شریف مین فرماتا ہے کنتم خیر امۃ تا آخر ترجمہ یعنی ہو تم بہترین امت ہے جن لیے گئے ہو لوگون مین سے تو کہ حکم کرو

بھلائی کا اور منع کرو برائی سے اور تم ایمان لائے ہو ساتھ اللہ کے اور اگر
ایمان لاتے اہل کتاب البتہ بہتر ہوتا واسطے اونکے بعضے اون مین
مومن ہین اور اکثر اونکے فاسق ہر گز نہ ضرر پہونچاوین گے تمکو مگر تھوڑے
ایذا اور اگر لڑائی کرین تمسے پیٹ پھیر جاوین گے الخ اس آیہ مین خاسئون
بمعنی کافرون کے مفسرین نے بتایا ہے اور بعض ایماندار سمجھے ہین جو کہ مسلمان
ہو گئے یا آیندہ ہونے والے ہین پس مسلمانون کو چاہیے کہ یہ منصب جو کہ
خداوند تعالے کی طرف سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا عطا ہوا ہے
ہاتھ سے جانے نہ دین اور طریق امر بالمعروف کا جیسا کہ اللہ صاحب نے
اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد کیا ہے اوسی طور سے
کیا کرین جیسا کہ سورہ نحل مین ہے ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ
الحسنۃ ترجمہ یعنی بلاؤ طرف راہ پروردگار اپنے کے ساتھ حکمت کے
اور نصیحت نیک کے الخ اور اگر مخالفین لوگ کچھ قیل وقال کرین یعنے
دین اسلام پر اعتراض کرین تو پھر خدای تعالے ساتھ ہے یہی فرماتا ہے
وجادلھم بالتے ہی احسن الخ ترجمہ اور جھگڑا کرو اونسے ساتھ اوس چیز کے
کہ بہتر ہے یعنی مباحثہ کرو ساتھ یہود و نصاری کے تو ساتھ دلائل عقلی و
نقلی کے مباحثہ اور مناظرہ کرو نہ یہ کہ صرف دنگا و فساد ہو یا فحش زبانی
کی باتین ہون اسلیئے کہ اس سے کچھ دین اسلام کی حقیت نہین ثابت ہوتی

بلکہ موجب بدنامی کا ہے اور باعث محالفت خدا اور رسول کا پھر دوسری جگہ
فرماتا ہے لاتجادلوا اہل الکتاب الا بالتی ہی احسن ترجمہ اور مت جھگڑا کرو اہل
کتاب سے مگر وہ کہ بہتر ہو یعنی سہولیت سے گفتگو کرو اور اونکی ایذا رسانی
سے خوف کرکے یا صرف براہ خیر خواہی دین اسلام سے منہ موڑنا یا اوسکی
اعلان سے سستی کرنا بڑی قباحت کی بات ہے دیکھو سورہ عنکبوت
کے شروع مین صاف صاف ارشاد ہوتا ہے الم احسب الناس تا آخر
ترجمہ کیا گمان کیا ہے لوگون نے یہ کہ چھوڑ دیے جاوین گے اتنی ہی
پر کہ منہ سے کہہ لیوین کہ ایمان لائے ہم اور وہ نہ آزمائے جاوین الخ اور
آزمایش خدا کی طرف سے طرح بطرح کی ہے جیسا کہ فرماتے ہین ولنبلونکم
بشیٔ من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات تا آخر ترجمہ
یعنی البتہ ہم آزماوین گے تمکو کچھ بھوک اور خوف سے اور نقصان مال و
جان سے اور پھل سے یعنی نفع دینے سے اور خوشخبری دی اسی محمد اون لوگون
کو کہ جب پہونچے مصیبت یا سختی کہتے ہین کہ ہم اللہ کے ہین اور اوسکی طرف
پھر جانا ہے الخ پس دین کی بابت مصیبت پر صبر کرنا اور ثابت قدم رہنا
موجب خوشنودی الٰہی کا ہے اور اگر خوف یا اذیت کے باعث
سکوت اختیار کرے تو یہ بھی نہیں بتا دیکھو اللہ تعالے خود جناب رسالتمآب
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت صاف صاف اپنے کلام پاک مین فرماتا ہے

یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک تا آخر ترجمہ یعنی اے رسول ہمارے
پہونچادے جو کچھ کہ نازل ہوا طرف تیرے پروردگار تیرے یکے طرف سی پس
اگر نہ کہا تونے لوگونکو یا نہ پہونچایا تو نے احکام اوسکا یعنی اپنے رب کا اور اللہ
بچاویگا تجکو لوگون سے الخ تو اب جب آنحضرت کو سکوت کرنا درست نہ تھا تو
امت کے لوگون کو کب درست ہوگا اور پھر دیکھو اسکے مطابق حدیث
بہی موجود ہے الساکت عن الحق شیطانا اخرس الخ ترجمہ یعنی حق بات
سے چپ رہنے والا شیطان گونگا ہے اسیطرح دوسری حدیث بہی موجود
ہے جسکا ترجمہ ہم کیے دیتے ہین الحدیث یعنی جب ظاہر ہووے فتنہ
اور ساکت رہے عالم لیس لعنت ہے اوسپر اللہ کی الخ لہذا اب مسلمان بہائیونکی
خدمت مین عرض ہے کہ اسوقت آخر مین یہ فتنہ ظاہر ہوا کہ بازارون مین
وعظ ابطال رسالت و قرآن قوی البرہان کا پادری صاحبون اور کالے
کرسٹانون کی ذات سے جبکہ ظاہر و شروع ہوگیا اور معاذ اللہ تفسیر قرآن
نیچری صاحبونکی ذات قریب المات کی بدولت ذہنی خلاف مذہب جمہور
و قواعد صرف و نحو کے طبع ہوکر مشتہر ہونے لگین تو اب آپ لوگونکو بہی
سکوت مناسب نہین قدمے درمیے سخنے کوشش کرنا چاہیے اور ان
لوگون کی لغویات ہرگز نہ سننا چاہیے یہ بات بخوبی ظاہر ہے کہ دین کی دو ہی
چیزین ہین اعتقاد صحیحہ اور عملیات صالحہ سو ان دونو اور کل مسایل مین منقود ہین

اور پھر دعوی یہ ہے کہ ہم دین عیسوی پھیلاتے ہین اور نیچری بنے
نیچری فرماتے ہین کہ ہم ٹیٹ اسلام دین نیچر یہ بتاتے ہین تو اب ان
لوگون سے کوئی پوچھے کہ صاحب اعتقاد آپکا تو ایک خدا کا تین خدا ٹھہرا
اور نیچر یہ کے اعتقاد کے بموجب تو اس عالم کا کوئی صانع ہی نہین قرار پاتا
اور پادریصاحبون کے نزدیک اعمال صالحات کے کچھ ضرورت ہے
نہ رہی جنسے کہ جتنے گناہ سرزد ہونگے وہ عیاذا باللہ حضرت مسیح کے
ماتھے تھوپے جائین گے پھر وہ ترقی دین کیا چیز ہے کہ جسکے پھیلانے
کے لیے یہ دھوم دھام ہو رہی ہے کسی نے کیا خوب کہا ہے **بیت**
منتر تو سنا تھا پہ منتر نہ سنا تھا اس زلف کے کاٹیکا ڈسنتر نہ سنا تھا
دیکھو کین صاحب مورخ لکھتا ہے **قولہ** کہ حضرت محمد صاحب حسن مین
ممتاز تھے اس نعمت ظاہر کی کوئی شخص تحقیر نہین کر سکتا الا وہ لوگ جنہین
خدا نے اس سے محروم رکھا ہے حضرت کا حسن ایسا تھا کہ جب آپ گھر مین یا
باہر وعظ فرماتے تھے تو قبل اسکے کہ زبان مبارک سے کچھ فرماوین سامعین
انکی صورت ہی دیکھ کے عاشق ہو جاتے تھے اور تمام محفل مین غلغلہ
تعریف کا بلند ہوتا تھا اور لوگ کہتے تھے کہ سبحان اللہ کیا رعب و سطوت
ہے رسوم روزمرہ مین حضرت اپنے ہم وطنون سے خلق اور تہذیب
سے پیش آتے تھے اور امرا اور اہل مقدرت سے بڑی تعظیم و تکریم سے

ہمکلام ہوتے اور ساتھ ہی اسکے یہ بھی تھا کہ غریب ترین باشندگان مکہ سے نہایت خلق اور مروت فرماتے پھر تذکرہ حضرت عیسے مصنفہ رئیس صاحب باب ۵ مین لکھا ہے **قولہ** کہ حضرت موسی اور حضرت محمد صاحب فقط صاحب علم نہ تھے بلکہ صاحب عمل بھی تھے اور ان دونون پیغمبرون نے اپنے ہموطن اور معاشرین کو عمل کی تاکید کی ہے الخ پھر جانڈ بونپورٹ صاحب لکھتے ہین **قولہ** کہ اسکا انفصال مشکل ہے کہ حضرت پر کس قسم کی بیخودی طاری ہوتی تھی لیکن یہ امر یقینی ہے کہ بوقت نزول وحی حضرت پر فکر کا غلبہ ہوتا تھا اور یہ قول بعضے عیسائیان متعصب مزاج کا کہ حضرت کو صرع کی بیماری تھی یعنی مرگی کے دورے آتے تھے یونانیون نے نفسانیت سے ایجاد کیا ہے ان لوگون نے آپکو ایک نئے مذہب کا بانی سمجھ کے ازراہ عداوت اور اوس حالت بیخودی کو آپکے اخلاق مین ایک نقص اور عیب قرار دیا تھا جو کہ عیسائیان راست باز کے نزدیک قابل زجر اور توبیخ کے تھا الخ غرضکہ ایسے ہی چیچرس اور راڈویل اور اسپرنگر اور انربیل ولیم میور صاحب وغیرہ مورخین عیسائیون کی شہادت ہے پھر دیکھو بیا یہ قرآن شریف مصنفہ پادری جی ایم راڈویل صاحب صفحہ ۲۴ مطبوعہ ۱۸۶۱ء مین تحریر فرماتے ہین **قولہ** کہ دلیلون سے ثابت ہے کہ محمد کے سب کام اس نیک نیتی کی تحریک سے ہوتی تھی کہ اپنے ملک کے لوگون کو جہالت اور بت پرستی کی ذلت سے چھوڑا دین

اور یہ کہ نہایت مرتبہ کی خواہش اونکے یہ تھی کہ سب سے بڑا امر حق یعنی توحید کا
کا جواد نکے روح پر غالب درجہ مستولی ہو رہا تھا اشتہار کرین اور محمد کی
سیرت ایک عجیب نمونہ تھی ایسی قوت حیات جو ایسی شخص مین ہوتی ہی جسکو
خدا اور قیامت پر اعتقاد کامل ہوتا ہے اسمین جو کچھ نتیجے نکالے جاوین پہلو نکی
ذات کریم اور سیرت صداقت مشحون سے ہمیشہ اونکو اون لوگون مین تصور
کرنا چاہیے جنکو اخلاق اور ایمان اپنے ابنا جنس کے تمام حیات دنیوی
پر ایسا اختیار حاصل ہے الخ پھر مسٹر جانڈینورٹ صاحب نے کہا کہلی اقرار کیا ہے
قولہ کہ مجھے اسمین شک نہین ہی کہ اوس شے سے جسکی آنے کی خبر اپنے
بھائیون مین سے موسے نے بنی اسرائیل کو دی ہے اور فارقلیط جسکی
خبر عیسے مسیح نے انجیل یوحنا مین دی ہے محمد صاحب مراد ہین الخ اور مسٹر کاڈ
فری ہنکس نے اپنی کتاب ابالوحی قرآن قسم وحی محمد مین جسکا ترجمہ اور دو جناب
مولوی محمد مذہب نیچریہ سید احمد خانصاحب بہادر سی ایس آئی نے کروایا ہے
اور بنام نہاد حمایت الاسلام چھپوایا ہے اس تحقیق شرح وبسط سے بیان
کیا ہے کہ ایسا بیان مین نے کسی مسلمان کے کتاب مین نہین دیکھا
فقط **اقول** اب ایک بات یہ بھی قابل یاد رکھنے کے ہے کہ بعضے یا دریا صاحب
یہ بھی کہہ ڈالتے ہین کہ پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی پیشین
گوئی نہین ہوئی مین کہتا ہون کہ جیسی پیشین گوئیان ٹھیک ٹھیک اور

درست وسلم ہمارے جناب خاتم رسالت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہوئین
اور ظہور مین آئین ویسی کسی انبیا بنی اسرائیل سے نہین ہوئین مصنفین غور
فرماوین حدیث کے اوستادون نے روایتین کی ہین ازانجملہ ایک یہ بھی حدیث
ہے **قولہ** کہ آنحضرت نے فتح مکہ وبیت المقدس ویمن وعراق کے صحابہ
کو خبر دی تھی کہ میرے صحابی خزائن شاہ فارس اور شاہ فرنگ کے آپسمین
تقسیم کرین گے اور ایرانیون کی لڑکیان اونکی خادمہ ہوجائین گی سو یہ
سب صحابہ کی زندگی مین واقع ہوگیا کہ خلافت مین خلیفہ صاحب دوم رضی اللہ
عنہ کے بی بی شہربانو دختر یزدجرد جناب امام حسین علیہ السلام کے نکاح
مین آئین اور سماۃ مہربانو حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کے تصرف مین الخ پھر
دوسری حدیث **قولہ** یعنے آپ نے خبر دی تھی کہ فارس اسلام کے ہاتھ
سے ایک ٹکر یا دو ٹکر لیکر نیست ونابود ہوجائیگا پھر قیامت تک پارسی تخت
اس پر نہ بیٹھے گا اور فرنگیونکا راج بدتون تک رہتا ہے فرنگی خشکی تری وا
ین یعنی دریائے حکومت بھی خوب کرینگے اور جب دنیا آخر ہونے لگی تو بڑا
زور کرین گے الخ **اقول** سو ظاہر ہے کہ فرنگیونکا راج قائم ہے برخلاف
رسیون کے کہ اونکا راج پردۂ زمین پر کہین ایک موضع بھی نہین ہے اور آنکہ
یا آخر قریب ہی دیکھو فرنگیونکا راج بڑھتا جاتا ہے پھر [illegible]
نبی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے **قولہ** کہ مین نے پیغمبر خدا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متصل سنا ہے کہ قیامت نہین آویگی مگر یہ
کہ فرنگی سب آدمیون سے زیادہ ہولین گے پھر مسلم نے بسند ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے **قولہ** کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے زمانہ
یعنے اونکے پھر آنیکے وقت مین قسطنطنیہ فرنگیون کے قبضہ مین ہوگا پھر
ایک پیشین گوئی یہ ہے **قولہ** کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
ہے کہ زمین کے گوشے خدا نے مجھے دکھائے اور مینے زمین کے
پورب پچھان کی طرف دیکھا اور میری امت کا راج رفتہ رفتہ پہونچ رہیگا جو گوشے
مجکو خدا نے دکھائے **اقول** اب دیکھو یہ پیشین گوئی کیسی پوری ہوئی
اور اس فرق باریک پر غور کرکے ایمان لاؤ کہ حضرت نے جو فرمایا تھا کہ مینے
پورب اور پچھان کی گوشے دیکھے پس اوسکے موافق مذہب اسلام پورب
پچھان تک جیسا پھیل گیا ویسا جنوباً اور شمالاً نہین پھیلا یعنے ہندوستان
سے دریاے طنجا تک پھر یہی ایک پیشین گوئی ہے **قولہ** یعنے حضرت
نے فرمایا تھا کہ پچھم والے مسلمان ہمیشہ غالب رہین گے جب تک خدا کا
حکم اونکے پاس پہونچے مطلب یہ کہ قیامت آجاوے اور مراد پچھم والون
سے شام اور بیت المقدس کے مسلمان ہین کیونکہ شام حجاز سے پچھم
کو واقع ہے اور ابی امامہ کی روایت مین لفظ اہل شام صاف موجود
ہے اب جای غور ہے کہ یہ پیشین گوئی کیسی ٹھیک پوری ہوئی سلطان

صلاح الدین کے وقت مین جب تمام یورپ نے متفق ہوکر مسلمانون کو
شام سے نکالنا چاہا تو انجام یہ ہوا کہ بلسینیان مین چالیس لاکھ فرنگیونکی
تبرین بنا ناپڑین اور ہمارے حضور صادق ومصدوق کے فرمانے کے
بموجب اہل شام ہی غالب رہے جیساکہ ڈاکٹر ٹیلر صاحب نے اپنی تصنیف
لب التواریخ مین لکھا ہی اور اپنے ان لڑائیون کا نام کروسیڈ یا جہاد مقدس
نام رکھا ہے الخ پھر ایک پیشین گوئی یہ ہے **قولہ** الحدیث ان ہلاک امتی
علی یدی اغلمۃ من القریش میری امت یعنی اصحابون کی تباہی قریش کے
چند لونڈون کے ہاتہ سے ہوگے مراد حضور کی یزید اور مروان کے
بیٹون سے ہی چنانچہ ایسا ہی ہوا پھر ایک پیشین گوئی یہ ہے **قولہ** الحدیث
کیف بک اذا لبست سواری کسری ترجمہ یعنی السراقہ تیرا کیا حال ہوگا جب
شاہ ایران کے کڑوے تجھے پہنائے جائین گے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ
بعد وفات خلیفہ صاحب اول کے خلیفہ صاحب دوم کی خلافت مین ملک
ایران فتح ہوا اور کسرا پرویز شاہ ایران کے کڑوی غنیمت مین آئے اور
حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے سراقہ کو پہنائے اور فرمایا کہ شکر
خدا کا جسنے یہ کڑوے شاہ ایران کے ہاتہ سے اوتروائے اور سراقہ کو
پہنوائے غرضکہ اسی طرح سی اور بہت سی پیشین گوئیان ہین کوئی کہان تک
بلکھے نہ کہ حضرت مسیح کی پیشین گوئی دیکھو حضرت متی کی انجیل باب ۱۶ ایین

مسیح کا قول قولہ کہ انمین سے جو یہان کھڑے ہین بعضے ہین جو موت
کا مزہ جب تک کہ ابن آدم کو اپنے بادشاہت مین آتا نہ دیکھ لین نہ جائینگے
الخ اب پادری صاحبون سے یوچھنا چاہیے کہ وہ انمین سے کون باقی ہے
اور حضرت مسیح ابھی تک تشریف نہین لائے ہمارے امام آخر الزمان صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے انتظار مین بیٹھے ہین ہان اگر کوئی پادری صاحب یا ہندی
کرسچن مثل میان عماد الدین جنے دین یا سولوی مفدہ علی صاحب پادریان
حال کے نائب یا جیسے کہ سید احمد خان صاحب جج بنارس کے کہ انہون نے
کچھ حواری بھی جمع کیے ہین یہ فرماوین کہ یہ ان لوگون کی طرف اشارہ ہے
تو پھر مردہ جلانا پڑیگا ایک روٹی سے سیکڑون آدمیونکو کھلانا پڑیگا درخت انجیر کو بددعا دیکر سوکھانا
پڑیگا نب مسیح ہونا مانا جائیگا تو کون سا ثبوت سنانا جائیگا اقول بھائیو یہ بات خوب
شرح وبسط سے ثابت ہے کہ یہود و نصاری کے علمانے جب بشارات
واضحہ ہمارے عالیجناب کی کتب عہد عتیق وجدید مین پائی ہین تب وہ اسلام
لائے ہین ورنہ قبل اجرائے حکم جہاد بلا جبر واکراہ کیون وہ لوگ ایمان
لاتے اپنا خانمان چھوڑتے عزیز واقارب سے منہ موڑتے سیکڑون
طرحکی قیدین شریعت اسلامیہ کی سہتے کہلے بندون مثل عیسائیان اب کی وقت
کے کیون نہ رہتے دیکھو پہلی صدی مین یہود کے علما جیسے عبد اللہ
ابن سلام اور دو ابن شعبہ و تمیا بن اور مخریق وکعب احبار وغیرہ اور

نصاریٰ کے علما جیسے بحیرا راہب اور وہ حبر جس ہی کہلاتا ہے اور نسطور
حبشی اور صغاطرہ یعنے وہ روم کا بشپ جو دحیہ کلبی پیغمبر صاحب کے
ایلچی کے ہاتہ پر مسلمان ہوا تب اوسکو رومیون نے مار ڈالا اور جارود
اور نجاشی ابی سمبا یعنے حبش کا بادشاہ اور وہ جسکے سب قسیس اور
رہبان یعنی پادریصا جبان اور منک لوگ جو حضرت جعفر ابن ابیطالب
رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتہ مدینہ منورہ مین آکر مسلمان ہوگیا پہر دیکہو
آپکی صحبت نبوت اور عموماً رسالت کا ہرکلیس یعنی قیصر روم اور مقوقس بادشاہ
مصر قبطی عیسائی اور ابن صوریا اور حی بن اخطب علماء یہود وغیرہ نے اقرار
کیا ہے اگرچہ حسد اور شقاوت ازلی اونکو مانع رہے اور مسلمان نہین ہوے
پہر بعضے پادری خصوصاً کالے کرسٹان یہ ہانک بہی بازارون مین
ہانکتے ہین **قولہ** کہ دین اسلام بزور شمشیر دنیا مین پہیلا ہے الخ
اقول اس تقریر کا مطلب مین آج تک نہین سمجہا اگر یہ مطلب ہی کہ بغیر
بلا شمشیر زنی پہیلے وہ حق ہے تو بالکل مغالطہ ہے اسواسطے کہ اگر یہ بات
حق ہو تو چاہیے کہ اگلون کے بت پرستیان اور اسی طرح انگلستان کی
بت پرستی اور اہل ہنود کا مذہب اور لانبی گرو کے تقلید اور بودہ کا مذہب
اور اہل چین کا طریقہ اور لوتر الیمانی کی پیروا اور درمیوالا ہندوستان
کے کرسٹان اور سید احمد خانصاحب جج بنارس کی حواری جو کہ سرسٹہ

نیچرل اسٹ کو تہمت اسلام بناتے ہین اور گردن مڑوری مرغی کہاتے ہین
یہ سب مذہب برحق ٹھہرین حالانکہ یہ بات بالاتفاق باطل ہے کیونکہ ان
دعوون کے واسطے کبھو شمشیر زنی نہین ہوئی بس اب ہمکو یہ بات ثابت
کرنا چاہیے کہ قرآن اور صاحب قرآن نے بابت تبدیل مذہب کے کبھو
جبر نہین کیا دیکھو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا خط جو کہ اسلام کے
بڑے سخت مجاہد مشہور ہین ہکذا —

قولہ بسم اللہ الرحمن الرحیم خالد بن ولید کی طرف سے رستم اور مہران
سپہ سالاران فارس کو لکھا جاتا ہے سلام علے من اتبع الہدی اما بعد
تمکو مسلمان ہونیکی دعوت کرتے ہین پہر اگر تم اسلام سے انکار کروگے
تو صرف جزیہ دیا کرو اور اسلام کے سامنے حقیر بنو پہر اگر اس سے بھی انکار
کروگے تو میرے پاس ایک ایسا لشکر ہے جو خدا کی راہ مین جان دینے کو
ایسا پسند کرتا ہے جیسا پارسی شراب کو پسند کرتے ہین والسلام علے
من اتبع الہدے فقط پہر دوسرا عہدنامہ جناب خلیفہ صاحب دوم رضی اللہ
عنہ کا بعینہ درج کتاب ہوتا ہے **قولہ** بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ امان ہے
جو خدا کے بندے امیرالمومنین عمرؓ نے اہل بیت المقدس کو دیدی اونکی جانونکو امان اونکے
گرجاؤنکو امان اونکی صلیبونکو اور سقیم وصحیح کو امان تمام عیسائی مذہب کو
امان عہدیہ ہے کہ اونکے گرجون مین مسلمان نہ بسین گے نہ اونکے گرجے

ڈہائے جائینگے اور نہ گرجونکے عبادت کچھ کم کی جائے گی نہ اونکی
صلیبین کم کیجائینگی نہ کچھ اونکا مال لیا جائیگا دین عیسوی چھوڑنے کے
واسطے اونپر کچھ جزیہ نہ مقرر کیا جائیگا اونمین سے کسی عیسائی کا کچھ ضرر نہ ہوگا
بیت المقدس مین کوئی یہودی نہ بسے گا بیت المقدس والونپر اتنا ہی لازم
ہوگا کہ وہ جزیہ دیا کرین جیسا کہ مدائن والے جزیہ دیتے ہین اور بیت المقدس
والونپر واجب ہوگا کہ وہ اہل فرنگ اور چورونکو بیت المقدس سے نکالدین
پھر جو فرنگی بیت المقدس مین سے نکلے تو اوسکی جان اور مال امن مین ہے
جب تک کہ اپنے مامن مین پہونچ جاوے اور جو فرنگی کہ بیت المقدس مین قیام
کرے وہ بھی امن مین ہے لیکن اوسکو جزیہ دینا ہوگا جیسا کہ بیت المقدس
کے عیسائی دینگے اور بیت المقدس کے جس عیسائی کی خوشی ہو کہ وہ
اپنے مال سمیت اہل فرنگ کے ساتھ چلا جاوے تو اجازت ہے اونکی
خانقاہون اور گرجون سے کچھ اسلام تعرض نکریگا اونکی جان اور اونکے
گرجے اور اونکی صلیبین سب امن مین ہین جب تک کہ وہ چاہین امن
مین پہونچ جائین اور جو کوئی کہ بیت المقدس مین سوائے اہل فرنگ
اور اہل بیت المقدس کے بستا ہے وہ بھی اگر بسا رہنا چاہے تو اوسکو
بھی بیت المقدس کے عیسائیون کی طرح جزیہ دینا ہوگا اور جو چاہے
اپنی زمین اور گھر بیچ کر اپنے آدمیون سمیت چلا جاوے تو سب ملکیت اوسکی اوسکو بدستور

سلے کی اور یہ شرط ہے کہ جب تک عیسائیون کے کنیسٹ نہ گرٹ لین اور
غلہ کی تانش نہ کرلیوین اونسے جزیہ نہ لیا جاوے گا جو اس عہدنامہ مین
لکھا گیا خدا کا عہد ہے اور خدا کے رسول کا ذمہ اور خدا کا ذمہ اور خلفا
کا ذمہ اور جملہ مسلمانون کا ذمہ جبکہ اہل بیت المقدس جزیہ دیا کرین فقط
گواہ شد گواہ شد گواہ شد
خالد بن ولید عمرو ابن العاص عبداللہ ابن عوف معاویہ ابن سفیان

اقول اب پادریصاحبون سے پوچھنا چاہیے کہ یہ عہدنامہ اسلام کو جابر
بتلاتا ہے یا عدل الرحیمی کے اوصاف سناتا ہے صاحبو جاے غور
ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ اہل اسلام مین بہت سخت تھی کفار پر اور
اونکے جہادون مین شام کا جہاد سب سے بڑا جہاد تھا اور جب بیت المقدس
لشکر اسلام نے محاصرہ کیا تو خلیفہ صاحب کو بنفس نفیس جانا پڑا پھر جب
آپ بیت المقدس پر قابض ہوگئے اور عیسائیون نے جزیہ دینا قبول کرلیا
تو نہ کسی فرد بشر کو مارا نہ زبردستی مسلمان کیا اور ایسے بہتر اور نرم شرطین
لکھدین جسکا خود مورخین عیسائی احسان مانتے ہین چنانچہ ٹامس نیونٹن صاحب
نے اپنی تاریخ مین اوسکا ذکر لکھا ہے جسکا جی چاہے دیکھ لے کتاب
اظہار الحق مصنفہ مولوی رحمت اللہ سلمہ اللہ صاحب جو کہ زبان عربی مین
تالیف ہوکر مطبع مصر سے جناب نجف علی خانصاحب ڈپٹی واقع رامپور بریلی کے

کتب خانہ مین موجود ہے اور ڈپٹی صاحب نے اردو مین ترجمہ اوسکا
کرایا ہے اوسکے پانچوین باب مین جوکہ سراسر حقیت قرآن اور رسالت پیغمبر
آخرالزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے مین ہے اوسکے صفحہ ۱۰۱
تک اگر کوئی ملاحظہ کرے اور ہٹ دہرمی پر نہ اڑے تو بالکل اوسے یقین
کامل ہوجائے گا اب ایک بات اور یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ڈپٹے
سعید الدین صاحب مرحوم ساکن لبسوان ملک اودہ جبکہ حج بیت اللہ سے واپس
آئے اور مجھہ سے لکھنؤ مین ملاقات ہوئی تو فرمانے لگے **قولہ** کہ کل انبیا
علیہم السلام کے معجزات اونکی حیات تک باقی رہے ہین اور پیغمبر آخرالزمان
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات اسوقت تک موجود ہین ازانجملہ ایک یہ ہے
الی قولہ کہ مین بعد فراغ حج بیت اللہ کے متوجہ طرف زیارات مقامات
متبرکہ کے ہوا تو پہلے جبل ثور پر مشقت شاقہ کہ تین کوس کی چڑہائی ہے
چڑہا اور غار ثور پر پہونچا تو استعجاب سے کہڑا رہا کہ اسکے اندر جانا کیونکر ہوگا
اسلیے کہ چوڑائی اوسکے تخمینا ۱۲ انگشت کی ہوگی اور طول کا ڈیڑہ بالشت
کہ ناگاہ ایک مرد مسلمان مسلم ایمان حاجی جوکہ مجھہ سے بھی دو چند سہ چند
لحیم وشحیم تہا آیا اور کپڑے اوتار کے زمین پر لیٹا اور بسم اللہ الرحمن الرحیم
کہہ کے اوسکے اندر اوتر گیا یہ دیکھہ کے مین بھی اوسکے اندر در آیا اور دو
رکعت نماز نفل ادا کی باقی پہر چند شخص مسلمان جوکہ آئے تہے ایک دوسری

بعد اسکے اندر در آئے فتبارک اللہ احسن الخالقین الخ اب جاے غور ہے کہ جنکے معجزات اس وقت تک سہیت مجموعی موجود ہون اوسکی نبوت کا انکار یہ کیا خدا کی مار ہے مین پوچھتا ہون کہ وہ پتھر ہے کچھ معاذ اللہ ربڑ کا دریچہ نہین ہے جو گمان ہو سکے کہ بڑہتا یا گھٹتا ہوگا نہ انسان کا بدن ہے اور نہ وہ پتھر مقناطیس ہے جو کہ اپنے مین کھینچ لیتا ہو نہ ہر ایک انسان مین مادہ کرامات کی ہے کہ کرامات کے زور سے اندر اوتر جاتا ہے نہ کوئی ساحر فرعونی ہے کہ رسیون کو سانپ بناتا ہو نہ بقول سید احمد خانصاحب جج بنارس پیغمبران یورپ مین سے کوئی اون لوگون مین تھا جو گمان کیا جاوے فقط اب ایک بات یہ بھی سننے کے قابل ہے کہ پادری فنڈر صاحب جو کہ سب پادریون کے پوادے تھے اونھون نے اپنی تصنیف کتاب میزان الحق باطمہ مطلق مین کچھ روح کے تقاضون کا حال لکھا ہے اور اکثر پادری لوگ بازارون مین بڑبڑا کرتے ہین کہ خدا کی کتاب وہ ہے جو تقاضاے روح کو مفید ہو سو پادریصاحب کے بیان مین ایک تو صریح یہ نقص ہے کہ اسکی کوئی دلیل نہین لکھی صرف پادریصاحب کا عندیہ ہے اور ایسا عندیہ ہر مذہب والا اپنی مرضی کے موافق ٹھہرا سکتا ہے مثلاً سید احمد خانصاحب اور اونکے حواری محمدیات شریعت اسلام مین کیا کچھ ایجادین نکالتے ہین بیٹ پالتے ہین وقت کو ٹالتے ہین آگے نہین دیکھتے ہین پیچھا

ہین سنبھالتے ہین اور نیز کیونکر ہنود کہتے ہین کہ جانور کو اپنی خلاف نفس اور کھانے کیواسطے ذبح کرنا خلاف تقاضاے روح کے سمجھتے ہین اور عقل کے نزدیک نہایت نامستحسن اور بے رحمی تصور کرتے ہین اور کہتے ہین کہ خدا کی طرف سے ہرگز اسکی اجازت نہین اور چونکہ توراۃ و انجیل مین اور قرآن مین اسکی اجازت ہے لہذا یہ تینون کتابین روح کے تقاضا کو رفع نہین کر سکتین پس باین وجہ انمین سے معاذ اللہ کوئی خدا کا کلام نہین ہے الخ اب فرمائیے کہ بلا دلیل کامل کسی بات کو اپنے عندیہ کے موافق تقاضاے روح کا ٹھہرانا مذہب کے مقدمے مین کچھ بکار آمد نہین معلوم ہوتا اسی طرح عیسائیون مین علماء پروٹسٹنٹ اور رومن کیتھلک جن باتون کو بزعم خود تقاضاے روح کا ٹھہراتے ہین اور قرآن قوی البرہان ہین اوسکی نفی بتلاتے ہین اوس سے قرآن کو کچھ نقصان نہین عائد ہو سکتا دوسرا نقص پادریصاحب کے بیان میزان الحق والے مین یہ ہے کہ بعض بعض جگہہ اونہون نے ایسی بات لکھی ہے کہ جس سے کل مطلب خبط ہوتا ہے لہذا اب ہم بطور اجمالی یہان بیان کرتے ہین کہ تقاضاے روح کے رفع کرنے والی باتین دو قسم کی معلوم ہوتی ہین ایک تو اعتقاد کاملہ دوسرے اعمال صالحہ اور قرآن ان دونون قسمون پر بوجہ احسن اور اکمل مشتمل ہے پس اب مین دعوی کرتا ہون کہ قرآن شریف تقاضاے روح کو

بخوبی رفع کرسکتا ہے لہذا اسی راہ سے خدا کا کلام ٹھہرا پس اب مین اسکی
تصدیق اپنے دعوے کی قرآن شریف کی ایک فہرست لکھے دیتا ہون
منصفین خود غور کرلین گے کہ آیا روح کے تقاضے کو ایسی ہی باتین
رفع کرتی ہین یا کوئی اور جاننا چاہیے کہ قرآن اول سے آخر تک ان
۲۷ باتون سے بھرا پڑا ہے اوسمین لمبی چوڑی کوئی آیت نہین ہے
کہ جسمین ان ۲۷ باتین سے کوئی بات موجود نہو پہلی بات قرآن مین خدا
کی صفات کاملہ کا بیان ہے اور اوسکا واحد اور قدیم اور ازلی اور
ابدی اور قادر اور عالم اور سمیع اور بصیر اور متکلم اور حکیم اور خبیر اور
آسمان و زمین کا خالق ہونا اور رحیم اور رحمن اور صبور اور عادل اور
قدوس اور محی یعنی جلانے والا اور ممیت یعنی مارنیوالا وغیرہ ذلک دوسرے قرآن مین
پاک اور منزہ ہونا ذات باری کا بیان ہے مثلاً حادث ہونیسے عاجز ہونیسے
جاہل ہونیسے ظالم ہونیسے وغیر ذلک تیسری قرآن مین توحید خالص کی دعوت
ہے شرک سے مطلق منع کرتا ہے اور تثلیث سے بھی جو یقینا شرک
کی ایک شاخ ہے چوتھے قرآن مین پیغمبرون کا تذکرہ ہے اور اونکو
ساتھ نیکی کے یاد کیا ہے نہ معاذاللہ تہمت زنا سے پانچوین پیغمبرونکو
پرستش بتون اور کفر وغیرہ سے پاک دامن بتایا ہے چھٹے قرآن
مین پیغمبرونپر ایمان لانیوالون کی مدح ہے ساتوین قرآن مین پیغمبرونکا

منکرون کی مذمت ہے آٹھوین قرآن مین عموماً سب پیغمبرون پر ایمان لانیکو اور خصوصاً حضرت مسیح پر ایمان لانیکی تاکید ہے نوین قرآن مین وعدہ ہے کہ ایمان لانے والے منکرون پر غلبہ پائین گے دسوین قرآن مین قیامت کی حقیقت اور قیامت کی جزاے اعمال کا بیان ہے گیارہوین قرآن مین بہشت اور دوزخ کا مذکور ہے بارہوین قرآن مین دنیا کی مذمت اور اوسکی ناپایداری کا ذکر ہے تیرہوین قرآن مین عقبی کی مدح اور اوسکے پایداری کا مذکور ہے چودہوین قرآن مین چیزون کی حرام حلال ہونے کا بیان ہے پندرہوین قرآن مین تدبیر احکام منزل کا بیان ہے سولہوین قرآن مین سیاست مدنی کی احکام کا بیان ہے سترہوین قرآن اندر کے اور اللہ والون کے محبت پر اوبھارتا ہے اٹھارہوین قرآن مین ایسی چیزون کا بیان ہے جو خدا تک پہونچانیکا ذریعہ ہے اونیسوین قرآن عبادت بدنی اور مالی مین نیت خالص خدا کے واسطے رکھنے کی ہدایت کرتا ہے بیسوین قرآن فواجر اور فاسق لوگونکے صحبت اور ہم نشینی سے منع کرتا ہے اکیسوین ریا و سمع یعنے دکھلانے اور سنانے کے واسطے کوئی عبادت اور کام کرنے سے قرآن منع کرتا ہے بائیسوین تہذیب اخلاق کی قرآن مجملاً و مفصلاً تاکید کرتا ہے تیئیسوین قرآن اخلاق ذمیمہ پر بالاجمال تہدید کرتا ہے چوبیسوین اخلاق حسنہ مثلاً حلم و تواضع و کرم و سخاوت و شجاعت و عفت وغیرہ

کی قرآن مدح کرتا ہے پچیسویں اخلاق قبیحہ مثلاً غصہ غضب وکبر وبخل وظلم وغیرہ کی قرآن مذمت کرتا ہے چھبیسویں قرآن تقوای دلی اور پرہیزگاری کے واسطے وعظ اور نصیحت سناتا ہے ستائیسویں قرآن یاد خدا اور عبادت خدا کی رغبت دلاتا ہے فقط اور کچھ شک نہیں کہ یہی باتیں عقلا اور نقلا بہتر اور محمود ہیں تاں یہ البتہ سچ ہے کہ وہ عجیب مضمون بیبل والے قرآن میں نہیں ہیں کہ معاذ اللہ فلانے پیغمبر نے اپنے بیٹیوں کے ساتھ زنا کیا یا فلانے پیغمبر نے اوریا کی جورو کے ساتھ زنا کیا یا جیسے ہوشع پیغمبر کو خدا نے حکم کیا قول کہ جا اور ایک عورت زنا کے لڑکے اپنے لیئے لے اور اوسنے جاکر ایک عورت سماۃ جمر کو لیا اور وہ حاملہ ہوئی اور بیٹا جنی پھر دیکھو ایسا کلوئیدیا جلد ۶ صفحہ ۶ میں لکھا ہے قول کہ اسلام کا وہ حصہ ہی جس سے اوسکی باتنے کی ذات کا انکشاف ہوتا ہے نہایت کامل اور غایت درجہ میں موثر ہے یعنے قرآن کی نصائح کسی دو ایک سورتوں میں مجتمع نہیں ہیں بلکہ اسلام کی عالی شان عمارت میں سلسلۃ الذہب کے مانند منخاوط ہے اور محمد ہے جھوٹہ اور غرور اور کینہ کپٹی تہمت سخریہ عداوت فضول خرچی طمع حرص خیانت اور نفاق وغیرہ کی سخت ملامت کی گئی ہے الخ اب بعضی باور لیجئے یہ اعتراض بھی کر بیٹھتے ہیں قول کہ جناب پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی متبنی بیٹی کی جورو سے نکاح کر لیا اقول میں کہتا ہوں کہ ان نالائقوں

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ کی کتاب اول آیہ ۲ کو دیکھو صفحہ ۲۰ سطر ۲۰ سے

اندیشون سے کوئی پوچھے کہ تم لوگ کچھ سوچنے سمجھنے بھی ہو یا فقط اعتراض
ہی کرنا جانتے ہو الیصاحب یہ اعتراض تو جیسا تم لوگون پر منقلب ہوتا ہے
ویسا کسی مذہب پر نہین عائد ہوتا دیکھو انجیل مین اکثر جا مسیح فرماتے ہین
کہ مین اپنے باپ اور تمہارے باپ پاس جاتا ہون اور یہ بھی ظاہر ہے
کہ بیبل کے محاورہ مین خدا کو مجازاً باپ بولا ہے تو اب اس صورت
مین تمام بنی آدم خدا کے بیٹے ہوے تو بی بی مریم علیہا السلام بھی خدا
کی منہ بولی بیٹی ہوئین تو اب خیال فرمائیے کہ از روی انجیل کے یہ بھی
ثابت ہے کہ بی بی مریم علیہا السلام پہلے یوسف نجار کے نکاح مین تھین
اور پھر یہ بھی اوسی انجیل سے عیان ہے کہ وہ روح القدس سے حاملہ ہوئین
جو کہ منجملہ اقنیوم ثلاثہ ذات باری سے بحسب اصول عیسائیون کے ہے
تو اب معاذ اللہ خدا سے حسب عقیدہ عیسائیان متبنی بیٹی باوصف اسکے
کہ پسر متبنی یوسف نجار نے طلاق بھی نہ دیا تھا حاملہ ہوئین تو پھر پیغمبر آخر الزمان
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبکہ حضرت زید پسر متبنی نے بی بی زینب کو طلاق دیدیا
تھا کچھ کسی نے اوپر جبر تو نکیا تھا نکاح کر لیا کیا بیجا ٹھہرا سبحان اللہ یہ عاقبت اندیش ناحق کی
شیخی مارتے ہین بقول اہل ہند اپنا ٹیٹ نہین دیکھتے ہین بگانی پھلی نہارتے ہین کسی نے
سچ کہا ہے ربا عی عیسی کو مرتبت پر نصاری کو فخر ہے سچ ہے مسیح
زینب وہ آسمان ہوے پر ماہ ہاشمی سے ترقی کر گئے کیا دون قضا

عرش معلی کہان ہوتے اب مین اصل حال سناتا ہون وہ یہ ہے
اقول بی بی زینب روجۂ زید متبنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی
کی بیٹی تہین اور صورت یہ ہوئی کہ جب وہ سن تمیز کو پہونچین تو ضرورت شادی کی
کی پڑی اور اوسوقت تک مسلمانون کی قلت تھی اور بسبب پرخاش ظاہر ہونے
دین اسلام کی اہل برادر مین از حد نفاق تہا اسوجہ سے نکاح بی بی صاحبہ
کا حضرت زید جو کہ لے پالک اور متبنی تہے اونکے ساتہہ پڑہادیا گیا پس جبکہ
اسلام پھیلا اور آبرو بنی ہاشم کی بڑہی تو بیبیان آنحضرتؐ کی بسبب اسکے
کہ عورتین ناقص العقل ہوتی ہین نسبت بی بی زینب کے کلمات نامناسب
کہنے لگین کہ تم ہمارے لے پالک کی جورو ہو اور بی بی صاحبہ نے یہ شکایت
حضور اقدس سے بیان کی تو حضور کو گو نہ ملال ہوا مگر چونکہ بحکم خدا یہ امر کرچکے
تہے کچہ نہ فرماتے تہے اور بی بی صاحبہ موصوفہ بہی ہر وقت حضرت زید
سے ہنگامہ و پرخاش کرتے تہین لہذا انہون نے مجبور ہوکر انکو طلاق
دیدیا پس اللہ جلشانہ نے بگواہی فرشتگان مقربین جناب رسالت پناہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نکاح بندہوادیا کہ کدورت خاطر طرفین رفع ہوجائے
پس اسکی طرف قرآن مجید مین اشارہ ہے کہ جو کچہ تو پوشیدہ رکہتا تہا ہنے
تجکو ظاہر کردیا جسپر بیدینون نے یہ اعتراض کیا ہے کہ حضرت بی بی زینب
پر عاشق ہوگئے اور معاذ اللہ حضرت نے زید سے طلاق دلواکر آپ نکاح کرلیا

اقول صاحبو مقام انصاف ہے کہ اتنی بھی ناگواری خاطر اپنے حبیب کے اللہ تعالے کو گوارا نہ ہوئے اوس مقلب القلوب نے زید کے دل کو پھیر کے طلاق دلوادیا اور جناب اقدس سے نکاح پڑھوادیا کہ ظاہر ہے بھلا کوئی ان عقل کے پیادون سے پوچھے کہ جبکہ بی بی صاحبہ حضرت کی پھوپھی کی بیٹی تھین اور ہمیشہ تربیت حضور مین ہجرت کر آئی تھین تو پہلے ہی آپنے اونسے نکاح کیون نہ کرلیا جس چیز پر کہ آدمی عاشق ہوتا ہے اسکو پہلے اپنے تصرف مین لاتا ہے یا دوسرون کو دیدیتا ہے الصاحب اگر تعشق حضور کو اون سے تھا تو کون مانع تھا کہ آپ اونسے اول ہی نکاح نہ کرلیتے کسی نے سچ کہا ہے بیت چشم بد اندیش کہ برکندہ باد عیب نماید ہنرش در نظر + مگر اللہ تعالے کے کام اور حکمتین پوشیدہ ہوتے ہین دیکھو اس نکاح کے کردینے مین یہ حکمت تھی کہ ہنگام جہالت مین اون جہلا نے یہ دستور مقرر کرلیا تھا کہ پسر متبنے کو منصب موافق پسر صلبی کے حاصل تھا لہذا مشیت الٰہی مقتضی ہوئی اس بات کے کہ یہ بات ظاہر ہوجاوے کہ پسر متبنے پسر صلبی کی لیاقت نہین رکھتا ہے اسلئے پہلے اس امر کو اپنے پیغمبر کے ساتھہ ظاہر کرادیا کہ آگے کو شریعت اسلامیہ مین کوئی حرج واقع نہو ورنہ مسلمان بھی مثل یہود و نصارا کے شتر بے مہار ہوجاتے دیکھو کتاب اخبار باب ۲۱ - آیہ ۷ قولہ اوس رنڈی کو

جو فاحشہ یا بی حرمت ہے جورو نہ کرین اور نہ اوس رنڈی کو جسے اوسکے
خصم نے طلاق دیدیا ہو الخ اور آیہ ۲ باب پہلی کتاب ہوسیع کا یہ ہے
قولہ خداوند نے ہوسیع کو فرمایا جا اور ایک زناکار عورت اور زنا کے لڑکے
اپنے لیے لے کیونکہ یہ زمین خداوند سے پھر کے بڑی زنا کرتی ہے
الخ پہلا آیہ اول باب ۲ - اوسی کتاب کا یہ ہے قولہ خداوند نے مجھے
فرمایا کہ پھر جا اور ایک عورت سے جو زوج کی پیاری زوجہ ہے زنا کرنی
ہے محبت کر الخ دیکھو یہان خود ہی ہوسیع علیہ السلام کو کہا کہ ایک فاحشہ
عورت کو معہ حرامی بچون کے اپنے لیے لے اور کسی دوسرے کے
پیاری اور چہنال جورو سے دل لگا اب غور کی جاہے کہ پادری لوگ
اس شریعت میل کو کچھ بھی منافی قدوسیت خدا نہین سمجھتے اور اسلام
کی صحیح اور درست روایتون کو منافی قدوسیت گردانتے ہین پھر اور لیجئے
باب ۲۰ - آیہ ۱۴ کتاب خروج مین ہے قولہ تو خون مت کر تو زنا مت کر
الخ یہان زنا حرام فرماتے ہین اور باب ۱۳ کتاب ذکریا مین فرماتے
ہین قولہ اور مین ساری قومون کو یروشالم پر لڑائی کے لیے بٹورونگا
اور شہر چینا جائیگا اور گھر لوٹے جائین گے الخ اور جملہ اخیر ترجمہ
فارسیہ سنہ ۱۸۳۱ عیسوی یون ہے قولہ و بازنان بزور خواہند خسپید الخ
یہان خود ایسے لوگون کو جو بنی اسرائیل کی جورون کے ساتھ

زبردستی زناکرین خبر دیتے ہین غرضکہ اسی طرح تمام بیبل مزخرفات سے
بھری پڑی ہے اوسپر یہ لوگ غور نہین کرتے فقط اپنی بات پر فخر ہے
کہ ہم انجیل کے منادی کرنے کو امریکہ یا لنڈن سے آئے ہین کوئی
پوچھے کہ یہ منادی کیسی ری صاحب یہ تو بڑی فضیحتی ہو رہی ہے اگر آپ
لوگ گھر ہے بیٹھے رہتے تو بہتر تھا اس آپ کی منادی نے تو خانہ
بربادی کردی ای سبحان اللہ کیا مبارک منادی ہے اگلون نے
سچ کہا ہی بیت دشمن انا کو بھائی جانیے + یار نادان کا نہ کہنا مانیے
میرے سامنے ایک شخص نے ہمارے اوستاد سے پوچھا کہ قبلہ کیا
وجہ ہے کہ حضرات عیسائیہ نے ختنہ کو ترک کیا ہے باوصف اسکے کہ
بیبل رائج الوقت مین ختنہ کی تاکید ہے اور اہل اسلام مین بھی اس امر
کی پابندی ہے کہ ختنہ بلاشک سنت موکدۂ انبیاء بنی اسرائیل ہے اسکا
نسخ کسی وقت مین نہین ہوا حتی کہ حضرت مسیح کا بھی ختنہ ہوا تھا بلکہ آنکے
یعنی عیسائیون کے مقتدا پولوس بھی مختون تھے مگر اب پادری لوگ
موافق رسم یہود کے ختنہ سے منکر ہین اسکے کیا وجہ ہے انھون نے
ہر چند کہ وہ بھی ہندو ہین مگر انصاف پسند ہین اور خاندان عالی سے ہین
فرمایا قولہ کہ فقط حفاظت عقیدۂ تثلیث کیواسطے عیسائیون نے اسکا ترک
اختیار کیا ہے کہ وہان ختنہ ہونے سے پوتے تین رہے جاتے ہین

اسپر سائل صاحب بہت معقول ہوئے اور فرمایا کہ مین کسی پادری یا میان عماد الدین صاحب پانی پتی لاہتی سے اسکا استفسار کرونگا اب ایک بات اور قابل سننے کے ہے عرض کرتا ہون کہ آج تک جتنی کتابین میان عماد الدین صاحب نے تصنیف کی ہین اور میرے پاس معرفت انہین پادری صاحبون کے آئے ہین سبکا جواب باصواب تحریر ہوکے رجسٹری کراکے اونکی خدمت سراپا مذمت مین جا چکا جسکی ایک کتاب ضخیم ہوگئی ہے جوکہ بنام تردید الابطال بجواب عیسائیان حال و استقبال ہوچکی ہے انشاء اللہ تعالے عنقریب طبع ہوکر تقسیم ہونیوالی ہے چنانچہ کتاب مسمی بہ ہدایت المسلمین جوکہ بجواب کتاب اعجاز عیسوی مصنفہ مولوی رحمت اللہ سلمہ اللہ میان عماد الدین نے لکہکے طبع کرایا ہی اوسکے جواب مین بندے نے نامہ تنبیہ الملحدین لکہکر روانہ کیا ہی اوسکی نقل بھی بعینہ درج کتاب ہذا باقی اور چند نامہ بجواب مرتدین و مشرکین وقتاً کے آخر کتاب مین ضرورتاً درج کردیے ہین کہ واعظین محمدی کو عند الوعظ کام آوین ہان ایک کتاب اور درنیوالا مسمی بنام خطوط بنام جوانان ہند و ستان مصنفہ پادری مرے مچل صاحب ال ال ڈی ڈی و پادری وہ صاحب میرے پاس بطلب جواب آئے اوسکے دیکہنے سے نہایت استعجاب ہوا اور صاف ثابت ہوگیا کہ پادری صاحبون کو عقل کا ہیضہ ہوگیا ہے لقد ایمان

کیسۂ باطنی سے کہو گیا ہے ابلیس پر تلبیس انکے سر اپنے رو گیا ہے
مادۂ علمی و عقلی بالکل انکے دماغ سے دھو گیا ہے بہت کچھ انہون نے
اس کتاب مین خامہ فرسائی کی ہے از انجملہ ایک آدہ بات کا جواب اس
کتاب وعظ مین بھی درج کرنا مناسب معلوم ہوا وہو ہذا **قولہ** پادریصاحب
فرماتے ہین کہ محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معراج ایک اور بہت
مشہور واقعہ ہے قرآن مین اسکا یون بیان ہے **الی قولہ** سبحان الذی
اسری بعبدہ ترجمہ یعنی پاک ہے وہ اللہ جو لیگیا اپنے بندے کو رات
ہی رات مین ادب والی مسجد سے پرلی مسجد تک الخ مفسرین بیان کرتے
ہین کہ محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سات آسمانون سے گذر کے
عین حضور مین خدا کے پہونچائے گئے اور اوسی رات کو پھر مکہ مین
تشریف لائے مگر اس کل بیان کے لفظ قرآن مین پائی نہین جاتی
اور محمد صاحب کے پیرون کو وہمی خیالات سے منسوب کرنا چاہیے جس طرح سے
محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود بیان کیا ہے معراج مین کوئی
بات یا معجزہ پایا نہین جاتا ہم اکثر کہتے ہین کہ ہمنے نیند مین یہ کیا یا وہ
دیکھا اپنے خوابون مین فلانے جگہہ پہونچائے گئے قواعد ترجمہ کی رو سے
محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باتین ایسی ہی معنی رکھتی ہین یہ اکثر
علما کی راے ہے کہ حضرت حفصہ محمد صاحب کی بی بی نے صاف صاف

کہا کہ شب معراج مین اپنے بستر سے آنحضرت کسی وقت باہر نہین
گئے ایسے مضمون پر حفصہ کی گواہی لائق اعتبار ہے ممکن ہے کہ اب
ایک طرح کے اندیشہ دلی مین پڑے ہون اور یون ہی جانتے تھے کہ
معراج رویا کے طور یا حقیقی ہوئی یا شاید بارادۂ غیر فرہی انہون نے
بیان کیا ہو کہ یہ معراج حقیقی ہوئی اور ایسے امرون مین اس طرح کی
غلطیان اکثر واقع ہوتی ہین پھر مخفی نرہے کہ معراج کی حقیقت پر سوای
بیان حضرت کے اور کوئی گواہ پایا نہین جاتا ایسے مضمون کے باب
مین ہم ایک ہی گواہ پر کیونکر اعتبار کر سکتے ہین خاص کر کے جب وہ
گواہی دیتا ہے الخ جواب مین کہتا ہون اپنے مخاطب صاحب سے
کہ نشہ کی ترنگ مین آپ لوگون کو کچھ بکنا نہ چاہیے چہ جاکہ اعتراض لکھنا
بھلا پہلے تو آپ ہی فرمایئے کہ حضرت حفصہ کی گواہی کہ تمام رات
حضرت بستر سے جدا نہین ہوئے یہ لائق اعتبار ٹھہرے اور پھر
اسکے بعد آپ ہی فرماتے ہو کہ فقط جناب رسالت کی گواہی بابت معراج
کے کہ ایک ہی گواہ ٹھہرتے ہین قابل اعتبار نہین فرمایئے کہ یہ کیا
انصاف ہے کہ ایک مقام پر تو ایک عورت کی گواہی حسب تفہیم آپکے
قابل اعتبار ہو اور دوسرے مقام پر اوسی مقدمہ مین مرد پیغمبر کی گواہی
لائق اعتبار کے نہ ہو کسی نے سچ کہا ہے بیت بی ہنر مسند نشین اہل ہنر

در در خراب عقل انسان سے خدا کا کارخانہ دور ہے + دوسرے یہ کہ
حضرت بی بی حفصہ کا بیان صحیح ہے اس لیے کہ تفسیرون مین لکھا ہے
کہ جسوقت حضور اقدس معراج سے تشریف لائے تو بستر گرم تھا اور زنجیر
حجرہ کی جنبش مین تھی لہذا اس سرعت سیر مین اگر حضرت حفصہ کو نہ اطلاع
ہوئی تو کیا بعید ہے مشہور ہے کہ کسی ہندی نے اعتراض کیا تھا قولہ
رب کے در ہے نہ دوار ہے نبی کہے کہ ٹھاون جواب پایا جیسے
ویچ اویچ سے نکس جات ہے پارچنانچہ ابھی چند عرصہ نہوا ہوگا کہ ایک ملی
نے مجھسے مقام بنارس مین کہ وہان بازار الحاد کا بہت گرم ہے سوال کیا
کہ آپ وکیل ہین ہادی سبل ہین مجھکو کسی دلیل عقلی سے معقول کیجئے تو مین
معقول ہوتا ہون مین نے کہا کہ حین مناسب کہنے لگا قولہ کہ آپکے
عقائد مین یہ بات داخل ہے کہ آسمان اول دنیا سے پانچ سو برس کی
راہ ہے اور اسیقدر دبیز بھی ہے غرضکہ اسیطرح ساتون طبقہ آسمان کا باہمہ
مفاصلہ واقع ہے اور معراج کے باب مین اہل اسلام مین یہ بات
ثابت ہے کہ اس مفاصلہ متذکرہ کو جناب رسالت نے جب طے کیا اور
واپس آئے تو بستر گرم تھا اور زنجیر حجرہ کی جنبش مین تھی یہ بات کسی طرح
ہمارے قیاس مین نہین آتی مین نے کہا کہ قیاس مین نہ آنا تو دوسری
بات ہے اور جل شانہ کی کل حکمتین اور کارگیریان تم کیا ہو بڑے بڑے

حکیم یونانی وفیثاغورس گذرے اونکے قیاس مین کب ایسی باتین آسکتی تھین
فیثاغورس کا یہی نہ پڑھے ہونگے ابھی تو مدرسہ علیگڈھ کی نیو بھی نہین
پڑی تو اب اس صورت مین ابھی کوئی آپسے استفسار کرے کہ آپ
بڑے ذیعلم وعقیل ہین عقل سلیم کے پیش خود ذلیل ہین سرغنہ لشکر
اصحاب فیل ہین تو یہ فرمایئے کہ آپ کے اور ہمارے فقط چہرہ مین دس
راہین اللہ تعالے نے بنائی ہین اور دسونکا حادسہ جداگانہ ہے مثلاً
منہ مین آدمی کے زبان ایک مضغہ ہے مگر جبا دسپر کوئی چیز رکھو معاً
روح جان جاتی ہے کہ شیرین ہے یا تلخ اور ہاتھ مین لیے رہو یا تمام اجسام
مین ملو کچھ اطلاع ذائقہ نہ ہوگا اب بتلائیے کہ اسمین آپ کی رای یا قیاس
کیا شرح کرسکتا ہے یا ناک کا سوراخ اور کان کا ایک ہی موضع ہین ہے
قریب قریب واقع ہین والا ناک کے سوراخ سے جو کام نکلتا ہے
وہ کان کے سوراخ سے نہین نکلتا اسکا کیا سبب ہے وعلی ہذا
سبھی حال سب منفذ کا ہے تو جب اوس حکیم مطلق نے ایسی ایسی کاریگریان
ہر ایک ذی روح مین ایجاد کے ہین تو پھر اوسکی کل حکمتین اور کاریگریان
کب قیاس مین آسکتی ہین لہذا قیاس کو طاق پر چھوڑیے اور توہمات
شیطانی جھوٹے کہانے سے منہ موڑیے اور شب معراج کی
حقیقت ہمسے گوش کیجیے ہوش کیجیے دیکھو حکما فلسفہ کا اسپر

اتفاق ہے کہ جتنا کام دنیا مین ہوتا ہے سب آسمان اور سبع سیارہ
سے متعلق ہے چنانچہ وہ کہتے ہین کہ اگر مہتاب نہ برآمد ہووے تو کسی
پھل مین شیرینی نہ آوے اور اگر آفتاب برآمد ہو تو کوئی پھل اخیار مین کبھی پختگی نہ قبول کرے
سب خام رہین باقی سیارگان کے بھی ایسے ہی کچھ تاثیر کہی ہے تو اب
اسصورت مین جبکہ شب معراج آئی تو حکم حاکم مطلق صادر ہوا کہ آج ایک
مہمان عزیز ہماری یہان آتا ہے میکائیل پایہ ارزاق رکھہ دے اور
اسرافیل صور پھونکنے سے باز رہے عزرائیل سے کہو کہ قبض ارواح
سے باز رہے آسمان دوری سے معطل ہو جبرئیل امین بہشت مین جاوین
اور ایک براق سیمین ساق ہمراہ لاوین اور جانب مکہ کے جاوین اور وہان سے
ہمارے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہمارے پاس
لاوین اور دستور ہے کہ جب شاہنشاہ کے حضور مین کوئی اوسکا ماتحت
بادشاہ حاضر ہوتا ہے تو کل عملگان اور ملازم اوس آئینوالے کے
آمد آمد اور سامان جلوس مین سب کاروبار چھوڑ کے متوجہ ہو جاتے
ہین کہ دیکھیے فیما بین ان بادشاہان جلیل القدر کے کیا مشورہ ہے
پس یہی شکل وہ وقت بھی تھی کہ کل کاروبار کائنات کو سکوت تھا دائرہ فلکی
قیام پذیر ہو گیا تھا تو پھر فرمائی کہ ایسے وقت مین تبادل یا تاثیرات فلکی
کا کہان ممکن تھا کہ کوئی بیدار ہوتا یا بخیر کے جنبش موقوف ہوتے

اور بستر کی گرمی فرو ہو جاتی مثلاً آپ کی جیب مین گھڑی ہے مجھ
سے بیچیے مین اوسکے پرزے ساکت کیے دیتا ہون یقین ہے کہ
دس ہزار برس تک جس منٹ پر کہ اسوقت سوئی موجود ہے اوس سے
آگے نہ بڑہیگی نہ گھٹیگی یہ کہکے مین نے کہا کہ یہ تو دلیل عقلی بدیہی
اپنے ثبوت دعوے کی پیش کی اب آپ کسی دلیل عقلی یا نقلی سے
اسکا رد پیش کیجیے یا فقط توہمات شیطانی پر کاربندی ہے غرضکہ
خاموش ہوے روپوش ہوے آجتک آتے ہین اب پھر ہم اپنے
مخاطب اول سے رجوع لاتے ہین تیسری دلیل سناتے ہین اقول
تیسرے یہ کہ بموجب آپکے تشخیص کے ثبوت معراج مین دو گواہ قرار پاتے
ہین ایک جانیوالا مخبر صادق اور دوسرا بلانیوالا حاکم حاذق جل شانہ جس نے
بیان کیا اسریٰ بعبدہ اور اگر متوسط جبرئیل علیہ السلام بھی زمرۂ گواہان
مین محسوب سمجھے جاوین تو پھر تین گواہ عادل ٹھہرے تو ہماری تو ڈگری
ہوئی اور آپکو ڈسمس ہو گئی پس بروقتا جرای ڈگری بسبب بضاعتی جہم
جیلخانہ ہوا بقولہ تعالے شانہ ہذہ جہنم التے کنتم توعدون ایصاحب انجیل
کو تو دیکھیے کہ حضرت مسیح کے بعد صلیب کے پھر زندہ ہونے مین اوفانی
کچھ اور مرقس نے کچھ کا کچھ بیان کیا ہے تو پھر وہ بقول آپکے کب قابل
اعتبار ٹھہرا واہ وا صاحب آپنے خوب خطوط کی بنیاد ڈالی کہ دین عیسوی کی

بناہی بگاڑی کیا خوب خیالات آپکو سوجھتے ہین بقول شخصے کیا خوب
پہیلی آپ بوجھتے ہین بھلا اب بھی تو کہو عالم رویا مین مثل سید مہدی علیخان صاحب
ڈپٹی کلکٹر مرزا پور شاگرد رشید سید احمد خانصاحب بہادر حج بنارس حاجی لندنی
آسمان پر جائیے حضرت مسیح علیہ السلام سے ملاقات کر آئیے شبیہ
اقدس کا پتا بتائیے جیسے ہمارے حضور اقدس نے بعد معراج
کے مسجد اقصے کا بالکل نقشہ بنایا ہے تب تو اہل مکہ نے صدقت یارسول اللہ
فرمایا ہے الجواب مین ناظرین کتاب ہذا سے ایک بات یہ بھی عرض کرتا ہون
کہ یہ جو پادری صاحبان بازارون مین وعظ فرماتے ہین کہ ہم دین عیسوی کو
پھیلانے آئے ہین مین کہتا ہون کہ انسے کوئی پوچھے کہ وہ دین
عیسوی کیا چیز ہے دین کی تو وہی چیز ہین اعتقادیات اور عملیات
سو اعتقادیات حضرات عیسائیہ کا تو یہ حال ہے کہ ایک خدا کے تین خدا
ٹھہرائے گئے اور اپنے پیغمبرون پر زنا کی تہمت اور جھوٹھ بولنا اور چور
اور ڈکیٹ کا گمان صحیح اور درست قرار دیا گیا ہے اور عیسی علیہ السلام کو
معاذاللہ باطن کی راہ سے ملعون اور جہنمی ہونا بتایا ہے اور یہ تینون
باتین عقل سلیم و قلب مستقیم کی روسے جسپر ادعقل اور تکلیف شرعی کا
ہے قطعاً باطل اور یقیناً ضلالت ہین بران تقدیر اگر عملیات کچھ ہوے
بھی تو کس کام کے واہی برحالیکہ عملیات بھی کچھ نہون یعنے سب پر ظاہر ہے

لہ ایسے عملیات جو محض درشن شیوہ عبودیت اور تزکیہ نفس کے
لیے ہوا کرتے ہین مثلاً ذکر الٰہی وغیرہ عبادت بدینہ خداوندی اور
مخالفت نفس امارہ بقیودات حلت و حرمت بعض مکاسب و ماکل
و مشارب و ملابس سوا انمین سے کوئی امر دین عیسوی مین پادری
صاحبون نے باقی نہین رکہا بلکہ اوسکو محض نسے و قوفی جانتے ہین
رکہی اخلاق اور اعمال جو حسن تمدن اور انتظام معاش کے بکار آمد
ہون سوا انکے محدث و رزالت و حسن و قبح جملہ ملل و نحل مین یہان
تک کہ ملاحدہ و زنادقہ کے نزدیک بہی مسلم الثبوت ہین پس وہ دین
عیسوی کیا چیز ہے کہ جسکے پہیلانے کے لیے یہ دہوم دہام ہوری
ہین کہ ہزارون پادری اسکی روٹی کہاتے ہین اور اکثر اہل سبسے
بہی جو کہ زر دوست اور دنیا پسند ہین پادری ہوجاتے ہین لاکہون روپیہ کا صرف ہے
اور ہو رہا ہے ہر ایک قریہ اور شہر مین ہم دیکہتے ہین کہ ایک کشیش
معہ ایک ولایتی پادری کے کہڑا رو رہا ہے ہان اگر یہ کہیے کہ بدین
ہونے کا نام دین عیسوی ہے تو اسکو اہل دانش جہل مرکب کہتے
ہین الجواب ایک بات اور واضح ہین اسلام کو یاد رکہنے کی ہے یعنی
اکثر ملحدین حال کا یہ قول بہی ہے کہ معاذ اللہ یہ کیونکر ثابت ہوا کہ
اس عالم کا کوئی صانع بہی ہے مین کہتا ہون کہ اول تو اسکا جواب

یہ ہے کہ ہمارا باپ کون ہے لہذا گواہوں سے باپ کا اثبات
آدمی کرسکتا ہے اور اگر والدین یا دوسرے اشخاص واقف کار صحت
نسبت اوسکے مولود کے نہ تسلیم کیجاوے تو پھر بڑے خرابی ہے
لواب اس صورت مین ہم ایک جمہور کی گواہی پیش کرسکتے ہین دیکھو کل
مذاہب کا اسپر اتفاق ہے کہ خدا برحق ہے کیا معنے کہ جب تک کوئی
فاعل یا کاتب نہ قرار دیا جاوے فعل ظہور مین نہین آسکتا مثلاً قلم دوات
کاغذ ہم سب موجود کرین مگر جب تک کہ کوئی کاتب نہو ایک حرف کاغذ
پر برآمد نہوگا یہ بات بدیہی ہے چنانچہ بنارس مین اسکا بڑا چرچا ہے
ایک ملحد صاحب پیرو نیچر نے سنیچر سے مجھہ سے ملاقات ہوئی فرمانے لگے
کہ ہم لوگونکا فلاسفہ کے اعتقاد پر عمل ہے مین نے کہا کہ فلسفہ کے
تو یہ قول ہین کہ پہلی عقل اول ہوئی اوس سے عقل ثانی اوس سے عقل
ثالث اسیطرح سے انہون نے عقول عشرہ تک تقسیم فہمی کیا ہے اسی سے
کل کائنات کا پتہ دیا ہے لہذا ہم یہ کہتے ہین کہ جسکو انہون نے عقل
اول قرار دیا ہے اوسیکو ہم خدا کہتے ہین فقط محاورہ کا فرق ہے جیسے
اٹاپر چون بسان اسپر فرمانے لگے کہ نہین اونکی رائے سے کہ اس ہیئت
موجودہ زمین و آسمان مین ایک مادہ شخصی ہے کہ اوس سے ہر شے کا
نمود و عدم ہوتا رہتا ہے مین نے کہا کہ صاحب مادہ شخصی از خود کسی شے مین

نہیں آسکتا آخر اون مادہ کا کوئی بانی ٹھہرے گا اور یہ تو ہمارا بھی
اقرار ہے کہ اللہ جل شانہ ایک حکیم مطلق ہے اوس نے اپنی حکمت
بالغہ سے اس کائنات کو بنا دیا ہے جب تک کہ اوسکو منظور ہے یہ دور
یون ہی چلا جائیگا کہنے لگے کہ یہ نہین ہم یہ کہتے ہین کہ یہ جوہر ملت و
مذہب مین تفریق ہو کہ یہ چیز حرام ہے اور یہ حلال ہے اس سے
خدا کو کیا کام ہر شے جو کہ پیدا ہے جسے جی چاہے کھائے اور جسے
چاہیے نہ کھائے مین نے کہا کہ اگر یہی عقیدہ آپکا مار کھایا ہے تو بدی
ضرور پوچھیگا کہ ماہین حور و بہشت تم سب کے ساتھ اب ایک ہی طرح سے پیش
آتی ہونگی اسپر تو خاموش ہوئے اور ٹہلتے ہوئے تشریف لیگئے پھر دیکھو ابو حنیفہ رحمۃ اللہ
سے کہ اوسوقت کے ملحدون نے جمع ہوکر سوال کیا تھا کہ ذات باری تعالے
کے ثبوت کی کیا دلیل ہے آپنے فرمایا کہ کل صبح کو مین اسکا جواب
دونگا اور صبح کو آپ اونکے پاس نہ گئے قریب شام اونکی محفل مین آپ
تشریف لائے انہون نے پہلے تو یہ اعتراض کیا کہ آپ امام وقت ہین
آپنے خلاف وعدہ کے کیون کیا صبح کا وعدہ تھا آپ اسوقت کہ قریب
شام ہے تشریف لائے پہلے اسکا جواب دیجیے آپنے فرمایا کہ مین
ایک ضرورت کے واسطے صبح دریا پر گیا تھا اور نیت یہ تھی کہ طے کرکے
تمہارے پاس پہونچونگا والا وہان ایک عجیب تماشا پیش آیا کہ اوسمین

ہین محو ہو گیا لہذا خلاف وعدہ کے یہ وجہ ہوئی انہون نے فرمایا کہ وہ تماشا
گیا تھا کہ جسمین آپ محو ہو گئے ہمسے تو فرمایئے آپنے فرمایا کہ مین نے
ایک عرصہ تک دیکھا کہ ایک کشتی پانی پر از خود بلا ملاح اور دیکھنے والے کے
دریا مین موجود ہے اور مسافرون کو کنارہ پر اکر اس پار سے اوس پار
اور اوس پار سے اس پار لیجاتی ہے اون ملحدون نے بڑا قہقہا مارا اور
کہا کہ یا امام یہ بات کب قیاس مین آتی ہے کہ بغیر از ملاح کے کشتی اس پار سے
اوس پار جاوے اور آوے آپنے فرمایا کہ یہی تو مین بھی حیران ہون کہ
تم لوگون کے قیاس مین یہ بات کیونکر جم گئی ہے کہ اتنا بڑا کارخانہ دنیا
کا کہ جسمین اٹھارہ ہزار خلقت مختلف المایہیت ایک جنس سے دوسری
جنس کو تعلق نہین یہ بغیر کسی صانع یا پرورش کرنیوالے ازلی و ابدی کے
کیونکر اجتک دائم و قائم ہے غرضکہ سب خاموش ہو گئے لہذا ہماری کل کتابون
مین جسقدر کہ درمیان بصفات و تقریرات ملحدانہ عیسائیان ماضی و حال و
استقبال کے اعتراضات تھے سبکے جوابات ہو گئے ہین انشاء اللہ
تعالے اگر حیات مستعار باقی ہے تو طبع ہو کر مشتہر کیے جاوینگے
اسقدر وعظین محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے سر دست لکھی
گئی کہ عذاب سے موقعہ سنایا کرین فتبارک اللہ احسن الخالقین آمین یا رب العالمین

متجہ کتاب ہذا مین یہ باتین اور بہی بڑہائی گئین اول مولوے
عماد الدین صاحب پانی پتی لاامتی جو کہ عیسائی ہوے ہین
اونہون نے چند کتابین بعبارت توہینی ہمارے جناب اقدس
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور قرآن قوی البرہان کی نسبت مخفر
بے قاعدہ تحریر کرکے طبع کراکے مشتہر کیا ہے اونکے
جوابات جو کچہ کہ ہمنے دیئے ہین ازانجملہ دو کتاب کا جواب
اسمین بہی داخل کرنا مناسب معلوم ہوا لہذا داخل کیا وہو ہذا

نامۂ اول

ہو المستعان

نامۂ تنبیہ الملحدین

بجواب کتاب ہدایت المسلمین

مولوی صاحب مظہر الطاف و کرم ہٹ دہرم سیان عماد الدین زاد لطفہ
بعد ادب کے مطلب یہ ہے کہ کتاب ابطالت آب مسمی بہ ہدایت المسلمین و
در اصل مضل الضالین جو کہ بجواب اعجاز عیسوی کر آپنے تصنیف کی ہے
جگت ہنسائی کی ہے بیمار مند کو معرفت نکھ صاحب دستیاب ہوئی چشم پر آب

ہوئی ہمت نہ پڑی ہم رکاب ہوئی تائید از جناب رسالت مآب ہوئی کل
تجویز آپکی خراب ہوئی **دفعہ اول** خلاصہ دیباچہ **قولہ** یعنے کمترین
عباد الدین کے ناظرین کی خدمت مین عرض یہ ہو کہ یازدہ سو برس سے
اہل اسلام نے کتب مقدسہ کی نسبت تحریف لفظی معنوی کا دعوی کرنا شروع
کیا ہو اور سبب اسکا یہ ہوا ہے کہ تعلیم محمدی جو کہ برخلاف ان کتب کے
ہے اور نبوت پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کہ کسی طرح سے
ثابت نہین ہوتی مگر جو کتب مقدسہ جھوٹہ ہوجاوے تو رسالت نبی آخرالزمان
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متحقق ہو اور اگلے علما محمدی نے اس مقدسہ مین
دخل نہین پایا مگر اب متاخرین اور اس ماننے کے مولویون نے اس ملک
مین ثبوت تحریف کے لیئے طرح طرح کی باتین لکھی ہین اور سبب اسکا
یہ ہوا ہے کہ جب پادری فنڈر صاحب نے ۱۸۵۴ عیسوی مین شہر
آگرہ مین ڈاکٹر وزیرخان جو اسوقت ملک عرب مین ہین اور مولوی رحمت اللہ
کیرانی والی جو اب ملک ترکی یا روم مین ہین ایک کتاب اعجاز عیسوی بڑی
کوشش سے لکھی ہے تو بھی پادری فنڈر صاحب اور اونکی کتاب میزان الحق
پر فتحیاب ہوے اور مولویصاحب نے اس کتاب مین منکرون اور ملحدون
کی کتابون کے حوالے دیے ہین و ربہت ہوئی سندین پیش کی ہین
اور بدد مین انگریزون کی مدد لیکر یہ کتاب اعجاز عیسوی لکھی ہے خصوصًا

رومن کاتھولک بشپ ہیں اور بعض جا محض جھوٹھہ حوالہ دیا ہے کہ فلانی
کتاب مین یہ لکھا ہے حالانکہ وہان ہرگز نہین لکھا اور جو قسم بھی کہی برسکے
اونکی محبت مین تھا اور یہ کتاب اکثر لوگون کے یہان ہے کہ جیسا چھپا
پڑھتے ہین اور لوگون کو گمراہ کرتے ہین لہذا مین نے اسکا جواب لکھنا
مناسب جانا ناظرین سے التماس یہ ہے کہ اس کتاب کے پڑھنے کے
وقت کتاب اعجاز عیسوی کو دیکھتے جاوین تاکہ انصاف کے واسطے مفید ہو
اور اسمین ۹ باب اور ۳۶ فصلین ہین خداوند مسیح کے نام سے آمین اس
جواب مشفق من آپنے کمال کیا جھوٹھہ کا انبار لگادیا گفتار لغو کا حق
بنادیا بقول شخصے ہاتھہ پاؤن پھول گئے جو کچھہ کہ کالج آگرہ مین پڑھا تھا
وہ بھی بھول گئے آگاہ دیکھتے ہو نہ سمجھا دیکھتے ہو جو کچھہ ذہن ناحق پر زور دیتا
آتا ہے لکھہ کے بھیجتے ہو لہذا ہم گفتگو کو طول نہین دیتے ہین انکے
۹ باب اور ۳۶ فصل کو ۱۲ دفعہ مین ختم کیے دیتے ہین ۔ بھلا جسکا آپ
خود مقر ہین کہ ہنگام مباحثہ پادری فنڈر صاحب مقام آگرہ مین صحبت
مولوی صاحب اور وزیر خانصاحب مرحوم و مغفور مین موجود تھے حل من
مزید کے مستحق نہین ہوسکتے تھے جو آپ نے جواب نہ دیا خوف مین
آگئے دم دبا گئے پیچھے یاد کیا دین عیسوی کو برباد کیا آپنے سنا نہین
اہل فارس کا قول ہے مشتبکہ بعد از جنگ یاد آید بر کلہ خود باید زد و سر

یہہ کہ عرصہ ایکسال سے زیادہ کا گذرتا ہے کہ ہمنے آپ کی کتاب تحقیق الایمان
ضعیف البنیان اور مباحثہ اتفاقی کا جواب معہ ثبوت رسالت پیغمبر آخر الزمان
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس شد و مد سے ایکو لکھا اور آپنے تا حال جواب
نہ دیا بھلا فرمائیے موجود کے ہوتے مفقود سے اعتراض کرنا کتنی
بڑی نادانی ہے سراسر غلط اور نشانی ہے ہم کہ انام ہین بمحبت رسالت
پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ڈنکا بجا رہے ہین ہمکو جواب
نہین دیتے ہو مولوی رحمت اللہ صاحب اور ڈاکٹر امحمد وزیر خان صاحب
مرحوم بقول تمہارے ملک عرب یا ترکستان مین ہین اونکی کتاب بھادت
انتساب پر اعتراض بیہودہ لاتے ہو منہ کی کھاتے ہو معقولیت دنیا و عقبی
سے نہین شرماتے ہو اتنا بھی نہین جانتے ہو کہ العلم حجاب اکبر کی دھوم
ہے یہ وہ بیتین گوئی ہے کہ جسکا شہرہ از شام تا روم ہے فصل ۲
قولہ دوسری فصل صفحہ ۲۲ مین آپنے ماشاء اللہ کچھ الہام کی ثنا
مین گفتگو طول و طویل کچھ ذہنی کچھ وہمی و خیالی لا اوبالی مادہ معقولیت سے
خالی جسکو مقدمہ مین کچھ تعلق نہین بیان کیا ہے یعنے غلامہ اوسکا یہہ ہے
الی قولہ کہ معجزہ اوس کام کو کہتے ہین جو خلاف عادت قدرت الہی سے
سرزد ہوا اور وقوع مین آوے پس اگر معجزہ ہر زمانہ مین واقع ہوا کرتا
یا کبھی کبھی سال کے بعد معجزہ ہوتا رہتا جیسے دو بار ستارہ کبھی کبھی

نکلتا ہے تو وہ خلاف عادت نہ ہوتا پس ضرور ہے کہ معجزہ ہر زمانہ مین
نہ ہوا کرے اور یہ بھی ضرور ہے کہ ایک دفعہ ہو کر بند بھی نہ ہو جاوے
لہذا موسے کے وقت مین یہ خرق عادت ظہور مین آئے اوسکے
بعد بھی دوسرے نبیون کے ہاتھ سے کبھی کبھی اوسکا وقوع
ہوا آخر مین یہ قدرت بڑی زور شور سے نمایان ہوئی پھر بند ہو گئی
تاکہ معلوم ہو کہ وہ قادر مطلق پہلے اپنے بندون کے ہاتھ سے
اس قدرت کو بار بار دکھلاتا رہا آخر کو مجسم ہو کر خود بدرجہ کمال اس قدرت
کو آدمیون مین چند روز رہ کر دکھلایا کیا اور یہ کہہ گیا کہ اب مین اس طاقت
کو بند کرتا ہون چنانچہ یوحنا کی انجیل ۹ باب آیہ ۴ سے ۷ تک ہے ہذا
قولہ ضرور ہے کہ جسنے مجھے بھیجا ہے مین اوسکے کامون کو جبتک
کہ دن ہے کرون رات آتی ہے جب کوئی کام نہین کر سکتا جبتک
کہ مین دنیا مین ہون دنیا کا نور ہون الخ جواب یہان تو آپنے
بالکل رسالت ہماری سرور انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ثابت کر دیا کیا
معنے جب آپ خود ہی فرماتے ہین کہ خدا خود ہی مجسم ہوا اور اس قدرت
کو یعنے معجزات کو بذات خود کرتا رہا پھر اس طاقت کو بند کر لیا اور پھر
آپہی انجیل یوحنا سے نشاندہی کرتے ہو کہ جسنے مجھے بھیجا ہے مین اوسکے
کامون کو جبتک دن ہے کرون الخ سبحان اللہ یہ وہی مثل ہوئی

کہ دروغگو کو حافظہ نہین ہوتا بہلا ہم پوچھتے ہین بقول آپکے کہ حضرت مسیح
خود فرماتے ہین اور خدا تعالے پھر انہون نے یہ کیون کہا کہ جسنے مجھے
بھیجا مین اوسکے کامونکو جب تک کہ دن ہے کرون ہان یہ البتہ ہوسکتا
ہے جیسا کہ انکے متقدمین کی تجویز ہے کہ پہلے خدا نے اپنے بندے
یا دوست یا مصاحب واسطے ہدایت اپنے بندون کے بھیجے یعنے
ایک لاکھہ اسّی ہزار پیغمبر کم وبیش جیسا کہ مشہور ہے آئے جب اوسپر بھی
کسی نے کہنا نہ مانا تب اللہ تعالے نے معاذ اللہ مجبور ہوکر اپنے ایک
اکلوتے بیٹے مسیح علیہ السلام کو بھیجا چنانچہ وہ دنیا مین آیا اور بقول پادری
فنڈر صاحب مجسم ہوا اور اوسنے سب کے گناہ اپنی جان پر اوٹھائے
اور اوسنے اپنے پیرون کے یا اپنے باپ کے بندون کے کفارہ
ہوا اور آسمان پر چلا گیا لو پھر اور پیغمبر یا رسل بھیجنے کے خدا کو کون ضرورت
تھی سو اسمین مجکو یہ عذر ہے کہ اگر بالفرض یہ قول مسلم رکھا جاوے تو
معلوم ہوتا ہے اور قرینہ بھی مقتضی ہے کہ جب اللہ تعالے نے بذریعہ
پیغمبران علیہم السلام اپنے بندون کو ہدایت کیا اور وہ انحراف
کرتے رہے تب اوسپر اللہ نے اپنے اکلوتے بیٹے یعنے مسیح علیہ السلام
کو بھیجا پھر جب اوسنے بھی انحراف کیا بلکہ بقول پادریون کے کہ یہودی
پھانسی دینے سے بھی نہ چوکے تب اوسنے اپنے بیٹے کو بلا لیا

کہ ظاہر ہے یعنے حضرت زندہ آسمان پر تشریف لے گئے اور چھ سو
برس تک دنیا مسب قول حضرت مسیح کے نئے نور رہے یعنے پیغمبر
دنیا کا چراغ ہے اور اس عرصہ مین کوئی پیغمبر نہ آیا اور حقیقت مین جب
ایسا پیغمبر جلیل القدر نورالبصر ملا جاوے تو پھر اور پیغمبر کے آنے کی
دنیا مین کون ضرورت تھی لہذا ہمارا جواب یہ ہے کہ فی الواقع ایسا
معلوم ہوتا ہے کہ محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو کہ
حضرت مسیح کے بعد مبعوث ہوئے تو اس سے صاف ثابت
ہوتا ہے کہ خدا خود محمد الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنکے آیا جیسا کہ
شریف مین بھی آیا ہے کہ جب حضور اقدس باہر سے تشریف لاتے
تھے تو بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا پیکا کمر مبارک سے کھولتی
نہ تھین یون ہے کہ پھینچ لیتی تھین اور بچہ نکل آتا تھا اور پھر دیکھو انجیل
متی کے باب ۲۲ - آیہ ۳۴) قول مسیح یعنی حضرت فرماتے ہین قول
کہ اسلیے مین تمھین کہتا ہون کہ خدا کی بادشاہت تمسے لیجاویگی اور
ایک قوم کو جو اوسکے پھل لاوی دیجاوے گی اور جو اوس پتھر پر گریگا
چور چور ہوجاویگا پر جسپر وہ گریگا اوسے پیس ڈالیگا الخ اب ظاہر ہے
کہ جسنے ہمارے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مقابلہ کیا وہ
چور چور ہوگیا اور جسپر آپ یا آپکے صحابہ رضوان اللہ گرے گئے اوسکو

پیش نہاد اگر آپ کو شک ہو تو تاریخ سیرت فاروقی دیکھ لیجئے اب
مقام پر آپ مزید فرماوین گے کہ پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے کوئی معجزہ نہین ہوا اور حدیث مین جو معجزات کہ قلم بند ہین اونکو
آپ مانتے نہین ہین اونمین بیشک سلانکا لگتے ہو کہ حدیث وہ ہو
برس کے بعد آنحضرت کے قلم بند ہوئے ہین اسوجہ سے وہ
معجزہ نہین مگر آپنے مباحثہ اتفاقی مین بمقابلہ حافظ ولی اللہ صاحب
کے کہا ہے قولہ کہ یہ انجیل مسیح پر نازل ہوئی آپکا فرض ہے ہمارا
تو یہ بیان ہے کہ جبرئیل نازل ہوئی نہین نے قلم بند کیا ہے الخ مگر ہم اسکو
ہی دلیل نہین پکڑتے ہین فقط وہ معجزہ جسکا ثبوت آج دوسرے مذہب
سے ہو سکتا ہے پیش کرتے ہین اقول اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ
الْقَمَرُ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ترجمہ یعنی پاس آگئی
وہ ساعت اور پھٹ گیا چاند اور اگر دیکھین کوئی نشانی تو ٹال دین اور
کہین کہ یہ جادو ہی قدیم الخ شق قمر کے دنون مین آدہی رات کو کافر
جمع تھے حضرت اونکو تمہارے تھے اونہون نے انسے کہا کہ
نشانی حضرت نے فرمایا دیکھو چاند کو چاند دو ٹکڑے ہو گیا ایک اوس نے
مشرق کو اور ایک مغرب کو جبتک سبھون خوب دیکھ لیا پھر لگیا یہ نشانی ہے
قیامت کی کہ آگے سے کچھ لوگون ہی پھٹنے والا ہے از موضع قرآن الخ

اب دیکھو اس معجزہ باہرہ مین جب سب تاویلون سے آپ لوگ ہاری ہین تو یہ توجیہ نکالی ہے کہ یعنے آپنے اپنی کتاب تحقیق الایمان منیف البرہان مین اس معجزہ کو بیان کرکے کچھ تفسیر مدارک و بیضاوی کا حوالہ دیکر لکھا ہے یعنے تفسیرون مین ہے کہ بعضے کہتے ہین کہ قیامت مین چاند شق ہوگا اور ہٹ دہرمی یہ کی ہے کہ دوسری آیہ نہین لکھی ہے یہ اوڑان گھائی میان عزازیل کی ہے کہ وہ جسکو بہکاتے ہین آدہی بات بتاتے ہین مطلب کی فقرے کو کھا جاتے ہین اب دیکھیے آپکے استاد ہوے ہین برسر فساد ہوے ہین کیا بگاڑتے ہین جہاں مارتے ہین جیتتے ہین نہ ہارتے ہین دیکھو مولوی عبدالقادر صاحب رحمہ اللہ ترجمہ فائدہ پہلے مین لکھتے ہین قولہ کہ حج کے دنون مین کافر جمع تھے اونھون نے معجزہ طلب کیا تب چاند دو ٹکڑے ہوگیا لہذا یہ نشانی ہے قیامت کی کہ اوسدن بھی چاند دو ٹکڑے ہوجائیگا اور سوائے اسکے بعض کے لفظ مفسرون کی دلیل کرتی ہے اسبات پر کہ بعض کفار عرب نے کہا کہ چاند دو ٹکڑے نہین ہوا انھون نے ہماری آنکھون پر سحر کیا ہے پس اس سے یہ بات نہین پیدا ہے کہ قیامت مین چاند شق ہوگا کیونکہ دوسری آیہ کہتی ہے کہ دیکھا اور کہا کہ یہ جادو ہے چنانچہ اسکا ثبوت ہم اپنی کتاب تردید الابطال مین بہت شرح و بسط سے دیچکے ہین

اور شق ہونا ثابت کردیا ہے اور سوانح الحرمین مین لکھا ہے قولہ کہ
شہر دہار جو کہ متصل دریای چنبل صوبہ مالوہ مین ہے اب اوسکو شاید دہارا
نگر سے کہتے ہین وہان کا راجہ اپنے محل کی چھت پر بیٹھا تھا ایک بارگی
اوسنے دیکھا کہ چاند دو ٹکڑے ہوگیا اور پھر ملگیا اوسنے اپنے یہان کر
پنڈتون سے جو دریافت کیا تو سبھون نے اپنے کتابین دیکھکے
کہا کہ ہماری کتابون مین لکھا ہے کہ ایک پیغمبر عرب مین پیدا ہونگے
اونکے ہاتھہ پر چاند دو ٹکڑے ہوجاویگا چنانچہ اوس راجہ نے ایک ایلچی
اپنا حضور اقدس مین بھیجا جسکا نام بابا زین تھا کہ قبر اوسکی ضلع مراد آباد
موضع شیر پور مین کنارہ دریای گنگ کے موجود ہے اور اوس ایلچی
کے واپس آنے پر وہ راجہ بھی ایمان لایا اور آپنے اوسکا نام عبداللہ
رکھا اور قبر اوس راجہ کی شہر دہار کے باہر ابتک زیارتگاہ ہے اور
تواریخون مین لکھا ہے کہ جب یہ ایلچی گیا تو اوسکی زبان ہندی تھی اوس نے حضور
اوسکی زبان مین فرمایا کہ ہیم کسل یعنے اچھے تو ہو اور راقم دو برس تک
اسبات کی تلاش مین رہا اور بڑے بڑے پنڈتون سے پوچھتا رہا
کہ وہ کون سی کتاب ہی کہ جسمین یہ خبر تحریر ہے کہ ایک پیغمبر عرب مین پیدا
ہونگے اور اونکے ہاتھہ پر معجزہ شق القمر کا ظاہر ہوگا آخر کو انام کے
مقام مین ایک پنڈت نووارد سے ملاقات ہوئی اوسنے بیان کیا

کہ وہ کتاب ہمکو تری پران ہے اوسمین بیشک یہ جبر تحریر ہے اور شہر
بنارس مین بڑے بڑے پنڈتون کے یہان مل سکتی ہے لہذا آپکو
اگر ہمارے قول کا اعتبار نہ ہو تو تکلیف کیجیے دون کی نہ کیجیے یہان
چلے آیئے ہم آپکے ساتھہ ہون اور چل کر وہ کتاب بنارس مین بعونہ
تعالی دکھلادین طمنائے فتحیابی اپنی سرکار ابد قرار سے پاوین بغلبین
بجادین دوستون کو خوش کرین دشمنون کو جلادین اور مولانا رفیع الدین
صاحب نے اپنے رسالہ شق القمر مین اوس راجہ کا نام راجہ بھوج لکھا ہے
اور تاریخ فضلی سے نقل کیا ہے اور آپتو علم فارسی اور عربی کے عالم کہلاتے
ہو اپنے وقت کے معلم الملکوت ہو بقول اہل اودہ انصاری کے ہوت
ہو کیا آپنے یہ کتابین نہ دیکھی ہونگی مگر کیا کرو ختم اللہ علی قلوبھم سے
مجبور ہو بقول حضرت سعدی موشک کور ہو بغض و حسد احمدی سے
مامور ہو کوچہ راستی سے دور ہو دیکھو توراۃ مین لکھا ہے کہ حضرت
یوشع علیہ السلام کے لیئے آفتاب ٹھہر گیا اور اس قصہ کو بھی کسی اہل
تواریخ نے نہین لکھا حالانکہ یہ معاملہ دل کا تھا تو اب کیا حسب تشخیص
آپکے توراۃ بھی جھوٹی ٹھہری جو کہ بموجب اقرار علمار مسیحی کے طبقہ
اول مین ہے پس اب انجیل مروجہ کو غور کیا چاہیے دروغ گو را نا بہ
حافظہ بلکہ نا بہ پنجانہ بہ پنجا یہ راست گوی کار دانقہ او شاسیئے بدسگالان

محمدی کو مترجمانے وہ یہ ہے باب ۲ انجیل متی کی آیہ ۱۶ قولہ جب ہیرودس نے دیکھا کہ مجوسیون نے مجھے دھوکا دیا تو نہایت غصہ ہوا اور لوگون کو بھیجکر بیت اللحم اور اوسکے ساری سرحدون کے سب لڑکے جو کہ دو برس کے اور اوس سے چھوٹے بھی اوسوقت کے موافق جو اوسنے مجوسیون سے سنا تھا قتل کروائے الخ اب دیکھو یہ قتل اطفال نے گناہ کسقدر یہود و مجوس عبرانی و یونانی و ہندی و انگریزی و پرتگیزی سے کہین ثابت نہین ہوتا یوسیفس نے جو کہ بڑا جوباز بدنامی ہیرودس کا ہے اس قتل کا حال نہین لکھا اور نہ زبان زد خاص و عام ہے بڑے تعجب کا مقام ہے اور نہ کسی اور علمار یہود نے جو کہ بڑے مورخ گذرے ہین اپنی تواریخون مین لکھا ہے یہ امر تو ایک بڑا ظلم صریح تھا اور بہت بڑا سبب بدنامی ہیرودس کا تھا اور پھر کسطرح سے اسکے اظہار مین کچھ الزام اونکے مذہب پر بھی عائد ہو سکتا تھا پس اگر واقع ہوتو ضرور ہے لکھتے اب فرمایئے کیا انجیل ہی الحاقی ہے اس مقام سے راست دور دروغ کی پہچانی ہے مگر اسوقت کے بعضے پادری لوگ جو چند کتاب اردو پڑھ کے نیم ملا خطرہ ایمان ہوئے ہین طمع دنیا پر عیسائی بعضے مسلمان ہوے ہین ایک تقریر نئی بطالت شق القمر مین کرتے ہین اپنی قبر کو نار سقر سے بھرتے ہین بدنامی کا ٹوکرا اپنے سر پر دھرتے ہین وَاِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ

سے نہین ڈرتے ہین حق کو باطل کرنے پر مرتے ہین یہ تقریر کرتے
ہین قولہ کہ اس کے تو لفظی معنے یہ ہوتے ہین کہ پاس آلگی وہ ساعت
اور پھٹ گیا چاند پس اس سے یہ کہان ثابت ہے کہ محمد صاحب
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاند کو شق کیا جواب سبحان اللہ کیا
اچھی سمجھ ہے بقول شاعر ؎ تا نہ ہوئی مغز سخن سے آگاہ ۔۔۔
لاحول ولاقوۃ الا باللہ ۔۔۔ الیصا صاحب جب کفار قریش نے یہ معجزہ طلب کیا
جسکی شرح اوپر سے چلی آتی ہے تو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے تامل کیا پس اوسی حال مین یہ آیہ نازل ہوئی یعنے اللہ تعالے
اشارہ فرماتا ہے کہ تو کیون تامل کرتا ہے ای حبیب ہمارے ہمنے
وہ ساعت قریب کردی اور پھٹ گیا چاند اب غور فرمایئے کہ کیسا اعلی مرتبہ
ہمارے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا درگاہ باری مین پایا گیا
کہ بلا درخواست حضور اقدس یہ حکم نازل فرمایا اور کر دکھایا اب اس مقام پر
ایک نکتہ باریک یہ ہے کہ کل امر مرہون باوقتہ جو مشہور ہے یعنے کل امر
شدنی ہوتے ہین اپنے وقت پر سو اس نظیر سے وہ بات بالکل ثابت
ہوگئی کہ وہ ساعت جو کہ مشیت الہی مین تھی کہ ایک وقت چاند شق ہوگا
وہ قریب کردی پس اقتربت الساعۃ جو فرمایا تو اس سے یہی بات
پیدا ہے ورنہ فرماتا کہ قد ان اللہ شق القمر لہذا آیکو یہی چاہیے کہ

اسی طرح ہمکو بھی معقول سمجھے گفتگو کو طول نہ دیجیے مضمون فضول نہ سمجھے
مشفق من دین اسلام عالی مقام متوالے کی پگڑی نہین ہے جو گرتی
پڑتی چلی جاتی ہو اسکے باطل کرنے مین معقولیت مدعی کی آتی ہے عقول عشرہ
حکماء فلسفہ کے چکر کھاتی ہے دفعہ ۳ اب تیسری فصل جو کہ الہام
کی صورتون اور فائدون کے بیان مین آپنے لکھی ہے اوسے ہم
فضول جان کے کہ محض سبز باغ دکھایا ہے یا دریان حال کو بیوقوف
بنایا ہے جھوٹے کا دستور ہے کہ پہلے حاصل مطلب کے لیے کچھ
روغن قاز سا سامع پر چھڑک کے مطلب بیان کرتا ہے اور پھر ہمارے
مطلب سے تعلق بھی نہین رکھتا پس اوسے قلم انداز مطلق کر کے طرف
فصل چہارم ہم شبدیز قلم سعادت رقم کو مثل برق ساطع کے کوندا تے ہین
آپکی تشخیص باطلہ کو روندتے ہین اس فصل چہارم مین آپکا خلاصہ بیان یہ ہے
قولہ کہ عیسائی لوگ جو کتابین لے رہے ہین اونکے مصنف بھی الہامی
شخص تھے کیونکہ شرطین الہام کی جو فصل دوم مین ہین اون کتابون کے
مصنفون مین پائے جاتے ہین سوائے اسکے یہ بات ہے کہ ان
عیسائیون کی کتابین اون یہودیون کی کتابون کو اچھی طرح پر کامل کرتے
ہین کہ اور بھی ایک معجزہ سمجھدار آدمی کے لیے ظاہر ہوتا ہے اور وہ مضامین
جو کتب یہود مین انتظار کسی آنیوالی کی دکھلاتے ہین ان کتب جدید سے

کمال درجہ مطابقت رکھتے ہین کہ مثل مغز اور پوست دکھلاتے ہین اگرچہ
اس مقام پر بہت سے دلائل ہمارے پاس موجود ہین پر ہم ہین اسجگہ
طوالت منظور نہین ہے اسلیے صاف صاف اپنا مطلب کہتے ہین
کہ یہ سارا مجموعہ بیبل کا کلام الہی ہے اچھی دلیلون سے اسکا ثبوت
ہوچکا پر ایک فرقہ محمدی جو تھوڑے دنون سے دنیا مین ہے
وہ بھی الہام کے قائل ہین مگر اس فرقہ کو ہم جھوٹا فرقہ جانتے ہین کیونکہ
اوسکا بانی یعنے محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین الہام کی شرطین
جو کہ فصل دوم مین ہین اپنے اندر نہین رکھتے تھے اور اونکی کتاب
بھی خدا کی اگلی کتابون سے کچھ میل نہین کھاتی اگرچہ وہ لوگ بھی کتب
مقدسہ کو کلام الہی جانتے ہین پر وہ ان کتابون کو محض جھوٹا اور محرف
بناتے ہین یعنے یون کہتے ہین کہ یہ کتابین ضرور آسمان سے نازل
ہوئین مگر یہودیون اور عیسائیون نے ان کتابون مین کہین کہین لفظ
بدل ڈالے اور جان بوجھ کے اوس کلام کو صحیح نہ رہنے دیا مگر یہ
اونکا دعوی ہی دعوی ہے اسکا ثبوت اُنھون نے آج تک نہین دیا
سب سے بڑی کتاب اونکے پاس اس باب مین اعجاز عیسوی ہے جو خدا
کی پاک الہامی کتابون پر دھوکے بازی سے عیب لگاتے ہین اسلیے
اب ہم خدا سے مدد مانگ کے اوسکے جواب پر توجہ کرتے ہین

اسکے بعد اپنی لنیان چہاٹ کے ایک مسودہ اہلہ فریبی کا گانٹھ کے
باب دوسرا اعجاز عیسوی کے جواب مین شروع کیا ہے مقولہ لعنے اعجاز عیسوی
کے دیباچہ مین اوسکا مصنف کہتا ہے کہ اگر پادریصاحب صرف
کتب مقدسہ کے ترجمہ تقسیم کرنے پر اکتفا کرتے تو مسلمانون کو اونسے
کچھ تعرض نہ تہا لیکن وہ تو اصول ملت اسلامیہ پر اپنی تحریر و تقریر مین اعتراضات
بیہودہ لاتے ہین اور اونکی زبان و قلم پر وا ہے بنا ہے اعتراضات
محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت گذرتی ہین اور اونکے
چند مسائل مین تحریف کا بڑا سئلہ ہے اور حق یہ ہے کہ باقی اونکے
سب مسائل فروعی ہین اسلیے مناسب معلوم ہوا کہ اس باب مین ایک
رسالہ مستقلہ لکہا جاوے سو یہ کتاب اعجاز عیسوی لکہی گئی اسپر آپنے
یہ جواب دیا ہے مقولہ مین کہتا ہون کہ جو اعتراض ہم لوگ محمد صاحب صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی نسبت بیان کرتے ہین وہ سب بجا ہین کیونکہ سب بیانات
قرآن و حدیث سے لکہتے ہین اپنے دل سے تراش کر نہین لکہتے جیسے
آپنے ہماری نسبت تراش کے لکہی ہین الخ اور اسکے سوا اور بہی آپنے
لغویات ایک بات زمین کی ایک آسمان کی بیان کیا ہے جیسا کہ جہوٹے کا
دستور ہے کہ پہلے کچھ سبز باغ سا دکہاتا ہے مگر مجہکو طول فضول سے
کچھ سروکار نہین نہ اہلہ فریبی اپنا منشا ہے یہ منصب حاکم ازل نے میان

عزازیل اور اونکے پیرون کو دیا ہے اب ہر ایک بات کا جواب باصوا
ہم آپکو دیتے ہین جواب اول فصل چہارم کے بیان بین اقول
آپکی متقدا اونکا قول یہہ چلا آتا ہے کہ جو روح القدس کہ مسیح پر نازل ہو
تہا وہی بعینہ حواریون مین بہی حلول کرکے بولتا تہا عقیدہ باطنی کھولتا ہ
بھلا اب ہم پوچہتے ہین کہ روح القدس کی مرغی شکل جو مسیحیون نے اپنے
تخیلہ مین درج کی ہے اوسے کوئی عاقل تسلیم نہین کرسکتا یعنی کبوتر کی
صورت اور پہر معاذ اللہ روح القدس کا حافظہ کچہ پادریصاحبون کے حافظ
سے بہی روی معلوم ہوتا ہے کہ مسیح کی زبان سے کچہ اور حضرت متی
کی زبان سے کچہ اور پولوس مقدس مین جب حلول فرماوے تو اور ہی
کچہ سناوے یعنے فتنہ کو ممنوع کرے باوصف اسکے کہ جناب مسیح
ہی فتنہ ہوا ہے اور پولوس صاحب بہی مخنون تہے اسلیے ایک حواری
مین حلول کرکے ایک چیز کو حلال کرے اور دوسرے حواری مین یعنے
پطرس مین جاکر کل حشرات الارض کو ہری ترکاری بناوے کہو مسیح
کی زبان سے نسخ توریت کی ممانعت کرے اور کہو پہر اونہین کی زبان
سے نسخ توریت کہہ سناوے یہہ امر بہی کچہ اختلال حواس سے کمتر نہ گنا
جاویگا اور پہر پادری فرنچ صاحب یہہ فرماتے ہین قولہ کہ کتاب الہامی ہ
ضرور نہین ہے کہ تمامہ بالہام لکہی جاوے بلکہ جو باتین متعلق بمجوس ہین

اور نہین الہام کی حاجت نہین مثلاً جو امر کہ سماعت بالبصر پر منحصر ہے اوسمین
الہام ضرور نہین الخ اور پادری فنڈر صاحب کی یہ تشخیص ہے **قولہ** کہ ضرور
ہے کہ کتاب الہامی موافق ہو انصاف و شریعت دلی سی جیسیکہ اللہ نے
آدمی کے دل مین منقش کیا ہے اور جمیع امور کیا مشاہدات اور ادلیات
و مبصرات سب الہام سے لکھی جاوین الخ **اقول** اب فرمایے کہ یہان
پر کونسا قول مسلم رکھا جاوے اگر پادری فرنچ صاحب کا قول مسلم سمجھین تو
کتب مقدسہ کی تکذیب لازم آتی ہے اور جو پادری فنڈر صاحب کا قول
واجب تسلیم ہو تو شریعت ہر قوم و ملت بلکہ ہر متنفس کے مختلف ہی بسبب قوت
و ضعف قلب کے پس موافقت کتاب کی محال ہوئی شریعت دلی سی غور فرمایے
کہ مشرکین ہنود کا انصاف و شریعت دلی مقتضی ہے کہ گائی نہ کھائین اور
کوئی جی نہ ماریں اور مسیحیون کا انصاف و شریعت دلی مقتضی ہے کہ بھیڑ بکری
چوپائی گھوڑے سور کتا کوا چیل کرگہا اور قیل سب نوش جان فرماوین کو
بعض جانور بمقتضاے حکمت نہ کھاوین ورنہ سب جانور اونکی شریعت مین مثل
ہری ترکاری کے ہین **جواب** دوسری بات کا یعنی آپنے یہ جو فرمایا
کہ اگرچہ محمدی بھی الہام کے قایل ہین اور مذہب محمدی جو تھوڑے
دلون سے ہے اسکو بھی جھوٹا مذہب اور جھوٹا فرقہ جانتے ہین کیونکہ
اوس مذہب کا بانی یعنے محمد صاحب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہین شرطین الہام

کی موافق تشخیص باطلہ آپکے یہ ہین اور اونکے کتاب یعنی کلام الہی
کلام نہین ہے اسکا جواب اول تو یہ ہے کہ آپکو کیسے یہ کام ہوا پادریون
مین نام ہوا سبحان اللہ مینڈکی کو بھی زور کام ہوا بلا ہم استفسار کرتے
ہین اور اگر کچھ معقولیت کہتے ہو تو شمار کرتے ہین کہ عزازیل یعنی جو کہ
معلم الملکوت ہے جواب پاتا ہے اور پھر شیطنت سے باز نہین آتا ہے
کسی نے یہ لطیفہ کہا ہے آپکے ملاحظہ کو تحریر کرتا ہون نامہ بذا کو دو معنی
سے بہرتا ہون وہو ہذا قولہ شیطان یہ کہتا ہے بابو بکتے پہرنا اور ہر کس
ناکس کے ذائقہ کو چکھتے پہرنا ۔ آدم کو تو سجدہ نہ کیا نخوت ہے ۔ ہر
پوتے کے آگے شرمگاہ رکھتے پہرنا ۔ اب کہیے اگر کوئی اعتراض کرے
کہ شیطان تو آجتک خدا کی خدائی کا منکر ہے کبھو وحدانیت کا اقرار
نہین کیا تو کیا معاذ اللہ خدا ہی کا وجود نہ ٹہرا لہذا اس گفتگو سے بیجا نہ ہوا
کیا حاصل جو اپنی اوقات ضایع کرین اسسے کہ کوئی ذی فہم قبول نہ کریگا
مزلمہ بیہودہ گوئی آپکے ذمہ دہریگا مثلا کسی امر کے نسبت یہ کہنا کہ ہم نہین
مانتے یہ دعوی بلا دلیل ہے فرمایئے اسکی کیا سبیل ہے اور یہ جو نسبت
مولویصاحب کے آپ فرماتے ہین کہ انہون نے جھوٹی نشاندہی
کی ہے یا بقول بعضے بدزبین انگریزون سے مدد لیا ہے تو اب معلوم ہوا
کہ قدماے علماے مسیحیہ بدزبین تھے بلا فرمایئے جب حسب اقرار

آپکے قدیم لوگ بدین ٹھہرے تو آپ کس طرح اور کس دلیل سے عالم
دیندار ہوئے اسواسطیکہ جب اصول ہے قارت غول ہوا تو فروع بھی
ناقص ٹھہرگیا اور جو آپ فرماتے ہین کہ ہم قرآن سے تردید مذہب
اسلام کرتے ہین تو اس مقدمہ مین تو ہمکو یقین ہے کہ پہلے خطون نے بہت
کچھ معقول کر چکے ہین مگر خیر اب ہم آپکو بطور امر کلی کے یہ بات جتاتے ہین
کہ جب کفار قریش نے نسبت اسی قرآن کے زمانہ آنحضرت مین دعوے
ابطال کا کیا تو خود اللہ جلشانہ نے اونسے اسی قرآن مین یہ حکم نازل فرمایا
فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ یعنے لاؤ تم مانند اسکے کوئی سورت پس اب
اگر آپ کو دعوی ابطال قرآن کا ہے تو ایک قصہ سورہ ہی بنا کے پیش
کرو اپکو پادریان حال کا خیر اندیش کرو آپنے تو پہلی ہی اپنی تصنیف مین
لکھا ہے قولہ کہ مین بیس برس تک کالج آگرہ مین عربی و فارسی پڑہا کیا
تو اب وہ عربی کون سے دن کام آویگی انتہی یہ کہ فَمَا كَانَ جَوَابَكُمْ فَهُوَ جَوَابُنَا
حضرت من یہ وہی مثل ہوئی بلکہ آپکی نسبت اصل ہوئی کہ تمام عمر دہلی مین
رہے مگر بہاڑ جھونکتے رہے ادہر اودہر پونکتے رہے اور جو مسیلمہ کذاب کے
چند آیہ گڑہی ہوئی آپنے لکھی ہین اون سبکا جواب ہم نامہ اول مسمی بہ ہدایت
مین لکھہ چکے ہین کہ یہ لچر و پوچ عبارت کسی طرح ایسی فصیح و بلیغ و بالغ کلام
کے مقابل نہین ہو سکتی اسواسطیکہ ایسا ہذلیات قرآن مین معاذ اللہ

خدا نے کہین نہین فرمایا ہے اور مولوی رحمت اللہ سلمہ اللہ صاحب کو
یقین ہے کہ کہین نہ کہین ضرور حوالہ دیا ہوگا کیونکہ اوسوقت مین تو وزیر خانصاحب
مرحوم نے بہت کچھ خرچ کر کے کتب مسیحیہ کو حاصل کیا تھا اور بالفرض
اگر انہون نے جھوٹے حوالے دیے بھی تو ہمنے تو جو کتب کہ ہمارے
پاس موجود ہین اونکے حوالے آپکو لکھے آپنے تو اونکا بھی جواب نہ دیا
تو اب فرمایئے کہ بھلا ہم کس طرح سے جانین کہ محمد وزیر خانصاحب نے
جھوٹے حوالے دیے ہونگے **دفعہ ۴** فصل سوم صفحہ ۴۳ جو کہ
اعجاز عیسوی کے مقدمہ فصل اول کے جواب مین ہے **قولہ** آپ فرماتے
ہین کہ اس فصل مین مولویصاحب نے کتب عہد عتیق کے نام بیان کر کے
اختلاف بتلایا ہے اور اس مطلب پر انہون نے ہمارے علما کی تصانیف
سے چند قول درست اور چند نادرست اور کچھ اپنے ذہن سے تراشے کے
بلا سند پیش کیے ہین لہذا اون سب تقریرونکا جواب یہ ہے کہ بعض
کتابین جنکی نسبت وقت تصنیف اور نام مصنف علماء متاخرین کا خلاف ہے
ہمارے لیے کچھ نقصان نہین کرتا یعنی یہ ہزار ہا برس کی کتابین پرانی
ہین جیسے محمدی مذہب مین صحیح بخاری و ابن ماجہ و مسلم وغیرہ اہل اسلام
ان کتابون کو مانتے ہین اور اختلاف رکھتے ہین مثلاً جن کتابون کو
سنی قبول کرتے ہین شیعہ قبول نہین کرتے اور خارجی یا اور فرقے

اہل اسلام مین ایسی ہی ہین بس ہمارے یہ کتابین حدیث کی ہین ہمنے
مولویصاحب سے یہ نہین کہا کہ انکو مانو بلکہ تم بھی اونمین اختلاف
جانو اور اونکو کلام الہی نہ مانو کیونکہ اگلون نے بھی بالاتفاق تسلیم نہین
کیا ہے الخ جواب مشفق من اب تو آپ دیدہ ودانستہ جھوٹھہ بولنے لگے
اپنا عیب آپ کھولنے لگے ہر چند کہ ہمارے پاس کتاب اعجاز عیسوی
نہین ہے تو بھی ہم نشاندہی کرتے ہین کہ مولویصاحب نے حدیث
کی کتاب کی طرف اختلاف کبھو نہ تبلایا ہوگا کہ اہل اسلام مین جھوٹھہ بولنا
بڑا گناہ ہے اسلیصاحب یہ کہا ہوگا کہ کتاب القضات اور اخبار الایام اور
کتاب راعوث کو جو کسی طرف منسوب نہین کرتے اور کتب سماویہ مین داخل
رکھتے ہین اور حواریون کے نام سے جو بہت کتابین مشہور ہین انہین
کسواسطے منسوب الیہ کی تالیف اعتقاد نہین کرتے جیسے انجیل دوم یوحنا
اور انجیل مرقس معنون باسمہ مصریان اور انجیل دوم متی معنون باسمہ طفولیت
وغیرہ مین اسکا جواب آپکو دینا چاہیے اور اگر پرانا ہونا کتاب کا دلیل صحت
ہو تو پھر اگر یہی کتب کسی نے اوسوقت مین لکھہ کر کسی کتب خانہ مین ڈال
رکھی ہون تو کیا فی زمانہ مسیحیون کے نزدیک صحیح ہوجاوین گے دیکھو دستور
ہے کہ کہ علم لوگ کتاب تالیف کرکے اعتبار بڑہانیکے واسطے جلیل القدر
عالم کا نام لکھہ دیتے ہین اور پھر سوا اسکے اگر کسی نے کوئی کتاب ملحدانہ

تلمذ کے حضرت مسیح کے نام سے ڈال دیئے ہو تو وہ بھی درینولا بسبب
استداد ایام صحیح ہو جاوین دوسرے یہ کہ ہمنے قطع نظر کی جایا امور سے
تو بھی صرف زبان کے کہنے سے فیصلہ کو اعتبار نہین ہوتا اگر آپ
نسخہ مروجہ حال مین جو جو کتاب جس جس کی طرف منسوب ہین اونکی صحت
اپنے ہی علماء متقدمین کے اقوال سے بتا دیتے تو اتنا بدنام نہ ہوتا ذرا
مقابلہ تو کیجیے علماء مسیحیہ کے کتب و تحقیق کتب عہد جدید سے کسقدر
فرق رکھتے ہین پھر ہم کس منہ سے کہہ سکتے ہین کہ کتب ہمارے جدید بائبل
صحیح ہین اور یہود کے غلط بلکہ مقدمہ تو بالعکس معلوم ہوتا ہے اور فرق
اسلامیہ شیعہ اور سنی بلکہ کل فریق محمدیہ مین قرآن کے باب مین کچھ
فرق نہین ہے کہ کوئی کہتا ہو کہ قرآن کا فلان پارہ یا فلان آیہ غلط ہے
اور فلان صحیح اس وجوہات متذکرہ بالا سے آپکے کل کتب کی صحت متصور
نہین دیکھو تاریخ ٹیلر صاحب کی تینتالیسوین باب کی ۳۔ اور ۴ فصل
اور تاریخ کلیسا ولیم میور صاحب کی دفعہ ۳۰ اور ہارنصاحب کی تفسیر
اس جعل کی مفسر ہے **قولہ** کہ مؤرخین اور مفسرین ہیں اس امر کے قائل
ہین کہ اسلاف مسیحیون نے واسطے ترقی دین عیسوی کے بہت جعلسازیان
کی ہین اور بہت کتابین جعلی بنائی ہین الخ اور دیکھو کتاب نیازنامہ
میوقفی کا جامہ مصنفہ مولوی صفدر علی صاحب اسسٹنٹ مدارس جبلپوری

عقل سے دوری جو کہ نئی ہانک ہانکتے ہین ابطال اسلام مین خاک
چھانکتے ہین مگر بمصداق حدیث شریف کہ کل شئے یرجع الے
اصلہ پھر جب آگئے ہین تو ایک دلیل ہمکو بتا گئے ہین **قولہ** صفحہ ۵ ہکذا
اینٹ ہار نصاحب ترجمہ لاطینی کے حق مین جو کہ ہمارا ایمان مقابلہ ان پوپ کا ہے
یہ لکھتے ہین **الی قولہ** کہ کوئی ترجمہ مثل ترجمہ لاطینی کے خراب نہین ہے
اسمین الحاق بہی ہوا ہے الخ اور پھر آپ بہی ماشاء اللہ اور جسم بدعو رشیطان کے
کان بہرے اپنی کتاب تحقیق الایمان وسوسۂ شیطان علیہ اللعن مین تحریر فرماتے ہین ہمکو
جناتے ہین **قولہ** ۵ تمام مین تحریف بطور ہوکات کے ہے الخ اب کہیے کہ یہہ بہی ہمارے لیے نقصان نہین ہے
اوپر بقول شخصی پکی کتب مقلد سہ بی بی تمیز خالدار کو وضوی بہی زیادہ متحکم ہوئین بقولہ این وثقات
نشکند از ہیچ چیز چون وضوی محکم بی بی تمیز اور یہ جو آپ فرماتے ہین **قولہ** کہ ہمنے
یہ نہین کہا مولوی صاحب سے کہ آپکو مانو بلکہ تم بہی اختلاف جانو الخ اقول
یہ البتہ ہماری طرف سے آپکو شاباش بلکہ خوش باش کا کلام نکلتا ہے اور ایسا
ہی چاہیے کیون نہ ہو **مصرعہ** این کار از تو آید و مرداں چنین کنند + مگر اتنا
ہم البتہ پوچہتے ہین کہ جب پادری صاحب کے ملاحظہ مین آپ یہ کتاب
لے گئے ہونگے تو اونکو کیا روغن قاز مل کر سمجہایا ہوگا انعام پایا ہوگا مناسب
ہے کہ دیانون ہمکو بہی بنائیے دودہ مالیدہ کہلائیے ہتیلی پر سرسون جمائیے
عاقبت تو گئی دنیا تو بنائیے بقول مشہور میان عزازیل کے چونا لگائیے

مستفق ہین ان کنایون کو ہمارے سمجہ جاہیئے کچہ تو جواب تحریر فرماہیے
خدا سے ڈریے اہل ہند کو پیش سرکار انگلشیہ بدنام نہ کریئے دفعہ
اعجاز عیسوی کے مقدمہ دوم کے جواب ہین اور فصل ۲- اعجاز عیسوی
کے مقدمہ فصل سوم کے جواب ہین اور باب سوم فصل اعجاز عیسوی کے
مقصد اول کے جواب ہین غرض کہ اسیطرح آپنی چند فصلون ہین گفتگو
عجیب قطع کی کی ہے جواب ان فصلون ہین غور کرنے سے
ہمکو ثابت ہوا کہ خدانخواستہ آپکے دشمنون کو مالیخولیا ہوگیا ہے
اسواسطیکہ فہرست کتب اور اثبات تحریف جو آپنے بہرصورت کتب مقدسہ
مین پایا ہے تو گہبرا کے یہی عذر مجہول فضول پیش کیا ہے کہ یہہ
سب کتابین گو کہ ان حواریون کے نام سے مشہور ہین مگر الہامی
نہین ہین فقط روزمرہ کی بات چیت ہے جیسیکہ محدثون مین حدیث
کی کتابین ہین اقول پہلا مین پوچہتا ہون کہ ممفرد آپنے کتاب سوالات
السوال مطبوعہ ۱۸۴۳ عیسوی مین جو کہ اب واقع لندن سے بدیل سوال
دوم لکہتے ہین قولہ کہ کتابین محولہ رس ۲۳ باب دوم متی نیست ونابود
ہوئین اسلیئے کہ جو کتابین انبیا کے اب موجود ہین کسی مین عیسی علیہ السلام
ناصری نہین کہلاتا ہے الجواب فرمایئے انجیل متی موجود ہے اور اوسمین
یہ خبر ہے کہ ناصرہ ایک گانون تہا اوسمین مسیح پیدا ہوا اور رہتا تہا اور

جستن کے قول کے تصدیق اس باب مین مولوی صفدر علی صاحب نوکر چھپرا
اپنی کتاب نیاز نامہ مین کرتے ہین اور ہر باب ہم پوتوس مقدس کا خط
جو کہ کاتینیون کو لکھا گیا ہے وہ درج کتاب ہے اور بقول آپکے کہ کتابین یا خط
الہام سے نہ تھی خانگی مقدمہ مین تھی بلا الہام لکھی گئی تھی وہ ہمارے علما نے
داخل کتب مقدسہ نہین کین تو پھر یہ خط تو داخل ہے آیہ ۱۶ فقرہ اور جب یہ
خط تم مین پڑھا گیا تو ایسا کرو کہ لاودقیہ کے کلیسا مین بھی پڑھا جاوے
اور لاودقیون کا خط تم بھی پڑھیو الخ اب فرمایئے یہ خط کیون نکالا گیا یہ مگر تحریف
تحریفی کیون پالا گیا کچھ و نسے اتنا بھی نہ سنبھالا گیا پس معلوم ہوا کہ یہ خط
بشارت پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خالی تھا شاید اسی لحاظ
سے آپنے اپنی کتاب تحقیق الایمان مین پچاس مقام کے تحریف ہونے کا
بطور سہو کاتب کے اقرار کیا ہے الزام کم فہمی کا یا دریان حال و استقبال
کو دیا ہے اور سوائے تحریف کے اب ہم الحاق واقعی ثابت کرتے ہین
قابلیت کا دم نہین بھرتے ہین مگر بالفعل وہ لوگ ہین کہ جہان دو چار دن مدرسہ
سرکاری مین پڑھے آگے کو بڑھے دو چار مسئلہ ذہن باطلہ سے گڑھی
بس جونپور کے قاضی ہونے پر مرتے ہین اب دیکھو بانی امتی ہکذا۔ اور
اوسنے اپنے ۱۲ شاگردون کو پاس بلا کے انہین ناپاک روحون پر اختیار
بخشا تاکہ اونکو نکالین اور ہر طرح کی بیماری اور دکھ درد دور کرین اور اون

۱۲ رسولوں کے یہ نام ہین پہلا شمعون جو پطرس کہلاتا ہے اور
اوسکا بھائی اندریاس زبدی کا بیٹا یعقوب اور اوسکا بھائی یوحنا فیلپوس
اور برتولما اور تھوما اور متی خراج گیر اور حلفا کا بیٹا یعقوب جو تدی کہلاتا
ہے شمعون کنعانی اور یہوداہ اسخریوطی جسنے مسیح کو پکڑوادیا الخ اب غور
کیا چاہیے بڑے تعجب کا مقام ہے کہ جب بارہ حواریون کے نام صرح
نام ثابت و متحقق ہوگئی تو پھر لوقا و مرقس کی انجیل الحاقی ٹھہری یا نہین
اب اگر آپ یہ مدرسہ کرین کہ حضرت متی کی تحقیقات غلط ہے کیا
وجہ کہ انہون نے تھدی کو لوقا اور برتولما کو بارتھولما کو مرقس نہین بتایا
تو یہ خرابی واقع ہوتی ہے کہ لوگ یہ کہین گے کہ نماز اسمیں جب
حواریون کی تحقیقات غلط ہوئی تو اور ونکی یعنی پادریصاحبون کی تحقیقات
بدرجہا زیادہ مشہور ناسمجھ زیادہ سے زیادہ کب صحیح ٹھہرین گے بلکہ اغلط
ہونا بین گے اور جو سہو کاتب قرار دین گے تو مطبع لندن و لیم
ولس صاحب جو کہ سنہ ۱۸۱۶ء مین کہ یہ انجیل چھپی ہے جسکی کہ ہم نشاندہی
کرتے ہین بالکل غلط ٹھہریگا اور کل پادریان لندن و امریکہ پر الزام
دروغگوئی کا آئیگا اب آپ جوابی کتاب تحقیق الایمان منہ الادیان
مین لکھتے ہین قولہ اگر یہود تحریف کرتے تو عیسائی شور مچاتے اور
اگر عیسائی کرتے تو یہودی چلاتے لہذا آپ سے پوچھا جاتا ہے

کہ تحریف لفظی کے سوا الحاق واقعی اور تحدی بھی ثابت ہو گیا بلکہ دو حواریونکا
وجود ہی کالعدم ہو گیا فریقین مین سے کسی نے چون نہ کیا عقل ظاہر
مین پادریان حال کے سوگئے تقدیر الٰہی تخم اسلام کا مزرعہ ہستی مین
بو گئے مثل سگ زرد برادر شغال کے ہمین کہنے کو سچ ہو گئے وعظہ
مین وضاحتی تشخیص مین اسکا خلاصہ مطلب آپنے یہ رکھا ہے قولہ یعنے
بیچارے مولویون نے اسلام کی ایسی کتابین تصنیف کر کے لوگون کو
الہامی کتابون سے باز رکھا ہے خدا کا شکر ہے کہ ہم اس پھندے
سے چھوٹے الخ جواب سبحان اللہ یہ وہی مثل ہوئی کہ وہ بدیوانہ نخچیر
و دیوانہ بدہ ای صاحب مسلمان شکر گذار اپنے پروردگار کے ہین کہ اللہ
نے ایسے بیدین ضعیف الیقین کو ہم مین سے نکالا ورنہ کیا معلوم
کتنون کو اپنے ساتھ جہنم مین لیجاتا کیسی بلا مین ڈالتا کیا افعال بنکالتا
بقول شخصے ایک مچھلی تمام تالاب کو گندہ کرتی ہے دیکھو ذرا سی غلاظت کیسا
دماغ پراگندہ کرتی ہے مشفق من آپنے سنا نہین طمع دنیا اور شامت
اعمال آدمی کو شیطان کا بندہ کرتی ہے اللہ تعالی آدمی کو شامت اعمال
سے بچاوے خدا نکرے کہ علت شائع کی تجویز آدمی کے ذہن مین آوے
آپنے سنا نہین منہ کہانا پیٹ انکو لجاتی ہے یہ وہ بیماری ہے کہ بعد
موت کے باقی ہے ہماری تحریر کو کیا کہے کہ کیسی ہے کس کی سناتی ہے

اور اگر آپ کی رائے مین یہ بات ہو کہ ہم اور ہمارے بھائی جو علم
شیطانی جھوٹی کہانی سے بالاحال مجہول النسب والخیال ہین عیسائی ہو گئے
اسلیے از روی حساب کے عیسائی بڑہے اور مسلمان گھٹ گئے
سو یہ بھی خیال خام ہے اسکا بد انجام ہے کیا معنے کہ ابھی تاریخ ۱۲
فروری سنہ حال عیسوی کو ہمنے اخبار انگریزی واقع مطبع آلہ آباد مہتم
بابو بارہ شے بوس مین دیکھا وہ لکھتا ہے بحوالہ اخبار مدرس قولہ کہ چار
انگریز ولایت سے جلیل القدر نے فی الحال کسی مولوی اہل اسلام کے بیان
جاکر بعد معقولیت تمام تر دین محمدی اختیار کیا ہے اب بیت اللہ کے
حج کا ارادہ ہے الخ مہربان من اسصورت مین بھی ہم تصور کیجیے کہ بالاخر ہم
کہ دو ادنے گئے اور چار اعلے آئے پس کثیر کو قلیل پر غلبہ ہے اور
اعلے بہر صورت ادنے پر فوق رکھتا ہے اور اگر مولوی مظہر علی صاحب
کو بھی آپ اپنے مین شمار کیجیے تو بھی ایک حصہ ہم بڑہے رہے بقول نعمتخان
عالی کہ آپ نقارہ از پشت نو آختہ مراجعت بدائرہ گاہ نمودند اور ہم بفضلہ وکرمہ
اڑے رہے کہڑے رہے بمصداق بیت ودل جلی فقیر ہین ہم دو دو آہ
کے دعوی ہے اپنے سر شکے اوپر لگی ہوئی ۔ شعلہ ۔ باب چہارم فصل
اول اعجاز عیسوی کے مقصد اول فصل دوم کے جواب مین قولہ یعنی آپ
فرماتے ہین کہ اس فصل مین مولوی صاحب اور ڈاکٹر محمد وزیر خان نے

یہ بات بیان کی ہے چنانچہ خلاصہ اوسکا یہ نکالا ہے کہ پانچ کتاب موسی
کے جواب عیسائی اور یہودی لیئے ہوئے ہین حضرت موسی کی تصنیف
معلوم نہین ہوتین اور اسپر ۱۳ سند دین انہین مجموعہ توریت سے مولوی صاحب
نے پیش کی ہین انکو مشروحًا بیان کرکے اب یہ جواب دیتے
ہوا لی قولہ کہ مولویصاحب نے اسقدر دردسری ناحق کی اگر یوسیفس
مورخ کے تواریخ یا کسی اور عیسائی کی تواریخ و تفسیر وغیرہ مین اس امر
کی تحقیقات کرلیتے کہ یہ کتابین کسنے لکھین تو یہ دردسری اوٹھانی
نپڑتے مگر چونکہ مولویصاحب جاہلون کو دھوکا دینا چاہتے ہین اسلیئے
یہ دردسری اوٹھائی اور پھر اسکے بعد جو دل مین آیا خوب سنایا الاجواب
اونکی باتونکا اور سب دلیلونکا یہ ہے کہ سب کتابین عہد عتیق کی جیسی حدیثی
ہین حضرت عزیر نے جو کہ کاہن حضرت ہارون کی اولاد سے تہا اور
کاہن بنی سے چھوٹا عہدہ نہین بلکہ بڑا عہدہ ہے اوسنے اونکی ترمیم
کی تو پھر اب جو فقرات مولویصاحب بکرتے ہین منجملہ ۱۳ فقرات متذکرۂ
بالا سے وہ سب اوس ترمیم کنندہ کی ہین الی قولہ پھر اسپر آپنے ہارن صاحب
وغیرہ و دیگر علماء یہود کے بھی سند ہین پیش کی ہین کہ وہ صاحب الہام
تہا اور مسلمان بھی عزیر کی بزرگی کے قائل ہین اور واقف ہین اور قرآن
مین ہے وَقَالَتِ الْیَہُودُ عُزَیْرٌ ابْنُ اللّٰہِ پس یہ وہی عزیر ہے جسکو قرآن

خدا کا بیٹا بتلاتا ہے اور ترمیم کنندہ ہے اوسنے اربعین یہ فقرے
ملائے ہین الزام الجواب ہمکو اب یہ بات ثابت ہوئی کہ شاید آپکو عقل کی
ہیضہ ہوگیا ہے یا شیر آپکا آپکے دماغ سے مادۂ حافظہ کو دھو گیا ہے
عقل ظاہر بین کو کھو گیا ہے آپکے سرہانے بیٹھکے رو گیا ہے جیسے
میان رشک کی شان مین یہ شعر موزون کیا ہے شعر ہجر مین حاجت
لولاؤ نہین + رشک بیتا ہے بن بلاؤ نہین + دیکھو ابھی فصل ماقبل مین
چوتھے حرکت کی بابت مولویصاحب نے بیان کیا تھا اوسپر آپ سو سو
تقریر کہہ گئے ہو کہ یہ سب کتابین الہامی نہ تھین حدیث کی کتابین تھین
اب اس مقام پر اولٹی سنا تے ہو کہ مولویصاحب نے کسی تواریخ
یہودیا عیسائی کی تفسیر سے کیون سند نہ لے جو اتنے دردسر کے اور دوسری کے
یہ کہ یہ کتابین منفرق تھین عزیر کاہن نے انہین ترمیم کیا یہ کیا واہیات
باتین ہین اپنی کتاب مین بھرتی کیا ہے بھلا کہانت سے اور پیغمبری سے
کیا نسبت پیغمبر و کاہن رسلان خدا لقب ہے اور کاہن جادوگرون کو
کہتے ہین لقولہ چہ نسبت خاک را با عالم پاک آیتو دیدۂ و دانستہ جھوٹھ
بولنے لگے اپنے عیب آپ کھولنے لگے اور اوسپر طرہ یہ کہ قرآن مین
عزیر کو خدا کا بیٹا بتلاتا ہے ایصاحب یہ تو ایک طفل نابالغ بھی جانتا ہے
یعنے قرآن یہ کہتا ہے کہ یہود عزیر کو خدا کا بیٹا کہتے ہین کچھ قرآن مین

یہ نہین آیا ہے کہ غیر خدا کا بیٹا تھا یہ آپکے عربی دانی ہی کچہ اگلن بچو
معلوم ہوتی ہے اور اگر یہی عقیدہ آپکا ہو تو ہم آپ کو
ایک بات ایسی بتادین یعنی آپ لوگون کو یہی فہمایش کیجیے کہ دیکہو
قرآن مین اور سب آسمانی کتابون مین شیطان کا نام مکرر سکرر درج
ہے اوسکی پیروی کرو تو یقین ہے کہ پادری لوگ آپکے تلقین سے اور
بہی خوش ہونگے طمعنای خیر خواہی دین گے اور خیر خواہون مین
نام لکہہ لین گے اور پہر سوا اسکے جب خدا کی کتابین حسب تجویز باطلہ
آپکے کاہنون کی ترمیم کے محتاج ہوئین تو کیا مثلین اور مقدمے
کہہ لیونگے ٹہرے کہ تجویز ثانی اور تجویز ثالث اوسمین لازم آتی ہے خدا ایسی
گمراہی سے بچاوے ایسے کے پاس نجاوے بس اہی جواب کو
فصل سوم اور چہارم پر لکہا لیجیے گا مکرر بیان کرنا اور نامہ بڑہانا کچہہ
ضرور نہین البتہ فرہی اپنا دستور نہین خدا نخواستہ ہمارے دماغ مین
کچہ فتور نہین اب فصل دوم جو اعجاز عیسوی کے مقصد دوم کے جواب
مین آپنے تحریر کی ہے اوسپر ہم رجوع کرتے ہین اسمین آپکا یہ بیان
ہے قولہ یعنے سولہ صاحب عہد عتیق کی کتابون کو یونانی اور لاطینی
سے مقابلہ کرکے علماے کے اوس اختلاف سے جو قدیم بلکہ کے
جو انہون نے اکتیس ۳۱ جگہہ پر اختلاف اپنے گمان مین

کمال کو پیش کیے ہین جنکا نام انہون نے ۳۱ شمارہ کیا ہے شاہد
اول یعنے ہارنر صاحب کہتے ہین قولہ کہ ہمارے یہان کتاب استر
باب کے آیہ ۲۰ پر ختم ہوئی ہے اور یونانی اور لاطینی مین ۱۰ باب کے
آیہ ۱۰ پر اور چھہ باب اور بھی زائد ہین جنکو یونانی اور رومی واجب تسلیم
مانتے ہین اسپر اب جواب دیتے ہو قولہ کہ بے شک ایسا حال ہے
پر اس سے کیا لازم آتا ہے کون سی تحریف یہان سے ثابت ہوتی
ہے کلام الہی جو عبرانی مین ہے اوسکا ترجمہ لاطینی مین کیا گیا کتاب
استر کے اضافہ چھہ باب جو انہون نے لکھہ رکھی ہین وہ سب احادیث
اور تواریخ ہے بطور تتمہ مترجمون نے لکھہ دیدی تھی بعض لوگون نے
اونکو کتاب مین شامل کر لیا اور یہ مترجمونکا دستور ہے کہ اونمین بعض
بعض فوائد یا حواشی یا کوئی قصہ متعلق حدیث وغیرہ سے لکھہ دیا کرتے
ہین عبدالقادر کے ترجمہ کی طرف دیکھو کہ کیسا لکھا ہے جسکا ذکر قرآن
مین نہین ہے اگر وہ ترجمہ حامل متن نہ ہوتے تو ابتک وہ قواعد عبرز
مین ملجاتے اون یونانیون اور رومیون سے پوچھو کہ تمنے یہ چھہ باب
کہان سے ٹھہرائے اصل عبرانی مین ہین دیکھو وہ خود ہی کہین گے
کہ روایات جمع کر کے مترجم نے لکھی ہین یہ واہیات اعتراض ہے
اسکو فرق نہین کہتے ہین الخ جواب کہتا ہون مین کہ اول تو اس آیکے

بیان سے یہ بات نکلتی ہے کہ اصل کتب عہد عتیق کی زبان عبرانی ہین ہمین
اور یہ ترجمے جو کہ اب ہندوستان مین آپکے پادریصاحبان پیش
کرتے ہین یہ سب یونانی یا لاطینی سے کیے گئے ہین فقط لفظ عبرانی
کہ کتاب عبرانی سے ترجمہ ہوے اعتبار بڑہانے کے واسطے لکہا گیا
ہے تو یہ سب جہوٹے ٹہرین شاباش نمک حلالی ایسکا نام ہے اور
کیون نہو ہمیشہ آپ اور آپکے آبا و اجداد سب اہل اسلام ہی رہے ہین اور
آپ نمک اسلام کا ہے پاتے رہے چند عرصے سے اب آپ اگر عیسائی
ظاہر ہین ہوگئے تو کہانتک اثر نطفہ و نمک نہ ہو دوسرے یہ قول آپکا
کہ بہت باتین حدیث اور تواریخ سے لیکر اسمین بھرتی کی ہین جیسے خوگیر کی
بھرتی چارجامہ مین ہوتی ہے یہ لکہکر آپ عیب چہپانے کے واسطے
اور خیر خواہی کی راہ سے کہ ایسا نہو کہ کہین پادریصاحب سمجہ جائین کہ
آفت لائین مولوی عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ کہ مترجم قرآن قوی البرہان
ہین جبسے آجکے ہو کہ دیکہو انہون نے تراجم قرآن مین کیا کیا حاشیہ
کیا ہے یا معنی مین افراط تفریط کی ہے یہ گویا آپنے فقط ابلہ فریبی
کے واسطے نظیر دی ہے خیر اب ہم زیادہ تلاش نہین کرتے پردہ
کسیکا فاش نہین کرتے ہان اگر آپ سے اسقدر کا جواب پائین گے
تو باقی شواہدات مین کلام کرین گے آپکو سلام کرین گے ورنہ اہل اسلام

آتنا ہی کافی ہے وافی ہے دیکھو دیک مین ایک ہی چاول ٹٹولتے ہین
عقدہ پختہ وخام کا کھولتے ہین اور جو لوگ کہ فہمیدہ ہین چیدہ ہین دہلیز
ہین کنایات ونکات پسندیدہ ہین آپکی کتاب دیکھتے ہی سمجھ جاینگے
وہ آپنے کفر کے پردہ مین اگر خوب کام کیا جو دشمنان دین احمدی کو مدد
کیا فروغ اسلام کا سر انجام کیا اور حقیقت مین جو ایسا عالم دانا پہلا نہ
نجانا تو کیونکر ان باتون کا پتا بتا تا معقولیت یہود ونصاری کی کہات سکھاتا
بقول حضرت سعدی علیہ الرحمہ ؎ تا مرد سخن نگفتہ باشد + عیب وہنرش
نہفتہ باشد + اب ہم خدا کا نام لیتے ہین آپکی فصل سوم جو کہ اعجاز عیسوی
کی مقصد سوم کے فصل چہارم کے جواب مین ہے قدم دھرتے ہین قولہ
اس کہتے ہین کہ اس فصل مین مولوی صاحب نے عیسائیون کے تین عقیدہ
پر اعتراض کیا ہے اور کہین کہین کے قول کچھ درست کچھ نادرست کچھ تحریف
کر کے کچھ معنی نہ سمجھ کے بیان کیے ہین مگر یہ تخصیل حاصل ہے اور چونکہ
یہ بحث بحث سے خارج ہے اسلیے ہم ہر ہر قول پر توجہ نہین کرتے
کیونکہ ان تینون عقیدونکو بلا بحث ہم قبول کرتے ہین اور آپسے بھی کہتے
ہین کہ قبول فرمائیے پہلا عقیدہ کہ سب تحریر نبیون کے الہام سے
تہین مولوی صاحب اس بات پر اعتراض کرتے ہین کہ یہہ عقیدہ عیسائیون
نے کیون رکھا ہے اسپر آپ جواب دیتے ہو قولہ ہمارا یہ عقیدہ بہت

سچا اور درست ہے کیونکہ محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت
بھی آپکو یہی گمان ہے جو کچھ انہون نے الہام یا وحی سے پایا وہ قرآن
مین ہے اور جو کچھ انہون نے اپنی تحریر اور رای سے کہا وہ سب حدیث
ہے اگر یہ کہو کہ نبی بدون الہام کچھ بولتا ہے نہین تو چاہیئے کہ سب
حدیث بھی قرآن مین داخل کرو یہ محض بیہودہ بات ہے یہ عقیدہ ہمارا ثبوت
کا محتاج نہین الخ جواب سبحان اللہ مولانا نظامی نے سچ کہا ہے بیت
خران را کسی در عروسی نہ خواند ۔ مگر آن زمان کاب و ہیزم نماند ۔ ایصاحب کتاب
میزان الحق باطلہ مطلق قول یاد رہے فنڈر صاحب دیکھو آنکھین سینکو ہوئی
مین آو تیلی کے بیل نہ بنجاؤ کھڑے کھڑے گھنٹے نہ ہلاؤ ہتیلی پر سرسون
نہ جماؤ فنڈر صاحب کے قول پر مولوی صاحب فرماتے ہین انہون نے
لکھا ہے قولہ جمیع امور کیا مشاہدات اور مبصرات کیا اولیات سب الہام سے
لکھے جاوین تو اب جسکو تشخیص آپکے ایک آدھ ہمارا کہین نہین گیا آپ بنو یا
اونپر جماؤ تمہین اختیار ہے بندہ لاچار ہے دوسرا عقیدہ یعنی مولوی صاحب
کہتے ہین کہ عیسائی لوگ نبیون اور رسولون اور حواریون کی معصومیت
کے بھی قائل نہین ہین وہ کہتے ہین کہ نبیون سے بھی گناہ ہوجاتے
ہین اسکا جواب دیتے ہوئے تو لکھ یہ بات بہت درست اور قابل
تسلیم ہے اگر اسکو نہین مانتے تو ثابت کرو کہ انبیا کس دلیل سے معصوم

ہوے کلام الٰہی یعنے بیبل تمہارے پاس موجود ہے اوس سے
ثابت کرو کہ انبیا معصوم ہوے ہین خصوصیت انبیا پر کوئی دلیل مسلمانونکے
پاس نہین ہے قرآن مین مطلق اسکا ذکر نہین ہان شرح مواقف مین مولویون
نے اپنی عقلی دلیلون سے یہ مسئلہ ثابت کیا ہے مگر ہم اونکی عقلی دلیلونکو
نہین مانتے اور ایمان نہین لاتے غرضکہ اسیطرح اور بہت واہیات مانگو لیا
آپنے بکا ہے الجواب ہم کہتے ہین کہ اسمین آپنے بڑی غلطی کی
ہے جو سنیے گا آپ کو معقول کریگا اول تو یہ کہ مفقود ہے جواب مانگنا
یہ محض واہیات ہے بیہودہ بات ہے خرافات ہے دوسرے
یہ کہ ہم انام مین نہین ہین نہ کیل ہین آپکی کتاب کا رد کس شد و مد سے لکھا
اور آپکو چٹھی کہ اسکے روانہ کیا اگر آپنے اوسکا جواب نہ دیا تھا منہ کو
سیا تھا تو یہی بات پوچھتے جب ہم جواب نہ دیتے تب ہی اور ہر رجوع
کرتے ایسے لغویات کتاب مین بھرتی نکرتے دیر کی اور آتے منہ کی کھاتے
لہذا اب ہم سے سنیے تقریر فضولی مغز سا معین نہ دہنیے بیبل کی
نسبت تو ہمارا یہہ جواب ہے کہ وہ سراسر خراب ہی اوسمین تو معاذ اللہ
یہود مردود نے انبیا کی نسبت زنا ثابت کی ہے ناحق کی روسیاہی
لی ہے اور پھر عیسائیونکو بھی اپنا پیرو کیا ہے بقول اہل ہند یہ بیس
وہ چھائی دونونے مل خاک اوڑائے مگر قرآن قوی البرہان مسلم البیان

واجب الاذعان مہدی اہل ایمان قاطع برہان شیطان علیہ اللعن منزلہ بحضور
پرنور پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے البتہ ہم معصومیت کل انبیا
علیہم الصلوٰۃ والسلام کی ثابت کر سکتے ہین وہ یہ ہے کہ اللہ جلشانہ اشارہ
فرماتا ہے کہ ذکریا ویحیی وعیسی والیاس کل من الصالحین پس اس سے
صاف ہویدا ہے معصومیت انبیا پیدا کہ جہان کہین قرآن مین ذکر مرسلین
آیا ہے اللہ صاحب نے وہان اونکو بہ تعریف یاد فرمایا ہے تو انبیا بہر
صورت معصوم ٹھہرے کسی نبی کو شل تورات وانجیل برائی سے نہین یاد کیا بلکہ
جب زمانہ ہمارے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آیا اور یہود نے
تحریف کر کے انبیا پر تہمت زنا وغیرہ تورات مین لایا ہے اسی پر اللہ
جلشانہ نے بنسبت اپنے حبیب کے سورۂ انا فتحنا مین حکم قطعی کھلا کھلی
نازل فرمایا ہے لیغفر اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر ویتم نعمتہ علیک
ویھدیک صراطا مستقیما یعنے خلاصہ اسکا یہ ہے کہ اللہ تعالے
نے تیرے اگلے پچھلے گناہ معاف کیے اور تمام کیے اوپر تیری
نعمت اور دکھلائی راہ سیدھی اب مولانا عبد القادر صاحب رحمۃ اللہ فایدہ
مین تحریر فرماتے ہین قولہ کہ یہہ بات اللہ نے کسی بندے کی شان مین نہین
فرمائی کہ اگلے پچھلے گناہ معاف کیے اگرچہ بہت بندے ہین اسمین نذر کرنا
ہے الخ اور یہہ جو مسلم نے روایت کی ہے الحدیث کہ نبی صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے دل میں غین یعنی کچھ کدورت آجاتی ہے تو اس
دن میں ستر بار اللہ تعالیٰ سے میں بخشش مانگتا ہوں الخ وہ یہ بات ہے
کہ غین لغت میں ابر کو کہتے ہیں ایک ابر سا آپکے دل پر چھا ہو جاتا تھا بعض علما
نے اس امر کی تفسیر یوں کی ہے کہ آپکا دل مثل آئینہ کے تھا پس امت کے
گناہوں کا عکس جب اوسمیں پڑتا تو آپ استغفار کرتے اور فی الحقیقت
یہ استغفار امت کے لیے تھا اور بعض نے یوں کہا ہے کہ ہر ساعت درجات
بڑھتے رہتے تھے کما قال اللہ تعالیٰ وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى
پس کہو اب پہلی حالت کو اوس نے سمجھ لیتے تھے بعد اسکے جب اوس مرتبہ
سے بڑھ جاتے تو اوسکے خلاف معلوم ہوتا اوسوقت اپنی پہلی حالت
پر ندامت کرتے اور اوس سے استغفار کرتے اور بعض کہتے ہیں کہ چونکہ
آپکا دل آئینہ تھا جب کوئی شخص خاص آپکے مقابلہ پر ہو جاتا تو کچھ اوسکی کدورت
آپ کے دل پر منعکس ہوتے تب آپ استغفار فرماتے چنانچہ تائید کرتی ہے
اسکی وہ حدیث کہ آپنے فرمایا تھا کہ مقتدیوں کی حالات سے مجھے نماز میں
قضا ہو جاتا ہے اب سنو اسیکہ یہ صفت معصومیت پر دلالت کرتی ہے یا مثل
توراۃ و انجیل خدا پر زنا ثابت کرتی ہے دیکھو انجیل میں یوسف نجار کو شوہر
بی بی مریم کا قرار دیا ہے الحاق کیا ہے اور پھر حاملہ ہونا اونکا روح القدس
سے بیان کیا ہے اور بقول ہمارے مرتد اللہ صلعم اللہ خدا پر بھی زنا ثابت

کیا ہے اور سوا اسکے ہمارے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے اہل بیت کی شان مین تو آیۂ تطہیر موجود ہے جسمین انبیا و مرسلین مین
کسیکی نمود ہے مبالغہ فرمایئے اولاد امجاد جسکے یعنی اہل بیت مستحق آیۂ تطہیر ہو
اوسکی معصومیت مین کیا شک ہا ہر دیکھو قال اللہ تعالی واللہ یعصمک
من الناس تا آخر ترجمہ یعنی فرمایا اللہ جلشانہ نے کہ خدا نگاہ رکھیگا تجکو
لوگون سے حدیث مین آیا ہے کہ جب نازل ہوئی یہہ آیہ تو باہر تشریف
لائے حضور اقدس خیمہ سے اور ارشاد کیا صحابہ سے جو کہ پاسبانی پر تھے
کہ جاؤ ای لوگو حراست میری میرا پروردگار کرتا ہے اور روایت کی گئی
ہے کہ ایک سفر مین آنحضرت نے نیچے ایک درخت کے لوگون سے
جدا ہو کر استراحت فرمایا تھا کہ آیا ایک اعرابی کافر اور کھینچی تلوار اپنی اور کہا کون
ہے کہ بازرکھے تجھے مجھسے آپنے فرمایا کہ اللہ بس کا پنا اعرابی اور گر پڑی
شمشیر اوسکے ہاتھ سے اور مارا سر اپنا اوسنے اوسی شمشیر سے تا روان
ہوا دماغ اوسکا پر نازل ہوئی یہہ آیت فقط تو اب انہین وجوہات ماہرہ
ہمارے علما معصومیت ثابت کرتے ہین اور یہہ جو آپنے فرمایا کہ شرح مواقف
مین مولویون نے اپنی دلیل عقلی سے یہہ مسئلہ ثابت کیا ہے اسکو ہم
نہین مانتے مین پوچھتا ہون کہ اب جو دلائل و طائف خلاف عقل نقل پیش
کر رہے ہو نامۂ اعمال بھر رہے ہو تو کیا معاذ اللہ

اسکو الہام صحیح یا الہام الہی سمجھی ہو اور یہہ جو آپنے فرمایا کہ ہم نہین مانتے
تو آپ کون ہین جو نہین مانتے دیکھو شیطان اور بت پرستون اخوان الشیاطین
خدا ہی کے منکر ہین لہذا ایک آپ ہی سہی یہہ محض واہیات خیال ہے
اسکا بدآل ہے ہان یہہ ایسی بات ہے کہ کسی یہودہ نے کہا کہ مین نے
رات کو خواب مین دیکھا کہ تمام دنیا میرے فالنے پر ہے سامعین نے
یہ سنا کہ تم کہان سے کہا یارون کا جو پڑا جدا انہا تیسرا عقیدہ قولہ یعنے
آپ فرماتے ہین کہ مولوی صاحب کہتے ہین کہ عیسائی لوگ اون لوگون کی
نسبت جو کہ روح القدس سے مستفیض ہین اور کرامات و معجزات بہی ظاہر
کرتے ہین یون کہتے ہین کہ وہ نئے ایمان بہی ہو سکتے ہین اسکے
جواب مین آپ یون تحریر کرتے ہین یا کرتے ہین قولہ کہ بعضے فریبی آدمی
آپ کو فریب سے بزرگ بنانے کے واسطے کرامتین اور ہوئے معجزے
دکہلاتے ہین وہ حقیقت مین روح القدس کی طرف سے نہین ہوتے
ہین اونکے شرارت کسی نہ کسی وقت ظاہر ہو جاتی ہے اسبات کا امکان
عقلاً اور نقلاً ثابت ہوا الخ جواب خیال کیجیے راہ پر آئیے بات مین اب
پہیر نہ بنایئے خدا سے شرمایئے دیکھو مولوی صاحب یہہ کہتے ہین کہ
کہ جسکو روح القدس سے مستفیض جانتے ہو تو اب غیر مستفیض کا ذکر
کہان یہہ بیہودہ بحث ہوئی بیت ما چہ خوش گفت است سعدی در نزلیخا یا

الا بابہا السابق اور کا ساونا واہا + الخ باب فصل چہارم جو تینون فصلون کی
ملخص ہین ہے وہ قابل رجوع ہم نہین پاتے کہ اوسکے جواب ماقبل
ہو چکے لہذا اب باب ششم فصل اول جو کہ اعجاز عیسوی کے مقصد اول فصل
چہارم کے جواب ہین ہے رجوع لاتے ہین حق بولتے ہین آپکی ابلہ فریبی کو
میزان خرد ہین تولتے ہین عقدہ سربستہ کھولتے ہین **دفعہ** اس فصل
مین آپنے یہ بیان کیا ہے **قولہ** کہ مولوی صاحب نے تورات شریف سے
۱۴ آیات نکال کے پیش کیے ہین اور دعوی کیا ہے کہ ان آیات کا
مضمون ظاہر اغلط معلوم ہوتا ہے اور یہی تحریف کی دلیل ہے اسپر آپ
یون بول چلے ہین **الی قولہ** یعنی مین کہتا ہون کہ مولویصاحب نے
ان آیات کے سمجھنے مین بڑا دھوکا کھایا ہے یا دوسرون کو غلطی مین
ڈالنا منظور ہے ناظرین ان آیات کو اور انکے مطالب کو غور کرین وہ ۱۴
آیات یہ ہین پیدائش کے ۴۶ باب آیہ ۴ مین ہے **قولہ** کہ خدا نے
وعدہ کیا یعقوب سے کہ مین تجھے مصر سے پھیر لاؤنگا پھر پیدائش ۴۹ باب
آیہ ۳۳ مین ہے **قولہ** کہ یعقوب مصر مین مر گیا پس یہان مولوی صاحب
یہ روایت تورات کے غلط ٹھہرے مین کہتا ہون کہ پہلے آیہ کا مطلب
مولویصاحب نہین سمجھے کیونکہ وہان یعقوب سے نبی یعقوب مراد ہے اور
بالفرض اگر مولوی صاحب کا مطلب مان بھی لین تو بھی خدا کا وعدہ جو یعقوب

سے تہا وہ پورا ہوا ہر کہ پیدوایت غلط نہین ہے بلکہ برحق اور یہی روا
ہے پیدائش ۲۳ باب آیہ ۱۳ مین ہے **قولہ** کہ اوسکے بیٹے اوسکو
لائے اور کنعان کے کہیت مکفلہ کے مغارہ مین دفن کیا اور پہر اولاد
یعقوب کے معہ ہمراہی مصر کو پہرے دیکہو جیسا خدا نے فرمایا تہا ویسا ہی
ہوا اور اگر مولوی صاحب کی یہ مراد ہے کہ زندہ گیا تہا مردہ آیا تو جواب
یہ ہے کہ خدا نے یہہ کب کہا تہا کہ مین تجھے زندہ لاؤنگا کیونکہ جب یعقوب
مصر کو گیا تہا بڈہا مرد تہا پس خدا نے اوسکے اطمینان کے واسطے
یہہ فرمایا تہا یعنے تو اپنے باپ دادے مین دفن ہوگا اور بیبل کا یہہ عام
محاورہ ہے کہ یعقوب سے اولاد یعقوب مراد ہے اور اسرائیل سے
بنی اسرائیل الخ **جواب** ہمارے نزدیک اسمقام پر مولوی صاحب کا
بیان نہایت درست اور صحیح ہے اور ہماری تشخیص محض لچر و پوچ ہوا اسلیے
معاذ اللہ خدای تعالے نے اسکے صریح البیان بات کو مبہم کیون فرمایا
اگر اسکو یون فرمادیتا کہ حالت پیری مین جو تو جاتا ہے وطن سے تو تو تم
نہ کہا ہم تجھکو تیرے آباواجداد سے پہر لائین گے یہین دفن کرائین گے
پہر لائین گے تیری اولاد کو یہین بسائین گے تو فرمایئے اسمین کیا نقصان
تہا و بیسرے یہہ کہ خدا فرماتا ہے کہ تجھے مین پہر لاؤنگا تو تجھ سے مراد
لاشہ نہین ہوسکتا یہہ تو کہین کا محاورہ نہین نہ روزمرہ کا بول چال ہے

اب اگر آپ شاید یہ فرماوین قابلیت جتاوین کہ قرآن شریف مین بھی ایسے
معمے ہین مثلاً حروف مقطعات ہین کہ اونکے معنی علمار اسلام چند طرح سے
بولتے ہین سو یہہ محض غلط ہے علمار اسلام یہہ کہتے ہین کہ اونکے معنے
خدا ہی جانتا ہے یا اوسکا رسول آگے طرح تاویل لاطائل جسکو مطلب سے
کچھ علاقہ نہین کہیو نہین فرماتے یہ تجویز آپکی سراسر غلط ہے پھر کہتے ہو
کہ مولوی صاحب نے لکھا ہے کہ گنتی کی کتاب ۳۱ باب آیہ ہین سے
قولہ سب مدیانی قتل ہو گئے تھے پھر قاضیون کے باب ۶ آیہ ۱ و ۲ سے
معلوم ہوتا ہے کہ سات برس مدیانیون نے بنی اسرائیل کو مغلوب رکھا
ہین یہ طاقت مدیانیون نے کہان سے پائی وہ تو قتل ہو چکی تھی پس
یہہ آیہ غلط ہے اسپر آپ جواب دیتے ہو قولہ کہ پہلے آیہ مین لفظ مدیانی
سے وہ سب مراد ہین جو برسر مقابلہ تھے یا وہ سب جو اوس سنگین حکم کے
جاری رہنے تک نظر آئے جیسے کہ قیاس چاہتا ہے نہ یہ کہ ہر ہر مدیانی مرد قتل ہوا
ایسا کہیو وقوع مین نہین آیا چنانچہ قرآن کا بھی یہی محاورہ ہے اور سب جہانکی
عادت ہے کہ بعض مقام پر کل جماعت پر حکم دیتے ہین اور مراد اکثر
سے ہوتی ہے جیسے سورہ حج مین رکوع تین مین ہے
مذا — وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ یعنے پوری کرین
اپنے منتین اور طواف کرین اس قدیم گھر کا دیکھو یہہ مقام عام خص منہ البعض ہے

یعنے کل نذرون کے ادا کرنیکا اور سب لوگون کو طوف کرنیکا حکم ہوا ہے
حالانکہ سبھی نذرین پورا کرنی منع ہین اور بدون طاقت کے حج کرنا فرض
نہین پس اسیطرح یہہ آیہ شریفہ کہ سب مدیانی قتل ہوے عام مخصوص البعض
ہے جیسے کوئی کہے کہ ۱۸۵۷ء مین دہلی مین سب انگریز اور عیسائی
قتل ہوے اور باغیون کے ہاتھہ سے مارے گئے تو اس سے
یہہ مراد نہین ہے کہ تمام روی زمین پر کوئی نہ رہا بلکہ مراد یہہ ہے کہ اونکے
ہاتھہ جو آیا مارا گیا اسکے سوا جب مدیانیون نے بنی اسرائیل کو مغلوب کیا
تھا تو یہہ ماجرا اوس قتل سے ۱۹۶ برس کے بعد وقوع مین آیا تھا اور
چونکہ اونکے چھوٹے بچے اور بچیان اور کچھ بقیہ اوس قتل کی باقی تھی اور
مدت بہت گذری تھی اسلیے کہ وہ مدیانی پھر طاقتور ہو گئے تھے اسکے
سوا یہہ ہے کہ خدا نے بنی اسرائیل کو مدیانیون پر کافر مغلوب کیا تھا
پس قادر مطلق تھوڑونکو بہتون پر غالب کر سکتا ہے پس یہہ آیہ صحیح اور اعتراض
غلط الزجواب مشفق من سوال از آسمان اور جواب از ریسمان اسکو کہتے
ہین بلا ہم پوچھتے ہین کہ مولوی صاحب نے تو قتل ہو چکے پر اعتراض کیا ہے
اور آپ اپنے جواب ناصواب مین لفظ سب سے مراد وہ سب لیتے ہین جو برسر مقابلہ
تھے یا وہ سب جو اوس سنگین حکم کے جاری رہنے تک نظر آئے
جیسی کہ تمنا ہے نہ یہہ کہ ہر ہر مدیانی قتل ہوا پھر ملتے ہو مین پوچھتا ہون

آر آسکتا کیسا آیہ تو لیتی ہے ہو چلے اور آپ قیاس پیش کرتے ہین بھلا
کیا قیاس کیا خدا کے حکم پر بھی مقدم ہوا اور پھر اوپر طرہ یہ کہ جب ہارتے ہو
تو قرآن کو پیش کرتے ہو اور تمام جہان کو سمیٹتے ہو جو کچھ کہ باقی رہا ہے اب
تم اوسے میٹتے ہو کہ بعض مقام پر کل جماعت پر حکم دیتے ہین اور مراد اکثر
سے ہوتی ہے یعنی سورہ حج کی ۲۹ رکوع مین پوری کرین اپنے منتین اور
طواف کرین اس قدیم گھر کا۔ الہ پھر بلو کی قتل کی نظیر لائے ہو سبحان اللہ
قرآن مترجم مولوی عبد القادر صاحب رحمہ اللہ کا دیکھو اوپر سے دو آیہ پڑھکر
ملاحظہ کرو وساوس شیطانی پر لات مارو ہر جگہہ نہ ہارو کل مقام پر قابلیت لغو
نہ نگہارو یعنے اللہ تعالے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم کرتا ہے اور
پکار دے لوگون مین حج کے واسطے کہ آوین تیری طرف پاپون چلتے
اور سوار ہو کر دبلے اونٹون پر چلے آتے راہون دور سے ف۵
ایک پہاڑ پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پکارا کہ لوگو تمہارے خدا نے
حج فرض کیا ہے حج کو آؤ باپ کی پشت مین لبیک کہا جنکی قسمت مین حج
تھا ایک بار یا دو بار یا زیادہ اپنے شوق سے ہزارون خلق پیادہ آتے
ہین لیکن فرض جب ہے کہ سواری میسر ہو اور اگر مکہ نزدیک ہو اور شہر
کو چلنے کی عادت ہو تو امام مالک کے نزدیک فرض ہے اگر اب فرض ہے
کہ حکم خدا ہین اور پکار دینے لوگون مین حج کے واسطے ضمیر جمع کی ہے صیغہ

واحد نہین پانون چلتے اور پیادہ و سوار سے مراد وہی ہے صیغہ جمع کا
ظاہر ہے جیسا کہ فائدہ پانچ مین بیان ہوا اور بری نذر مین یہ لفظ بالبیت
العتیق کے فائدہ ۲ مین ملاحظہ فرمایئے مولانا فرماتے ہین قولہ
کہ تمتین اپنے مراد دنکے واسطے جو آتی ہو نوہ ادا کرین اصل منت اللہ کی
ہے اور کسی کی نہین الخ اب کہیے کون جیتا کون ہارا کسنے ہر ہر بات
پکارا غرضکہ اسپر طرح اور سب اعتراض آپکی نسبت مولوی صاحب واہی تباہی
لفظ آتے ہین لیں اب ہم بعونہ تعالے آگے بڑھتے ہین اس فصل کو اصل
کو قلم انداز کرتے ہین و نمبر ۹ فصل دوم اعجاز عیسوی کے مقصد دوم فصل
چہارم کے جواب مین آپنے ایکا بیان بطور زبان یہ ہے قولہ کہ یہ
فصل مقصد دوم کے آخری فصل ہے اور اب مصنف اعجاز عیسوی عہد
عتیق کی نسبت جو کچھ لکھنا تھا لکھ چکا اسلیے اس آخری فصل مین بڑے
ہاتھ پانون جتانا نہ مارے یہ فصل آپنے سے کچھ بھی ثابت نہ کرسکے آپہی
ہاتھ پانون مار کے ٹھنڈے ہوئے دو باتون کا بیان مولوی صاحب
نے اس فصل مین کیا ہے اول کتب عہد عتیق سے ۴۰ فساد بتلائے
ہین دوسرے باقرار خود ملحدون اور بی ایمانون کی کتابون سے
نکال کر اور کچھ ذہن سے تراش کے (۷۰) اعتراض جناب باری تعالے
کی ذات پاک پر کیے ہین بیلا فساد کتاب دوم اظہار الایام کے باب

آیہ ۲ مین ہے **قولہ** کہ اخذیاہ ۴۲ برسکی عمر مین بادشاہ ہوا پھر اوسی کتاب
کے باب ۲۱ - آیہ ۲۰ سے معلوم ہوتا ہے کہ اخذیاہ کا باب یہورام ۳۲
برس کی عمر مین بادشاہ ہوا اور آٹھ برس اوسنے سلطنت کی تو کل عمر
اوسکی ۴۰ برس کی ہوئی اسلیے بیٹا باپ سے دو برس بڑا ٹھہرا میر آپ
جواب دیتے ہو **قولہ** کہ اس مقام پر ضرور سہو کاتب ہے ہارنصاحب کا
قول درست ہے کہ عبری لوگ ابجد کے حرفون مین اعداد کو لکھا کرتے ہین
پس میم بجاے کاف کے سہو کاتب ہی معلوم ہوتا ہے مین کہ ایسے مقامون سے
مولوی صاحب کا مطلب کیا ہے تحریف عمدی بموجب دعوی قرآن کی
ہرگز نہین ہوسکتی کیونکہ ضرور سہو ہے نہ تحریف اور اس قسم کی سہو ہر کتاب
مین عقلاً و نقلاً جائز ہین چنانچہ فصل ۲۲ باب ۸ مین ایسے مقام قرآن مین
بھی مین دکھلادون گا اور اگر اسکو تحریف کہین تو تحریف عمدی کسی فائدے
کے لیے اگر کہین ہوتو ہوتی ہے اس سے کسیکا کیا فائدہ ہے محمد صاحب
کی کوئی بشارت اس سے فوت نہین ہوتی نہ مسیح کی کوئی فضیلت بڑھتی ہے
یہود کے کیہ نقد ہاتھ آتا ہے بہرکیف یہہ سہو ہے بحث سے خارج الزم جواب
ہر ان من یہ جواب آپکا مشترگو ہے بقول شخصے نہ زمین کا نہ آسمان کا فقط
موسہ شیطان کا اسو طیکہ جب آپنے خود تسلیم کرلیا کہ یہہ سہو کاتب ہے
پھر اسمین تاویل لاطائل فضول ہے کیا معنے کہ باوصف موجود ہونے

یوکیس وارطیکانوس اور قدکس آنہ یمی اور قدکس الکسندر نیوس کی یہ کتابین علمار
یہود کی قدیم ہین فقط سہو کاتب سے رفع ہوا تو پھر اور اختلافات کیونکر رفع
ہو سکتے ہین آپ کہان تک کوشش کرینگے ہار نصاحب کا جملہ اعداد
جو آپ پیش کرتے ہین یہ گمانی بات ہے نہ خرفات ہے بقول مشہور واہے
تیل کی کہلی ہے بری ہے یا بہلی ہے دستور ہے جب آدمی سب طرف سے
ہارتا ہے تو کچھ نکچھ ہانتہ بانون مارتا ہے بان یہ جو آپنے فرمایا کہ اس سے
کچھ بشارت محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہین فوت ہوتی ہے نہ
حضرت مسیح کی فضیلت کہوتی ہے نہ کچھ نقد یہود کے ہاتھ آتا ہے
اسکا جواب یہ ہے کہ اسیطرح یہود نے بشارت پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم حذف کرکے تمام ایمان کو کھویا ہے کتاب اللہ کو سحر لطبالت مین ڈبویا
ہے اور فضیلت حضرت مسیح بہی اسیطرح چہپاتے ہین جہوٹی کہانی بناتے
ہین کہتے ہین کہ مسیح موعود ابہی پیدا نہین ہوا وہ مسیح کا ذکر جہان کہین
کتب عہد عتیق ہین پاتے ہین الدجال مسیح فرماتے ہین مگر نہین معلوم
کہ مسیحی کیونکر یہود کو اپنا حمایتی جانتے ہین کسی کی نہین مانتے ہین اہل اسلام
جو کہ مومن بہ مسیح علیہ السلام ہین انہین کی نہین مانتے ہین ایسا صاحب ذرا
ہوش مین آیئے اعلی کو ادہیو کے اسفل نکہا لیئے کچھ تو خدا سے شرمایئے
قرآن جو کہ صداقت رسالت مسیح علیہ السلام سے مملو ہے اسکو تو نہین

مانتے ہو اپنے گواہ کو آپ جھوٹا جانتے ہو دیکھو مولویصاحب تو ہم ۶ فساد
بتلاتے ہین مگر ہم ایک ایسا فساد بتلاتے ہین کہ آپکا اصول ہے غارت نحول
ہوا جاتا ہے جو سنتا ہے وہ شر ماتا ہے ہکذا کتاب اشعیا نبی ۴۳
باب کے آیہ ۴ **قولہ** از بسکہ تو میرا پیارا ہے اور میری نگاہ مین عزیز اور
گران مایہ ہے اسلیے مین تیری بدلے لوگ اور تیری جان کے عوض مین
گردہین دونگا الخ اور پھر اوسی کتاب کے اوسی باب کے آیہ ۱۱ **قولہ** مین مین ہی
خداہون میرے سوا کوئی بچانیوالا نہین مین نے بیان کیا اور مین نے بچالیا
الخ اور پھر اوسی کتاب ۴۹ باب کے آیہ ۲۶ **قولہ** اور مین تیرے ظالمون کو
انہین کے گوشت کھلاؤنگا وہ میٹھی می کے مانند اپنا لہو پیے کے
بیخود ہو جاوین گے اور سارے بشر دیکھین گے کہ مین تیرا خدا بچانیوالا
مین یعقوب کا قدیر تیرا چھڑانیوالا ہون الخ اب فرمائیے کہ اسمین کونسی آیہ
کو سچ اور کونسے کو جھوٹھ جانین یا جھوٹھ اور سچ کو ایکہی مین سانین یا آپکے
تجویز کو لچر و لوچ جانین لہذا اب ہم شدید قلم صداقت رقم کی باگ اوٹھاتے
ہین آپکے آٹھہ باب فصل چار پر جاتے ہین دیکھیے گا کہ کیسی دھجیان اوڑاتے
ہین خدا نے ہمکو اپنے حبیب پر شید اکیا ہے معلوم ہوتا ہی کہ ہمین اسی
وقت کے واسطے پیدا کیا ہے اب ایک بات اور سن لیجئے جو کہ آپنے
اسی فصل کے صفحہ ۱۷ مین بجواب ۴ فساد مجوزہ مولویصاحب کے لکھا ہے

اور اوسپر قرآن شریف کی نظیر لائے ہو اسطرح پر کہ واسطے دھوکا دینے جاہلوں
کے کہین کافقرہ اوڑا کے کہین جمایا ہے یا در یعیا حب کو خوب سمجھایا ہے
تاکہ وہ جانین کہ معاذ اللہ ایسی غلطی قرآن مین بھی ہے **قولہ** یعنے آپ
فرماتے ہین نمائش عزازیلی بتلاتے ہین الی **قولہ** کہ مولویعیا حب نے
جو دو آیہ لکھکے صموئیل کی کتاب اور تاریخ کی کتاب کے لکھا ہے
قولہ کہ اس کتاب کے ناظر کو خدا اور شیطان مین فرق کرنا مشکل ہوا الخ اسکے
جواب مین آپ ہاتھہ پانوں مارکے بقول خود جب ٹھنڈے ہوے
تو قرآن پر کہچکے ہو کہ ایسا خیال قرآن پر درست آتا ہے الخ **اقول** واہ
سبحان اللہ کیا خوب آپکا خیال ہے ایسا حب ابھی دنیا علم تفسیر
قرانی سے مالامال ہے آپکا کدہر خیال ہے جب فقط مدرسۂ سرکار یکے
پڑھے ہوے رہجائین گے تب البتہ آپکے ایسے جھوٹے وسوسے
اور حوالے کام آوین گے میان ابلیس پر تلبیس کے من بھاوینگے
مرثیا ہلاوین گے اب سنیے آپ فرماتے ہین **قولہ** کہ قرآن کے
ساتوین پارہ کے آخر مین لکھا ہے کذلک زین لکل امۃ عملھم ترجمہ
یعنی ہر گروہ کی نظر مین ہمنے اونکے کام اچھے بنا کے ہین لہذا ہر ایک
شخص اپنے اچھے برے کامونکو بہتر جانتا ہے پھر اوسی پارہ کے ۱۱
رکوع مین ہے وزین لھم الشیطان اعمالھم ترجمہ اور شیطان نے

اونکے کام اونکو اچھی دکھلائے ہین اسپر آپ طعن کرتے ہین قولہ پس
اسکا فاعل آیہ اول ہین خدا اور معاذ اللہ آیہ دوم مین شیطان معلوم ہوتا ہو
جواب دیکھو شروع رکوع آیہ اول کا ولا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ
یعنے تم لوگ برا نہ کہو جنکو وہ پکارتے ہین اللہ کے سوا کہ وہ برا کہنے لگین
اللہ کو بے ادبی سے بن سمجھے اسیطرح ہمنے پہلے دکھائے ہین ہر فرقہ کو اونکے
کام الخ مراد یہہ کہ ہر فرقہ باطلہ بھی اپنے افعال بد مین کوشش آپکے بہتر
جانتا ہے اب فرمایئے کہ اس سے یہہ بات کہان نکلی کہ اللہ تعالے
فرماتا ہے کہ ہمنے اچھے بنا رکھے ہین اور ہر ایک جو اچھے بڑے کام کرتا ہے
وہ بہتر جانتا ہے کہ خدا نے ایسا ہی کر رکھا ہے اور دوسری آیہ رکوع ۱۱ مین
بھی آپکی رای ناقصہ بلکہ القص نے غلطی فاش کھائی ہے شامت اعمال
آپکی آگئی آئی ہے دیکھو شروع رکوع سے جسکا ترجمہ ہم کیے دیتے ہین یعنے
اللہ جل شانہ فرماتا ہے اپنے مخاطب سے کہ ہمنے بھیجے تھے رسول
بہت اگلی امتون پر تجھسے پہلے پھر اونکو پکڑا سختی مین یعنی اون امتوان
کو بسبب عدم بجا آوری حکم رسولون کے تاکہ متنبہ ہوکر اطاعت کرین حکم
خدا کے اور پہونچا اونپر عذاب ہمارا تو گڑگڑائے لیکن سخت ہو گئے دل اونکے
الخ اب فرماتا ہے اور پہلے دکھائے شیطان نے اونکو جو کام کرتے تھے
اور آپ ترجمہ ہذا مین فرماتے ہین قولہ اور شیطان نے اونکو اونکے کام

اچھے دکھائے ہین یہ دروغ آپ کا فاش نکلا گیا ہمارے قلم کی انی میان
عزازیل کے دماغ میں باغ ہین بار ہوگئی جھوٹے پیارے کے سر پر جوتیونکی
مار ہوگئی ہماری صداقت کی پکار ہوگئی بس اگر دون کی نہ کیجیے تو ہمارے
آپکے جیت ہار ہوگئی کتاب ایکو صفحہ صداقت سے دھو گئی والدہ عزازیل
آپکی سرہانے رو گئے اب اسکے بعد آپنے فساد ۶۰ مین عجیب گانٹھ
دی ہے یعنی آپ فرماتے ہین قولہ کہ مولویصاحب نے فساد ساٹھ کو
یون بیان کیا ہی کہ کتاب دانیال کی باب آیہ ۱۴ مین ہے قولہ کہا دسنے
کہا کہ دو ہزار تین سو شبانہ روز تک ہے کہ مقدس پاک کیا جاوے اور
آیہ ۱۹ کے آخر مین ہے قولہ کہ آخر کے وقت معین مین یہ ہوگا الخ بس
خواب کے دن سے ۷ برس ۴ مہینے ۲۰ دن کے بعد دورہ آخر آنا چاہیے
تھا مگر ابتک نہین آیا اسلیے یہ پیشین گوئی غلط ہوئی پھر کہتے ہو الی قولہ
کہ اسکے بعد مولوی صاحب نے بہت سی بیفائدہ تقریرین کین ہین اور لکھنؤ
کے کسی مجتہد اور پادری یوسف ڈیف صاحب کی کچھ گفتگو نے محل
اولئی سلئی بیان کرکے کہا کہ مین کہتا ہون کہ مجتہد صاحب کا بیان حق
بجانب تھا پس ان واہیات باتون سے ہمین کیا علاقہ ہم تو اعجاز عیسوی
کو اس نظر سے دیکھتے ہین کہ کہین چلکر مولویصاحب کتب مقدسہ مین
تحریف عمدی بموجب دعوی قرآن کے ثابت کرین پر وہ تو اس امر کو

دبا گئے اور ملحدانہ تقریرین کر رہے ہین اسپر یہ جواب بھی آپنے دیا ہے قولہ
کہ پاترک کی تفسیر مین لکھا ہے کہ انٹوکس کے مار ڈالنیکے بعد یہ پیشین گوئی
پوری ہوئی اور ہر ایک پیشین گوئی دو طرح پر ہوتی ہے ایک دفعہ پوری ہوئی
دوسری دفعہ پوری ہونیوالی ہے اور یہ مضمون نہایت دقیق ہے جسکو کلام الٰہی
سے مناسبت ہے وہی اسبات کو خوب سمجھ گا الخ جواب مین کہتا ہون کہ مولوی صاحب
کا جواب اور تشخیص اسمقام پر کیا بیجا ہے اور یہ جو آپنے فرمایا کہ پاترک صاحب
کی تفسیر مین لکھا ہے اوسے ہم حسب قول آپکے جیسا کہ آپنے اپنی کتاب
تحقیق الایمان مین لکھا ہے کہ حدیث کا کچھ اعتبار نہین پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے دو سو برس کے بعد لوگون نے بنائے ہین لہذا ہمارا
بھی یہی قول ہے آپکی نسبت اگر انجیل یا تورات سے کوئی دلیل دکھایئے
تو البتہ سماعت ہوگی دیکھو پہلا خط ڈاکٹر محمد وزیر خان صاحب مرحوم و مغفور کا جو کہ
آنہون نے آپکے علما و قدما کی نظیر پادری فنڈر صاحب کو لکھا تھا اور سپر پادریصاحب
نے اپنے دوسرے خط مین اپنے قدما کی نسبت کیا لکھا ہے اور اونکی بے اعتباری
ثابت کی ہے قولہ اولاً تعجب کرتا ہون کہ ٹامس بائن اور ڈاکٹر اسٹراس صاحب
لوگون کی کتاب آپکو پسند ہین یہ تو مسیحی نہین بلکہ حملہ منکرین مسیحی سے ہین نہ نبی
کو مانتے ہین نہ وحی کے قائل ہین اور نہ موسیٰ و عیسیٰ کو برحق جانتے ہین اور
معجزہ سے بھی انکار ہے وہ تو وحدت الوجود اور دہریہ کی قسم سے ہین الخ

اب فرمایئے جب کہ قدما کا یہ حال ہے تو اب آپکو نظیر لانا متقدمین
اپنے سے کب مجال ہے بس مناسب ہے کہ تم مسلم کو فاش نہ کیجیے
اپنا پردہ آپ فاش نہ کیجیے مگر مضمون میں چوری کرنا آپکو سچا ہیے تھا مولوی
نے جو تقریر مجتہد صاحب لکھنؤ کے بیان کی تھی وہ آپکو ہو بہو بیان کرنا چاہیے تھا
اوسکو واہیات کہنا عین واہیات ہے ہم کیا کریں اعجاز عیسوی ہمنے
بہت تلاش کی کہیں دستیاب نہوئی ورنہ آپکی اوڑان کہانی کا پردہ کھول
دیتے جو کچھ باقی رہتا ہے وہ بھی بول دیتے آپکی ابلہ فریبی اس سے
بھی بڑھ کر کھول دیتی انشاءاللہ اگر زندگی بخیر ہے تو پادری ڈلف صاحب
کی گفتگو جو کہ مجتہد صاحب لکھنؤ سے ہوئی تھی کسی سے دریافت کرکے
مابعد لکھی جائیگی مگر سردست اتنا ہماری تحقیقات میں آیا ہے آپکا وہ منشی
جو اس جلسہ میں شریک تھے بہت نزدیک تھے وہ فرماتے ہیں آپ کو
شرماتے ہیں قولہ کہتے ہیں کہ اوائل سلطنت ناصر الدین حیدر بادشاہ لکھنؤ کے
پادری یوسف ڈلف صاحب کہ بہت بڑے عربی دان تھے لکھنؤ میں آئے
اور صاحب کلان بہادر کی کوٹھی میں فروکش ہوئے اور بذریعہ پرچہ پیام بھیجا
صاحب سے بادشاہ کو اسبات کی درخواست کرائی کہ آپکے علماء فرنگیان سے
ہمارے پادریصاحب گفتگو کرنا چاہتے ہیں لہذا اگر آپکے سامنے ہو تو عین
مناسب ہے اسپر بادشاہ نے منظور فرماکر آٹھ علماء حنفی مذہب فرنگی محل

کے اور دو بھائی مجتہد العصر لکھنؤ مذہب امامیہ کے مقام تخت گاہ مین مجتمع
کر کے صاحب بہادر کو اطلاع دیا اور طلب کیا تب صاحب کلان معہ پادریصاحب
مسبوق الذکر و قریب ہفتاد تن صاحبان دیگر ولایت کے ہمراہ جلسہ ہوے
مقام معہود مین پہلے پادریصاحب نے کچھ مسئلہ ربانی مین علمار موصوفین
سے گفتگو کی مابعد درگفتگو باز ہوا قیل و قال مذہبی آغاز ہوا پادریصاحب
نے کہا کہ یہہ خبر قرآن شریف کے کہ کہا عیسے بیٹے مریم نے کہ اے
بنی اسرائیل مین بشارت دیتا ہون ایک نبی کی یاتی من بعدی اسمہ احمد سو لفظ
یاتی کو قاعدہ عربی سے اُنہون نے صیغہ مستقبل قرار دیکر یہ کہا کہ تم لوگ
جو کہتے ہو کہ پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آئے وہ نہین ہین اب
جو آویگا اوسکی یہہ خبر ہے یعنی کنایہ سین یہہ کیا اپنی ظرافت سے جیسے کہ
یہود کہتے ہین کہ مسیح دجال ہوگا جو کہ آنیوالا ہے اس قرینہ کو اُنہون نے
یہان جمایا اسپر مولوی ظہور اللہ صاحب مرحوم عالم حنفی مذہب نے اونہین جواب
دیا از روی قاعدہ نحو کے مگر وہ قیل و قال کرتے رہے تب مجتہد صاحب لکھنؤ
نے فرمایا کہ دیکھو لفظ من بعدی دلالت کرتی ہے اسبات پر کہ خدا فرماتا ہے
کہ ہمنے خبر دی تھی عیسے کو اوسنے کہا ای بنی اسرائیل میرے بعد ایک نبی آویگا
اوسکا نام ہوویگا احمد تو اس صورت مین اونکی نسبت صیغہ مستقبل قرار پایا
ہے بس اسپر پادریصاحب بند ہو گئے سکتے کے ڈھنگ ہو گئے دوسرے

ان کا وعدہ کر کے گئے تھے آجتک آتے ہین اور اوسی سب کو لکھنؤ سے
روانہ ہو گئے پھر مقابلہ پر نہ آئے آپ لحاظ فرمایئے کہ مولویصاحب نے
شاید اسپر فرمایا ہوگا کہ مجتہد لکھنؤ حق بجانب تھے اسکو آپ اولٹی سلٹی تقریر
قرار دیتے ہین مشفق من مضمون مین چوری کرنا مغالطہ دینا مناظرہ سے
بعید ہے اگرچہ ہم انام مین ہین مگر خبر ہندوستان کی رکھتے ہین ابھی ہمنے
مولوی مسعود علی صاحب اسسٹنٹ مدارس ضلع جبلپور کو اونکی کتاب نیاز نامہ
بیوقوفی کا جامہ کا جواب لکھا تھا اونھون نے ہمکو لکھا کہ تم گستاخی کرتے ہو
سزا پاؤ گے بچتا ؤ گے تب ہمنے اونکی گستاخی اونہین کی کتاب سے ثابت
کر کے اونکو نامہ ثالث لکھا کہ آپ اپنے گستاخی کی خبر نہین رکھتے ہو اور ہمکو گستاخ
کہتے ہو سنا جاتا ہے کہ آپ جبل پور مین انجمن لیکر ہنومان تالاب پر منادی
کرنے گئے تھے ہندؤون نے للکار لیا کال مچا دہان آپنے گستاخی بلکہ بیباکی
کی سزا کچھ نہ دیا خیر خواہی کو پیش نہ کیا خوف مین آگئے دم دبا گئے اور ہم کو
وکیل ہین ہادی سبیل ہین ہین دھمکاتے ہو خدا سے نہین شرماتے
ہو اسپر ابھی تک جواب نہین آیا ہے اور یہ جو آپنے فرمایا کہ یہ مضمون نہایت
دقیق ہے جنکو کلام الٰہی سے مناسبت ہے وہی اس بات کو خوب سمجھینگے
اقول کیا خوب اپنے منہ آپ معقول ہوتے ہو اگلے جو کچھ کر گئے ہین اوسی
پہی ڈبوتے ہو نزول تورات کو آجتک کئی ہزار برس کا عرصہ ہوا اور ابھی تک

بقول آپکے کوئی متقدمین متاخرین مین سے مطلب واقعی نہ سمجھا تو
پھر فرمائیے کہ آپ پر تو روح القدس بھی نہین آتی آپ کیونکر سمجھے اور پھر
کس بہروسہ پر ابطال اسلام پر چشم ٹھہو کتے ہو گستاخی معاف پشت پر پھپھے
کے پونکتے ہو اب ہم خدا کا نام لیکر آگے بڑہتے ہین آپکے اس بیان پر
کہ مولوی رحمت اللہ اور ڈاکٹر محمد وزیر خانصاحب مرحوم نے ۷۰ اعتراض
خدائے تعالے کی ذات پاک پر کیے ہین اوسپر جا اڑتے ہین دفعہ ۱۰
آپ کہتے ہین کہ مولوی رحمت اللہ صاحب و ڈاکٹر محمد وزیر خانصاحب مرحوم
لکھتے ہین پہلی مخالفت زبور ۱۰۳ آیہ ۸ مین ہے **قولہ** خداوند مہربان اور سراسر
لطف ہے غضہ کرنے مین دھیما اور شدت سے رحیم الخ اور اول کتاب
صموئیل کے باب ۶ آیہ ۱۹ مین ہے **قولہ** اوسنے ۵۰ ہزار ۷۰ آدمی اون مین سے
مارڈالے الخ اسپر آپ جواب دیتے ہو **قولہ** کہ رحیم اور مہربان کے یہ معنی
نہین ہین کہ مطلق مجرمون کو کبھو سزا نہ دے کیونکہ منصف اور عادل بھی ہے
اور یہ جو کہا کہ ذراسی خطا پر مارڈالا سو یہہ جھوٹی خطا نہ تھی بلکہ بڑا جرم تھا
کہ اُنھون نے خدای تعالی کی نسبت بے ادبی کی تھی اوسکا صندوق
کھولکر دیکھنا چاہا جسکے دیکھنے کی اور کھولنے کی اونکو اجازت یا حکم نہ تھا
وہ یہانتک شریر ہوگئے تھے کہ خاص خدا کے صندوق مین ہاتھہ ڈالنا شروع
کیا آپ اسکو بڑی خطا نہین جانتے یہ اعتراض قرآن پر نہین پڑتا بلکہ قرآن پر

اچھی طرح واقع ہوتا ہے الرحمن الرحیم یعنے خدا نہایت
مہربان پھر اوسکی طرف آپکے زعم مین بردہ فروشی اور کافر ونکے
بچے اور عورتین ظلماً پکڑنا اونکا مال لوٹنا خون بھانا اور نہایت بیرحمی
کے حکم لکھے ہین الخ جواب معلوم ہوتا ہے کہ اب آپنے بالکل
جھوٹھہ بولنے پر کمر باندہی ہے دیکھو ہمارے پاس ترجمہ فارسی نسخہ
تورات فاضل خان ہمدانی اور چھاپہ لندن ولیم ولس صاحب کا موجود ہے
اوسمین آیہ ۱۹ اقولہ و مردمان بیت الشمس راز زیرا کہ بصندوق خداوند
بگریستند واز قوم پنجاہ ہزار و ہفتاد نفر زدو قوم ماتم گرفتند زان رو کہ خداوند
خلق را بصدمہ عظیم زدہ بود الخ اب فرمائیے کہ صندوق کھول کر دیکھنا اور
ہاتھہ ڈالنا کہان ثابت ہے اوسوقت مین تو آپ رحم مادر مین بھی نہ آئے
تھے صحت عزازیلی کے لطف نہ اوٹھائے تھے پھر مولوی صاحب
کی نسبت کہتے ہو کہ آپ اسکو بڑی خطا نہین جانتے مین پوچھتا ہون
کہ سراسر لطف اور وہمی غضب نسبت اون لوگون کے اتنی خطا پر اتنے
آدمی سخت عذاب سے مارے اسپر مولوی صاحب نے کیا بیجا کہا کہ جبکہ اون پر
اتنا مہربان تھا تو ایسی خطائی خفیف پر درگذر کرنا لازم تھا آپ یہ کیا پکارتے
ہین مثل مشہور ہے کہ لکڑیکے چور کو لاٹھی سے نہین مارتے ہین اور
قرآن شریف مین جو رحمن و رحیم فرمایا تو دیکھو تمہاری توریت سے ثابت ہے

کہ اگلی امتون مین ذرا سی گناہ پر کیا کیا سخت عذاب ہوا کرتا تہا اور یہان
اس امت مرحومہ پر کتنا بڑا رحم ہے کہ کیسا ہی گنا ہگار ہو اور توبہ کرے
اور پہر مرتکب اوس گناہ کا نہ ہو تو توبہ قبول ہو جاتی ہے اور پہر اوسپر
یہہ احسان فرمایا کہ قوم کفار کے جہاد مین قتل کرنا اور مال لے لینا روا کر دیا
اور لڑکے بالے کہ بچہ شیاطین ہین فروخت کر لینا بعوض اپنی جانباز یکر
جائز کیا کیا بیجا ٹھہرا ابہی حاکم دنیا کے سامنے جو کوئی خیر خواہی کرو تو انعام
ملتا ہے خدا کہ حاکم قوی ہے اوسنے اپنا انعام بہی سب سے بڑہ کے
قرار دیا تو اب اسپر اعتراض لانا کیسا ملحدانہ ہے یا نہین خیال کیجیے تورات
مین لکہا ہے کہ موسی علیہ السلام نے جہاد مین بنی اسرائیل کی عورتین اور
لڑکے جو کہ بارہ برس تک کے تہے قتل کروائے اور بعد اونکے یوشع
علیہ السلام نے ہزارونکو قتل عام کا حکم دیا ہے تو اب یہ اعتراض آپکے
تورات اور اون مرسلین مقبولین کے شان مین نہ منقلب ہوا بس اب آپ
کافر و ملحدونے ایمان ٹہرے یا نہین مولویصاحب کہ نظیراً تمہارے
عقیدے بناتے ہین اونکو کافر و ملحد بتاتے ہو خدا سے بہی نہین ڈرتے
ہو یہہ وہی مثل ہوئی کہ کسی معلم نے اپنے شاگردون سے کہا کہ گدہیلے کے
ساتہہ فعل شنیع بڑا سخت گناہ ہے قضا کار کہین ایکدن معلم صاحب
خود رفع حاجت کو باہر تشریف لے گئے تہے وہان شیطان نے

جو ور خلانا تو ایک گدھی کہین کسی چشمہ مین پانی پی رہی تھی اوس سے
خود بدولت افعال بد کے مرتکب ہو رہے تھے وہی طالب علم وہان پہونچا
اور ذات شریف کو اس حالت نالائقہ مین دیکھ کے پوچھا کہ یا حضرت یہہ کیا
نے حرمتی ہے آپنے تو منع کیا تھا اور اب خود بعینہ اوسی امر مین مبتلا ہو
اسپر شارالیہ نہایت غضب ناک ہوکر فرمانے لگے مثل آپکے قابلیت
جتانے لگے قولہ کہ دیکھو اسکے دونون پاؤن پانی مین ہین لہذا کچھ
غسل کی بھی ضرورت نہین ہے باینوجہ کدورت نہین ہے تو اب
پیش آپکے نسبت اصل ہوگئی قابلیت آپکی کھوگئی اور تھوڑات مروجہ حال
بھی صفحہ صداقت سے دھوگئی مناسب ہے کہ اب اوکسی کتاب پر
ایمان لائیے بودہا یا توراۃ یہودی کے پیرو ہوجائیے ٹین چاب ٹہر رہیے
ہاتھہ اوٹھائیے ہان اگر آپ یہ فرماوین کہ وہ قتل جو انبیاء ماقبل نے کیا ہے
وہ بطور غضب الٰہی اوس خلقت پر ہوا ہے تو ہمارا جواب یہہ ہے اقول
کہ خیر آپکا گمان درست اور صحیح تو اب یاد رکھو کہ جب انبیا علیہم السلام آئے
اور شریرون نے اونکا حکم نہ مانا اور تکذیب و نے ادبیان کین اور مسیح
علیہ السلام کو صلیب کا ارادہ کیا تو حسب تجویز آپکے اسیوجہ سے اونپر
قتل کا حکم ہوا اور خدا کا غصہ جلال مین آیا اور پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو حکم فرمایا کہ اب تم قتل کفار نابکار بلا دریغ عام جائز رکھو اور ہمیشہ

کے لیئے اپنے اہلیون کو حکم دیجاوے کہ اس کام نیک انجام کو اپنے بیچ مین
جاری کیجین اور منزاد کیلیئے کفار بد کردار کو جلاوطن کیا کرین اور بشرط مقابلہ قتل کیا کرین
ورنہ جزیہ لیلیا کرین اب اسکے بعد آپنے بہت سی باتین نالائق مولویصاحب
کی نسبت بیان کرکے صفحہ ۱۴ مین یون جھک مارنے لگے ہو قولہ کہ لفظ
کنوار سے جس عبری لفظ کا ترجمہ ہے وہ لفظ علمہ ہے اوسکے کنوار کے معنی
نہین ہین تمام عورت کے ہین مگر یہ مولویصاحب نے جھوٹھ بولا ہے بندہ
قسم نے اس لفظ کی تحقیقات کی ہے عبرانی لغت سے وہان ضرور علمہ
کے معنی کنوار کے ہین علاوہ اسکے عیسے علیہ السلام کی پیدایش سے
دوسو برس پہلے توارت کا ترجمہ ۷۲ عالمون نے یونانی زبان مین کیا تھا
جسکا نام سپٹواجنٹ ہے اسوقت بھی اون عالمون نے اس لفظ علمہ کے معنی
کنوار کے لکھے ہین عیسائیون نے یہ معنی نہین گڑھ لیے ہین ان مقامون
سے ظاہر ہے کہ مولویصاحب کا ارادہ خلقت کو گمراہ کرنیکا ہے تحقیقات
سے غرض نہین ہے اور یہی سبب ہے کہ اونکی کتاب تمام جہان مین
مردود ہے اور بی بی مریم علیہا السلام پر معاذ اللہ عیب لگایا ہے ناحق کی
روسیاہی لیا ہے اگر ہم اونکی سب تقریرون کا قرار واقعی جواب دین اور
محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جیسے ہوے عیب کھولین
جو مولوی عبدالباری نے کتاب معلومات مین جو کہ عالمگیر بادشاہ کے وقت

، نے ادبی سے بیان لیا ہے الخ جواب بھلا ہم
جہتہ ہو آپ جو فرماتے ہین کہ علیہ کے معنی ہین مولویصاحب نے
جھوٹھہ بولا ہے کیونکہ ہمنے تحقیقات کی ہے لغت عبرانی سے اسکو
معنی کنوارے کے نہین تو آپ فرمائیے کہ ابھی دفعہ ماقبل مین بجواب
مولویصاحب کہہ چکے ہو کہ یونانی ولاطینی ترجمونکا کیا اعتبار اور یہان
پیرسٹوجنٹ پیش کرتی ہو جو کہ زبان یونانی مین حسب بیان آپکے ترجمہ
ہوئے یہہ دھوکا دینا ٹھہرا کہ جسے آدمی خود ہی نہ مانے اوسکو پھر اپنے
مفید مطلب کے لیے گواہ گردانے الیصاحب ہوش مین آیئے
اعلے کے دھوکے اسفل نکھایئے دوسرے یہ کہ آپ فرماتے ہین
قولہ کہ ہمنے لغت عبرانی مین دیکھا ہے اسکے معنے کنوارے کے نہین
اسکا اعتبار کون کریگا جبکہ آپ ہر دفعہ متذکرہ ہمارے مین موافق اپنی
رای خام بدانجام کے جھوٹے ہوے تو اب اہل انصاف آپ کو کیونکر سچا
جانینگے آپکی تجویز خرافات کو مانینگے آپنے سنا نہین کہ ایک
جھوٹے سے کسی نے پوچھا تھا کہ تمکو جھوٹھہ بولنے مین کیا ملا اوسنے
کہا کہ اب جو مین سچ بھی کہتا ہون لوگ نہین مانتے ہین مجھکو جھوٹا لپاڑیا
جانتے ہین اب دیکھو آنکھین سینکو عبری دانی سیکھو اگن بچو غلیلہ
نہینکو قولہ تلمود موسی ربی عینو علیہ الماشالوم یعنے حدیث جناب موسی

علیہ السلام کی کتاب عین الیعقوب مین علمہ بمعنی حصیر یعنے پردہ نشین وجوان
وبالغہ تب فرمائیے اگر کسی اور کتاب لغت مین عام عورت کے معنے
بھی ہون کیا عجب ہیں مولوی صاحب نے کسی اور لغت عبرانی سے
یہ معنی دریافت کیے ہونگے اور یہہ جو آپ فرماتے ہین قولہ کہ مولوی
عبدالباری نے جو کہ عالمگیر کے زمانہ مین تھا اوسنے معاذاللہ جناب
رسالت کی نسبت بے ادبی کی ہے سو اسباب مین ہم آپکو پہلے ہی لکھہ
چکے ہین کہ ایسے پہلے بھی بہت لوگ مرتد ہوگئے ہین یہ بات کچھ آپہی نے
نئی نہین کی لہذا ایسے لوگون کی نظیر لانا کچھہ عقلمندی نہین ہے
نیک اندر بد ہر کہین ہے اور اگر یہ کہتے کہ تمہارے علماء دین حق الیقین
جو ہماری نسبت الزاماً کتب آسمانی جھوٹی کہانی سے نظیر لاتے ہین تو اسکا
جواب یہ ہے کہ آپ لوگ اونکو اور اونکے راویون کو سچا جانتے ہو
کیسکی نہین مانتے ہو اسواسطے ہمارے علماء باوقار اونکو دلیل پکڑتے
ہین اور ہر مقام پر حضرت بی بی زینب کا ذکر جو الزاماً آپنی اپنی کتاب ابطالیت
باب مین اکثر تحریر کیا ہے مظلمہ دنیا و آخرت لیا ہے اس لغویات سے کیا
حاصل الیسا جب اسکو تو ہر خاص و عام جانتے ہین کہ یہہ بات کسیطرح قبیح
نہین اسواسطیکہ بی بی زینب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی کی
بیٹی تھین اگر حضور اقدس کی رای مین معاذاللہ اونکی جانب تعشق ہوتا تو

پہلے ہی نکاح نہ کر لیتے منہ سے کاہیکو بیاہ دیتے جو کوئی شخص ایک
چیز پسند کرتا ہے وہ پہلے اپنے تصرف مین لاتا ہے یا دوسرے
کو دیدیتا ہے لہذا وجہ اس نکاح کی یہ ہوئی ہے کہ جب اسلام پھیلا
اور آبرو بنی ہاشم کی بڑہی اور بیبیان حضرت کی نسبت بی بی زینب کے
بوجہ تقاضاے عقل کہ عورتین ناقص العقل ہوتی ہین شاید کچہ طعن حقارت
آمیز کرتم ہمارے لے پالک کی جورو ہو کرنے لگین اور بی بی صاحبہ
بھی زید سے نا اتفاقی فرمانے لگین تب حضور اقدس کو یہ بات گونہ ناگوار
ہوئی مگر چونکہ حسب الحکم الٰہی یہ امر کر چکے تھے کچہ نہ فرماتے تھے پس
اللہ جلشانہ کو اتنی ناگواری طبیعت اپنے حبیب کے گوارا نہوئی اور
مقلب القلوب نے زید کے قلب کو پھیر دیا طلاق دلوا دیا اور بگوا
ملائکہ مقربین عرش معلی پر نکاح بی بی صاحبہ کا اپنے حبیب سے بندہ
دیا چنانچہ اسکے جانب قرآن شریف مین اشارہ فرمایا ہے کہ جو تو
چھپا رہا تھا منہ تجھپر ظاہر کر دیا جسپر شاید بیدینون نے یہ اعتراض کیا
ہے کہ حضرت معاذ اللہ عاشق ہو گئے اور نکاح کر لیا اب اگر عقل ہو گی
تو جان لوگے ہماری بات کو مان لوگے کہ ہم آپ کو مقدمات گذشتہ
کا لب لباب بتاتے ہین گو آپ نہین شرماتے ہین ہر مقام پر منہ کی
کھاتے ہین غرضکہ اسکے سوا اور جو کچہ کہ آپنے بکا ہے محض واہیات ہے

جبکہ توریت ہی دستخط ہوئی تو انجیل موجب تو اوسکا طبقہ ادنی ہے وہ کہان
سلامت رہے اب اسکے بعد اپنی فصل چہارم قرار دیکے اوسمین
ان تینون فصلون گذشتہ کے مانند کچھ واہیات خبط ربود سا بکا ہے
جیسا کہ ابلہ فریبونکا دستور ہے لہذا سب باتونکا جواب منصف دیندار
کو ہمارے اتنی ہی بیان مین کافی ہے اب باب ہفتم فصل اول جو کہ آنجنب
معاذ اللہ محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رد کے باب مین قائم کی
ہے اوسپر ہم رجوع کرتے ہین آپ کی قابلیت کو ٹٹولتے ہین ہر چند کہ
آپ بڑہ بڑہ کے بولتے ہین اپنی قلعی آپ کہولتے ہین یعنی خلاصہ
مطلب اس باب فصل اول کا یہ ہے مقولہ کہ محمد صاحب صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کا حال تواریخون اور قرآن شریف کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے
کہ ملک عرب مین شہر مکہ کے اندر ایک مندر یعنے بت خانہ تہا جسکا نام کعبہ ہے
اکثر محدثین محمدی نے صدہا قسم کی شرافتین جہوٹی حدیثین پیدا کرکے
اوسکی بنائی ہین مگر ظاہر ہے کہ وہ ضرور بتخانہ تہا محمد صاحب صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی باپ دادے وہان کے پوجاری تہے ہر سال وہان
میلہ لگا کرتا تہا جسکو اب حج کہتے ہین اور اگلے زمانہ مین اس میلہ کو
موسم کہا کرتے تہے بکرے مینڈہے اونٹ گائے بیل وہان چڑہا
کرتے تہے اور اہل عرب شراب پی کر شعر و اشعار پڑہتے تہے تمام

بت پرست عورت مرد وہان سے بین لوا سے زیارت کرنے اور گرد پھرنے
تھے جسکو پرکرما یا طواف کہتے ہین قدیم سے یہ رسم تھی جب محمد صاحب
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوے اور جوان ہوے کمائی کی فکر
مین دور سفر کیا آخر کو بی بی خدیجہ کہ ایک بڑی مالدار عورت اور خوب صورت
تھین اون سے تقدیر کی یاوری سے نکاح ہوگیا جبکہ محمد صاحب صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کئی جگہہ عیسائیون کی گفتگو سنی تھی اور بت پرستی کی بیحودگی
اونپر ظاہر ہوگئے تھے کیونکہ یہ بت پرستی ایسا امر نہین اگر انسان تھوڑا
غور کرے تو معلوم ہوجاتا ہے اور جہاندیدہ آدمی اس سے جلد متنفر
ہوسکتا ہے جیسے ہندوستان مین دیکھو اہل اسلام کی آنے
سے کسقدر بت پرستی کم ہوگئی پس محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے ایک قسم کی فقیری صوفیہ کی طور کے اختیار کی جیسے عابد لوگ
خلوت نشین صحرا پسند ہوتے ہین چنانچہ غار حرا مین جو مکہ کے پاس ہے
جاکر بیٹھنے لگے غرضکہ اسطرح کا الیخولیا بک کے اپنے تحریر فرمایا ہے
الی قولہ کہ پہلے بیت المقدس یعنی یہود کے کعبہ کے طرف سجدہ کیا
کہ گرویدگی یہود ہو جب دیکھا کہ یہودی کسیطرح راہ پر نہین آتے تب پھر
مکہ کی طرف سجدہ کا حکم دیا اور مدینے کے لوگون کو متفق کرکے مکہ پر
چڑھ گئے اور مار پیٹ کی وہان کے لوگونکو مسلمان بنالیا اور لوٹ مار

کے لالچ اور حور قصور کی طمع دیکر اہل عرب جو شہوت پرست ہین اور خوف جان دکھلاکر مسلمان کرلیا بلکہ ہم بھی اونہین مین تھے خدا نے بڑا فضل کیا کہ اپنے پاک طریقہ اور نجات کی راہ مین لایا یہانتک محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حال سنایا انشاء اللہ تعالے اگر خدا نے فرصت دی تو محمدی تواریخ جلد الگ کے مفصل کیفیت سناؤنگا جو پردہ مین ہے الخ **جواب** یہان تو آپ بالکل ہار گئے جہانتک ہار گئے سو اسلیئے کہ یہ بات کل پر جمتی ہے کہان سے کہان جا تھمتی ہے دیکھو کتاب اول سلاطین کے فصل ۶ آیہ ۹ **اقولہ** ترجمہ فارسیہ او بروی صفحہ ہا کہ میان بستہا بودند شیران وگاوان وگرد بیان مصور بودند ہمچنین بر روی بستہا تصویرہا از بالا بود و در زیر گاوان و شیران صنعتہای زیادہ آویزان بودند الخ پھر پہلا باب اخبار کی کتاب ۲ آیہ ۵ **قولہ** پس گوسالہ را در حضور خداوند ذبح نمایند و کاہنان از پسران ہارون خون را آورند و در مذبح کہ در برابر جادر جماعت ست از گرداگرد بپاشند الخ **اقول** بھلا اب ہم آپسے استفسار کرتے ہین دیدہ و دانستہ شرما شرمی کرتے ہین کہ وہان کعبہ کو تو کفار عرب نے بتون سے مملو کیا تھا اور یہان جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسی بتون کی نجاست سے پاک کرکے سرشتہ باطلہ کو توڑ اسرشتہ آبائی کا کچھ پاس نکیا بقول آپکے عدم گرویدگی یہود و نصاری کا ہراس نکیا اور وہان معاذ اللہ حضرت سلیمان

کے نسبت بیت المقدس مین خود اس بتونکا ایجاد ہے تو کیسا
آپکے نزدیک کعبہ بھی بنے بنیاد ہے اور نہ مذہب یہود و نصاریٰ بھی
از قسم اسحاد ہے واہ واہ صاحب کیا اچھے عیسائی ہوئی ہو جو اونکو بھی
بورتے ہو کیا خوب فقرے جوڑتے ہو نمک حرامی کو نمک حلالی جانتے
ہو ہمارے کہنے کو نہین مانتے ہو لاحول ولا جنکا کہاتے ہو اونہین ہی
بکھانتے ہو اور پھر یہ بھی اعتراض ہے قولہ کہ کعبہ کی شرافت مین محدثین
نے جھوٹی حدیثین بنائی ہین الخ اقول اب وجہ شرافت کعبہ ہمسے سنہ
لیجیے گفتگو یہودہ نہ کیجیے پہلے تو دیکھو اللہ تعالیٰ قرآن شریف مین
فرماتا ہے شرافت کعبہ بتاتا ہے جہکہ مبارکا و من دخلہ کان آمنا
ترجمہ یعنے جو اسمین داخل ہوا اونے امن پائی دیکھو ایسا حکم تورات
مین یا انجیل مین بنسبت بیت المقدس کے کہین آیا ہے نا اللہ جلشانہ
نے کسی گھر کی نسبت ایسا حکم عام فرمایا ہے اور سبب اسکے ہر سجدہ ہونیکا
یہ ہوا ہے کہ جب اللہ تعالے نے اس دین محمدی کو کامل فرمایا اور
ہمیشہ کے لیے قرار دیا تو لازم بلکہ لازم ہوا کہ کعبہ بھی اسکو ایسا دیا جاوے
کہ کامل و اکمل ہو تا کہ آیندہ کو کوئی فریق اعتراض نکرے کہ یہہ دین تو کامل
تھا اوسکو کعبہ کامل کیون نہ ملا تو کعبہ کامل مکہ معظمہ ہے اسواسطے کہ جب
حضرت ابوالبشر آدم علیہ السلام دنیا مین تشریف لائے اور اولاد کثیر

ہوئی تو انہون نے بارگاہ باری مین سوال کیا کہ ہمکو اور ہماری تمامی اولاد
روی زمین کو ایک عبادتگاہ ہو کہ اوسکی طرف ہم سجدہ خداوندی بجالاوین اور
عبادت کرین تب حسب الحکم باری ایک کعبہ عتیق سرخ و سپید کا جسکا نام
بیت المعمور تھا باغ جنت سے جبرئیل امین لائے اور بیچونبیچ ناف
زمین پر جہان کہ اب مکہ معظمہ موجود ہے نصب کیا اور حکم آدم علیہ السلام
ہوا کہ اب تم اور تمہارے تمامی اولاد روی زمین کی اسکی طرف سجدہ
خداوندی بجالاوین چنانچہ تا زمانہ حضرت نوح علیہ السلام تھے دستور
جاری رہا جبکہ قوم نوح علیہ السلام پر اللہ تعالے کو طوفان بھیجنا منظور
ہوا کہ اوس طوفان مین کوئی مقام زمین مین جاے امن نہ رہ سکتا تھا
تب ملائکہ کو حکم ہوا کہ اوس خانہ مکرم کو اوٹھا لاوین چنانچہ فرشتے حسب الحکم
باری اوس خانہ مقدس کو آسمان پر اوٹھا لے گئے اور اب آسمان ہفتم
پر موجود ہے کہ فرشتے اوسکا طواف کرتے ہین مگر ایک پتھر اوسمین کا
جسکو کہ سنگ اسود کہتے ہین اور اب خانہ کعبہ مین موجود ہے کہ حاجی لوگ
وسکو بوسہ بروقت طواف دیتے ہین اور صورت یہ ہوئی کہ کوہ صفا و مروہ مین
سے پتھر کو ایک پتھر کی پیٹ مین چھوڑ دیا تھا لہذا جبکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام
بحکم بناے کعبہ کا ہوا اور آپ حسب تجویز جبرئیل امین دیوار خانہ کعبہ بناتے
تھے اور حضرت اسمعیل علیہ السلام کوہ صفا سے پتھر لاتے تھے بس جبکہ

حضرت اسمعیل نے اوس پتھر کو کہ جسپر وہ پتھر تھا اوٹھانیکا ارادہ کیا
تب وہ پتھر بحکم خدا گویا ہوا اور کہا کہ یا حضرت مجکو ہاتھ نہ لگائیے کہ مجھ
پر امانت خدا ہے کہ مین بے حکم خدا اوسے دے نہین سکتا
بس یہ حال سنکر حضرت اسمعیل نے یہ کمال حضرت ابراہیم علیہ السلام
سے عرض کیا اسپر حضرت نے بارگاہ باری مین درخواست کی کہ یہ
امانت مجکو مرحمت ہو تو ہم اس پتھر کو اس خانہ مکرم مین لگاوین تب
حسب الحکم حاکم مطلق اوس پتھر کو حکم ہوا کہ وہ امانت حوالے کردی
تب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اوس سنگ خوشرنگ کو گوشہ خانہ
مکرم مین لگادیا اور دستور یہ مقرر کیا کہ بروقت طواف کے لوگ اوسکو
بوسہ دیا کرین چنانچہ وہی دستور ابراہیمی آجتک جاری ہے اور ہنگام
جہالت مین بھی یہی دستور جاری رہا ہے تو اب یہ ملعن آپ کا حضرت
ابراہیم علیہ السلام کہ بانی کعبہ ہین اوپر بھی پرتا ہے باوصف اسکے
کہ یہود و نصارے اپنی تئین اولاد حضرت ابراہیم علیہ السلام فخریہ بتاتی
ہین مگر آپ اللہ کے فضل سے انہین بھی اپنی تجویز مین بانی بت خانہ
ٹھہراتے ہین اور پھر سیکڑون روپیہ بچارے عیسائیون سے کماتی
ہین مگر خیر ہمین اس سے کیا کام جو جیسا کرتا ہے ویسا پاتا ہے
بھی کا بھگا آخر کو منہ پر آتا ہے اور یہ جو آپنے فرمایا قولہ کہ اگر زمانہ فرصت دیگا

تو خاص تواریخ جدی محمدی للہ کے مفصل کیفیت سناؤنگا جو پردہ مین
ہے الخ **اقول** یہہ بات بھی دونون طرف جہتی ہے کہان سے کہان
جا نہنتی ہے مثلاً اگر خدا نے ہمین فرصت دی تو ہم بھی جو کچھہ باقی
ہے کہہ سنائین گے بلکہ کر دکھائین گے اطمینان رکھیے **مصرعہ**
ہر کسے را بہر کارے ساختند + کیا معلوم شاید اللہ جلشانہ نے ہمین اسی
کام کے لیے بنایا ہو دیکھو مسیلمہ کذاب نے جو دعوی نبوت کیا تہا
آخر کو مارا گیا سر اوس خود سر کا مثل خیار تراوتار اگیا باقی شبہات آپکے
مجنونانہ بڑ ہے ایسے شبہات مدعی ہر انبیا کی نسبت بیان کر سکتا ہے
مثلاً یہود جو کہ منکر رسالت حضرت مسیح علیہ السلام ہین کیا کچھ بیہودہ بکتے
ہین آپکا منہ تکتے ہین **قولہ** یعنے معاذ اللہ بی بی مریم علیہا السلام
بتول نہ تہین جوان بالغہ تہین یوسف نجار سے نکاح ہوا تہا ہان اگر
پانچ سات برس کے لڑکے یعنی باکرہ دوشیزہ سے حضرت مسیح پیدا ہوے
ہوتے تو البتہ قریب قیاس تہا کہ روح اللہ ہین پہر آگے چلو ہر یہودی
تہمت بد لگاتے ہین اور اوس نبی معصوم کی عصمت مین بٹہ لگاتے
ہین الی **قولہ** کہتے ہین کہ مریدیان ساتہہ ساتہہ پہرتی تہین نکاح کی کیا
حاجت تہی بقول اہل ہند کام چلے یون تو بیاہ کرے کیون رہی معجزات
اونکے نسبت یون کہتے ہین **قولہ** سوائے چند مچھوے اور چڑیمار ون

کے اور کسی نے گواہی نہین دی ہماری کتاب مین اونکے معجزات
کا ذکر ہے نہین مثل موسی علیہ السلام حضرت مسیح علیہ السلام سے پہلے
عام مین پیش مخالفین و حکام کہو معجزہ ظاہر نہین ہوا اگر مردہ جلا
بھی ہوگا تو پہلے سے کسی مرید یا شاگرد کو قبر کہنہ مین بٹھایا ہوگا پیچھے
قم باذن اللہ کہکے اوٹھایا ہوگا مثل بازیگران ہند کچھ شعبدہ سا رکھا
ہوگا اب لو موسے علیہ السلام کے منکر یون کہتے ہین قولہ کہ وہ بڑے
جادوگر تھے پہاڑ مین چشمہ آب بند کیا ہوا تھا اوسے لاٹھی مار کے
پانی بہادیا یارون کو ہتیلی پر مثل آپکے سرسون جماکر دکھادیا دریا سے
نیل مین بزور سحر سیکڑون کو ڈوبا دیا یا دریا مین پایاب گھاٹ پہلے
سے دیکھہ رکھا تھا اوسی طرف فرعون سے بھاگ کر پار اوتر گئے
مثل حضرت ابراہیم آگ کو ٹھنڈا کیون نہ کیا الخ اور حضرت
ابراہیم کے منکر یون بھونکتے ہین کہ آگ خود بخود بجھہ گئی تھی اوسوقت
ہوا نہی یا ہیزم تر تھین وہی لکڑیان آگ کی سپر تھین علی ہذا آپکی نسبت
بھی لوگونکو گمان ہے قولہ کہ مولوی عماد الدین صاحب نہ تیل دیکھا
نہ تیل کی دھار دیکھتے ہین خوب غفلت مین سو گئے ہین ترے جا
کھڑے ہوگئے ہین العاقل تکفیہ الاشارہ سمجھہ جائیگا ہمکو معاف فرما
ایسی بیہودہ تحریر نہ فرمائیگا مستفتی ہن این عجیب رنگ ست کلوخ اندا

یاد اس سنگ سست آپکی کوشش محض بیکار ہے دیکھو اگر نکا اس شعر پر
پر مدار ہے شعر پھر عزازیل اگر چرخ برین پر چڑھجاے ٭ دین اسلام ہوکم
دین انصاری بڑھجاے ٭ حضرت من جس مقام کے بزرگیان اسوقت
آشکار ہین اوسکو آپ کہانتک مٹائینگے دیکھو ابھی چند عرصہ کا ذکر ہے
کہ منشی سعید الدین صاحب ساکن قصبہ بسوان ملک اودھ جو کہ ڈپٹی کلکٹری کے
عہدے پر مامور تھے جبکہ بیت اللہ کے حج سے واپس آئے تو مجھسے
لکھنؤ مین ملے مین نے کچھ حال کعبۃ اللہ کا پوچھا فرمانے لگے قولہ کہ مین
بعد فراغ حج کعبہ مین بعض مقامات متبرکہ کی زیارت کو متوجہ ہوا تو پہلے جبل ثور
پر کہ تین کوس کی چڑہائی ہے چڑہا اور غار ثور پر پہونچا تو استعجاب سے کھڑا
تھا کہ اسکے اندر جانا کیونکر ہوگا کہ چوڑائی اوسکی ۱۲ انگشت گی اور لنبائی ڈیڑہ
بالشت کی ہوگی کہ ناگاہ ایک مرد مسلمان حاجی مسلم ایمان کہ مجھسے بے
دو چند سہ چند لحیم شحیم تھا آیا اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکے اوسکی اندر اوتر گیا
پس یہہ دیکھکے مین بھی اوسیطرح سے اوسکے اندر درآیا اور دو رکعت
نماز ادا کی مابعد پھر چند شخص اور آتے گئے اور اوترتے گئے فتبارک اللہ
احسن الخالقین الخ اقول اب ناظرین دیکھین اور غور فرماوین کہ اسطرح سے
مقام کی نسبت یہہ مزخرفات بیانات مدعی سراسر دھوکا ہے کہ نہین مین
پوچھتا ہون کہ وہ پتھر ہے کچھ ربڑ کا دریچہ نہین ہے جو گمان ہوسکے

کہ کٹنا یا بڑھنا ہوگا اور نہ جسم انسانی آہن ہے نہ وہ پتھر مقناطیس ہے
جو انپر سے کھینچ لیتا ہے اور نہ اب کہین جہان مین کوئی ساحر فرعونی ہے
جو رسیون کو سانپ بنا دے نہ بقول سید احمد خانصاحب مجتہد بیچہ
سر سنیچر اون حاضرین مین سے کوئی پیغمبران یورپ مین سے
نہا جو معجزہ کے زور سے در آیا اوسکے اندر جا کے مٹن چاپ یا حاضری
کہنا آیا لہذا ایسے معجزات باہرہ سے انکار بیان عماد الدین ہے کا کام
ہے کسی ہندی نے سچ کہا ہے دوہرا اصل نہ چھوڑے نسل کو کم اصل
اصل نہوئے لاکھہ برس تپ کرے سو کاگا ہنس نہوئے اور بہ فقرات
آپکے قولہ کہ ہم ہی اونہین مین تھے خدا نے بڑا فضل کیا جو اپنے
پاک طریقہ مین لایا الخ اسکا جواب یہہ ہے کہ خدا نے آپ پر فضل نہین
کیا بلکہ مسلمانون پر فضل کیا جو ایسے گمراہ کو اسلام سے نکالا اور یوم
جزا کو مسلمانون کے لیے کفارہ بنایا دیکھو صحیح مسلم مین ابو موسی اشعری
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
الحدیث کہ لاوین کے کچھ لوگ مسلمان اپنے گناہ پہاڑونکے برابر خدا
اون گناہون کو اون سے معاف کریگا اور اونکے گناہ یہود و نصاری
رکھہ دیگا الخ آپنے اسکے بعد اپنی دوسری دفعہ قائم کرکے یہ بیان کیا ہے
کہ محمدی مذہب اسقدر ہین پس اس بحث کو ہم فضول جانتے ہین ہمین آپ سے

اور قدیم سے ہمارے علماء دین سے جسا نیون سے رد و قدح اصول
مین ہو رہی ہے فروع سے کیا کام اب جب آپ اپنے اصول کی
صحت اور ہمارے اصول کی غلطی ثابت کر دین گے تب فروع
کی گفتگو ہو سکتی ہے مین ہنگام طفولیت مین مولوی صاحب
سے سبق پڑھ رہا تھا کہ کسی گھر سے ایک لونڈی آئی اور اونہون مولوی صاحب
سے پوچھا کہ ہماری بی بی نے بی بی کا کونڈا کیا ہے سودی نہین ملتا
کہیے تو دودہ اور شکر سے کہا دین مولوی صاحب نے فرمایا کہ میرے
کتاب مین کونڈا ہی نہین درست ہی چاہو دہی سے کہاؤ یا دودہ سے
کہاؤ یا یون ہی پھانک جاؤ فقط و فعالم فصل سوم جو کہ آپنے قرآن کے
نزول مین بیان کی ہے جسکا خلاصہ یہ ہے قولہ یعنے آپ چھکتے ہین
یا بھکتے ہین کہ سب آیتین اور حکم خلیفہ صاحب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
کی کمیٹی کی راے کے موافق اوسمین درج ہین جسکو ہم مسلمان لوگ
اجماع امت کہتے ہین اوسکو آپنی کمیٹی جو ہمارے نزدیک کان امیٹھی ہی
فرمایا ہے اسکے بعد کچھ سورتین نزول وحی از اصل کچھ اپنی طرف سے
بطور طعن یعنے معاذ اللہ آنحضرت بوقت نزول وحی مثل اونٹ کے
چلاتے تھے اور چیختین مار مار روتے تھے سو یہ شبہ نزول
وحی کا کسی پیغمبر پر نہین ہوا پھر یہ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی راے کے

موافق اکثر وحی آئی ہے اور کوئی فقرہ بعضے وقت کسی اور کا پسند آگیا
وہ بھی محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اکثر پسند کرکے فرمایا ہے
کہ دیکھو یہی وحی ہوئی اور خدا نے شب معراج کو پردہ مین حضرت پر وحی
کی ہے پھر کچھ اور روایتین اور حدیثین اپنے مطلب کے طور کے
اوپر پھیر کرکے آپنے بیان کی ہین کہ یہی حسب رای حضرت عمر
رضی اللہ عنہ یا دوسرے صحابہ کے نازل ہوئے ہین الخ جواب
اب ہم آپسے جواب طلب ہین ہر چند کہ آپ سرو ست قلب ہین کہ سب کچھ
تو آپنے فرمایا مگر یہ نہ فرمایا کہ آخر نزول وحی کے کیا شکل ہونا چاہیے تھا
یا یہہ نظیر قیے کہ اگلے انبیا پر یون وحی آتی تھی لہذا اسیطرح اپر بھی وحی
آنا چاہیے تھا معلوم ہوتا ہے کہ یہان آپکے مشیر شریروںکے شریر
بھول گئے جھوٹھہ بولتے بولتے ہاتھہ پانون بھول گئے معلم الملکوتی
بھول گئے بھلا اتنا تو فرمایئے خجالت نہ دکھایئے کہ یہہ جو آپ کے
مقتدایان فی شعورنے روح القدس کی شکل مرئیہ جو کہ حضرت مسیح کے
نسبت وحی لاتے تھے اپنے متخیلہ مین درج کرتے تھے یعنے
کبوتر کی صورت آپ فرمایئے کہ اسسے کون قبول کریگا یان اگر یہہ
توجیہ کیجاوے کہ جب آپ واپن سے مسیح نے تولید پائی تو بجہت
احتیاج کسی نوع کی کمی رہی بقول شخصے بدیت آدم کا جسم جبکہ عناصر سے

مل بنا + لجہ آگ بچ رہی تھی سو عاشق کا دل بنا اس صورت مین یہان بچ رہا مین
ایک کبوتر بنا لہذا وہی متوسط ہوا تو شاید کوئی ایسا سادہ دل عقل کا پیادہ
شیطان کا دادا قبول کریگا اب رہی یہہ بات کہ چیخین مارتے اور روتے
تھے یا اونٹ کی بولی بولتے تھے یہہ محض غلط ہے فقط اتنی بات ہے
کہ اوائل آمد وحی کے وقت مین صورت بیخار کی ہو جاتے تھے اور یہہ
کہ موافق رائے صحابہ رضوان اللہ بھی وحی آئی ہے یہہ کچھ خلاف قیاس
نہین ہے وہ لوگ برگزیدگان خدا تھے خدا اپنے دوستون کی رائے
کو جائز رکھتا تھا اسمین کیا نقصان ہے کوئی مقام الزام کا نہین دیکھو
یوشع علیہ السلام جو کہ حضرت موسی علیہ السلام کی نایب بنے تھی اونکی خاطر داری
اور پاس اتنا خدا نے کیا کہ ایک وقت اونکے واسطے آفتاب ٹھہر گیا جیسا کہ
توریت مین لکھا ہے یہہ کوئی طعن کی بات نہین ہے ملاحظہ کیجیے کہ
پادری فنڈر صاحب آپکے مقتدا بلکہ آپکے دھرم باپ اپنی کتاب میزان الحق
مین بعض جا توصیف ہمارے سرکار ابد قرار کی کر گئے ہین دیکھو باب ۳
مسل ۴ جو کہ محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چال وچلن کے بیان
مین ہے قولہ یعنے محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات مین
کہہ سکتے ہین کہ وہ صاحب فہم وفراست وباریک بین اور دانا اور دنیوی
کامون مین ماہر اور اوسکا ظاہری چال وچلن بھی خوب وپسندیدہ اور فقرا

مسئلہ علم بجاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ منہ

اصطلاح فقہا کی ہے جب کہ کوئی بات ہو اور اسکا کوئی دلیل نہ ہو اور
دونون کا ہونا ممکن ہو تو اسکو مسکوت عنہ کہتے ہین ۱۲ منہ

وسالکین پر مہربان اور اپنے اصحاب و خویش و اقربا پر صاحب احسان تھا
لیکن باطنی پاکی اور دل سے بیگانہ اور دشمنوں پر سخت اور کینہ ور تھا الخ
اقول اب دیکھو جب سب تعریف جو کہ انبیا کی شان سے حضرت میں پایا ہو
تو از راہ عناد و کفر کے یہ شق لگایا ہے بھلا پوچھو کہ جب آپنی صفت بموجب
آپکی تشخیص کے اندر جلشانہ نے اومیں جمع کیا تھا تو دشمنوں پر سخت
ہونے سے کیا نقصان عائد ہوا اور باطنی اور دلی پاکی سے ایسا شخص
ہر صفت موصوف کہان بیگانہ ہو سکتا ہے یہہ بہٹ دھرمی ہے کہ نہیں
دوسرے یہ کہ فرمانا پادریصاحب کا کہ دل پاکی سے بیگانہ تھا یہہ کس قاعدہ
سے کہا ظاہر ہے اور عام بات ہے کہ امور باطنی پر دلیل کا قائم ہونا
دشوار پس اب مجھے آپسے یہ سوال ہے کہ چونکہ آپکا قلب عداوت نبی
آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مالا مال ہے اگر آپکو اوسکے اطوار نہ
پسند آئے تو اس سے کیا نقصان ہے دیکھو آفتاب جہان تاب
میں ہزاروں چرند و پرند اوڑتے پھرتے ہیں اگر ایک بیگانہ کہ اوڑنا
سے ہے نہ اوڑا تو آفتاب کو کیا بٹہ لگا سیکڑوں ملحد نے دین بلکہ خود
میان شیاطین خدا ہی کے منکر ہیں تو خدا کی خدائی میں کیا نقصان آ
آتا ہے بس اسی جواب کو فضل جہام جو کہ آپنے محمد صاحب کی تعلیم پر
[illegible] کہ محمدی تعلیم اگر بری ٹھہرے

مرد جہہ کی تفہیم کہ جسمین حلت و حرمت شرعی و عرفی بھی ممکن نہین اور بعد بول و براز کے کاغذ سے شرمگاہ پوچھنا اور کھڑے کھڑے بول کرنا اور کل حشرات الارض کو ہری ترکاری سمجھنا یہ تعلیم خدا کی کب ٹھہریگی اور کون ذی شعور اسے پسند کریگا خیر اب ہم باب ہشتم جو کہ فصل اول قرآن شریف کی فصاحت و بلاغت کے رد مین بنایا ہے درآتے ہین دیکھئے کیسی ہیجان اوڑاتے ہین آپکو جھوٹا بناتے ہین پہلے آپنے سورۂ بقر کی دوسری رکوع مین سے لکھا ہے قولہ جسکا ترجمہ یہ ہے بس اگر تم قرآن کے برابر نہ بنا سکو اور ضرور ہے کہ قرآن کے برابر بنا سکو گے تو ڈرو اس آگ سے جسکا ایندھن آدمی اور پتھر ہین الخ پھر سورۂ بنی اسرائیل سے لکھا ہے قولہ تم قرآن کے برابر نہ بنا سکو گے اگرچہ آدمی اور جن ایک دوسرے کی مدد کرین الخ اسکے بعد کہتے ہو قولہ کہ ان دعووں کے موافق بعضے مسلمان کہتے ہین کہ ضرور قرآن ایسا ہی ہے بس اسکے جواب مین کہتے ہو الی قولہ کہ بندے نے اپنی کتاب تحقیق الایمان مین اس فصاحت و بلاغت کا جواب جو ضرور تھا وہ تحریر کر دیا ہے اور خوب واضح کر دیا ہے کہ محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ دعوی غلط ہے اور باطل ہے مگر بعضے مسلمان اسمین جو زیادہ توضیح چاہتے ہین اسلیے ہم اونکے فائدے کے لیے زیادہ توضیح کرتے ہین الخ جواب بھلا فرمائیے یہ کیا عقلمندی ہے باوبندی ہے ہمکو سال بھر سے زیادہ کا

عرصہ ہوا جو ہمنے آپکی کتاب تحقیق الایمان ضعیف البرہان کا جواب لکھا تھا بھیجا
اوسکا حوالہ آپنے نہ دیا کہ اوسنے یہہ لکھا تھا ہمنے اوسکا جواب یہہ دیا
اب جو سنیگا آپکو جھوٹا بتاویگا آپکے مکائد فاسدہ مین کب آئے گا
اب اور سنیے سید حسین علی صاحب واعظ محمدی ساکن لکھنؤ واقع حیدرآباد
قدیم نے ایک رسالہ بنام رد ازالۃ التحریف مسجع بہ قافیہ وردیف بہ تقریر
دلپذیر تحریر کرکے ایک پارۂ عم کے آخر ورقون مین چھپوایا ہے اور تقسیم
کیا ہے نیک نامی دارین لیا ہے آپکے ذمہ الزام کذب صریحی کا دیا ہے
بس اب مین خلاصہ اوسکا درج نامہ ہذا مین کرتا ہون اسکا تو جواب دیجیگا
یا فقط سوال ہی کرنے پر کمر باندہی ہے جیسے کہتے ہین پڑھے لکھے کچھہ نہین
سیکھنے کو آتے ہین سنیے اونکا بیان ہے قوی البرہان ہے قولہ الفخر
ہو قرآن مقرر البرہان کے معجزون مین سے ایک یہہ بھی معجزہ ہے کہ
ازبار بسم اللہ تا سین الناس تبدل وتحریف تغیر وتصحیف سے مبرا
اور معرا ہے یہی سبب ہے کہ از شرق تا غرب واز جنوب تا شمال ایکہی
انداز وچال پر ہے لفظ وحرف تو کیا نقطہ واعراب مین بھی فرق نہین
ہے یہہ بات کسی کتاب مین میسر نہین ہر چند کہ عماد الدین نیٹو کرسچن
نے اپنی کتاب رسالہ تحقیق الایمان مطبع ۱۸۶۶ء صفحہ ۱ مین فتنہ پردازی
اور وسوسہ اندازی کی راہ سے نقصان وتحریف قرآن کی بابت راہب

الی ضلالۃ المذاہب کا حوالہ دیا ہے کہ اوسنے اپنی تصنیف کتاب دبستان
مذاہب مین بضمن تعلیم ششم صفحہ ۳۷۳ سطر ۱۱ و ۱۲ النسخہ مطبوعہ ۱۸۰۹ عیسوی
مین قول ہے کہ بعضے از سورہا کہ درشان علی و فضل آنش بود برانداخت الخ
مگر یہہ قول قابل قبول کے نہین کیونکہ کتاب مذکور خالی از اسناد ہے اور
صاحب کتاب منجملہ اہل ارتداد نہ شیعون مین شمار نہ سنیون مین اوسکا
اعتبار ہے بس ایسی کتاب اور ایسے الحاد مآب کی سند لانی پیشگاہ عقلا مین
آپکو ہنسانا ہے افسوس اتنا بھی نہین جانتے کہ الزام خصم کو مسلمات خصم
سے ہوتا ہے نہ اقوال ہاے راہ و رسم سے اور مسلمنا اگر تحریر صاحب دبستان
جو نہ مسلمان نہ اونکے کتب سے واقف سنی سنائے باتین لکھتا ہے درست
بھی ہو تو بھی منافی مدعا نہین کیونکہ لفظ بعض کا اول دلیل ہے اسپر کہ یہ بعض
وہ لوگ ہین کہ جنکا بشہادت جمہور امامیہ ہمچو قاضی نور اللہ شستری وغیرہ کے
فرقہ امامیہ اثنا عشریہ مین اعتداد بھی نہین اگرچہ تحریر مین اقوال علماء کرام
امامیہ کے فی الجملہ طول ہے مگر چند اقوال در بارہ ثبوت عدم تحریف قرآن
بلا زیادت و نقصان بنا بر رفع زعم عوام و استفادہ عام ذیل مین درج کرتا ہون
قولہ اول شیخ صدوق ابو جعفر محمد بن علی بابویہ قمونی جو بڑی عالم اس فرقہ
کے گذرے ہین اپنے رسالہ اعتقادات مین لکھتے ہین قولہ یعنے اعتقاد ہمارا
قرآن مین یہہ ہے کہ تحقیق قرآن جسکو اللہ تعالے نے اپنے پیغمبر پر

نازل کیا تہا وہی ہے جو اندنون مین موجود ہے اور وہی ہے جو لوگون
مین اور اونکے ہاتہہ مین پایا جاتا ہے اس سے زیادہ نہین اور اسکی
سو دو تین لوگون کے نزدیک ایک سو چودہ اور ہمارے نزدیک والضحیٰ
والم نشرح ایک سورہ ہے اور سورہ والفیل ولایلاف ایک سورہ ہے
اور جو شخص کہ نسبت کرتا ہے ہماری طرف کہ ہم کہتے ہین قرآن اس سے زائد
تہا وہ جہوٹا ہے الخ قولہ وہم فاضل طبرسی نے تفسیر مجمع البیان مین قول
سید مرتضی کا جو بہت بڑے عالم و مجتہد حضرات شیعہ امامیہ کے ہین یون
نقل کیا ہے قولہ یعنے البتہ قرآنکی صحت کا علم ایسا ہی جیسا شہرون اور
بڑے بڑے مشہور حادثون مین اور واقعون عرب کے شعرون کے
ہونے کا علم کیونکہ نقل کرنی قرآن مین بڑی کوشش اور بڑے سبب
تہے اور وہی قرآن کے مقدمہ مین اوس حد کو پہونچی جو انبیاء مذکورین
مین اوس حد کو نہین پہونچے اسلیے کہ قرآن نبوت کا ایک معجزہ اور شرعی
علمون اور دینی حکمون کا اصل ہے اور اسلام کے عالمون نے اوسکی محافظت اور
نگہداشت مین نہایت درجہ کوشش کیا یہانتک کہ قرآن مین حرکتون
اور قراتون اور حرفون اور آیتون سے تہا اونہون نے اوسکو
یاد کر رکہا ہے اور معلوم ہے الخ اقول اس سے کیونکر ایسی سچی محافظت و
نگہداشت مین کیونکر ہو سکتا ہے کہ اوسمین تبدیل و تغیر و نقصان ہو گیا ہو

قول سوم محمد ابن حسن جرجانی جو کہ بڑے محدث فرقہ امامیہ اہل تشیع کے
ہین انہون نے ایک رسالہ اپنے بعض ہمعصر کی رد مین لکھا ہی قولہ
ہر کہ تتبع اخبار و تفحص تواریخ و آثار نمودہ بتعلیم یقینی میداند کہ قرآن در غایت
و اعلی درجہ تواتر بودہ و الآن صحابہ حفظ و نقل میکردند آنرا و در عہد رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجموع و مولف بود الخ قول چہارم صاحب انوار المصائب
نے لکھا ہے قولہ یعنے جو لوگ کہ نسبت کرتے ہین ہماری طرف کہ شیعہ
کہتے ہین کہ قرآن مین کچھ تغیر ہوا سو یہہ قول جمہور امامیہ کا نہین اسکے قایل
گروہ قلیل ہین جسکا اعتبار نہین الخ قول پنجم ملا صادق شارح کلینی نے
بھی لکھا ہے قولہ یعنے ظاہر ہوگا قرآن اسی ترتیب سے جس ترتیب سے
کہ اب موجود ہے جب ظہور فرماوین گے بارہوین امام اور ایسے ہی مشہور
بھی ہوگا الخ اقول غرضکہ اسیطرح اور اور علماء حضرات شیعہ کی تصریح ہے
پس جبکہ جمہور اور بڑے بڑے عالم اس فرقہ کے قائل عدم تحریف
کے ہین بجد یکہ شیخ صدوق نے پکار دیا کہ جو ہمارے طرف نسبت کرے
کہ ہم کہتے ہین کہ قرآن سے کچھ تغیر ہوا وہ جھوٹا ہے اور جو اسکے قائل ہوے
ہین اونکا اس فرقہ مین اعتبار نہین اور پھر اون غیر معتقد ونکا قول بھی اونکے
عمل اور اعتقاد کے مخالف تھا کیونکہ وہ بھی نماز مین اور تلاوت مین اسی
قرآن کو پڑھتے پڑھاتے رہے لہذا اب لیٹیو کر سجن صاحب صاف صاف

باخلاف منظر انصاف ملاحظہ فرماوین اور یہہ چند اوراق دافع نفاق ملاحظہ
مین لاوین ہٹ دھرمی پر نہ اڑجاوین اپنے یار دیرینہ صاحب کو سناوین
اور راہ راست پر واپس آوین توہمات ابلیسی سے پیچھا چھڑاوین طمع
دنیا پر نہ اڑجاوین عاقبت بناوین پھر اگر اسپر بھی دیدۂ انصاف مین بینا
نہو اور کوشش ناحق نیوش شنوا نو بحکم آنکہ بیت گرنہ بیند بروز شپر چشمہ
آفتاب را چہ گناہ اقول اب اسکا بھی کچھ جواب فرمائیگا یا ہماری سخنون کی
طرح سر مہ خاموشی کھائیے گا یا دم دبائیے گا پھر آپ یون آگے ہین تحریر
فرماتے ہین قولہ واضح ہو کہ یہہ فصاحت و بلاغت کا مقدمہ بڑا نازک
اور غور طلب ہے بہت سے مسلمان اسکی ازبس معتقد ہین اور بڑی
بڑی نسبتین لگاتے ہین اسلیے ہم بھی خیال بدمآل ناظرین کے
سامنے پیش کرکے انصاف چاہتے ہین ہان اس معاملہ مین ایک
دقت درپیش ہے کہ کوئی کتاب اس فن یعنی فصاحت و بلاغت کے
قاعدون کی عربی زبان مین ایسے پائے نہین جاتے کہ جس سے
خوب معلوم ہوجاوے کہ فصاحت کے فلان فلان قاعدہ اور فلان
فلان رعایتین ہین تاکہ ہم اون قواعد سے قرآن کا مقابلہ کرکے اس
دعوے کی تصدیق یا تکذیب کرین اب شاید کوئی کہے کہ مختصر معانی مطول
اور تلخیص المفتاح وغیرہ کتابین فصاحت کی مسلمانون کے پاس موجود ہین

اونکے مطابق دیکھنا چاہیے تو جواب یہہ ہے کہ یہہ سب کتابین اون لوگون کی تصنیف ہین جو مسلمان اور فصاحت قرآن کی بڑے معتقد تھے اونہون نے یہ کتابین ایسے طور سے تصنیف کی ہین کہ یہہ کتابین ہمارے سامنے معتبر نہین ہوسکتین کہ ان قرآن کے مقلدون نے اس طرح پر یہ کتابین بنائی ہین کہ جو بولیان خلاف فصاحت قرآن ہین تہین اونکے لیے ایک ایک قاعدہ مقرر اور وضع کرلیا ہے اور اون سمعون کو فصاحت مین داخل کرلیا ہے بس مسلمانون کو لازم تہا کہ علم فصاحت و بلاغت مین اون فصحا کی تصانیف جو کہ قرآن کے مقابلہ پر تھے عرب مین اور جو اوسکو فصیح نہ جانتے تھے پیش کرتے اور اونکے کتب کے قواعد سے قرآن کا مقابلہ کرکے دکھلاتے پر مسلمانون نے اون فصحا کی کتابین گم کردالین اور قرآن کے معتقد ہوکر اوسے کلام الٰہی فرض کرلیا اور کہہ دیا کہ خدا سے زیادہ فصیح کون ہے الخ جواب ہم کہتے ہین کہ انوار الفرقان مین دیکھیے اوسمین لکھا ہے قولہ کہ جب نزول قرآن شریف شروع ہوا تو شیطان علیہ اللعن شیخ نجدی ملقب ہوسے کفار قریش کے پاس آیا اور کہا کہ تم قرآن پر یہ اعتراض پیش کرو کہ قرآن مین جو یہہ لفظین تمنے پیش کی ہین یہ خلاف فصاحت اور محاورہ عرب کے ہین ایک تو اتخذنا ہزوا اور دوسری لفظ کبارا اسپر حضور انور نے تامل کیا کہ کیا

روز کے بعد آپ مسجد مین تشریف رکھتے تھے اور کفار قریش مین سے
بھی رئیس اور معتمد اصحاب کے بھی بیٹھی تھے کہ ایک شخص برا یرانا آدمی
نہایت بلیغ و پر محاورہ بقول شخصی تم سے بھی زیادہ کید کا آمادہ میان
عزازیل کا داماد بڑا آبرو دار مکار گرم و سرد چشیدہ گرگ باران دیدہ اہل قریش
مین مرد چیدہ نہایت خوش بیان و پسندیدہ آپ کی ملاقات کو آیا حضور
نے اوسکی بڑی تعظیم و تکریم کی اور ہاتھ اوٹھا کر اشارہ فرمایا کہ ادہر بیٹھیے
جب وہ ادہر بیٹھنے لگا تب پھر دوسری طرف کو اشارہ کیا کہ ادہر بیٹھیے
اسیطرح کر کر اوسکو ڈھکایا تب وہ بیتمانہ یہی کلمات زبان پر لایا
کہ اتینخذنا ھزوا انا شیخا کبارا تب آپ مسکرائے اور اون منکران
قرآن سے متوجہ ہو کر فرمانے لگے کہ دیکھو یہ تم مین
بڑے فصیح مین بلیغ ہین کبیر ہینا جہاندیدہ ہین پیر ہین اب ان سے
پوچھو کہ آپ یہ کیا فرماتے ہین شرماتے ہین خلاف محاورہ کلمات
زبان پر لاتے ہین ہمکو بھی شرماتے ہین غرضکہ وہ لوگ دنگ ہو گئے
سکتے کے سے عالم ہو گئے پس مشفق من جواب دینا ہمارا کام ہے
جواب دندان شکن اسیکا نام ہے انشاء اللہ اس سے بھی بڑھکے
سنائین گے اگر حیات مستعار مین فرصت پائین گے تب تو انکو
جناب معلی القاب سے انعام پائین گے حور مقصورات فی الخیام

ہین رنگ زبان مچائین گے دوسرے یہ کہ یہہ جو آپ فرماتے ہین منہ کی
کہاتے ہین قولہ کہ جو کتب فصاحت ہین تصنیف ہین اونکا ہم اعتبار نہین
کرتے وہ اہل اسلام نے موافق قرآن کے بنالین ہین اقول سو یہہ
ایسی بات ہے جیسے کوئی کہے کہ مجکو اپنی نسبت صحت ولدیت کی
اپنے والدین کی گواہی کا اعتبار نہین ہے اور دوسرا کوئی گواہ اسسے
زیادہ معتبر نہین ملتا تو اب فرمائیے ہوش ہین آئے یہہ کیا ٹھہرا
لہذا ہمارا منہ نہ کہلوائیے ہمسے سچ نہ بلوائیے خدا سے ڈریے اہل علم
ہند کو بدنام نہ کریے سبحان اللہ کل تجویز آپکی آپ ہی پر منقلب ہوتی
ہے تقدیر ہنستی ہے تقریر روتی ہے ہماری تحریر کو کہیے کیسے موتی
پروتی ہے مین پوچھتا ہون کہ اگر مسلمانون نے وہ کتابین گم کردالین
تہین تو عیسائی اور یہودی اور کفار عرب نے کیون نہ رکھا اور پھر اب
آپ پادریون سے کہہ کے کیون نہین تلاش کراتے دعوی بلا دلیل
پیش کرنا اور رٹل قافیہ اوڑانا یہ کون قابلیت ہے ایصاحب مدعا علیہ
مدعی سے کہے کہ تو میرے دعوی کا ثبوت دے یہہ کون قاعدہ
ہے اس سے کیا فائدہ ہے آپکے اعتراضات نے اٹکلی مثل
سید احمد خانصاحب جج بنارس پر رباعی صادق آتی ہے رباعی
ہی کوئی چھپھوندر کہ ہوائی ہے یہہ + یا کرمک شب تاب کی جائی ہے یہہ

پیسلی ہوئی ہے صفحہ عارض پہ تمام بدن ہے روشنی یا کہ روشنائی ہے
یہہ ہے اب اسکے بعد آپ فرماتے ہین قولہ کہ فصاحت کہا یہہ بھی
ایک قاعدہ ہے کہ مجیب کا جواب سائل کے سوال کے موافق ہونا
چاہیے اس درست قاعدہ کے موافق قرآن کے یہ آیہ جو سورہ بقرہ
کے ۲۵ رکوع مین ہے حالانکہ ۲۵ مین نہین ۲۶ مین ہے رد ہوگئی
یعنے یسئلونک ماذا ینفقون ترجمہ ای محمد تجھسے پوچھتے ہین لوگ
کہ خدا کی راہ مین ہم کیا چیز خرچ کرین یعنی کھانا یا کپڑا جو بہتر ہو بتلاؤ محمد
صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن مین یہ جواب دیا قل ما
انفقتم فللوالدین والاقربین والیتمی والمساکین وابن السبیل
ترجمہ جو تم خیرات کرو ماں باپ اور یتیمون اور مسکینون اور مسافرون
کو دیا کرو بس یہہ جواب سوال کے موافق نہ ہوا تمنے خرچ کرنیکی
چیز تو پوچھی تھی اور تمنے خرچ کرنے کی جگہ بتائی اسلیے یہ آیہ فصاحت کے
کرتے الخ جواب دیکھو امین کتنا ایر پھیر کرکے آپنے جھوٹ
ملایا ہے مولانا عبد القادر صاحب رحمہ اللہ پہلی آیہ کے ترجمہ مین لکھتے
ہین قولہ تجھسے پوچھتے ہین کہ کیا چیز خرچ کرین تو کہہ جو چیز خرچ کرو سو ماں باپ
کو اور نزدیک کے ناتے والون کو اور یتیمون کو اور مسافرون کو دیا کرو اور
پھر فائدہ پہلے مین حاشیہ پر فرماتے ہین قولہ کہ لوگون نے پوچھا تھا

کہ مالون مین سے کس مال کا خرچ کرنا بہت ثواب ہے جواب فرمایا کہ مال کوئی ہو والا جسقدر بھکانے سے خرچ ہو ثواب زیادہ ہے الخ اب فرمائیے کہ اس دھوکے بازی سے آپکو بجز اسکے کہ اپنا پردہ فاش کرنا ہے یا اور بھی کچھ اس سے فائدہ متصور ہے لہذا جو عقیل ہین صاحب برہان و دلیل ہیر اسی جواب کو کل پر پھیلا لین گے آپکو جھوٹا بتلادین گے پس اسیطرح آپ سے جھوٹے مترجمون نے تورات و انجیل کا جو ترجمہ کیا بمحض ہیدہانتی سے جو چاہا خلاف منشا مثل مفتی ظہیر الدین صاحب بلگرامی معدن اوہامی کلام خدا کا ترجمہ کر دیا حتے کہ وہ ایک نئی چیز ہو گئی صفحہ صداقت سے دھو گئی خیال فرمائیے جبکہ آپنے ایک آیہ قرآنی مین اتنا ادھر پھیر کیا ہے تو پھر آپ سے تو اور بھی مرتدین گذرے ہین انہون نے کیا معلوم کیا کچھ نکیا ہوگا مظلمہ آنحضرت اپنی گردن پر لیا ہوگا کیا خوب آپکے لغو نے کل کو نہ چھوڑا خوب ہم جو اہنچ اسلام سے منہ موڑا اگر آپ ادھر نہ جاتے تو اہل اسلام کس نظیر سے آپ کو اور آپکے اگلون کو جھوٹا بتاتے خیر آمدم برسر مطلب اسکے بعد آپنے ایک تنبیہ قائم کر کے یہ بیان کیا ہے بہت سی لمبی چوڑی تقریر جسکا ہذیان کہتے ہین بکنے سے یہ علماء مکالمے قول کہ محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن شریف مین بہت گرد و نواح کے بولیون کی بھرتی کی ہے اور بولیون کا بیان کر کے ایک شہر بھی لکھتے ہو اور اوپر سے طعن کی ہے

کہ جو لوگ ملک ملک کی سیاحت ہوتے ہین وہ سب زبانین جانتے ہین
جیسے مثلاً دلال ہین کہ اونکی بولی اگ ہے یا اور سیطرح کی بولی جدا جدا
ہے غرضکہ یہ کہنا اپکا یہ ہے کہ جناب رسالت پناہ فصیح نہ تھے اگر فصیح
ہوتے تو گنواری بولی جو عرب کے دہقانیونکا محاورہ ہے نہ بولتے
چنانچہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کو اپنے محاورہ اہل فارس قرار دیکر فرمایا ہو
کہ یہ سلمان فارسی سے پایا ہوگا اسیطرح اور فقرات چند قرآن کے بیان
کرکے لکھا ہے کہ فلان ضلع کے عرب سے محاورہ ہی فصاحت سے
خارج ہے اب یہ کہنا اونکا کہ تم لوگ اسکے برابر نہین بنا سکتے ہو اسکا
کیا معنی ہین وہ تو فصیح ہی نہ تھے اونمین تو لغات وحشیہ اور محاورات
اجنبیہ کی بہرتی ہے اوس سے تو عمدہ بہرتی کی کتاب مقامات حریری
ہے الخ جواب کہتا ہون مین کہ یہ بیان آپ کا اونٹ کا یاد ہے
نہ زمین کا نہ آسمان کا فقط وسوسہ شیطان کا اسے اسیطرح کا تمام عالم جانتا ہے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امی محض تھے یا آنکہ زبان عربی حسب محاورہ
بکے کے بول سکتے تھے تو اب فرمائیے کہ کل محاورات دور دراز ملکون
کی بولیان درست اور سنجیدہ حسب محاورہ اونکے کے باوصف
علمیت نہونے کے آپکو کیونکر معلوم ہوئین اگر آدمی تمام عمر صرف کرے
تو دو چار ملکون کی بولی اور محاورہ ٹھیک ٹھیک نہین جان سکتا لہذا

ثابت ہوا کہ یہہ کام خاصۃً خدا سے تعالے کا ہے کہ وہ سب زبانون کا
بانی ہے اور اوسنے بلاشبہ اپنے فرشتہ جبرئیل امین کی معرفت سب
ملکون کی محاورہ مین قرآن شریف کو نازل فرمایا کہ جانو تم کہ اگر یہہ پیغمبر برحق نہین
ہین تو سیکڑون ملکون کی بولی اور محاورات آپکو کیونکر معلوم ہوے
سبحان اللہ کوئی تشخیص آپ کی ہم منافی مطلب خود نہین پاتے ہین
پس معلوم ہوا کہ آپ ہمکو تصدیق رسالت و قرآن شریف کی اوس پر وہ ہین
جاکر بناتے ہین خیر اگر یہی بات ہے تو ہم بھی آپ کو مرحبا کہہ سناتے ہین
مشفق من یہ لطیفہ ہمارا قابل تحریر ہے دل پذیر ہے بے نظیر ہے
اگر بچے عیسائی سمجھ جائین گے تو یقین ہے کہ ہمکو مرحبا فرمائین گے
آپ کو شرمائین گے مکار و ناہنجار بنائین گے اور یہہ جو آپنے فرمایا قولہ
کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم محاورہ فارس ہے سلمان فارسی سے پایا ہوگا
بھلا آپ تو فارسی دان ہین قابلیت کے بموقوف خان ہین زبان بھاشا
جو فارسی خاص ہے بالاختصاص ہے اوسمین تو خدا کا نام یزدان و
اہرمن آیا ہے یہ کیا اعتراض بیہودہ آپنے فرمایا ہے غرضکہ آپنے
خوب کام کیا ہے جو گرجا مین بیٹھ کے اپنا نام کیا ہے جیسے کہتے ہین کہ بدھیا
مری تو سری آگرہ تو دیکھا خیر اب ہم آپکو سلام کرتے ہین آگے بڑھتے ہین اس
فصل کو آپنے تتمہ فصل اول باب ہشتم قرار دیکے یہ تقریر بھی لکھی ہے قولہ

کہ اس نمبر مین ہم یہ بات دکھلاتے ہین کہ قرآن شریف کے بعض فقرے
فصاحت و بلاغت لفظی و معنوی سے اور رعایات سے خالی ہین اسپر
آپ یون فرماتے ہین الی قولہ یعنے پہلا فقرہ بسم اللہ الرحمن الرحیم
یعنے معاذ اللہ یہ پہلی آیہ قرآن کی غلط ہے اور فصاحت سے خارج ہے
عام لوگون کی سی گفتگو ہے کیونکہ لفظ رحیم بہ نسبت رحمن کے عام ہے
اور رحیم ادنی ہے اور رحمن اعلی ہے فصحای عرب کی عادت ہے
کہ صفات مین اعلی سے ادنی کی طرف ترقی کیا کرتے ہین محمد صاحب نے
ادنے سے اعلی کی طرف الٹی ترقی کی پس اونکو یہ کہنا چاہیے تھا
بسم اللہ الرحیم الرحمن جواب آپ علمیت ہی جتلاتے ہین اور بہریٹ
کے بیٹے بیوقوف ہی بنے جاتے ہین دیکھو انوار الفرقان مین ہے کہ مبرد
یا فراء و زجاج کے نزدیک یہ لفظ عبری ہے اگر عربی ہوتی اسکے بعد رحیم کا ذکر
نے فائدہ تھا معدن الجواہر مین ہے کہ یہ تعلیل مردود ہی جایز ہے
کہ اس تکریر مین تاکید کا فائدہ منظور ہووے پس اصح یہ ہے کہ یہ اسم
عربی ہے لیکن ہرگاہ کہ توریت مین مذکور اور اہل کتاب کی زبان پر مشہور
تھا تو اس سے توہم پیدا ہوا کہ یہ اسم عبری ہے تفسیر قرطبی مین ہے
کہ علی التقدیر عبریۃ بعضے کہتے ہین کہ یہ اسم مشتق نہین ہوا بلکہ
منجملہ اسماے مختصہ آلہیہ ہے اگر مشتق ہوتا تو موجود کے ساتھ

اتصال پاتا اور رحمن العباد کہنا صحیح ہوتا کبیرین سے ہے کہ رحمن کا لفظ تمام
قرآن مین ۵۷ جگہہ آیا اور رحیم کے سوا کسی دوسرے نام باریتعالے
سے اتصال نہین پایا جواہر التفسیر مین ہے کہ اس لفظ کو نصارے
اپنی زبان مین رہا یا رہیا بہا ہے ہوز کہتے ہین اسواسطے بعض عوام
مین ہے کہ بعض علما کے نزدیک یہ اسم سریانی ہے معدن الجواہر
مین ہے کہ اصح یہہ ہے کہ یہ اسم عربی ہے تو اب خیال فرمائیے
کہ از روے قاعدہ اور تحقیقات قدما کے جبکہ معلوم ہوگیا کہ یہہ اسم
بجز لفظ رحیم کے کسی دوسرے نام باریتعالی سے اتصال نہین پایا
تو اب بسم اللہ مین اللہ جلشانہ نے باتصال رحیم رحمن کو مقدم کرکے
فرمایا کہ قاعدہ اور فصاحت سے دور نہ پڑے اور اگر بموجب تشخیص باطلہ
آپکے پہلے رحیم اور پھر رحمن فرماتا تو فصاحت مین فرق آجاتا اور یہہ
جو آپنے فرمایا قولہ اہل عرب صفات مین ادنے سے اعلے کیطرف
ترقی کیا کرتے ہین وہ قاعدہ بتلایئے یا کوئی فقرہ بنام نہاد کسی قدما
عرب کے گڑھ کے سنایئے ہمکو تو ایک شعر عربی کا یاد ہے آپکے
پیشکش کرتے ہین ہکذا۔ رایت صبیا علی قصیر یجمل البدر والہلالا۔ فقلت یا سماک
فقال لولو فقلت لی فقال لالا۔ اور پھر ہم تو دیکھتے ہین کہ ابھی غدر
مین حکام کمپنی بہادر نے کہ دانایان فرنگ مشہور ہین اعلے کو رجوع کیا

مابین ادنے پر ہاتھ ڈالا اور سوا اسکے آیتو فصاحت مین گفتگو کرتے ہے
اسکے اور ادنے کا ذکر فضول تہا اب لیجیے دوسرا فقرہ ہو یعنے آپ
فرماتے ہین ایاک نعبد و ایاک نستعین آپکا اعتراض یہ ہی غلط ہے
اور عام لوگونکی سی گفتگو ہے کیونکہ پہلے خدا سے مدد مانگنی چاہیے
ترتیب کے برخلاف ایسے مدعی فصاحت کو بولنا نہ چاہیے تہا الزجواب
تفسیر کیجیے یعنے ہم تیرے ہی بندگی کرین اور تجہہ سے مدد چاہین بحر المد
مین ہے ایاک تہا مشتق اوی الیہ سے یا اواہ سے بمعنی ضم الیہ
گویا بندہ کہتا ہے الہی القطع بالعبادۃ والاستعانۃ تجہی تک ہم چہوٹ
آتے ہین بندگی کرنے کو اور مدد چاہنے کو امیر فاتحہ وغیرہ مین ہے
اگر ایاک ضمیر ہے کہ ہمیشہ مضاف ہوتا ہے اپنے ملحقات کی طرف اور
یہ ملحقات تین چیز ہین خطاب کا کاف اور غیبت کے ہا اور تکلم کے یا جیسے
ایاک ایاہ ایای لحق ملحقات ثلثہ سبویہ اور اخفش کے نزدیک مفعول ہے
نصب کے محل مین واقع جیسے زیدا ضربتک کا کاف اور انت کی تا
خلیل کہتا ہے کہ یہ تینون مضاف ہین جر کے محل مین پڑے ہے
کیونکہ عرب کہتے ہین اذا بلغ الرجل ستین فایاہ و ایا الشواب اور ضمیر
کا یہ مذہب ہے کہ یہ ہرگز اعراب کے محل مین نہین سوا اسکے ایا ضمیر
اور ضمیر کسیکی طرف مضاف نہین ہوتی اور بعضے بصری قایل ہین کہ

ملحقات تنہا ضمیر ہین اور ایا عمدہ ہے اور بعضے کوفی قائل ہین کہ ایا مع
الملحقات ضمیر ہے اور ابن منصور سے مروی ہے کہ ایا اسم ظاہر ہے
بمعنے نفس کے بعض حروف کی طرف مضاف ہوتا ہے اس تقدیر پر ایاک
نعبد و ایاک نستعین کے یہہ معنی ہوے کہ تیرے ہی ذات کو پوجتے
ہین ہم اور تیرے ہی ذات سے مدد مانگتے ہین ہم پھر دیکھو عبد اللہ ابن
مبارک فرماتے ہین قولہ کہ عبودیت یہہ ہے کہ ہر حال مین آدمی خدا کا بندہ
رہے جیسا کہ ہر حال مین خدا بندہ کا رب ہے اور بندہ خادم نہ چاہے
جب بندے نے خادم چاہا عبودیت کی حد سے نکلا اور عبودیت حفظ
حدود ہے اور وفا بالعہود اور رضا بموجود اور ترک طلب مفقود آپکی طرح
نہین کہ جدہر پایا ادہر پڑ رہے گئے حضرت سری سقطی فرماتے ہین قولہ
کہ عبودیت یہہ ہے کہ دعوے کیواسطے اعمال کرے اور اذیتونکو احتمال اور حب
مولی کا خیال رکھے ارباب تحقیق افادہ فرماتے ہین کہ ان تینون مرتبون
کے لیے تین قسم کے لوگ مخصوص ہین عبادت اہل شریعت کے ساتھ
خاص ہے اور عبودیت اہل طریقت کے ساتھ اور عبودت اہل حقیقت کے
ساتھہ ارباب تدقیق فرماتے ہین کہ عبادت اہل محاضرہ کا منصب ہے اور عبودیت
اہل مکاشفہ کی خدمت اور عبودت اہل مشاہدہ کی منزلت محاضرہ حضور قلب
ہے کہ قال و قیل اور استدلال دلیل سے حاصل ہوتا ہے اور مکاشفہ

حضور قلب ہے کہ قال و قیل اور استدلال دلیل کی خیر حاصل ہوتا ہے
اس مرتبہ میں ارتیاب کی دوائی اور تعجب کے حجت بالکلیہ اوٹھ جاتی ہے
حیران و بھونکو آپ کیا سمجھیں گے بقول شخصے اندھے کے آگے روے
اپنے دیدے کھووے اب دیکھیے حسب بیان ہمارے کے آمین
نے ترجمہ کیا ہوئی بلکہ عین ترجمہ اور قاعدہ ادا ہوا کہ ہم آپکے مطیع
ہین اسواسطے آپسے مدد چاہتے ہین جواہر تفسیر وغیرہ مین ہے کہ ارباب
عرفان فرماتے ہین قولہ کہ نستعین بمعنے طلب عون اور طلب معونت
نہین بلکہ بمعنی طلب عین اور طلب معاینہ ہے یعنے الٰہی ہمکو وہ مرتبہ عنایت
ہو کہ عبادت کے وقت معاینہ کے مقام مین پہونچین گویا تجکو بچشم
سر دیکھین منازل السائرین اور حل العقال وغیرہ مین ہے کہ اس معاینہ
کے تین مرتبہ ہین ایک معاینۂ ابصار و حواس ظاہرہ اور حواس باطنہ اور ان
حواسون کے مدرکات کا ادراک ہے اسطور پر کہ اسکے سبب سے
اور موجد کیطرف توجہ تام ہووے دوسرا معاینۂ قلب کہ وہ اشیا کے
حقایق کو جانتا ہے اسطرح پر کہ ریب اور شک کو اصلا گنجایش نہ رہی
تیسرا معاینۂ روح و حق سبحانہ کا مشاہدہ ہے عیانا پس نستعین کا قائل
فرماتا ہے کہ حوصلہ معاینہ کے ہر مرتبون کو طلب کرتا ہے اور حسب استعداد
فیاض مطلق اور جواد حق سے فیض وجود پاتا ہے پس آپکی توہین کی بھی ہیچ

کہی ہیں ان جو بات کو کیا سمجھوگے کالج آگرہ میں اس تلقین کا کہاں
ٹھکانا تہا وہاں تو فقط بہکانا تہا مناسب ہے کچہ دن ہم سے سبق بلجہ
ہماری جوتیاں سیدہی کیجیے ورنہ دون کی تو نہ لیجیے دوسرے یہ کہ
میں پوچہتا ہون کہ اگر آپ سے کوئی پوچہے بیٹے اسمقام پر کہ آپ عیسائی ہوے
ہین تو بہلا بتلایئے کہ حسب اعتقاد نے بنیاد آپکے اللہ تعالے نے
حضرت مسیح علیہ السلام کو اپنا بیٹا بتلایا ہے تو پہر بیٹے کے ہونے
سے پہلے بہت انبیا اور مرسلین مثل حضرت موسی و ابراہیم وغیرہ بہیجے
سب کے بعد اپنا بیٹا یعنے حضرت مسیح علیہ السلام کو کیون بہیجا اسکو چاہیے
تہا کہ پہلے اپنے فرزند دلبند کو بہیجتا پہر اور مرسلان کو بہیجتا یہ بہی خلاف
ترتیب ہے اوس حاکم صاحب ترتیب سے یہ حرکت عجیب ہو تو پہر کیا جواب
دیجیے گا یا الزام تثلیثی قائم کیجیے گا مگر ہان اگر یہ عذر قایم کیجیے گا کہ پہلے
خدا نے اپنے بندے یا دوست یا مصاحب واسطے ہدایت اپنے
مخلوق کے بہیجے کہ شاید لوگ راہ پر آوین جب لوگون نے اونکا
کہنا نہ مانا تب اوسنے معاذ اللہ اپنے بیٹے اکلوتے مسیح کو کل اختیار
دیکے اور اپنا قائم مقام کرکے بہیجا سو اونکو حسب اعتقاد باطلہ آپکے
مخلوق نے صلیب ہی دیدیا تو اب صاف ثابت ہو جائیگا کہ اب جو بعد
بیٹے کے مبعوث ہوا وہ خدا ہے تہا تو کیا جواب دیجیے گا آپ کو تو اپنا

انکار رسالت ہے اور بیان خدائی ثابت ہوتی جاتی ہے بیت نازم
کہ از قربان دہن کشان گذشتم گوشت خاک باہم بر باد رفتہ باشد
لہذا آدمی کو مناسب ہے کہ پہلے سوال کا جواب سوچ لے تب سوال کرے
قدم کو جادۂ راستی سے باہر نہ دھرے مشفق من بیوقوف کی یہی پہچان
ہے کہ دوسروں کو بیوقوف جانتا ہے کسکی نہین مانتا ہے اب آپ
کہین گے کہ تمنے یہ ٹھٹھہ بازی کی ہے یا کفر بکا ہے سو ہمنے جھوٹھ
نہین کہا مثلاً دس بات از روی علم کے کہین اوسکے بعد ایک آدھ لبید بھی
لگا دیا کیا نقصان ہے کہ یہ قول مشہور ہے سے اسپ را قیچی و ہندی
را البتہ بادرا باران و باران را خدا اور مثل ہندی بھی عام ہے بڑا ذاہی کا
بنا دینا ہمارا کام ہے قول ہندی بکذا سوالات کا دیو بات سے نہیں
مانتا ہے نیک و بد نہین پہچانتا ہے پھر تیسرا فقرہ یعنے آپ فرماتے
ہین قولہ سیخادعون اللہ والذین آمنوا ترجمہ منافق لوگ خدا کو اور مسلمانون
کو فریب دیتے ہین یہ محض غلط ہے کیونکہ خدا عالم الغیب ہے اسکو
کوئی فریب نہین دیسکتا ہان مسلمان البتہ فریب مین آسکتے ہین سو
اوسنے مسلمانون کو جدا بیان کیا ہے لہذا یہ کلام ملبس نہین ہے الخ
جواب حقیقت مین خدا سچ فرماتا ہے بلکہ اپنی غیب دانی جتاتا ہے
کہ منافق خدا اور مسلمانون کو فریب دیتے ہین دیکھو ایک تم ہی ہو کہ

جھوٹی کتابین چھاپ چھاپ کے بانٹتے ہو یہ فریب نہین ہے اور خدا کا
فریب دینا یہہ معنی نہین کہ یعنے ہر چند کہ دہریہ وغیرہ ہو گئے ہو اوسپر بھی
اپنے تئین حق پر بتلاتے ہو اور عالم الغیبی کے یہہ معنی نہین ہین کہ اوسکو
کوئی فریب نہین دیسکتا بلکہ اوسکے یہہ معنی ہین کہ وہ اول و آخر اور ظاہر و
پوشیدہ سب جانتا ہے اور یہہ جو آپنے فرمایا تھا کہ ہان مسلمان فریب
مین آسکتے ہین یہہ بھی جھوٹھ ہے جو مسلمان مسلم الایمان کامل الایقان
ہین وہ کہو منافق کیا شیطان مردود انسان کے دھوکے مین کبھی نہین
آسکتے اور جو مثل تمہارے شیطان یا اوسکے کسی یاوری کے کہنے
مین آگئے اسلام سے وضع و باگئے وہ ازل مین خدا کے نزدیک
منافق مقرر ہو چکے تھے گو بعد عرصہ کے دنیا مین ظاہر ہوئے
الصاحب مسلمانی کچھ گائے کے گوشت کھانے پر منحصر نہین ہے
ورنہ لازم آتا ہے کہ سب سے بڑے مسلمان چمار ہوتے جو کہ بڑے
گائے کھاتے ہین نہ جیتے چھوڑتے ہین نہ مرے اسیطرح آپنے اور بہت
فقرے قرآن شریف سے بیان کیے ہین اور اعتراضات لایعنی لکھے
ہین کفر بکا ہے لہذا یہان اتنے ہی پر اکتفا کے گئی بس اب ہم دوسری
اپیل دفعہ پر دفعہ بناتے ہین آپ کو شرماتے ہین دفعہ ۱۲ فصل دوم
قرآن کی اون آیات کے بیان مین جو کہ آپسمین مختلف ہین اس فصل

نے اصل ہین آپ یون بول چلے ہین میزان تحریری ہین اپنے ہین
قول چلے ہین قولہ یعنے واضح ہو کہ مؤلف اعجاز عیسوی نے ہماری
پاک کتاب یعنی بیبل سے بڑی کوشش کر کے اس قسم کے آیات
بہت نکال کے پیش کیے ہین جنکا جواب دیا گیا اور بتلایا گیا کہ انمین
ہرگز مخالفت نہین ہے پر آپ یہہ کہتے ہین ہم کہ قرآن مین وہ آیتین
جو آپسمین مخالفت رکھتے ہین کسقدر ہین جنسے ثابت ہوتا ہے کہ قرآن
کلام الٰہی نہین ہے اور کوئی علماء محمدی اوسکا جواب نہین دیسکتا اگرچہ
قرآن ایک چھوٹی سی کتاب ہے پر اس قسم کے آیات اوسمین بہت
ہین پر رستم چند مقامات بطور نمونہ کے دکھلاتا ہے الی قولہ سورۂ
نسا مین لکھا ہے افلا یتدبرون القرآن ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا
فیہ اختلافا کثیرا۔ ترجمہ کیا تم قرآن مین فکر نہین کرتے اگر یہہ خدا کا کلام
نہوتا تو تم اسمین اختلاف بہت پاتے مراد محمد صاحب کی یہ ہے کہ قرآن
مین اختلاف نہین ہے اگر تم اسمین اختلاف پاؤ تو جان تو کہ یہہ خدا
کا کلام نہین ہے الخ اسپر آپ فرماتے ہین قولہ کہ قرآن بقول محمد صاحب
خود کلام اللہ نہین ہے کیونکہ اوسمین بہت اختلاف موجود ہے
پہلا اختلاف سورۂ بقر مین ہے ذلک الکتاب لاریب فیہ۔ ترجمہ اس
کتاب مین کسیطرح کچھ شک نہین ہے پھر کہا وان کنتم فی ریب مما

نزلنا علی عبدنا ترجمہ اگر تمکو قرآن کی نسبت کچھ شک ہے الخ اسپر آپ
فرماتے ہین قولہ کہ پہلے بطور استغراق نفی شک کے تھے دوسرے
مین وجود شک ثابت کیا الخ جواب واہ واہ صاحب کیا خوب سوجھتی
ہے کیا خوب عقل خوردہ بین آپکی بوجھتی ہے دیکھو تم سے پہلے بہت
بیدین دشمن دین متین اہل محاورہ عرب مین تھے کسی نے یہہ اعتراض
اختلاف نہ بتایا کیا آپسی زیادہ کوئی صاحب ادراک اور صاحب علم بیباک
سفاک ناپاک نہین ہوا اب بارہ سو ۸۶ برس کے بعد دین جزیرہ ہندوستان
بقول شخصے لمسن بین زعفران باطل کنندۂ قرآن واجب الاذعان مثبت
نبوت پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم ہی ہوے ہو کہا تمکا مطلب
کہان لگاتے ہو نفی واستغراق کی نظیر لاتے ہو خلقت کو دھوکا بتاتے
ہو آپکو جھوٹا بناتے ہو خانہ آخرت آگ سے پاٹتے ہو بگانے شگون
بد کے لیے اپنی ناک آپ کاٹتے ہو ہمسے سنیے پہلی آیہ کا منشا یہہ ہے
کہ کفار اوسوقت مین خدا اور رسول کی اور کتاب اللہ کی منکر تھے بتون کو خدا
اور شیاطینونکو اپنا پیغمبر اور اپنے آباو اجداد کے بیانات کو کتاب اللہ
جانتے تھے اونکے جواب مین اللہ تعالے یون خطاب کرتا ہے
یعنے الم ذلک الکتاب لاریب فیہ الف لام سے مراد اللہ جوکہ اسم ذات
ہے اور میم سے مراد محمد جیسے دنیا مین بہے ایسے کنایات کیا کرتے ہین

یعنی فلان میم بسر یا الم بسر اور ذلک الکتاب سے مراد قرآن اور لا ریب فیہ سے یہ مطلب نہ لیعنی اسمین کچھ شک نہین ہے یہ لوگ جھوٹے ہین جو تجکو ای رسول ہمارے میرے سوا اور معبود یا رسول بیوجود یا دوسری کتاب نابود کی طرف بلاتے ہین تو کہا نہ مان انکا الخ اور دوسری آیہ کا منشا اور مقام دیکھیے اکثل بچو فیلہ نہ پھیکیے ذرا اور پر تجایئے ہٹ دہرمی پر نہ اڑ جایئے یعنی شروع رکوع جسکو شروع مطلب کہتے ہین یڑہ آیئے یعنے اللہ تعالی جل شانہ بنسبت اپنی مخلوقات کے مخاطب ہوکر فرماتا ہے ترجمہ لوگو بندگی کرو اپنے رب کی جسنے بنا دیا تمکو زمین بچھونا اور آسمان عمارت اور اوتارا آسمان سے پانی پھر نکالے اوس سے میوہ کہانا تمہارا سو نہ ٹھہراؤ اللہ کے برابر کوئی اور تم جانتے ہو الخ اب کہتا ہے اور اگر ہو تم شک مین اس کلام سے جو اتارا ہمنے اپنے بندے پر تو لے آؤ اور ایک سورۃ اس قسم کی اور بلاؤ اونکو جنکو پکارتے ہو اللہ کے سوا الخ از موضح القرآن اب فرمایئے آپکا کید فانی ہوگیا دودہ کا دودہ پانی کا پانی ہوگیا آپکا بیان جھوٹی کہانی ہوگیا شیطان علیہ اللعن آپکے سرہانے روگیا اور یہ جو آپنے فرمایا کہ مصنف اعجاز عیسوی نے ہماری پاک کتابون سے اختلاف بتلایا ہے اسلیے ہم بھی قرآن مین اختلاف بتلاتے ہین الخ اقول اس سے

ثابت ہوا کہ یہ بیان آپکا فقط افترا کے سبب سے ہے یا وقت کو نہ ملنا
یا در لیصا جو نکو سانچے مین ڈہالنا آگاہ نہ دیکھنا چھپانہ سنہالنا مراد ہے
بالآخر یہ منشا ہوگا کہ صاحب عقل مسلمان سمجھہ جائینگے کہ یہ شخص مسلمان
نہیں ہے فقط پادری صاحبونکے مال کھانے دہوکا بنانے کے لیے
اودہر سے گفتگو کرتا ہے سو یہ بخش منجملہ ہمارے یہان اسلام
مین فتوی ظاہری پر ہے باطن سے کچھہ تعلق نہین مگر یہان یہ البتہ
ہم کہتے ہین کہ اگر آپ اودہر نہ جاتے تو اس طرح کی اودھیڑ بن کیونکر بتلاتے
خیر اگر گمان ہمارا صحیح ہے تو آپنے اسوقت آخر مین خوب کام بنایا
جو شیطان کے بہی چونا لگایا اب دیکھو انجیل مروجہ حال کا حال اور اوسکا
حال ہر ایک فقرہ ایک سے دوسرا غیر ہے عجب طرح کی سیر ہے ربط
ہے نہ ضبط ہے بلکہ بالکل مضمون مہمل سراسر خبط ہے قولہ لوقا کی انجیل باب
۸ آیہ ۳۴ انسانکا بیٹا کہاتا پیتا آیا اور تم کہتے ہو دیکھو کہاؤ اور شرابی
خراج گیرونکا دوست اور حکمت اپنے فرزندون سے تصدیق کیجاتی ہے
الخ اب کہیے یہ کیسی بات ہے نے ربط اگر فرمایئے کہ یہ حضرت
مسیح کا اشارہ ہے تو یہ اودہکا ابن اللہ ہونا فوت ہوا کہان ہوا رایصا
انسان کا بیٹا فرماتے ہین اور شرابی خراج گیرونکا دوست بتاتی ہین
والانکہ ایسا نہین ہوسکتا کہ بدکار آدمی پیغمبر کا دوست ہو اور حکمت اپنے

فرزندون سے تصدیق لیجاتی ہے یہ بھی غلط اور محض واہیات بات
ہے فرزند تو اکر باپ کو ہا بھی ہوا دے سے حکیم بوعلی سینا جانین گے اور
کہا مانین گے ہان اگر کوئی حکیم حکیم کی تصدیق کرے تو البتہ ہو سکتا ہے
سبحان اللہ آپ زبردستی شیخی مارتے ہین اپنا تینٹ نہین دیکھتے
بگانی پہلی نہارتے ہین اب توراۃ کو دیکھیے جو کہ اول طبقہ میں ہے
فصل اول کتاب ایوب آیہ پہلی قولہ والیوب دیگر جواب داد و گفت کلام
را متوجہ شدہ بشنوید دین بجای شنیدہای شما باشد بمن متحمل شوید تا بگویم
و بعد از گفتگو بم استہزا نمایید آیا نالہ من بر آدمی بود اگر چنین می بود مرا روح
تنگ نمیشد الخ اقول اب فرمائیے کہ یہ کیا بات ہے جو بنام ایوب
پیغمبر علیہ السلام کتاب اللہ مین درج ہے یعنے یہ جو فرماتے
ہین کہ اگر نالہ میرا آدمی کی طرف سے تہا تو میری روح کیون تنگ ہوتی
الخ تمام دنیا جانتی ہے اور آپ بہی جانتے ہونگے کہ حضرت ایوب
علیہ السلام کے تمام جسم مبارکین کیڑے پڑ گئے تہے اب اگر آپ یہ کہین
کہ یہ ذکر ایوب کا بطور قصص گذشتہ جیسا کہ قرآن شریف مین مرسلین کا
ذکر آیا ہے اسیطرح یہان بہی خدائے تعالے نے حضرت ایوب کا ذکر
فرمایا ہے تو میان خدا کا نام بہی نہین کرنا لیکن فلانے پیغمبر کو یہ
خبر دی تہی ایوب کے حال سے یہ تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی شخص

اسکو نامعلوم کہہ رہا ہے کہ ایوب سے زن اسا ہان اگر یہ کہے کہ
او سے عزازیل تسمیم کنندہ کے یہ خرفات ہے باحواریان ناخواندہ کے
حرکات ہے تو مجبوری ہے لہذا اگر آپ سچے عیسائی ہوے ہو تو
مولوی صفدر علی صاحب کو بھی جبل پور سے بلوایئے کوئی جواب معقول بھکو
تحریر فرمایئے طمع دنیا پر جھوٹھ کو سچ نہ بتایئے الخ پھر دوسرا اختلاف
بقرہ میں ہے قولہ لا یکلمہم اللہ یوم القیامۃ پھر کہا ولہم لئن سلمتم ما کانوا یعلمون
اسپر آپ فرماتے ہیں قولہ پہلے کہا خدا اون کافرون سے بات نکرے گا
پھر کہا ای محمد تیرے رب کی قسم ہے ہم اون سب سے جو کچھ انہون نے
کیا ہے پوچھونگا پس ایک آیہ ان دونون میں سے باطل ہے کیونکہ ایک
جگہہ کہتا ہے کہ میں کسی کافر سے بات ہی نکرونگا دوسری جگہہ کہتا ہے
پوچھونگا الخ جواب پہلی جگہہ بات نکرنے سے مراد یہ ہے کہ میں اون
سے ناراض محض ہون جیسے کہتے ہیں کہ فلانا فلانے سے ایسا ناراض
تھا کہ بات ہی نہ کی اور دوسری جگہہ کا منشا یہ ہے کہ کوئی یہ نجانے
کہ اللہ تعالے اب اونسے کچھ مواخذہ نہ کریگا بلکہ ایک ایک خطا پوچھے گا
کچھ واگذاشت نہوگا کیا خوب شاید آپ بھی سمجھہ کے مرتد ہوے ہو کہ
جب ہم مرتد ہو جائینگے تو خدا ہمسے کچھ پوچھے گا نہیں ہو یہہ نجیر
پھر تیسرا اختلاف آل عمران میں ہے قولہ کتاب احکمت آیاتہ ثم فصلت

اس کتاب کی یعنے قرآن کے سارے آیہ محکم ہین الی قولہ سبحانہ یعنے
کھلا کھلی اپنے مطلب پر دلالت کرتے ہین دوسری جگہہ کہتا ہے منہ
آیات محکمات واخر متشابہات ۔ ترجمہ یعنے کچھ آیتین اس قرآن مین محکم
ہین اور کچھ متشابہ یعنے کچھ کھلا کھلی کچھ گول گول پس ایک یہ باطل ہے الخ
جواب واہ سبحان اللہ بلکہ لعنت اللہ کیا بات ہے قرآن کا ترجمہ جب
پوچھا ہے سو تو جیسے مجنون سے کسی نے پوچھا تھا کہ یزید پلید اور امام حسین
علیہ السلام جب لڑتے تھے حق کس کا تھا کہا لیلی کا ویسے ہی آپ بھی ہانکتے
ہین ایسا جب سیدھا جایہ معنی ہین کہ اس قرآن کی آیہ مضبوط ہین یعنے مثل
توراۃ وانجیل اسمین تغیر وتبدل نہوگا اور دوسری جگہہ کا مطلب یہ ہے
کہ متشابہات بھی اسمین ہین کہ منافقونکو اکثر جا جھوٹے شبہہ پڑینگے
یا منافی اکثر جا شبہہ ڈالینگے جیسے اب تم ڈالتے ہو یا متشابہات
سے حروف مقطعات مراد ہین جیسا کہ مفسرون نے تفسیرون مین لکھا ہے
الخ جو تمہارا اعتراض قولہ انی متوفیک ورافعک الی ۔ ترجمہ ای عیسے
مین تجکو مارونگا اور اپنی طرف اوٹھالونگا الی قولہ پھر کہتا ہے ماقتلوہ
وما صلبوہ ولکن شبہ لھم ترجمہ یعنی نہ عیسے کو مارا نہ اوسے سولی دیا مگر
اونکو شبہہ پڑگیا الخ اس صورت مین ایک آیہ قرآن کی غلط ہے اور وہ
جو ماننے لامور کے لکھے ہین کہ لفظ متوفیک وفات سے مشتق

نہین ہے غلط ہے اور بیجا ہے ضرور ہے وفات سے مشتق ہے تفسیر دولن
مین دیکھو الخ جواب مین کہتا ہون آپ بات کا منشا اور سیاق کلام
کو بھی دیکھتے ہو یا یون ہی موافق اپنے عندیہ کے غلیلہ پھینکتے ہو پہلے
آیہ مین جو فرمایا کہ انی متوفیک یعنے یہہ لوگ جانین گے کہ ہمنے مار ڈالا
والا مین تجھے بچالونگا طرف اپنے جیسے ہمنے وفات متذکرہ بالا مین
توراۃ سی کتاب اشعیا نبی سی نشاندہی کردی ہے مگر روایت اسکی
یون ہے کہ عیسوق ایک بادشاہ تہا اوسوقت مین قوم یہود مین وہ بڑا ظالم
تہا حضرت مسیح علیہ السلام کا اوسنے چاہا کہ آپ کو شہید کرے چنانچہ
ایک وقت فرصت کا دریافت کرکے ایک مکان مین کہ جہان آپ تشریف
رکھتے تہے آکر محاصرہ کیا اور بذات خود اوسکے اندر گیا تب جبرئیل علیہ السلام
بموجب حکم خدا حضرت کو جہت مکان کی پہاڑ کے آسمان پر اوٹھا لے گئے
اور وہ بادشاہ جو اوس مکان سے باہر نکلا تو اوسکی صورت اصلی بدل کے حضرت
مسیح کی سی ہوگئی ہر چند کہ لوگون سے اوسنے عذر کیا کہ مین عیسوق
تمہارا بادشاہ ہون کسی نے اعتبار نکیا اور فوراً اوسے پکڑ کے سولی
یعنے صلیب پر چڑہا دیا جب وہ مرگیا اور صلیب سے اوتارا گیا تب دیکھا تو
بادشاہی تہا تب وزرا اور اہل کارون نے اس بات کو پوشیدہ کردالا اور
مشہور کردیا کہ حضرت مسیح کو صلیب دیدیا لہذا یہی سبب ہوکہ بموجب

بمقولہ یہود کے عیسائی چاہتے ہین کہ حضرت مصلوب ہوے لہذا اللہ
طرف اللہ تعالے نے اشارہ فرماتا ہے کہ اونکو یعنے یہود کو شبہہ پڑگیا
اب کہیے کہ دونو آپ سچے اور ہم جھوٹے ہوے اور یہ جو کہا قبل
کہ ملانے لاہوت کے نکتے ہین کہ لفظ متوفیک ذات سے متعلق نہین ہے
وہ جھوٹے ہین الخ اقول ہین کہتا ہون کہ وہ سچ کہتے ہین ورنہ آپ
بڑے قابل ہین عربی دان ہین بقول ہمارے قابلیت کے بیوقوف نہین
ہین کوئی گردان بتا دیجے یا کوئی کتاب لغت عربی پیش کیجیے یا فقط
اپنے قول دعوے کو کالوحی سمجھے ہو بھلا ہم کہتے ہین کہ آسمان کا کچھ
وجود نہین یا آفتاب یا مہتاب فقط ایک وہم خیالی ہے ایکا جرم کالعدم
ہے آپ تسلیم کیجیے اب دیکھو لغت وفات بفتح فا مصدر ست از مجرد
بزیادت تا بمعنی مرگ از متعب و متوفی بضم میم و فتح واو و تشدید فا ذات
یافتہ شدہ اسم مفعول ست از توفی کہ باب تفعیل ست بلائی مجرد و مزید فیہ اور
مدعی نے مجرد کو چھوڑ کے مزید فیہ سے مطلب ثابت کرنا چاہا ہے اب رہا
فرمانا آپکا قولہ کہ تفسیرون ہین یکہ الخ یہ امر آپکا بجا ہے کہ الاسر فوق الادب
اب ہم ادا کرتے ہین مظلمہ ندمت آپکی سر آنکھون پر رکھتے ہین دیکھو تفسیر
معالم التنزیل ص ۲۱۲ مطبوعہ بمبئی ۱۲۸۳ ہجری قولہ حسن و کلبی و ابن جریج
یہ تینون مفسر کہتے ہین کہ معنی متوفیک قابض ہے ہین اور دلیل یہ لاہے

دوسرے موقع قرآن میں وارد ہے فلما توفیتنی اور وہاں بجز اوپر
اوٹھا لینے کے موت کے معنی نہیں ہو سکتے الخ اب فرماتے ہیں کہ آپ
اپنی درخواست سے منکر کہاتے ہیں قبران آپ کی علمیت کے کہ آپ
پیرند دکھاتے ہیں بس اسی طرح فصل ہر میں کوئی آیہ کہیں کی اور کوئی کہیں کی
آپنے پیش کی کہ یہ اختلاف ہے اس سے کچھ فائدہ نہیں ہے ابھی گھر گھر
مسلمانوں کے یہاں قرآن شریف مترجم موجود ہیں سب دیکھ لیں گے
اپنی تسکین کر لیں گے اور جو منافق ہیں اونکا ہم ذکر نہیں کرتے پھر اسکے
بعد آپنی فصل سوم قرآن کی جھوٹی آیتوں کے بیان میں قائم کی ہے لیکھتے
لکھتے ہو قولہ کہ اگر قرآن کے تمام وہ جھوٹے مضامین جو اوسمین لکھے ہیں
اور جو عقلاً و نقلاً صریح باطل ہیں اس فصل میں مفصل بیان کروں تو ایک دفتر تیار
ہوتا ہے کیونکہ اوسمین کئی طرح کی غلطیاں ہیں اول آنکہ رسولوں اور پیغمبروں
کے جو قصے اوسمین محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان کئے ہیں
اکثر بیان خلاف واقع کے ہیں کیونکہ سنے سنائے قصے اکثر آدمی کو کم یاد
یاد رہا کرتے ہیں خصوصاً اوس شخص کو جو کہ نے علم ہو دوسرے یہ کہ یہودیوں
اور عیسائیوں کی پراگندہ حدیثوں کے قصے چھوٹے اور اونکی صحت بھی نہ تھی
جو محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عوام الناس سے سنکر قرآن میں
لکھ دیئے ہیں جیسے اصحاب کہف کا قصہ یا ہیرود کا یا مسیح کے تولد کا قصہ

وغیرہ معتبر حدیثون سے انہون نے لیا ہے تیسرے یہ کہ عرب
وفارس وغیرہ قرب وجوار کے ایام جہالت مین ناقص خیالات اور سمین
قلمبند ہوے اور واہیات قصے جیسے اصحاب فیل وغیرہ کا قصہ جسکو اہل وقت
کے تعلیم یافتہ لندن رسید ومثل سید احمد خان صاحب بہادر جج بنارس قبول
نہین کرتے کیونکہ اون باتون کا بطلان ظاہر ہوگیا لیکن چونکہ اسطرح کے
جھوٹے اعتراضات مؤلف اعجاز عیسوی نے ہماری نسبت محض دھوکا دینے
کے لیے بہت جمائے ہین اسلیے لازم ہوا کہ کچھ قرآن کا حال بھی اون
مؤلفون کو سناؤن پس بطور نمونہ چند جھوٹے مضمون قرآن کے دکھلاتا
ہون الخ جواب یہان پر جو آپ بیان کرتے چلے آتے ہین کوئی
وجہ ثبوت نہ دیا فقط جیسے کھوڑیا تمولد اہوار استے ہین گودکرتا چلا جاتا ہے
چلے گئے اسلیے ہم بھی نے ثبوت بات کا جواب نہین دیتے ہین
مگر پہلا جھوٹھ جو آپنے قائم کیا ہے اسکو ہم بھی قائم کرکے آپکا بھیجا
لیتے ہین قولہ پہلا جھوٹھ سورۂ بقر مین ہے فلا تجعلوا للہ انداداوانتم
تعلمون ترجمہ خدا کے لیے دیدہ ودانستہ شریک پیدا کرتے ہین اسپر
آپ فرماتے ہین الی قولہ کہ نادانستگی مین البتہ شریک کیا کرتے ہین
دانستگی مین کوئی بھی شریک نہین کرتا اور وہ کہتا ہے کہ دانستگی مین
شریک کرتے ہین لہذا یہ آیہ جھوٹھ ہے الخ جواب اتو آپ جھوٹھ

بولنے ہین شیطان کے بہی کان کاٹنے لگے معاذاللہ دروغ بے فروغ
سے کہو ہین یا سننے لگے امر صریحی کو بہی جھیلنے لگے اپنے کتب
مقدسہ کو جھوٹہا بایا تو قرآن کو بہی جھوٹا بتانے لگے ایصاحب ایک تو
تم ہی ہو جو خدا کا شریک بناتے ہو مسیح علیہ السلام کو خدا کا بیٹا بتاتے ہو
وحدہ لاشریکہ کو صاحب ازواج واولاد بناتے ہو دوسرے فریق یہود نامسعود
ہین جو عزیز کو ابن اللہ کہتے ہین تیسرے ہنود مردود ہین ہر سنگ بدرنگ
واشجار ناہنجار کو معبود جانتے ہین گنگا گوبتی پھاندتے ہین تو اب تم جھوٹے
ہوے قرآن قاہم البرہان بچا ٹھہرا پہر دوسرا جھوٹہ **قولہ** ولقد علمتم الذین
اعتدوا منکم فی السبت فقلنا لہم کونوا قردۃ خاسئین ترجمہ ای یہودیو تم
جانتے ہو اون لوگون کو جنہون نے زیادتی کی سبت کے دن اور ہمنے
کہا بندر ہوجاؤ اور وہ بندر ہوگئے الخ یہ قصہ محض جھوٹہ ہے یہود نے
ہرگز اپنی کتاب مین مذکور نہین کیا اور نہ وہ جانتے ہین جسکو وہ کہتا ہے
جانتے ہو الخ **جواب** مین پوچہتا ہون کہ مدعی کا اپنے عیوب کا
نہ بیان کرنا اپنی کتاب مین اگر وجہ جھوٹہ ہونیکی ٹھہری تو پہر آپ کی
انجیل بہی جھوٹی ہوئی دیکہو انجیل مین لکہا ہے کہ دن صلیب ہونے حضرت
مسیح علیہ السلام کے تمام دنیا مین اندہیرا چہا گیا تہا اور اس سانحہ کو یہود
و مجوس و یہود وغیرہ نے اپنی کہین کسی تواریخ یا روزنامچہ وغیرہ مین نہین لکہا

حالانکہ یہ معاملہ دن کا تھا تو اب حسب تشخیص آپکے انجیل جھوٹی ہوئی ہم
آپ سے بہت خوش ہوے اہل ہند کا قول صحت پذیر ہوا بوڑے
بنس کبیر کے جو ابھی پوت کمال - اور یہان تو کتاب قصص الانبیا موجود ہے
بہت معتبر کتاب ہے قدیم ہے جمہور انام کا اوپر اتفاق ہے گو آپکو
یا اور چند اشخاص ہندہ زر کو نفاق ہے اگر یہود کہ مدعی لبطالت خدا اور رسول
ہین انہون نے ایک مرفاش اپنے ذلت نامہ کا اپنی کتاب مین نہ لکھا
تو کیا نقصان ہے وکا بہ یہود بعثت مسیح علیہ السلام کے بہت قائل
ہین ہین بشارات کتب مقدسہ کو دجال بدمآل پر جماتے ہین مسیح موعود کا
پتہ بھی نہین بتاتے ہین لہذا اگر آپکا قول یہود پر وثوق ہے تو تکذیب
مسیح علیہ السلام بھی مان لیجے عیسائیون سے تولے چکے اب کچھ
زر نقد یہود سے ہاتھ کیجیے قرآن صریح البیان جو کہ تصدیق رسالت مسیح کی
صاف ہے اسپر الزام نہ دیجیے بقول شخصے ؎ اولا ندان بود دم بعد
ازان گشتیم شیخ + غاچون ارزان شود ہر سال سید بشیوم + پھر متبرا جو
قولہ واذ اخذنا میثاقکم ورفعنا فوقکم الطور ترجمہ اسکی یہود یو جب ہم نے
تمسے اقرار لیا اور تمہارے سر پر کٹرا کر دیا کوہ طور کو اور کہا کہ مضبوط پکڑو
توراۃ کو ورنہ یہ پہاڑ تمہارے سر پر گرادون گا الی قولہ تفسیر مدارک مین ہے
عبدالقادر صاحب کے نماز دوم مین ہے کہ جب اکوہ طور کو اوپر

اونکے سر پر کھڑا کیا اور کہا کہ اس تورات کو مضبوط پکڑو ورنہ یہ پہاڑ سر پر
گرا دونگا اور یہود نے ڈر کر تورات کو لے لیا ورنہ کہتے تھے کہ ہمنے
حکم ہمارے نہ مانین جائینگے یہ قصہ جھوٹ ہے کوہ طور اونپر کبھو کھڑا نہین ہوا الخ
جواب اسمین کوئی دلیل ذلیل ہی آپکو نہ سوجھی اپنے سمجھ نا سمجھ پر اکتفا
کیا اور آپ کی سمجھ اوپر سے غلط ہوتی چلی آتی ہے بس یہان بھی غلط ہوگئے
قرآن سچا ٹھہرا مثلاً ہم کہتے ہین کہ تورات مین ٹھہر جانا آفتاب کا حضرت
یوشع بن نون کے دعا سے اور انجیل مین اندھیارا ہوجانا تمام جہان
مین بوقت صلیب مسیح علیہ السلام کے اور قتل کرنا ہیرودس بادشاہ یہود کا
لڑکون کو بروقت تولد مسیح یہ سب کہین کسی تواریخ یہود و مجوس و ہنود
اور جتنے کہ فرقہ دنیا مین موجود ہین نہین لکھا ہے تو کیا آپکے ذہن رسا
و طبع ذکا کے نزدیک یہ سب غلط ہے اگلون نے سچ کہا ہے مصرع
تربیت نا اہل را چون گردگان برگنبد ست ہمارے نزدیک آپکا کیا قدر
پڑہ جانا کل مذاہب کو مضر ہوا اب آپکا موت ہی مناسب ہے یا جزیرہ
انڈمان کو چلا جانا چوتھا جھوٹھا آل عمران مین ہے قولہ ان الذین کفروا
بعد ایمانہم ثم ازدادوا کفرا لن تقبل توبتہم - ترجمہ جو لوگ مسلمان ہوکر پھر
کافر ہوگئے اور اپنے کفر مین بڑہ گئے اون کی توبہ قبول نہوگی یہ بالکل جھوٹ
ہے اور خدا پر بہتان ہے کیونکہ کوئی معصیت ایسی نہین جہان مین

کہ اوسکا مرتکب جب توبہ کرے قبول نہو عقل نہین چاہتے کہ ایسی توبہ پسندہ
پر خدا مہربان نہ ہوالخ جواب بچہ خوش یہ اعتراض آپکا کل کو بورتا ہے
رشتۂ الفت توڑتا ہے میان عزازیل کی گردن مروڑتا ہے مذہب
عیسائی ہی ایکا ایسا چھوڑتا ہے دیکھو جب موسی علیہ السلام تورات
شریف لینے کو کوہ طور پر چالیس رات کا وعدہ کرکے بنی اسرائیل سے
تشریف لے گئے تو کئی ہزار آدمی باغوای سامری سنار کے
گوسالہ پوجنے لگے اور بت پرست ہوگئے پھر جب موسے علیہ السلام
تشریف واپس لائے اور انکو لعنت ملامت کی تب وہ لوگ حسب فرمایش
حضرت کے پچتائے اور توبہ پر مستعد ہوے اور آپنی ہی انکی عفو
تقصیرات چاہی مگر خالق اکبر کا ہی حکم ہوا کہ فاقتلوا انفسکم باتخاذکم العجل
ترجمہ یعنی قتل کرو تم اپنے نفسونکو بسبب پوجنے گوسالہ کے لہذا وہ
بھی ایسے مستعد تھے کہ برابر بیٹھ گئے اور ایک دوسرے کو
قتل کیا جب توبہ اونکی قبول ہوئی تو اب اگر آپکا قیاس ناسپاس مجوزہ
خناس صحیح سمجھا جاوے تو پھر لازم آتا ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام
کی رسالت اور تورات بھی جو ملی ہوئی تھی معلوم ہوا کہ آپ کے خیال
خام بد انجام مین یہی بات آئی ہوگی کہ بعد ارتداد بھی توبہ پچتی ہوگی
سو یہ تجویز آپ کی محض شیطانی خیال ہے اسکا بدآل ہے بہرحال تم

جھوٹے ہوے کسی کا قال ہے آپکے حسب حال ہے خالی از اطال
ہے اسلیے بنیں کیا گیا مبیٹا تیری ڈاڑھی سے تو اسی شیخ
معافی بہتر ایسے عیسائی سے کنبو کا قصائی بہتر لہذا القول آپکو
اسے مختصر پر اسے چھوڑ کے ہم آگے بڑہتے ہین آپکی فصل چہارم
جو کہ آپنے ثبوت تحریف قرآن مین بیان کی ہے جاڑتے ہین اس
فصل مین آپ یون جھکے ہین قولہ اہل اسلام بہت جوش خروش کے
ساتھ بیان کرتے ہین کہ ہمارے قرآن مین غلطی نہین ہے یہ بہت محفوظ
و مامون ہے محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے شاگردون کو
زبانی یاد کرایا تہا آجتک ہم لوگ اپنی زبان پر حفظ کرتے ہین اوسکا ایک
شوشہ و حرف بہی نہین بدلا اور اوسمین سہو کاتب ہونے کی بہی گنجایش
نہین رہی یہ دعوی سوای عالموں کے جاہل لوگ بہی بازارون مین عیسائیون
سے کیا کرتے ہین مگر مین کہتا ہون کہ یہ بہی مسلمانون کا جہوٹا دعوی
ہے ضرور اسمین سہو کاتب ہوا یا سہو قاری وقوع مین آیا اور مسلمان انکو
ہرگز اپنی زبان پر صحیح طور سے حفظ نہین رکہہ سکتے انجیل مقدس کے
اختلاف قرارت مولویصاحب نے بڑے جوش خروش مین آنکر بیان
کیے جو ہمارے مسلم ہین پر قرآن کے اختلاف عبارات و بات گئے
اونکا ذکر نہ کیا والا مولویون نے اس عیب چہپانے کے لیے کہا ہے

قرآن سات قرارت پر نازل ہوا ہے پھر آپنے عثمان اور جلال الدین
سیوطی کی اور دو ایک تفسیروں کا حوالہ دیکے یہہ نتیجہ نکالا ہے کہ اسکی
صحت نہین ہوئی بس مولویون کو اسلام کی چاہیے کہ پہلے اپنے
بزرگ جلال الدین کو اصلاح دین بعد اوسکے دعوی کرین کہ قرآن سات
قرارت پر نازل ہوا ہے اسکے بعد پھر آپ غلطیان بزعم خود بیان کرچلے
ہین قولہ کہ اول سورہ بقر کے ۳۵ رکوع مین ہے واعلم ان اللہ علی
کل شئی قدیر بعضے کہتے ہین کہ محمد صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے
یہہ عبارت نہین بولی بلکہ بجاے اسکے یہ عبارت بولی ہے الی واعلم
اعلم امر من اللہ لہ - امیر آپ فرماتے ہین قولہ اب انصاف کرو کہ یہہ عبارت
حافظون نے یاد نہ رکھے تحریف کے الزام جواب یہہ اعتراض آپکا
محض لغو ہے کہ نے نشان محض ہے فقط اپنی بات آپ لکھنے پر
کہ بعضے کہتے ہین تو اب کیا معلوم کہ وہ بعض مثل تمہارے ہین یا مانند
ہمارے ہین دوسری یہہ کہ دونون آیہ صریح آپسمین مختلف العبارت
و مختلف المعانی ہین لہذا ہمارے نزدیک آیہ اول تو لاکلام صحیح
ہے دھوکا دہی ہے مگر دوسرے نے ربط سراسر خبط آپنے
کرلیا ہے ہی کوئی ذی علم والفضل اوسکو تسلیم نہ کریگا نہ مانیگا آپ کو سبیل
کذاب ہذا الوقت جانیگا پس یہان تو آپ صاف صاف دھوکے

صاحب آپنے شاید رسالہ مصنفہ محمد سعد اللہ صاحب نہین دیکھا جو کہ بیان
نکات قرآن مین بہت شرح وبسط سے تصنیف ہے فقط کالج آگرہ سے
روکہی سو کہی عربی پڑہ اوٹھہ کھڑے ہوے ہو بقول مشہور سہ
نہ محقق بود نہ دانشمند ۔ چار پایہ بر و کتابے چند ۔ بعضے راویان صحیح
سے جو کہ آپکے ہم مکتب تھے سنا گیا ہے کہ آگرہ مین بوقت
طالب علمی وصغر سنی آپسے اور ایک حافظ نوجوان سے بڑا یارانہ تہا
ہیل میل سیل سپاٹے یکجا کھانا پینا تہا لب بلب سینہ بسینہ تہا اونکو
تو کچہ مآل قرارت اور الفاظ قرآن کا آپنے دریافت کیا ہوتا ہمنے تو سنا
ہے رہست و دروغ برگردن راوی کہ آپ اور وہ ایک جان دو قالب تھے
بعضونکا قول ہے کہ آپ مغلوب تھے وہ غالب تھے مگر خیر اب
ہم بتاتے ہین کہ مصنف رسالہ مذکورہ بالا نے جتنے زبانون عرب مین کہ
قرآن نازل ہوا ہے سبکی شرح بیان کردی ہے قول آیات کوفی چھ
ہزار دو سو چھتیس آیات بصری چھ ہزار دو سو سولہ آیات شامی چھ ہزار دو سو
پچاس آیات مکی چھ ہزار دو سو آیات مدنی چھ ہزار دو سو چودہ آیات عام
چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ اب فرمائیے کہ اس قول ناپ مین غلطی کجا
پھر دوسرا قول آپکا قولہ آل عمران کے رکوع پانچ مین ہے فیکون طیرا بعضے
کہتے ہین اور بعضے قرآنون مین طائرا ہے جواب شاباش اب آپ

راہ پر آئے دیکھو دونون لفظون کے معنی ایک ہی ہین تو اب اسطرح کے اختلافی قرارت سے معنی نہین تبدیل ہوتے ہین نہ کتاب اللہ کو بحر بطالت مین ڈبوتے ہین اور اس باب مین ہمنے آپکو پہلے نامہ جوکہ تحقیق الایمان آپ کی پہلی کتاب ہی لکھہ چکے ہین کہ اختلاف قرارت بمعنی تحریف نہین کہلاتے ہین جیسکہ سورۂ الحمد مین یہہ لفظ مالک ملک ملاک تینون قرارت مین درست ہین کہ اسمین معنی نہین بدلتے یہ ہر جوار و دیار عرب کا محاورہ و لہجہ کہلاتا ہے اور آپکے اختلاف قرارت پر کسی علماء محمدی نے اعتراض نہین کیا ہے ہان ہمارے علما لوگ پوچیات مدخلہ کتب مقدسہ پر اعتراض لاتے ہین اور محض بطرد پوچ بناتے ہین مثلاً مین کہتا ہون کہ آپ لوگون کا یہہ اعتقاد ہے کہ یہہ بیبل موجودہ سب الہام سے لکھی گئی ہے اور حواری بھی سب صاحب الہام تھے تو اب یہہ فقرہ جوکہ خط پولوس مقدس مین بنام طمطاؤس ہے وہ طمطاؤس کو لکھتا ہے قولہ کہ میرا لبادہ جو کھونٹی پر ٹنگا ہے لیتے آنا اور فلانی کوٹھری میرے لیے صاف کر رکھنا یا چمڑے کے دفتی کی کتاب جو طاق مین رکھی ہے لیتے آنا الخ بھلا یہہ الہام کیسا یہہ تو خانہ داری کی باتین ہین بالکل مزخرفات حرکاتین ہین لفولہ کہان جھگڑا پچائی کا نکالا باغ کا کاغذ + کجا نشیم کجا فنیش وعجب تقریر کرتے ہین +

پس اسیطرح آپنے اس فصل مین تشنیع اوقات کی ہے ناحق لی
وسیاہی لی ہے اب اسکے بعد آپ لکھتے ہین قولہ کہ ہم ایک نقشہ
لکھ دیتے ہین کہ جس سے ہمارے عیسائی بھائی مسلمانون کو دکھا دینگے
کہ اسقدر غلطیان قرآن مین ہین الخ جواب یہہ تدبیر آپنے خوب کی اور
اسمیں وغن قاز ملاہم بھی خوش ہوے کیا معنے کہ جب تفسیر کہائین گے خوب
منہ کی کھائین گے آپ ہی شرمائین گے آپ کی شان مین جو کچہ مناسب جانیگے
وہ فرمائین گے بقولہ بیت لب گزیدہ اخیار را چہ بوسہ دہم + عقیق کندہ
نام دگر بہ کار آید + اب اسکے بعد آپنے باب نہم قرار دیکر فصل اول خاص
مسیح کی چال چلن مین اونہین اپنے کتب مقدسہ و محرفہ سے بیان کیا ہے
ہر چند کہ جو دیکہیے گا محض لغو و یوچ آپہی جانیگا ہمکو کچہ اس فصل سے بحث
نہین خدا نخواستہ ہمکو جناب مسیح علیہ السلام سے انکار ہے بل ہمین
قیل و قال ہمارا بیکار ہے مگر تعلیم مسیح علیہ السلام جو آپنے بطور خود قائم کی ہے
در فصل سوم ثبوت تثلیث مین ہانکی ہے اوسمین ہم شدید قلم کو پھینکتے ہین
آپ کی اوڑان کہائیان دیکہتے ہین آپ کا خلاصہ بیان ہے قولہ کہ کوئی
تعلیم مسیح کی تعلیم سے ایسی نہین ہے کہ کوئی اوسپر اعتراض کرے
ہر چند کہ سب بیان انہین کے تعلیم مسیح علیہ السلام مشخصہ آپ کے
سر تا پا غلط بلکہ اغلط ہے مگر ہمکو اس سے کچہ سروکار نہین حجتی نہین مناسب

تکرار نہین جھوٹھہ بولنے پر ہمارا روزگار نہین معاذ اللہ جھوٹی ہماری سرکار
نہین بجز ذات خدا کے کبھی پر ہمارا مدار نہین محمد الرسول اللہ والذین معہ
اشداء علی الکفار کے سوا دوسرا ہمارا مدار نہین خیر آدم مطلب قولہ
آپ کہتے ہین کہ تثلیث کی بابت اہل اسلام بہت منہ پھاڑ پھاڑ کے
اعتراض لاتے ہین مسیحیونکو جھوٹھا بناتے ہین اور محمد صاحب صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے بھی اپنے قرآن مین اوسپر اعتراض کیا ہے اسلیے
واجب ہے کہ ہم اوسکی بابت مسلمانون سے کچھ گفتگو کرین الی قولہ
واضح ہو کہ ہمارے مذہب کے بنیاد صرف عقل پر نہین بلکہ عقل والہام
دونون پر ہے اور خاص وہ عقاید جنمین عقل انسانی کسیطرح دخل نہین دیسکتے
مثلاً خدا کے ذات وصفات کی بابت صرف الہام ہی پر مبنی ہے کہ ہم لوگ
خدا کی نسبت وہ خیال رکھنا چاہتے ہین کہ جس طرح پر وہ آپکو بیان کرے
اور کہے کہ میری نسبت یہ خیال رکھو نہ وہ خیال جو ہماری عقل تراش کے
پیش کرے پس بموجب کلام اللہ یعنے بیبل کی تثلیث کی بابت ہمارا
یہ اعتقاد ہے کہ ہم تثلیث مین واحد خدا کے اور توحید مین تثلیث کی
پرستش کرین نہ اقانیم کو ملاوین اور نہ ماہیت کی تقسیم کرین کیونکہ باپ ایک
اقنوم بیٹا ایک اقنوم روح القدس ایک اقنوم ہے مگر باپ بیٹا روح القدس
الوہیت ایک ہی ہے جلال برابر عظمت ازلی یکسان جیسا باپ ویسا

ویسا ہی روح القدس باپ غیر مخلوق بیٹا غیر مخلوق روح القدس غیر مخلوق باپ غیر
محدود بیٹا غیر محدود روح القدس غیر محدود باپ ازلی بیٹا ازلی روح القدس ازلی
تاہم تین ازلی نہین بلکہ ایک ازلی اسیطرح تین غیر محدود نہین اور نہ تین غیر مخلوق
بلکہ ایک غیر مخلوق اور ایک غیر محدود یون ہے باپ قادر مطلق بیٹا قادر مطلق
اور روح القدس قادر مطلق ہے ویسا ہی باپ خدا اور بیٹا خدا اور روح
القدس خدا اسپر بہی تین خدا نہین بلکہ ایک خدا اسیطرح باپ خداوند بیٹا
خداوند روح القدس خداوند تو بہی تین خداوند نہین بلکہ ایک خداوند جسطرح
ہمکو ایک اقنوم کو جداگانہ خدا و خداوند ماننے ہین اسیطرح ہمکو تین خدا یا تین
خداوند کہنا منع ہے باپ کسی سے مصنوع نہین نہ مخلوق نہ مولد بیٹا صرف
باپ سے ہے مصنوع و مخلوق نہین پر مولود ہے اور ولادت اوسکی
مشابہات سے جسکے معنی خدا ہی جانتا ہے عقل انسانی اسکو معلوم
نہین کر سکتی روح القدس بہی نہ مخلوق نہ مولود ہے باپ بیٹے سے
نکلتا ہے اس تثلیث مین ایک دوسرے سے پہلے نہین نہ پیچھے
ایک دوسرے سے بڑا چہوٹا نہین بلکہ بالکل تینون اقنوم برابر و یکسان
ہین واضح ہو کہ تثلیث کی بابت ہمارا یہہ عقیدہ ہے یہ عقیدہ کلام الہی سے
ہمارے مذاہب کی بنیاد ہے صرف عقل پر نہین بلکہ عقل و الہام دونون پر
ہے اور خاص وہ عقیدہ جسمین عقل انسانی کسیطرح دخل نہین دیسکتی

مثلاً خدا کے ذات و صفات کی بابت صرف الہام ہی پر مبنی ہے ہم لوگ
خدا کی نسبت وہ خیال کرنا چاہیئے ہیں کہ جس طرح پر وہ خود آپکو بیان کرے
اور کہے کہ میرے بارے یہ خیال رکھو الخ غرضکہ پھر آپنے مکرر سکرر اسی تشریح کو اپنے
کے بہت کچھ دور تک لکھتے چلے گئے ہو جھوٹے کا دستور ہے
کہ بات کو طول بہت دیتا ہے اب اسقدر کا ہم جواب دیتے ہیں تو پھر اگر
کوئی جواب ہو لیکن ہو ان مہربان من پہلے تو ثبوت وحدانیت
اپنے کتب مقدسہ سے لیجیے ہمکو الزام نہ دیجیے دیکھو انجیل مرقس
باب ۱۲ آیہ ۲۸ قولہ اور فقیہوں میں سے ایک جسنے اوسکی بحث سنی اور دیکھا
کہ اوسنے اوسے اچھی طرح جواب دیا پاس آیا اور اوسے پوچھا
کہ سب سے پہلے کا حکم کونسا ہے یسوع نے اوسے جواب دیکر کہا
کہ سب سے پہلا حکم یہ ہے کہ اے اسرائیل سن لے کہ خداوند ہمارا خدا ایک ہی
خداوند ہے پھر پولوس مقدس کا پہلا خط جو کہ بنام ملطاوس
لکھا گیا پہلے باب کے آیہ ۱۷ قولہ اب ازلی بادشاہ
غیر فانی نادیدنی واحد حکیم خدا کی عزت جلال ابدالآباد ہووے الخ
پھر دیکھو کتاب اول ملوک آیہ ۱۰ ترجمہ فارسیہ قولہ تا آنکہ تمامی قبایل زمین
بدانند کہ خود خداوند خدا ست نہ دیگرے و دل شما بخداوند خدائے ما
سلیم باشد تا آنکہ در فرائض او رفتار نمودہ اوامرش را مثل امروز بجا آورید

الخ پھر دیکھو زبور ۵۸ آیہ ۱۱ ترجمہ فارسیہ قول آدمی خواہد گفت کہ بیگمان
از برای صادق عوض ہست بدرستیکہ خدائی ہست کہ بر زمین حکم نماید الخ
اب فرمایئے آپکا بیان یہ ہے کہ بیبل سے یہہ مسئلہ تثلیث کا اخذ کیا
گیا ہے تو کیا مقامات متذکرہ بالا آپنے ملاحظہ نہین کیے یا بقول آپکے
مولوی صاحب نے اسمقام پر آنکھہ پر پٹیاری رکھکے تو کیا مقام ہذا مین
آپ کی بصیرت گئی یا طناب انصاف ہاتھہ سے چھوٹ گئی یا عقل سلیم
آپکی خدمین چھوٹ گئی ہم تو سنتے ہین کہ یہہ موجودہ بیبل آپکی انہین کتب
آسمانی جھوٹی کہانی کا ترجمہ ہین اب آپکے بیان سے غایت ہوتا ہے
کہ شاید کوئی اور بیبل آپنی اپنی تجویز سے تالیف کرنا چاہی ہے تاکہ کوئی
فرقہ جدید مسیحیون مثل لوتھر صاحب و کالوین صاحب کے نکالا چاہتے ہو
کہ انہون نے سولھوین صدی مسیحی مین اس فرقہ موجودہ پروٹسٹنٹ کی بنیاد
ڈالی ہے ترقی دین کی کہتے ہین کہ تجویز نکالی ہے اور یہ جو آپنے
فرمایا قولہ کہ ہمارا عقیدہ یہہ ہے کہ ہم تثلیث مین واحد خدا کی اور توحید مین
تثلیث کے پرستش کرین نہ اقانیم کو ملادین اور نہ ماہیت کی تقسیم کرین
کیونکہ باپ ایک اقنوم بیٹا ایک اقنوم روح القدس ایک اقنوم ہے مگر باپ بیٹا
روح القدس کی الوہیت ایک ہی ہے الخ اقول بھلا یہ کیا تقریر ہے
کہ تین اقنوم سے قرار دیتے ہو اور پھر واحد بھی بناتے ہو مین پوچھتا ہون

کہ کسی قاعدہ سے صیغہ واحد صیغہ جمع کا اور جمع کا صیغہ مفرد بن سکتا ہے
تو اب معلوم ہوا کہ آپکے زعم باطل مین خدا سے وحدہ لاشریک لہ کی ذات
ایک معجون مرکب ٹھہری واہ میان عزازیل نے اچھی پٹی پڑہائی ہے جیسکہ
اطبا چند اجزا جمع کرکے ایک معجون بناتے ہین ویسے آپ معاذ اللہ ذات
پاک حق تبارک وتعالی کی بتاتے ہین ایضا حکماء فلسفہ کا بھی اسپر اتفاق
ہے کہ خدا قدیم ہے اور جو چیز قدیم ہے وہ مفرد ہے اور جو مرکب ہے
وہ حادث ہے اور ذات باری تبارک وتعالے شانہ قدیم ہے حیف
صد حیف کہ آپنے اپنی علمیت خاک مین ملائی گو کہ مشن سے کسیقدر تنخواہ پائی
الامان الامان وسوسہ شیطانی سے مولانا روم بیچ فرماگئے ہین بیت
ادب اہلدین آموختن ۔ دادن تیغ بدست راہزن ۔ پھر کہتے ہو کہ ہمکو
تین خدا یا تین خدا وند ماننا منع ہے باپ کسی سے مصنوع نہین نہ مخلوق
نہ مولود بیٹا صرف باپ سے ہے مصنوع نہین اور مخلوق نہین پر مولود
ہے اور ولادت اوسکی مشابہات سے ہے جسکے معنی خدا ہی جانتا
ہے عقل انسانی اسکو معلوم نہین کرسکتی الجواب اقول بھلا صاحب جب
یہ بات معلوم ہوئی کہ بیٹا باپ سے ہے تو نعوذ باللہ منہا باپکو بھی کوئی
باپ لازم آیا اور ذات جناب باری مین قاعدہ دور وتسلسل سمایا یہ وہی مثل ہوئی
کہ تلی سے تیل اور تیل سے آپنے گلگلا پکایا اور پھر یہ کہ ولادت اوسکی مشابہ

سے ہے یہ اور طرہ ہوا ایسا حب سنہ کو لگام دیجیے اپنے کی نہ کیجیے
عیسائیان حال کو بدنام نہ کیجیے جو سنے گا وہ کیا کہے گا جب خدا کا بیٹا
مشتبہ ہوا تو بنی آدم کی نسبت مثل نبی بان وغیرہ کیا کہین گے آپ کے
بیان کو پیش کرین گے اور کل اولاد آدم کو تہمت والد القلبی کے قائم کرینگے
اور کہین گے کہ دیکھو ایک آدم زاد بدنہاد کا یہ اقرار ہے کہ خدا کا بیٹا مشتبہ
ہے تو اس صورت مین کل اولاد آدم مشتبہ ٹہریگی آپنے کمال کیا خدا کو
صاحب اولاد و ازواج بہی قرار دیا اور پہر اوسکے بیٹے کو مشتبہ بہی بنا دیا
لہذا ان خیالات فاسدہ سے باز آؤ توبہ کرو کفر نہ بکو اور جو آپنے کہا
قولہ کہ تینون اقانیم برابر ہین تو اس سے صاف ثابت
ہوا کہ خدا تین ہر چند ہر ایک جنس سے ہین پر تین ہونا خواہ مخواہ متحقق ہوا ابلا
اگر کوئی آپ سے پوچہے کہ مولوی عماد الدین تثلیث کا نمونہ ہین کہ تین
بہائی ہین مگر تینون ملکر ایک ہی ہین یا تین ہی سے کل جاندار کا توالد و تناسل
ہے تو معاذ اللہ خدا مین کیا کل عالم مین تثلیث ثابت ہوئی تو پہر اسکا کیا
جواب دیجیگا ایسا حب اس سے بہتر تقریر تو مولوی صفدر علی صاحب نے
کی ہے گو روسیاہی لی ہے ہمارے نزدیک اثبو اس باب مین بالکل
ماضی ہوئی گو اسکے صلے مین جونپور کے قاضی ہوے مگر ہان پادریصاحب
البتہ ایسے راضی ہوے دوسرے یہ کہ مین پوچہتا ہون کہ بوقت صلیب کے

حضرت مسیح نے صلیب تینون اقنوم سے اختیار کی یا ایک یا دو سے
اسواسطے کہ شاید کہو کہ بروقت صلیب اقنوم خدا جدا ہو گیا تھا کہ ذات خدا
کو زوال نہین ہے اسمین ہمین گفتگو کی مجال نہین ہے تو پھر کفار
باطل ہوا کیونکہ یہ شعر مشہور ہے شعر ہووے قربانی کو مینڈھا تا نہ رہے
اور ہووین اوسکے سب اعضا رہتا ہے اور جو کہو کہ یہ ہیئت تثلیث ہوئی تو
پھر تین دن یا چالیس دن بعد اللہ مسیح و روح القدس و خدا پھر سہ اقنوم باقی
رہا اور جنہ مین گیا تو اتنی عرصہ مین خدائی کون کرتا رہا پھر رزق بیچارہ ہزارہا
کون پہنچاتا رہا پھر اگر یہ جواب دوگے کہ انتظام خدائی باد یون کے سپرد کر گئے
تھے یہ مظلمہ اونکی گردن پر رہ گئے تھے تو یہ قابل پذیرائی کے نہین ہے
کہ آدمی کا کام خدائی نہین ہے اب اسکے بعد آپنے فقط اثبوت تثلیث کے
لیے کچھ اشارات ذہنی تراش کے بعضے غلط بعضے خیالی لاابالی مادہ
معقولیت سے خالی بیان کیے ہین قولہ یعنے خدا نے انسان کو اپنے
شکل پر بنایا مگر اوسمین کیا ہے صرف پانی لوہو روح ہر چند کہ ترکیب انسان
کی چار چیز سے ہے مگر آپنے اپنے مطلب کے لیے تین ہی قرار دیے
خیر اس سے ہمین کچھ مطلب نہین بعد سے کہتے ہو کہ انسان کو بولنا سکھلایا
اوسکے کلام تثلیث کی گواہی کے لیے ہر وقت اسم فعل حرف سے
مرکب پیدا کیے اور پھر وہ کلمہ جو اس کا واسطے یہ علامت ہے اسما

کہ آدمی کا بولنا تثلیث بولتا ہے حالانکہ بولنا حیوان کا بھی مسلم ہے مگر آپنے
انسان کا ہے بولنا فرمایا غرضکہ اسیطرح اور بھی بہت سے تین آپنے
اپنے مطلب کی قایم کیے ہین جیسکہ موجودات ظاہری جملہ نباتات
حیوانات اور پھر ادہر جب اہل اسلام مین جھکے ہو تو فرمانے ہوالی قول
کہ محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی باوجودیکہ تثلیث کا مطلب
نجانتے تھے تین کا عدد مبارک سمجھا یعنے ثالث بالخیر حدیث ہے
اور اپنی ساری شریعت مین اوسکی رعایت رکھی بلکہ اس حد کی یہان تک
پرستش کی کہ وضو مین تین بار ناک مین پانی ڈالنے کو فرمایا اور تین بار کلی
کرنے کو کہا اور نماز بھی دن مین تین مثلاً ظہر عصر صبح اور رات مین تین مغرب
عشا اور بتین وتر اب آپکو رات مین تیسری نماز نہ ملی تو تین وتر ہی لگا دیے
ہمارے نزدیک تیسری تراویح یا تہجد لگا دیتے تو مناسب تھا خیر جایے
اوستاد خالی بود اب بڑھا وتے کا جو چھپ گئے ہین اونمین سہو کاتب
بتلا دیجے گا الجواب شفق من بیشک واسطے ثبوت تثلیث کے آپنے بہت
تین اکٹھا کر دکھلائے قابلیت کے یہی معنی ہین مگر جو اصل تین تھے کہ جنسے
توالد وتناسل کل جاندار کا منحصر ہے اونکو آپنے شریک نہین کیا یہ بڑی نادانی
کی ہر چند کہ وہ موضع مکروہ ہے مگر نظیراً اوسکا ذکر کیجے موجب نقصان نہ تھا اسلیے
جو آپکے یہ تقریر سینیگا ضرور ہے یہ تین پیش کرے گا اس لحاظ سے کہ شاید

آپسے سوا چھوٹ گئے ہون اب دیکھو ہم کہ مدعی وحدانیت کے
ہین ثبوت وحدانیت کس سلیقہ سے آپکو بتاتے ہین کچھ قابلیت نہین جناتے
ہین اہل انصاف حق پسند کے نزدیک آپ کو شرماتے ہین مگر یہ عذر
البتہ ہے کہ مثل مولوی صفدر علی جلیپوری عقل سے دور ہے یہ نہ
فرمائیگا کہ یہ تقریر رندانہ ہے جواب جاہلان باشد خموشی کا بہانہ ہے
دیکھو جیسا کہ آپنے واسطے ثبوت تثلیث کے بہت تین اکٹھا
کیا ہے ویسے ہی ہم بھی کتنے ایک جمع کیے دیتے ہین **اقول** دیکھو
ایک سے سب نکلتا ہے مثلاً صدد پہلے ۱۲۳۴ اسطرح سو دو سو ہزار دو ہزار
لاکھ دو لاکھ چار لاکھ تا یہ کروڑ تک شمار ہوتا ہے اب فرمائیے اگر پہلے ایک
نہ قائم کیا جاوے تو پھر حساب کسطرح چلے تو اب معلوم ہوا کہ ایک ہی
اصل ٹھہرا آپکی تثلیث غلط ہوئی دوسرے دیکھو خدا ایک اوسنے بنایا
آدم ایک اونکی بی بی حوا ایک پھر سطح زمین کا ایک اوپر آسمان دنیا یعنے
چھت زمین کے ایک پھر اوسمین شمس ایک قمر ایک پھر اوسپر سخت
رب العالمین ایک اوسپر کرسی ایک پھر لوح ایک قلم ایک دوات ایک اوسکا
محافظ تریون ملائکہ ایک پھر پیغمبران اولوالعزم سے ایک داؤد
ایک عیسی ایک پیغمبر آخر الزمان ایک اب لو کتب آسمانی تورات ایک زبور ایک
انجیل ایک قرآن قوی البرہان ایک گو آپ انجیل چار بتاوین مگر مسیح پر ایک ہی

نازل ہوئی اب لو خلفاے راشدین مین صدیقؓ ایک فاروقؓ ایک علیؓ
ایک عثمانؓ جامع القرآن ایک پھر لو امامون مین حسن ایک حسین ایک نقی
ایک تقی ایک مہدی آخرالزمان ایک اب چلیے کارخانہ دنیا مین ہر اقلیم مین
حاکم ایک حکم ایک ہر ایک جڑ سے شجر ایک ثمر ایک اب لو صوبہ اودہ مین چیف
کمشنر ایک جوڈیشل کمشنر ایک فینانشل کمشنر ایک پھر اونکی طرف سے
قسمت کمشنر ایک صاحب ضلع کلکٹر ایک اوسکی پیشی مین میر منشی ایک
قلمدان ایک دوات ایک ہاتھہ مین قلم ایک کاغذ ایک مقدمہ ایک مثل
ایک اب دیکھو انام مین میان امین الدین انسپکٹر مدارس ضلع ایک پھر انسان
وحیوان مین روح ایک جسم ایک پھر جسم مین دل ایک دماغ ایک جگر ایک
پھر دیکھو قوم شریف مین شیخ ایک سید ایک مغل ایک پٹھان ایک حتی کہ
ہم ایک تم ایک ہمارا باپ ایک تمہارا باپ ایک گستاخی معاف ابھی کوئی
کہے تمہارے تین باپ تو کتنا برا مانیے گا اب شاید آپ کہین کہ اس
ایک ہی اصول کے یہ سب فروع ہین لہذا یہ سب ایک ہین تو یہ کہان ہو سکتا
ہے جو سنیگا وہ کہیگا کہ بیہودہ بکتا ہے اور یہ جو آپنے فرمایا **قولہ** کہ
پیغمبر آخرالزمان نے یہی تین کا عدد مبارک سمجھا ہے یعنی ثالث بالخیر
حدیث ہی سواسکا مطلب آپ نہین سمجھے آپ جانتے ہونگے کہ تین مین
خیر ہے سو یہ بخیر ہے ایسا صاحب اسکا مدعا یہ ہے یعنے تیسرے کو خیر ہی

اب اس سے اشارہ یہہ پیدا ہوا کہ صاحب کتاب و اولوالعزم پہلے موسیٰ
آئے پھر اونکے بعد حضرت عیسیٰ آئے مگر دنیا مین دین حق نے فروغ
نہ پایا تب تیسرا پیغمبر اولوالعزم صاحب زمم یعنے پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ علیہ
وسلم تشریف شریف لائے تب تمام جہان مین دین حق پھیلا اب اس سے
یہی کنایہ پیدا ہے کہ تیسرے کو خیر ہے اب فرمائیے یہ کیسی بات ہوئی تجویز
تثلیث آپکی بات ہوئی ثبوت حدانیت کے لیے یہ قول یا حدیث ہمکو
کرامات ہوئی اسلامۃ فی الوحدۃ والآفات فی الاثنین ۔ اور سوا اسکے بہت سے
ایک ہم جمع کر دیسکتے ہین مگر ابھی فقط مشتے نمونہ از خروارے بیان کیا
گیا ہے اب اسکے بعد ایک فصل عیسائیون کے مذہب اور نصیحت کے
باب مین آپنے بیان کیا ہے اوس سے ہمین کچھ علاقہ نہین فقط اتنا
ہم جانتے ہین کہ جب حضرت مسیح علیہ السلام آسمان پر صعود کر گئے
تو ایک یہودی نے مثل پولوس مقدس کے یہ فعل کیا کہ آپنے تئین
خلیفہ حضرت مسیح کا قرار دیکر قوم نصرانیون مین آیا اور ہر گروہ سے ایک
ایک رئیس جہانتک کے یہ حرکت کی اور بیان کیا کہ مین کل شکو حضرت
مسیح علیہ السلام کے پاس آسمان پر چلا جاؤنگا اور ہر ایک کو دوسرے سے
جدا کر کے ایک طریقہ باطلہ یعنے چال چلن مذہبی نئی طرح کا تلقین کیا
اور کہا کہ تمکو مین نے اپنا قائم مقام کیا اور خلیفہ بنایا اب جو تمہارے

حکم سے انحراف کریگا وہ ملعون ہوگا اور خداوند عیسے مسیح اوس سے
ناراض ہوگا تم سکو اسی طریقہ رحقہ کے ہدایت کرنا دوسریکو دوسری راہ و
رسم بتائے اسی طرح ۱۲ شخصونکو جو کہ اوسوقت مین اپنی قوم کے سرغنہ تھے
فہمایش کرکے آپ اوسی شبکو ایک مٹھور تیزاب مین کہ ایک گوشہ مکان
مسکون مین رکھہ چھوڑا تھا پہانڈیڑا اور گل کر پانی ہوگیا لوگ جو صبح کو آئے
تو معلوم ہوا کہ وہ شخص مکان مین نہین ہے تب سبکو یقین ہوا کہ بیشک
آسمان پر عروج کرگیا تب آپسمین بابت خلافت کے جھگڑا شروع ہوا آخر
کو لڑتے لڑتے بارہ فرقہ بارہ ٹوپی ہوگئے وہی آجتک قوم انگریزی چلی
آتی ہین واللہ اعلم بالصواب اور قصص الانبیا مین یون لکھا ہے **قولہ** ترجمہ
فارسیہ کہ در مدارک و انوار التنزیل آیہ فاختلف الاحزاب من بینہم و در سورہ
مریم آوردہ اند کہ بعد از رفع حضرت عیسی علیہ السلام باسمان ترسایان در باب
او اختلاف کردند آخر الامر اتفاق ایشان قرار گرفت کہ رجوع نمایند بر قول سہ
کہ عالم اہل آن زمان بودند و ایشان یعقوب و نسطور و ملکا نام داشتند یعقوب
گفت کہ عیسی خدا بود کہ بر زمین فرود آمد و باز باسمان صعود نمود پس
تابعان او را الیعقوبیہ نام نہادند و نسطور گفت کہ او ابن اللہ بود ظاہر گردانید
خدای تعالی او را آن مقدار کہ خواست بعد از ان او را بسوے خود برداشت
پس تابعان او را النسطوریہ نام نہادند و ملکا گفت کہ ایشان دروغ می گویند

بلکہ اوبندہ وآفریدہ و پیغمبر بودہ اورا ذنابعان اورا لکانیہ مسلمتند انتہے
اقول اور مؤرخین مسیحیہ سے ثابت ہوتا ہے کہ بعد عروج مسیح علیہ السلام
ہر ایک قصبہ اور گانون مین مختلف فرقہ مختلف نامون سے مشہور ہوگئے
مثلاً کوئی رومن کاتھلک اور کوئی کونکریگشنلسٹ اور کوئی پرسٹیری ٹیرین اور کوئی
اپکو پالیا کوئی باپسٹ کوئی کونکر ہے کوئی مورمون وغیرہ جیسا کہ جلد ثالث
تاریخ ٹیلر صاحب سے مفصل واضح ہوتا ہے بلکہ سولھوین صدی مسیحی
مین مارٹن لوتھر صاحب اور کالوین وغیرہ نے اس فرقہ موجودہ پروٹسٹنٹ
کی بنیاد ڈالی ہے لہذا اب ہم نامہ تمام کرتے ہین اگر آپ جواب تحریر
فرمائینگے تو بعونہ تعالی ہم بھی قلم اوٹھائینگے جواب الجواب مین دہجیان
اوڑائینگے جس سے اپنے آقائے نامدار کے حبا سامنے
جائینگے اور حضور اقدس یہ نامہ پڑہائینگے زبان وحی ترجمان سے
مرحبا فرمائینگے مسکرائینگے وکاساد باقا پلائینگے اوسوقت
ہم بھی ہزار جان سے اوس قسیم کوثر و سلسبیل پر فدا ہوجائینگے یہ تضمین
سعدی علیہ الرحمہ زبان پر لائینگے بلغ العلی بکمالہ کشف الدجی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ وآلہ اور جو آپ لیسے جواب نہ پائینگے اور
آپ سرمہ خاموشی کہائینگے ہاتھ پائینگے یا تحریر جواب مین دم دبائینگے
لو خیر یہ قصہ اپنی کتاب مین جمع کرجائینگے صبر کرینگے چھاتی پر پتھر

دہرین کے بقول حضرت یوحنا لوہے کے عصا کے منتظر رہیں گے
اللھم ثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین زیادہ و بس فقط ۱۲+

الراقم نعمان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم بقلم خود اللھم اغفر ذنوبہ یہ نامہ ۱۳ ستمبر ۱۹۷۹ء کو رجسٹری
ہوا از نام ٹکٹ چسپاں ۷ر

بعد چندے روانہ ہو جائے اور جواب نہ آنے نامۂ
متذکرۂ بالا کے ایک خبر نئی لندن سے آئی اوسکی
اطلاع مین میان عماد الدین کو یہ نامہ لکھا گیا و اسطے ملاحظہ
ناظرین کتاب ہذا درج کرتے ہین کہذا۔

ہو المستعان

لقاے
پادری ہادم اللہ
مولوی سید مظہر الطاف امام محمدی مذہب

بعد ادعاے وجب کے مدعا طراز ہون کہ درین ایام فرخندہ
فرجام ہر کارہ ہاے اسلام حضرت خیر الانام مقام لندن
سے خبر جدید لائے کہ جناب ولیم میور صاحب بہادر لفٹنٹ
گورنر مغربی و شمالی نے ایک کتاب جدید بزبان عربی در باب

بطالت دین اسلام ذوالاحترام کے بڑے شد و مد سے تصنیف
کی ہے عیسائیان حال کو اطلاع دی ہے از انجملہ ایک یہہ بھی اعتراض
ہے پر از سوز و گداز ہے قولہ کہ قصہ قوم عاد برباد جو کہ مندرج قرآن مسلم
البیان واجب الاذعان ہے محض بے بنیاد ہے لڑکون کی کہانی ہے
فقط افسانہ زبانی ہے کسی تاریخ یونانی و عبرانی مین اسکا ثبوت نہین بعید از
قیاس ہے نہ افتاد آسمانی ہے معاذاللہ چڑیا چڑونے کی کہانی ہے
الخ جواب لہذا ہمکو آپ سے یہ عرض ہے نے غرض ہے بڑے افسوس
کی بات ہے ہیہات ہے ہیہات ہے کہ شاید صاحب ممدوح نے
عجائب خانہ لندن کے بھی سیر نہین کی ہے سنا جاتا ہے کہ اب
جو چند شہر قوم عاد کے کہین نمود ہوئے ہین اوسپر ایک جماعت شاہ
فرانس اور ملکہ معظمہ دام اقبالہا کی طرف سے واسطے کھود کہاد اور ہموار
کرنے کو مقرر ہوئی ہے چنانچہ اوسمین ایک لوح پتھر کی کندہ خط جلی پر از
زر بعبارت عبرانی برآمد ہوئی ہے اور عجائب خانہ لندن مین دہری ہے اوسمین
بالکل حال پر حال قوم عاد کا جو کہ قبل از حضرت مسیح علیہ السلام تھی تحریر ہے
قدرت رب قدیر ہے کہ بارہ سو ۱۲۰۰ برس کے بعد تصدیق قرآن شریف
و رسالت پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ آلہ وسلم مقام لندن سے ہوئی ہے
عقل خوردہ بین منافقان حال و استقبال کے روتی ہے منکران

رسالت پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و قرآن مجید کو بحر ضلالت مین
ڈبوتی ہے مگر اوسپر بھی ابی تک مسیحیون کی تسکین نہین ہوتی ہے کہ
تکذیب دین اسلام سے باز نہین آتے ہین مشفق من ہم وکیل ہین ہادی سبیل
ہین اپنے آقائے نامدار کے مقدمات سے غافل نہین ہین خبر
لندن تک کی رکھتے ہین بیہودہ نہین بکتے ہین آپ کی طرح کان مین
تیل ڈال کے نہین بیٹھتے ہین کہ فقط سوال ہی کرنے پر کمر باندہے
ہو جواب مین پیٹ پھیرتے ہو خدا نخواستہ کسی بزرگ کی بددعا کا تم پر اثر
نہین ہے جیسا کہ شاہ بوعلی قلندر رحمہ اللہ کے بددعا کی خبر ہے مگر ہان
بقول شخصے خوردنی بیار فوطہ بہم یہ بات اور ہے فقط

پہر اسکے بعد یہہ نامہ لکہا گیا واسطے ملاحظہ ناظرین کے
درج کتاب کرتے ہین کتاب ہذا کو در معنی سے بہرتے
ہین ہکذا۔

نامہ ضروری بجواب
کتاب نغمہ طنبوری

زادلفہ
واقعہ انسپکٹر
صاحب نیٹو کرسچنز

مولویصاحب شفیق شفیق صوری مصنف کتاب نغمہ طنبوری میان عماد الدین

بعد ادب کے کاشف مدعا ہون کہ ایک کتاب مسمی بہ نغمہ طنبوری
ادہوری جوکہ اپنے نہونے دی پوری ادہوری ہے
چہپوائی گوکہ امید آپکی نہ برآئی ہمنے یادری ڈائیلی صاحب
سے پائی لہذا اب ہم جواب دیتے ہین آپکے سوالونکے
جواب اپنے ذمہ لیتے ہین سو اسطیکہ وکیل ہین یا دی ڈیل

ہین مشفق من اول عذر یہ ہے کہ مجتہدان دین مبین وشارع متین حضرت افضل المرسلین معمابازی اور پہیلی فہمی سے علاقہ نہین رکھتے اون لوگون کو تو تلقین علم دین سے فرصت نہین دوسرے یہ کہ جواب خط اول مولویصاحب موصوفہ سے صاف ظاہر ہے کہ بسبب علالت مزاج اور عوائق جسمانی جیسا کہ مولویصاحب نے اپنے خط مین آپ کو لکھا نوبت جواب کی نہ پہونچی تیسرے یہ کہ علمار اسلام ذوی الاکرام انکشاف معما کے واسطے نہین ہین بلکہ ثبوت حقیت دین متین کے واسطے مامور ہین بغض وحسد سے دور ہین پس باین وجہ جناب اجتہاد مآب نے اپنے ایک شاگرد سے جواب لکھنے کی اجازت دی کہ تم جواب اسکا لکھکے بھیجدو اور بسبب علالت کے وہ جواب تمام وکمال ملاحظہ حضور مین نہ آئے تھے کہ مرسل ہوگئے لہذا اگر اسمین کوئی غلطی حسب زعم باطل آپکے واقع ہوئی تو وہ جاے الزام مجتہد صاحب نہین ہوسکتی اور بالفرض محال گمان آپکا صحیح تو بھی آپکی نسبت ناظرین منصفین الزام اس سے بھی بڑھکے دینگے وہ یہ ہے کہ اگر آپنے جوابات سوالات نہ بھیجے تھے اور اونکا جواب بھی جناب ممدوح کی طرف سے آیا تھا اور پھر بھی اونکی تہ تک آپ کو لازم تھا کہ بذریعہ تحریر ثانی کے اونسے تصدیق کرلیتے کہ یہ جواب جو آپکے شاگرد صاحب نے

لکھے ہین یہ آپکے نزدیک از سرتا پا صحیح ہین یا نہین تو مین جواب
لکھکے بھیجدون یا بعد جواب لکھکے بھیج دیتے بلکہ جواب الجواب کا
انتظار کر لیتے جب جواب الجواب بھی آجاتا تب اگر آپ نغمہ طنبوری بجاتے
تو البتہ مناسب تھا جو سنتا وہ کہتا کہ مدعی سچا ہے یا مدعا علیہ مگر آپنے
بلحاظ اسکے کہ جواب الجواب مین بالکل قلعی کھل جائیگی تقدم بالحفظ کو کام
فرمایا کہ سر دست تو مشن مین رسوخ پیدا کر لیجیے داد قابلیت کی دیجیے
کل کی کل کے ہاتھہ ہے اگر یہی زمانہ ہے تو پادریان اہل ولایت
کا ساتھہ ہے وہ لوگ اسقدر مطلب کو ہمارے کیا سمجھین گے سر دست
تو مقدمہ ہٹا بقول مشہور چور کا بھائی گنٹھ کٹا اب آپکے جواب دیتا ہون
اول یہہ کہ آپ اپنے خط مین جسمین کہ جواب کا جواب دیتے ہو لکھتے
ہو **قولہ** کہ اول مین بسم سے والاختتام تک بطور دیباچہ کے جو لکھا
گیا اسکے کچھہ ضرورت نہ تھی جوابات سوال سے خارج ہے اوسکے لکھنے
سے کیا فائدہ حالانکہ اوسمین سے بعض مضمون خدای تعالی کی نسبت
اور بعض آنحضرت کی نسبت ثبوت طلب ہین اسکے بعد مولوی ابوالحسن صاحب
کی شکایت لکھکے لکھتے ہو **الی قولہ** کہ مولوی صاحب کی نظر اس آیہ
قرآنی پر نہ رہی یعنی اہل کتاب سے بطریق احسن بات کرنا چاہیے بہ
انہون نے بطور اقبح بات شروع کی مگر مین ایسا کبھو نہ لکھونگا اور سوال کا

نمبر ۱ کے جواب لکھونگا کہ طوالت کا لام نہ ہوا لخ جواب متفق من یہ کل
عبارت آپ کی آپہی پر منقلب ہوتی ہے یعنے پہلا فقرہ آپکا کہ بسم سے والانعام
تک بعضے مضمون اللہ تعالے اور بعضے آنحضرت کی نسبت ثبوت
طلب ہین سو یاد کرلیجیے کہ ہمنے ان دونون باتون کا ثبوت آپکو
اپنے نامۂ ثالث مسمی بہ تنبیہ الملحدین مین دیدیا ہے کہ جسکے جواب
سے آپ عاجز ہوگئے ہین روے نامبارک کو اشک ندامت سے
دھوگئے ہین اور دوسرا فقرہ کہ مولوی صاحب نے قرآن شریف کی
آیہ کو دیکھا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ اہل کتاب سے بطریق احسن
بات کرنا چاہیے پر انھون نے بطریق اقبح بات شروع کی اسکا جواب
یہ ہے کہ جواب ترکی بترکی ہوتا ہے خیال کیجیے کہ آپکے منصرم مناظر
کتاب نغمۂ طنبوری ادھوری مسمی دیال سنگھ صاحب نے دیباچہ مین
پہلے لکھا یہ سکام وہ کیجیے کہ دشمن بھی رضامند رہے منہ پر اچھا
نہ کہے تو کہیگا دل مین اور پھر جب اختتام کتاب پر آئے تو نے
کل کہا ئے طعن آمیز کلمات زبان پر لائے یعنے صفحہ ۱۰ و ۱۱ مین آپ
لکھتے ہین کہ گویا کمشنر صاحب ہوگئے مقدمہ ندہبی کو مقدمۂ عدالت
قرار دیا مسئولیت سے فرار کیا یعنے فرماتے ہین قولہ کہ اس مباحثہ
مین غلبہ مولوی صاحب کو رہا بجانب حق یعنی مولوی عمادالدین صاحب نے

پہلے خط مین چار شرطین لکھی تہین اوسمین وکا مجتہد صاحب نے جواب
دیا اور دو کو طاق نسیان پر رکھدیا اور سوال نمبر ۱۱ و ۱۲ مین مجتہد صاحب
کی ساری پونجی عیان ہے اسی طرح بہت کچھ لکھنے کے صفحہ ۱۱۴ مین فرماتے
ہین الی قولہ کہ اگر مجتہد صاحب کوئی اڑہائی اینٹ اور اوسارتے تو باقی
ماندہ قلعی کھل جاتے لہذا اب مجتہد صاحب سے پوچھنا چاہیے کہ وہ دلیل اور برہان
کہان ہین غرضکہ آخری فقرہ یہ ہے قولہ کہ وہ حضرت چونکہ لکھنؤ کے رہنے
والے ہین مثل مشہور ہے ایک تو کڑوا کریلا دوسرے نیم چڑھا جواب
مین پوچھتا ہون کہ انصاف کیجیے کہ مباحثہ آپسے اور جناب مجتہد صاحب
سے تہا یہہ صاحب شخص ثالث کیا مجاز تہے کہ ایک عالم نامور کے
شان مین ایسے کلمات بیہودہ زبان پر لائے انجیل کی پابندی بھی
نہ کی جیساکہ حضرت مسیح فرماتے ہین اپنے حواریون کو قولہ کہ جو کوئی تیری
داہنے گال پر طمانچہ مارے تو تو بایان گال بھی پھیر دے الخ لہذا آپ
ہماری طرف سے اونسے کہدیجیگا کہ آپ کیون غیر کی پھٹی مین پانون
دیتے ہین بگلے نے انڈے سیتے ہین آپنے سنا نہین کسی نے
تیتر کا انڈا مرغی کے تلے رکھدیا تہا اوس سے جو بچہ نکلا تو نہ باپ
کی بولی بولتا تہا پٹیلون پٹیلون نہ مرغی کے ککڑون کون بلکہ اپنے
عقدے کہولتا تہا یعنے کہتا تہا سٹیرون سولن اور یہہ فقرہ جو اونہون

فرمایا قولہ کہ وہ حضرت لکھنؤ کے رہنے والے ہین ایک نوکر دو اکریلا
دوسرے نیم جڑہا الخ اسکا جواب یہہ ہے کہ یہہ مثل درست نہ ہوئی
اسواسطیکہ لکھنؤ کی نسبت عام بات ہے اور اگاہ نکا قول جیلا آنا ہے یہہ شعر
ع کمانان کبجو اوتیر مو جوانان شایستہ لکھنؤ پر ہان پنجاب کی نسبت
اہل فارس فرماتے ہین اب ہم آپ کو جتاتے ہین یہہ شعر ع گزر
سلمان ہمہ یک آبی اند ۔ وای بران قوم کہ پنجابی اند ۔ پس اب آپ اونسے
کہیے گا کہ مطبع آفتاب پنج آب کو خاک مین نہ ملایئے قابلیت نہ جتایئے
اونسے پوچھیے کہ آفتاب پنج آب جو آپنے اس مطبع کا نام رکھا
یہہ موزون کہان ہے اسلیے کہ آفتاب زمین سے تعلق کہان
رکھتا ہے اگر کہ یک شب تاب آپ اس مطبع کا نام رکھتے تو البتہ
بجا تھا اسواسطیکہ وہ ایک کرم ہے جو زمین سے پیدا ہوتا ہے
جسے ہماری زبان اردو مین جگنو کہتے ہین اور دکھنی زبان مین پٹ بجنا
اب شستی نمونہ از خروارے مین آپکے جواب الجواب مین چند باتین لطور
جواب کے عرض کرتا ہون کہ دروغ گو را حافظہ نباشد مثل آپ ہی
کے نسبت اصل ہوئی کیا معنے کہ پہلے آپہی نے مجتہد صاحب
کو لکھا ہے قولہ کہ حدیث سے ہمارے مطلب کی ثبوت یا رد ہمین
دلیل نہ لائینگا فقط قرآن سے ثبوت بتایئے گا اور پھر (۶) سوال کے

سورہ بنی اسرائیل کے ۹ رکوع مین سے یہہ آیہ پیش کرکے کہتے ہو یعنی
عسے ان یبعثک ربک مقاما محمودا۔ پس اسکے بعد تفسیر بیضاوی کی نظیر
لاکے کہتے ہو کہ مقام محمود عام ہے ہر مقام کو جسمین عزت ہو اور مکہ
سے مدینہ جاکر حضرت کو عزت ملی مگر ابوہریرہ کی حدیث کی نسبت قرآنی قید
چھوڑکے شفاعت کے مقام مین یہہ مطلق کس دلیل سے خاص کیا
جاتا ہے الخ **جواب** مین پوچھتا ہون کہ بھلا یہہ کون عقلمندی ہے
کہ پہلے آپ ہی نے ممانعت کیا کہ حدیث سے دلیل نہ لائے جاوے
اور پھر یہان اپنے مطلب کے فروغ کے لیے قرآن اور حدیث
کو ملاکے اعتراض کیا مشفق من عام بات ہے کہ جس بات کی رسمی ممانعت
کرے اوپر اوسی بات کو اپنے مطلب پر دلیل لاوے یہ کونسی منطق کا
قاعدہ ہے اس سے کیا فائدہ ہے اور تفسیر بیضاوی کا مطلب
یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مقام محمود ملا یعنے مقام شفاعت
کبرا جسکو مقام محمود کہتے ہین ملا یہہ مقام کسی نبی کو نہین ملا تھا اسمین آپہی ممتاز
کیے گئے جیسا کہ ظاہر ہے کہ کل ابتدا محشر مین نفسی نفسی کہتے ہوے
آوینگے اور جناب خاتم نبوت امتی امتی کہتے ہوے تشریف لاوینگے
دیکھو مواہب لدنیہ مین لکھا ہے قولہ یعنے مفسرین کا اسپر اتفاق ہے
کہ کلمہ عسے کا جناب باریکی طرف سے واجب ہوا کرتا ہے اسواسطے

کہ کلمہ عسے دال ہے اتباع پر اور محال ہے کہ جناب باری تعالے
کسیکو طمع دے اور امیدوار فرماوے اور پھر محروم رکھے
پس یقین ہوا کہ اللہ جل شانہ بالضرور ہمارے سرکار ابد قرار کو مقام محمود
مرحمت فرماویگا اور واحدی نے کہا ہے کہ مفسرین نے اجماع کیا
ہے اسبات پر کہ مقام محمود مقام شفاعت کا نام ہے اور محمود
اسواسطے کہتے ہین کہ جب ایسے اضطرار کی حالت مین یعنے حشر مین
اولین اور آخرین سب بیقرار ہونگے اور سب انبیا علیہم السلام جواب دیدینگے
اسوقت ہمارے حضور شفاعت کرین گے اور عزت ظاہری سے جو آپ
مراد لیتے ہین کہ مکہ سے مدینہ مین عزت حاصل ہوئی سو یہ خیال خام ہے
دنیا کی عزت سے یہان عزت نہین مراد ہے جیسا ولیم میور صاحب اپنی
تاریخ کلیسا کے صفحہ ۲۰ مین لکھتے ہین قولہ کہ یوحنا کی ماں نے یسوع سے یہہ درخواست
کی تھی کہ میرے دونو بیٹے سب کچھ چھوڑ کے تیرے پیچھے ہو لیے ہین
کیا ملیگا الخ یعنے حضرت مسیح نے جو فرمایا تھا کہ بادشاہت ملیگی تو بادشاہت
سے وہ لوگ بادشاہت دنیوی سمجھے تھے نہ اخروی پس چونکہ آپ
انہین حواریون کے مقلد ہوے ہین ایسا ہی کچھ مفسرین قرآن کا
بھی مطلب سمجھے ہو سو یہ محض غلط ہے ہماری سرکار ابد قرار نے دولت
وحشمت دنیوی کو نجس العین بتایا ہے الدنیا جیفۃ وطالبہا کلاب

فرمایا ہے پس اسی قرینہ کو آپ اپنے کل تجویز پر لگا لیجیے گا اب تیسرے چوتھے سوال کے جواب کا جواب یعنی آپ فرماتے ہین قولہ کہ (۳) سوال کا جواب بھی تسلی بخش نہین ہے بلکہ نادرست ہے قرآنی قرینہ کی بابت جو ہمنے عرض کیا تھا اوسکا جواب آپنے یہ دیا کہ نظم قرآنی چونکہ عثمان کی نظم ہے اسلیے قابل اعتبار کے نہین ہے اس آپکے بیان سے سارا قرآن معتبر ہوگیا کیونکہ جب اوسکے نظم نظم الٰہی نہین ہے بلکہ عثمان نے اپنی مرضی کے موافق اون آیتون کو جو اوسمین ہے جوڑا ہے تو اس صورت مین وہ ساری کتاب بگڑ گئی اب اوسکے کسی قرینہ کا اعتبار نرہا اوسکا سیاق کلام درست نہین ہے اب اوس سے مسائل اخذ کرنے درست نرہے مگر مین آپ کی اس تحریر پر کہ نظم قرآنی نظم عثمانی ہے اعتراض نہین کرتا بلکہ قبول کرتا ہون کیونکہ یہ سچ بات ہے اور ضرور قرآن کی نئے ربط عبارت آپکے قول کی مؤید ہے لیکن مشکل یہ ہے کہ اگر کوئی سنی مسلمان آپ سے پوچھے کہ جب عثمان خلیفہ ہوگئے تھے اور حضرت علی بادشاہ ہوئے تھے تو انہون نے قرآن کی نظم کو پھر درست کیون نہ کیا لہذا یا تو وہ اس نظم عثمانی قرآنی کو صحیح جانتے ہونگے یا وہ بھی عثمان کے گناہ مین شریک ہوئے مجھے نہین معلوم کہ شیعہ لوگ اسکا کیا جواب دینگے الخ **جواب** واہ کیا خوب الزام آپنے جناب

مجتہد صاحب کو دیا ہے پادریان حال کو خوش کیا ہے ایسا صاحب اول تو شاگرد
کی خطا اوستاد کی خطا نہین تصور کیجاتی ہے بس اسی مقام پر یہہ بات
یاد آتی ہے آپنے سنا نہین کہ زنجیر آہنی کو دیمک نہین کہاتی ہے
دیکھو یہہ تجویز آپ کی آپہی پر منقلب ہوئی جاتی ہے یاد کیجیے کہ آپنے
مباحثہ اتفاقی جو کہ مقام امرتسر مین حافظ ولی اللہ صاحب سے اور آپسے
ہوا تھا اور پہراد سے آپہی نے چھپوایا ہے ہمنے پادری فک صاحب
سے پایا ہے اوسمین آپنے بزبان خود عبدالرحمن بخاری مجمع عام مین
مولوی صاحب موصوف سے فرمایا ہے قولہ کہ یہ انجیل مسیح پر نازل
ہوئی آپکا فرض ہے ہمارا تو یہہ قول ہے کہ جنپر نازل ہوئی اونہین نے
قلمبند بھی کیا ہے یعنے حواریون پر نازل ہوئی اور انہین نے قلم بند
بھی کیا ہے الخ اب فرمایئے کہ اس آپ کے بیان سے ساری
انجیل جعلی ہوگئی صفحہ صداقت سے دہوگئی اوسکا کوئی قرینہ اور سیاق
کلام درست نہ رہا مگر مین اس آپکے بیان پر معترض نہین ہوتا بلکہ قبول
کرتا ہون کہ ضرور اوسکی عبارت سے ربط سراسر خبط آپکے کلام بدانجام کی
مؤید ہے مگر مشکل یہہ ہے کہ اگر کوئی رومن کاتھلک عیسائی تمہارے
بھائی تمسے پوچھے کہ جب اول حواری حضرت متی مرگئے تھے اور
دوسرے مرقس یا لوقا اونکے قائم مقام ہوے منادی کرنے لگے

کوئی آخرت پر قدم دھرنے لگے تو انہون نے وہ نسخہ انجیل اصلی جو کہ
حضرت مسیح کو بارگاہ باری سے ملی تھی حاصل کر کے کیون رواج نہ دیا
مسلمانون کو ہمپر ہنسایا آپ کو بدنام کیا لہذا یا تو اس انجیل جعلی کو وہ صحیح
جانتے ہونگے یا وہ بھی بقول آپکے اونکے گناہ مین شریک ہوے
یا نائب عزازیل ٹھیک ٹھیک ہوے مجھے نہین معلوم اسکا جواب آپ
کیا دین گے یا تکذیب انجیل مروجہ مان لین گے حضرت من گفتگو متقدمین کے
قول پر ہوتی ہے متاخرین کے قول پر نہین ہوتی ہے دیکھو جب
اول عملداری انگریزی یہان ہوئی تو سمسن صاحب ڈپٹی کمشنر صاحب لکھنؤ
نے اسی باب خاص مین ایک استفتا باین مضمون کہ یہی قرآن ہے
جسکو تمسک کیا ائمہ اطہار نے اور اہلبیت جناب سید الابرار نے یا وہ
کوئی اور قرآن ہے لکھہ کے جناب غفران مآب مولوی سید محمد صاحب
مجتہد العصر لکھنؤ سلطان العلما والد ماجد مولوی سید علی محمد صاحب دام
برکاتہ سے پوچھا تھا اور مولوی صاحب نے یہی تحریر فرمایا ہی قولہ
کہ بلاشک یہ وہی قرآن ہے جو کہ اللہ تعالے نے اپنے حبیب کو بھی
دیا تھا الخ چنانچہ کتاب طعن السنان من جرح القرآن مین موجود ہے
دیکھ لیجیے علماء سعادت شعار کو الزام نہ دیجیے اور قدماے علماے
حضرات شیعہ امامیہ کا بھی یہی قول چلا آتا ہے کہ جس سے کتب احادیث

ملحوظ ہین لہذا واسطے اطمینان خاطر عناد آنرا بھی ہم پہلے ہی لکھ چکے ہین مگر اب پھر کر لکھے دیتے ہین کہ شاید آپ سہو کر گئے ہون اسلئے کہ دروغگو کو حافظہ نہین ہوتا قول اول محمد بن حسن جرجانی جو کہ بڑے محدث فرقہ امامیہ حضرات اثنا عشریہ کے گذرے ہین انہون نے ایک رسالہ اپنے بعض ہمعصر کی رد مین لکھا ہے اوسمین لکھتے ہین قولہ ہر سہ کہ تتبع اخبار و تفحص تواریخ و آثار نمودہ بعلم یقینی میداند کہ قرآن غایت اصلی درجہ تواتر بودہ و آلاف صحابہ حفظ و نقل میکردند آنرا و در عہد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجموع و مؤلف بود الخ پھر بقول دوم صاحب مصائب النواصب نے لکھا ہے قولہ یعنے جو لوگ کہ نسبت کرتے ہین ہماری طرف کہ شیعہ کہتے ہین قرآن مین کچھ تغیر ہوا سو یہ قول جمہور امامیہ کا نہین ہے قلیل گروہ قلیل ہین جنکا اعتبار نہین الخ اب فرمایئے جبکہ یہ مسئلہ ہے تو متقدمین کا قول اخیر سمجھا جاویگا یا متاخرین کا اور پھر جیسا کہ مجتہد صاحب نے خود اپنے خط مین عذر معقول تحریر فرمایا ہے کہ بسبب علالت مزاج کے مین نے اپنے ایک شاگرد سے جواب لکھوایا لکو وہ بھی علم تھے مگر علم مناظرہ اور ہے اور علم عربی دانی اور ہے مقدمات کی صحت وکلا سے پوچھنا چاہیے نہ علما سے مثلاً ابھی آپ سے کوئی پوچھے کہ آپ بڑے مباحث ہین

اور عالم ہین تو فرمایئے کہ تیل تلون سے کیونکر نکلتا ہے تو آپ کیا
بنا سکین گے بلکہ ہنسین گے پس مناسب ہو کہ پہلے اپنے اصول کو درست
کر لیجیے تب فروعات مین قدم دیجیے دیکھو پادری تیامبٹلی صاحب
کی کتاب جو کہ بڑے عالم علماء رومن کاتھلک کے ہین اور طامس انگلس نے
اوسی انگریزی سے اردو مین ترجمہ کیا ہے اور مقام لشکر گوالیار مین ۱۸۵۱ء
مین چھپوایا ہے اور مرأت الصدق نام رکھا ہے آپکی انجیل مروجہ کی نسبت
تحریر فرماتے ہین نوشتہ کندہ آپکو اب ہم بتاتے ہین مگر آپ وہ باجیا
ہین کہ اب بھی نہین شرماتے ہین قولہ صفحہ ۱۶۹ اگر کماتولیک ظاہر کرتے ہین
کہ کتاب مقدسہ کو جیسا کہ ہر ایک شخص اپنے فہم سے سمجھتا ہے ایمان کا
کافی قاعدہ نہین ہے اسلیے انسان کو خدا کی بادشاہت مین نہین پہونچا
سکتے ہین اور یہہ کہ کتاب مقدس کافی قاعدہ نہین ہے عقل سلیم باسانی
دکھلا سکتی ہو کیونکہ انسان اپنا ایمان اپنی سمجھ کے موافق کتب مقدسہ
پر اگر منحصر رکھے تو ضرور ہے کہ وہ چھ چیزون مین کلیہ دلجمعی اور دریافت
حاصل کرے اول یہہ کہ بضرور معلوم کرے کہ کتاب جو وہ اپنے ہاتھہ مین
رکھتا ہے در اصل کتاب مقدس صحیح ہے یا نہین دوم یہہ کہ اوسکے
پاس سالم کتاب ہے کہ نہین سوم یہہ کہ کتاب مقدس الہامی اور خدا کے
ارشاد سے ہے چہارم یہہ کہ کسی نے کتاب مقدس مین غلطیان درج

نکی ہون پیچھے یہ کہ وہ اوست سمجھ سکتا ہو ششم یہ کہ سب چیزین جو بجات
کے واسطے کافی ہون پہلے یہ کہ بالضرور معلوم کرے کہ کتاب جو وہ
اپنے ہاتھ مین رکھتا ہے دراصل کتاب مقدس صحیح ہے اچھا کوئی پروٹسٹنٹ
اپنی خاص رائے و تمیز سے کہہ نہین سکتا کیونکہ کتاب مقدس فقط ایک کتاب
ہے مروہ حرفون سے بھری ہوئی اور اپنے حق مین گواہی
نہین دے سکتے سوائے اسکے عالم فاضل سب جانتے ہین کہ اورشلیم
کی ہیکل اور شہر کے ساتھ وہ کتاب مقدس جو موسے اور قدیم پیغمبرون
کے ہاتھ کے جو لکھے ہوئے تھے نبوقدنضر کے عہد مین اسیرین
کی چڑھائی مین تاخت و تاراج ہوگئین اور اگرچہ اوسکی نقل مطابق اصل اسیرانی
نے پھر موجود کیا تھا مگر یہ نقل بھی انطاکس کے ظلمون کے
وقت مین لٹ گئین پس ایک شخص اپنی خاص رائے و تمیز سے نہین
کہہ سکتا ہے کہ کتاب جو اوسکی پاس ہے سچی اور اصلی ہے کہ نہین دوسرے
یہ کہ جس وقت کسی پروٹسٹنٹ کے پاس کتاب مقدس ہوتی ہے وہ
خواہ مخواہ یقین کرتا ہے کہ اوسکے پاس کتاب ممدوح پوری ہے
کیونکہ جو کوئی حصہ اوسکا کم ہے تو بیشک اوسکے پاس ایک جزو ہے
اور کلام الٰہی کا کل نہین ہے اب مین پروٹسٹنٹون کو دکھلا سکتا ہون
کہ کتاب مقدس مین بہت حصے گم ہین کیونکہ ایک عالم ثابت کرتا ہے

اکثر سے کم بیس کتابین جلد مقدس کی کھوئی گئی ہین اگر تمھین میری بات
مین کچھ شک ہو تو اپنی کتاب مقدس مفصلہ ذیل کے صحیفون اور متنون
مین دیکھو اور ڈھونڈھو گنتی کی کتاب باب ۲۱ - آیہ ۱۴ **قولہ** یعنے یہ خداوند
کے جنگ کی کتاب مین لکھا ہے الخ یہ کتاب کہان ہے پھر جوشوا کا باب
۱۰ آیہ ۱۳ **قولہ** یعنے کیا یہ جاشار کی کتاب مین نہین لکھا ہے الخ یہ کتاب
بھی کھوئی گئی پھر دیکھو پہلی کتاب صموئیل کے باب آیہ ۲۵ **قولہ** یعنے صموئیل
کی بادشاہت کا طور اور قاعدہ قوم سے کہا اور کتاب مین لکھہ کے رکھا
الخ یہ کتاب بیبل مین کہان ہے پھر پہلے سلاطین کی کتاب باب آیہ
۳۲ **قولہ** یعنے سلیمان نے تین ہزار تمثیلین بنائین اور اوسکے مزامیر ایک
ہزار تھے الخ بس یہ مزامیر کدھر گئے **اقول** اسطرح بیس کتابین معہ آیہ و باب کے
پادریصاحب فشاندہی کرکے لکھتے ہین **قولہ** اور بھی بہت کام ہین جو عیسیٰ
مسیح نے کیے اگر وہ جدا جدا قلمبند ہوتے تو مین گمان کرتا ہون کہ کتابین
جو لکھی جاتین تو دنیا مین نہ سماتین الخ پھر اوانجیل یوحنا کا باب آیہ ۲۵ **قولہ**
وے کنسٹن ترافن کی بابت اپنی تحریر مین لکھتا ہے **الی قولہ** کہ یہودیون نے
توراۃ مین سے بہت کتابین غائب کردین تاکہ انجیل مقدس مطابق اوسکے
معلوم نہو بس پروٹسٹنٹون کے پاس کتاب مقدس پوری نہین ہے
بلکہ کلام ربانی کا ایک چوتھا حصہ ہے مسٹر ڈوائین ایک پروٹسٹنٹ فاضل نے

کونسل کے لارڈ کے لوگون کو لکھا ہے اور نئی ترجمہ کی درخواست کی ہے
چنانچہ وہ کہتا ہے کہ انجیل مقدس کا ترجمہ جو کہ اب انگلینڈ مین ہے غلطیون
سے بھرا ہے الخ غرضکہ اور بہت باتین ہین اگر مین سب لکھون تو یہ نامہ ایک ضخیم
کتاب ہو جاوے یقین ہے کہ آپ کے کتب خانہ مین نہ سماوے تو
پھر فرمایئے کہ آپ جو بطالت قرآن و اسلام مین گفتگو کرتے ہو یہ کون
دانائی ہے فضیلت پناہی ہے ہر چند کہ آپ کا سمند قلم بطالت اسلام
مین نہایت غرق ریز ہی خاک بیز ہے مگر ہمارا ابھی قلم آپ کی نسبت دوڑون
اور تیز ہے کہ آپ کو بھی اوس سے گریز ہے بقولہ کیلے پر کہ ابھی تند تیز ہے
اور قرآن کے باب مین آپکی انصاف کیجیے کہ آپکا ظالم بے بدل مسٹر جانڈلو
نیوٹ صاحب باشندہ لندن نے جواب کتاب مظاہر الحق بروایت معتبر
و صحت مشتق در باب بریت تمت یہود و نصاریٰ لکھی ہے اوسکے صفحہ
۱۰۱ مین لکھتا ہے قولہ منجملہ اور فضائل و مناقب قرآن کی جسمین اور سے
فخر و مباہات کرنے بجا ہی دو فضیلتین بہت بڑی ہین ایک فضیلت تو یہ
ہے کہ جس مقام پر حق تعالیٰ کا ذکر ہی بڑی تعزیم و احترام اور بڑی عظمت
اور ہیبت کے ساتھ ہے اور کسی جگہ پر اوسکے ذات پاک کی طرف عیوب
اور شہوات انسانی نہین منسوب کیے ہین اور دوسرا شرف یہ ہے کہ جملہ
خیالات باطلہ و الفاظ رکیکہ اور خیالات لغو اور حکایات یہودہ سے

منزہ ہے لیکن افسوس یہہ ہے کہ کتب یہود یان ان عیوب صریحہ
سے اور مناقص سے مامو ہین واقع ہین قرآن ان عیوب واضحہ سے
ایسا مبرا ہے کہ ابتدا سے انتہا تک پڑہیو کہین کسی امر رکیک اور
بیحیا کا شائبہ بہی نہ پائیے گا الخ اقول دیکہو جب مدعی خود ابطال دعوی کا
اقبال کرے تو ڈگری کسکے حق مین ہونا چاہیے اسکا تو جواب ہمین
بتایئے پادریان واقع امرتسر کا مال البہ فریبی سے نہ کہائیے مشفق من
بڑے افسوس کی جاہے تعجب آمیز ماجرا ہے کہ آپسا عالم بطمع دنیا
دنی ادہر جاوے اور ادہر سے اتنا بڑا محقق عالم عیسائی ادہر آوے
اگلون نے سچ کہا ہے ؎ حسن ز بصرہ بلال از حبش صہیب از روم ؎
زخاک مکہ ابوجہل این چنین معصوم است ؎ اسیطرح پانچوین سوال کا جواب جو دیا
ہو محض واہیات ہے ہکذا اقولہ پانچوین سوال کا جواب یہہ ملا کہ قرآن مین کوئی
آیہ اس مضمون کے نہین ہے کہ جسمین حضرت نے فرمایا ہو کہ مین
شفاعت گناہگاران کرونگا لیکن حدیث مین اور اجماع سے ثابت
ہے یہہ جواب آپکا نہایت درست ہے بیشک قرآن مین کوئی آیہ
ایسی نہین ہے اور یہہ بہی سچ ہے کہ احادیث اور اجماعات سے اسکا
ثبوت دیا جاتا ہے پس جبکہ ضرورت شفاعت اور تخصیص شفیع قرآن کے
برخلاف حدیث و اجماعات سے ثابت ہے تو کس طرح ہو سکتا ہے

کہ کوئی عقلمند اس ساری بنیاد کو حدیثون اور اجماعات کی تراشے ہوے
پر قبول کرے گا ایمان تو قرآن پر لاوے گا اور عقائد حدیثون اور
اجماعات کی تراشی ہوے پر کہیگا الخ جواب دیکھیے اسمین کتنا
ایر پھیر آپنے کیا ہے جواب دہندہ کو کیا خوب الزام دیا ہے یعنے
قرآن مین کوئی آیہ اس قسم کی نہین ہے کہ جسمین آنحضرت نے
فرمایا ہو کہ مین شفاعت گناہگاران کرونگا ایسا صاحب مین پوچھتا ہون
کہ قرآن شریف معاذ اللہ کیا آنحضرت کی حدیث ہے کہ اوسمین آنحضرت
فرماتے کہ مین شفاعت گناہگاران کرونگا جیسا کہ بموجب مقولہ آپکے
کہ انجیل حواریون پر نازل ہوئی ہے اور انہین نے قلمبند بھی کیا ہے
جناب من قرآن خاص اللہ جل شانہ کا کلام ہے اوس سے ہم لوگ
یہ مسئلہ شفاعت سید المرسلین اخذ کرتے ہین کہ اللہ تعالے جل شانہ آیت
الکرسی مین جانب جناب رسالت مآب یون ارشاد فرماتا ہے یشفع عندہ
الا باذنہ پس ثابت ہوا کہ آپ کو مقام شفاعت کبرا بھی عنایت ہوا ہے
اب آپکو چاہیے کہ اسیطرح شفیع ہونا کسی اور انبیاء ماسبق کا کتاب اللہ
سے ثابت کیجیے مگر آپ اس مقام پر ضرور یہہ عذر کرین گے کہ یہہ
حکم عام ہے یعنے جسکو خدا حکم کریگا وہ شفاعت کر سکتا ہے کچھ
خصوصیت ہمارے حضور اقدس کی نہین لہذا ہمکو مناسب معلوم ہوا

کہ خاص حکم شفاعت تامہ کو جو کہ جناب باری کی طرف سے ہمارے سرکار
ابد قرار پر صادر ہوا ہے پیش کرین وہ یہہ ہے یارہ والمحصنات سورہ نسا
رکوع دہ مین اللہ جل شانہ فرماتا ہے ولو انہم اذ ظلموا انفسہم جاؤک فاستغفر اللہ
واستغفر لہم الرسول لوجدا اللہ توابا رحیما ترجمہ اور اگر اون لوگون نے جو تقصیر اپنا
برا کیا تھا آتے تیرے پاس پھر اللہ سے بخشواتی اور رسول اونکو بخشواتا
اللہ کو پاتے معاف کرنیوالا مہربان الخ اب فرمایئے اسمین تو اجازت تامہ
ہمارے حضور اقدس کو اپنی حیات مین دنیا ہی مین حاصل ہوگئی چہ جائکہ آخرت
مین سبحان اللہ آپکے شجر عادت نے دوستی کا پھل دیا کہ جو باتین عوام
نہ جانتے تھی وہ بھی آپکے سوالون سے ہویدا ہوگئین کسی نے سچ کہا
ہے ؎ دشمن دانا کو بھائی جانیے ۔ یار نادان کا نہ کہنا مانیے +
اب یہ فقرہ آپکا کہ ایمان تو قرآن پر لائے اور عقائد محدثین اور اجماعات
کے تراشنے ہوئے پر رکھے الخ یہ بات آپکی علمیت اور قابلیت کو بالکل لغو
کرتی ہے اسلیے کہ قدماے عیسائیہ نے یہ عقیدہ تراشا ہے کہ مسیح ہمارے
گناہونکا کفارہ ہوا اور سبکے بدلے گناہون کی سزا آپ پائے اور سولی
پر چڑہا اور مدفون ہوا اور جہنم مین گیا الخ اب کہیے مین استفسار کرتا ہون کہ بھلا
ایک ایک گناہ کے سرزد ہونے سے کل انبیاء علیہم السلام تو قابل شفاعت
کے نہ رہے تو پھر حضرت مسیح علیہ السلام باوصف اوٹھانے تمام عالم کے

گناہون اور معاذ اللہ ملعون ہونے اور جہنم مین جانے اور سزا پانے کی
کیونکر اور کس دلیل سے شفیع گناہگاران ٹھہرائے گئے حالانکہ اونکے
واسطے کوئی پادریصاحب یہان سے لندن وامریکا تک یا کوئی گرو جی
ہندی یا سندی یا پنج آبی یا دوآبی تالی الان کفارہ نہین ہوا ہان یہہ حکایت
جو کہ پادری جان ملہر صاحب کی کتاب جو ۱۸۳۰ عیسوی مین چھپی ہے
حکایت تھوڑا عرصہ ہوا کہ جوآنا سوٹ کوٹ نے فرنگستان مین دعوے
الہام کا کیا اور کہا کہ مین وہ عورت ہون جسکے حق مین شیطان کے
خطاب مین خداے تعالے فرماتا ہے **قولہ** ورس ۱۵ باب ۳ کتاب
پیدایش مین یون ہے وہ تیرے سر کو کچلے گی) اور باب ۱۲ مشاہدات
مین یون ہے **قولہ** اور ایک بڑا نشان آسمان پر نظر آیا کہ ایک عورت
سورج کو اوڑھے ہوئے اور چاند اوسکے پانون کے تلے اور
اوسکے سر پر ۱۲ ستارون کا تاج وہ عورت حاملہ تھی اور درد سے چلاتی اور
بچے کو جنے کو تڑپتی تھی اور کہتی تھی کہ مین شیطان کا سر کچلون گی اور مجھے
حضرت عیسے کا حمل ہے الزا **اقول** کہتے ہین کہ اس عورت کے
بہت سے مسیحی معتقد ہوگئے تھے میری غرض اس بیان سے یہ ہے
کہ شاید آپ فرماوین اور یہہ حکایت لاوین کہ اس سے جو فرزند آسمانی پیدا
ہوا تھا وہ باپ کے واسطے کفارہ ہوا تو پھر مجھکو یہہ عذر ہے کہ حضرت

مریم علیہا السلام کو توحسب مقولۂ عیسائیان روح القدس سے حمل رہا تھا
اور اس عصمت مآب کو حضرت مسیح علیہ السلام سے حمل رہا مگر حیف ہے
کہ یہ نہین معلوم ہوتا کہ اس حمل پاک سے کوئی لڑکا یا لڑکی پیدا ہوئی تھی یا نہین
اور صورت پیدا ہوئے ہین اوس عصمت مآب کے معتقدون کے نزدیک
اوس مولود مسعود کو رتبۂ الوہیت کا مثل باپ کے حاصل تھا یا نہین اور لقب
خدائی کا نسبت اوس مولود کے پلٹتا تھا یا نہین یا معاذ اللہ اوس نکبخت
غیبانی زن آسمانی کو ہوسکا کی بیماری تھی کہ بروقت تولد فرزند کے ایک بیم
اخراج کر گئے کچھ معلوم نہین ہوا تو پھر کیا جواب دیجیگا ۱۲ حسب تشخیص اہل ہند
جو کہ ذی شعور ہین نور ایمان سے مامور ہین وہ کہتے ہین کہ اس شخص کو مالیخولیا
ہوگیا ہے غرضکہ اسیطرح کل کتاب آپ کی ایک فصل عبث اہنگ بیمعنی لایعنی
ہے اوسکا جواب دینا اوقات ضایع کرنا ہے عام بات ہے کہ دیگ مین
ایک ہی چانول ٹٹولتے ہین عقدہ بخته وخام کا کھولتے ہین بس اب سید
کلب باقر صاحب کے سوالات کے جوابات جو آپنے دیے ہین اوسمین جو
ہم درآئے تو مناسب معلوم ہوا کہ ایکایک کا جواب ہمکو بھی دینا چاہیے جو
منصف دیکھے وہ آپکو زیادہ گو بتائے کہ آپنے سر پیٹنے شیخی مارتے ہین ہم
مارتے ہین تو دوسرون سے شیخی نکلواتے ہین بگڑی بات کو پھر سے
سنوارتے ہین پہلے پیشگوئین سوال کا جواب آپ یہ دیتے ہین کہ

کہ یہہ کیا خوب سوال ہے ایسا سوال ہمسے کسی نے نہین کیا سو بیز
رہت رہت کہتا ہون ذرا غور سے سنیے الی قولہ آپ کہتے ہین
یہہ جو سوال ہے اسکے تین حصہ ہین اول یہہ کہ آنحضرت کی نبوت کا
انکار ہم لوگ کیون کرتے ہین دوم یہہ کہ ادلۂ عقلیہ ونقلیہ سے آنحضرت
کی نبوت ثابت ہے سوم آنکہ توریت وانجیل وغیرہ مین اونکے وجود
وبجود کے بشارت ہے اسپر آپنے جواب دیا ہے قولہ کہ تیسرے
حصہ کا جواب تو یہہ ہے کہ انجیل وتورات وغیرہ سب پیغمبرون کی کتابین موجود ہین
آپ مہربانی کرکے وہ آیات نکال کے دکھاوین جہان جہان پر اونکی بشارت
موجود ہے پھر کہتے ہو کہ کتاب مکاشفات کے ۹ باب کے سوا
آنحضرت کا ذکر کہین نہین ہے اور وہ ذکر تو اونکے حق مین اچھا
نہین ہے اگر آپکو گمان ہو کہ بعض علماء محمدیہ نے بیبل سے بعض
آیات بگمان خویش آنحضرت کی بشارت بنا رکھی ہے اور واضح رہے
کہ اہل اسلام کے مصنفون مین سے سب سے زیادہ مولوی رحمت اللہ
صاحب نے ازالۃ الاوہام مین حضرت کی بشارت کا ذکر کیا ہے اور انہون
نے ۲۳ مقام بیبل کے اس مطلب پر پیش کیے ہین پر اون
تیئیس ۲۳ مین سے ایک بھی درست نہین ہے بندے نے اپنی
کتاب تحقیق الایمان مین اوسکا جواب مفصل لکھدیا ہے اور خوب

ثابت ہو چکا ہے کہ حضرت کی بشارت اون کتابون مین ہرگز ہرگز
نہین ہے پھر کس طرح سے دعوی کرتے ہو کہ بشارات موجود ہین
بالفرض اگر ہے تو ہمین بتلاؤ مگر جو مقام کہ پیش کرو پہلے تحقیق الایمان
مین اوسکا جواب دیکھ لو پھر دیکھو تا کہ طوالت کلام نہو الخ جواب مشفوع
من اسی لحاظ سے کہ طوالت کلام نہو اسی حصہ مین تینون حصون کا جواب
ہم ختم کیے دیتے ہین مگر شرط یہہ ہے کہ دوسرے اور تیسرے حصہ
مین جو دس دلیلین آپنی در باب عدم ثبوت رسالت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم لکھے ہین اور پھر صفحہ ۱۹ مین اقرار کرتے ہو کہ ہمنے کبھو نہین سنا
کہ آنحضرت کے نبوت پر ادلہ عقلیہ ونقلیہ دنیا مین کہین موجود ہین اگر
آپ سنا دین گے اور وہ صحیح بھی ہونگے تو ہم ضرور پھر مسلمان
ہو جاوین گے یہہ میرا اقرار آپ سے اور سب علماے اسلام سے ہے
اگر آپ دے سکتے ہون تو زہے نصیب ضرور اب وہ دلیلین بیان
فرماوین انتہی کلامہ الجواب حضرت من عرصہ ہوا کہ ہمنے ثبوت نبوت آنحضرت
مین نامہ چراغ ہدایت جو کہ بجواب آپ کے کتاب تحقیق الایمان
ضعیف البیان کے لکھا ہے اور رجسٹری کرا کے فقط بلحاظ اسکے
کہ شاید آگے پیچھے آپ انکار نہ پہونچنے کا درمیان مین لاوین جو کوئی
ہماری تحریر کو پیش کرے اوسے آپ جھٹلاوین مقام قصبۂ انام سے

بھیجا ہے اور ہمین بالکل ثبوت نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا حسب نشاندہی کتب عہد عتیق وجدید کس شان وشوکت سے کیا ہے
جسکا جواب آپنے آجتک نہین دیا ہے دہن نامبارک کو سوزن معقولیت
سے سیا ہے اور پھر اوسپر یہہ دعوی ہے اس حرکت لغو کی کیا
دوا ہے مگر خیر پھر ہم قلم اوٹھاتے ہین سوائے مولوی رحمت اللہ
صاحب کی بشارات واقعی جتاتے ہین وہ یہہ ہین اقول ابھی چند روز کا
نہ ہوا ہوگا کہ ہم بطور دورہ بمقام رائے بریلی واقع ملک اودہ مین گئی
تھے چنانچہ وہان ایک نیٹو کرسچن مسمی آپکے از عقل خدا شناسی تا
مسمی قلب صاحب نہایت تیز بطالت اسلام مین بشدت غرق زر
کر معقولیت سے گریز بہت وہم وہام سے دعوی کرکے مقام مذ
یاد دیا صاحب مین بہ ہمراہی خود پادری صاحب ہمسے دربار کیا بعد گفتگو
زبانی کے جب مبہوت ہوے تو فرمانے لگے شرمانے لگے بعد برخا
جلسہ کے یہہ چار سوال قلمبند کرکے بمصحب سید علی حسین صاحب واعظ
محمدی جو کہ ہماری طرف سے وہان وعظ کہنے کو مامور ہین صاحب
عقل وی شعور ہین بھیجے لہذا وہی سوال اور اونکے جواب اسمقام
آپ کو پیش کرتا ہون کہ شاید اب کے آپ قول کے سچے ہون طمع
دنیا سے ہاتھہ اوٹھاوین شرماجاوین پھر ادھر آجاوین اور یا جواب باصو

تحریر فرماوین ابلہ فریبی سے ہاتھہ اوٹھاوین میان عزازیل سے

بھیجا چھوڑاوین

وہو ہذا

جوابات سوالات پادری فلپ صاحب

واقع رای بریلی

سوال اول قرآن کا منجانب اللہ ہونے کے کیا دلیل ہے سوال دوم محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چال وچلن کے بیان مین کہ اونکا چال و چلن موافق اور نبیون کے تہا یا نہین سوال سوم محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیغمبر خدا ہونے کی کیا دلیل ہے سوال چہارم کس نبی نے اونکی پیشین گوئی کی ہے کہ وہ برحق نبی تھے الخ جواب سوال اول کا جواب سوال دوم سے تعلق رکہتا ہے لہذا پہلے سوال دوم کا جواب قلمبند کیا آپ کو دیا وہ یہہ ہے اقول کہ محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نبوت پر تورات جسکو آپ کتاب اللہ جانتے ہو موافق خبر قرآن شریف کے

ناطق ہے دیکھو قرآن مین خبر ہے مثلہم فی التورات ومثلہم فی الانجیل لہذا پہلے ثبوت تورات سے لیجیے سفر خامس توریہ کتاب استثناء کے ۱۸ باب کی آیہ ۱۸ اقولہ یعنے اللہ تعالی حضرت موسی علیہ السلام سے ارشاد کرتا ہے کہ مین اونکے لیے اونکے بھائیون مین سے تجہہ سا ایک نبی

قائم کرونگا اور اپنا کلام اوسکے منہ مین ڈالونگا اور جو کچھ مین اوس سے
کہونگا وہ سب اوسے کہیگا اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتون کو جنہین
وہ میرا نام لے کے کہیگا نہ سنیگا تو مین اوس سے مطالبہ کرونگا الخ اب
دیکھو پادری فنڈر صاحب نے میزان الحق باطلہ مطلق مین سب الفاظ مین تاویل
کے ہر چند کہ وہ بھی ماروں گھٹنا پھوٹے آنکھ ہے مگر یہ لفظ کہ اپنا کلام اوسکے
منہ مین ڈالونگا چونکہ اسمین تاویل ہو ہی نہ سکتی تھی دم کو لے رہے
ہین یعنے مطلب اس سے یہ ہے کہ کل انبیاء ماقبل کو کلام الٰہی سکھلایا ہوا
ملے مثل تورات و انجیل و دیگر صحف وغیرہ مگر ہمارے پیغمبر صاحب صلوٰۃ
اللہ علیہ کو تمام قرآن شریف زبانی حضرت جبرئیل علیہ السلام کے نازل فرمایا
گیا فقط باین لحاظ کہ آپ امی تھے یعنی بسبب اس باطل ظاہر پڑھے نہ تھے
اور دستور ہے کہ نہ پڑھے کو لکھ کے بھیجنا مناسب نہین ہوتا الخ
اب سنیے اسکے مطابق انجیل سے خبر لوحنا کی انجیل باب ۱۲ آخر تک نشان
کیے کیا خوب نشان ہے یعنے حضرت مسیح فرماتے ہین قولہ
کہ یہ باتین مین نے تمہین کہین تاکہ تم مجھکو رنج کھاؤ اور وہ عبادت خانون
سے تمہین نکال دینگے بلکہ وہ گھڑی آتی ہے کہ جو کوئی تمہین قتل
کریگا گمان کریگا کہ خدا کے بندگی بجا لاتا ہون اور تمسے اسلیے ایسے
سلوک کرینگے کہ انہون نے نہ باپ کو جانا نہ مجھے لیکن یہ باتین

تمکو نہ کہیں کیونکہ میں تمہارے ساتھ تھا جب تک وہ گھڑی آوے تو تم یاد
کرو کہ میں نے تمھیں کہا اور جب تک کہ میں نہ جاؤں وہ تسلی بخشنے والا
نہ آویگا الخ اب فرمایئے خود حضرت مسیح فرماتے ہیں بشارت پیغمبر
آخرالزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صاف صاف سناتے ہیں خبر آیندہ
بولتے ہیں آپکے کان کھولتے ہیں وہ گھڑی آتی ہے کہ جو تمھیں قتل
کریگا وہ عبادت جانے گا اسکا مطلب یہ ہے کہ اہل اسلام میں کوئی
عبادت جہاد کفار سے بہتر نہیں ہے چنانچہ مصنف کتاب مظاہر الحق
جو کہ ایک زبردست مسیحی عالم نے اب لندن سے تصنیف کرکے بھیجی
ہے بعد ثبوت رسالت پیغمبر آخرالزمان صلے اللہ علیہ وسلم کے اوسکے
حاشیہ پر تحریر فرماتے ہیں قولہ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں
جس دن کہ بیت المقدس کو عیسائیوں سے لیا ہے اوسدن السا قتل
عام کیا ہے کہ ہاتھ خون آلود اپنا ستون بیت المقدس پر بنا دیا ہے
کہ آج تک وہ نشان موجود ہے ہیبت اسلامیہ کی نمود ہے الخ پھر دوسرا
فقرہ دیکھو ہمارے کلام کی تصدیق کر رہا ہے کہ تمسے اسلیے ایسے
سلوک کرینگے کہ انہوں نے نہ باپ کو جانا نہ مجھے اس سے یہ
مطلب ٹھہرا کہ نہ خدا کو باپ نہ مجھکو بیٹا کہینگے اونکا عقیدہ لم یلد ولم
یولد ہوگا جیسا کہ آجتک اہل اسلام میں ہے اور یہ کہ جب تک میں

نہ جاؤن وہ تسلی بخشنے والا نہ آویگا اسکا منشا یہ ہے کہ میرے بعد آویگا
جو خدا تک پہونچا دیگا جیسا کہ ظاہر ہے کہ ہزارون اولیا اس امت محمدیہ
مین اب بھی موجود ہین جو خدا تک پہونچتے ہین اور پہونچاتے ہین
ویسا ہی ظہور مین آیا اب لو چوتھا باب پولوس مقدس کے خط کا جو کہ رومیون
کو لکھا گیا قولہ آیہ ۶ چنانچہ داؤد بھی اوس آدمی کے مبارکی کے جسکو
اللہ تعالی بغیر اعمال کے راست باز ٹھہراتا ہے ذکر کرکے یہ کہتا ہے
کہ مبارک وے لوگ جنکے گناہ ڈہانپے گئے اور خطائین معاف ہوئین
الخ دیکھو کیسی صاف بات ہے بیہات ہے بیہات ہے یعنے
داؤد علیہ السلام صاف صاف خبر دیتے ہین کہ مبارک وے لوگ
جنکی خطائین معاف ہوئین اور گناہ ڈہانپے گئے اس سے یہ
مطلب ہے کہ اگلی امتون مین دستور تہا کہ جو خلاف حکم اپنے پیغمبر کے
کوئی امر کرتا تہا تو اسکو اوسیوقت یا اوسیدن سزا ہوجاتی تہی غیب سے
چنانچہ موسی علیہ السلام کی امت کے کچہ لوگ جو کہ ہفتہ یا اتوار کے
دن مچہلیان پکڑتے تہے اور پیغمبر کہنے پر عمل نکرتے تہے بندر ہوگئے تہے
اسی طرح آپکے بہائی بند جو کہ مسیح علیہ السلام کے جہوٹے پیرو
امتی تہے کسی قدر بسبب عدم بجاآوری کسی حکم کے خنزیر ہوگئی تہی
کتاب قصص الانبیا مین مذکور ہے اور دیکھو ابو یحیی بن عیسی طبیب کی

کتاب کہ پہلے عیسائی تھے تمہارے بھائی تھے بعد شرف اسلام
جب ہمارے بھائی بنے تب رد مذہب مسیحی مین کتاب لکھی ہے اوسمین
خوب دینداری مسیحیون کے ظاہر کی ہے اور یہان اس امت محمدیہ مین
کیسا ہی گناہگار ہو بدولت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا مین سمجھیت
سے محفوظ ہے بس اسی طرف کو حضرت داؤد علیہ السلام اشارہ فرماتے
ہین قولہ کہ مبارک وے لوگ جنکی خطائین معاف ہوئین اور گناہ ڈھانپے
گئے اب لیجیے مکاشفات یوحنا باب ۱۴ - آیہ ۶ سے آخر تک بشارت
پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہے قولہ اور وہ جو غالب ہوتا
اور میرے کاموں کو آخر تک حفظ کرتا رہے مین اوسے قومون پر اختیار دونگا
۲۷ - اور وہ لوہے کے عصا سے اونپر حکومت کریگا وہ کمہار کے برتنون
کے مانند چکنا چور ہو جائین گے جیسے مین نے اپنے باپ سے
پایا ہے کہ روح کلیسا کو کیا کہتے ہے اور اوسے صبح کا ستارہ دونگا جسکا
کان ہے سنے الخ اقول اب کہیے لوہے کی عصا سے کیا مراد
ہے حضرت مسیح علیہ السلام کو تو لکڑی کا عصا بھی ثابت نہین بس معلوم
ہوا کہ لوہے کے عصا سے تلوار مراد ہے کہ تلوار ہی کے ذریعہ سے
دین اسلام نے فروغ پایا تاریکی کفر و کافری کو مٹایا اور صبح کے ستارے
سے دین اسلام مراد ہے یعنے اوسکا دین مثل ستارہ صبح کے تمام

دنیا مین چلے گا کہ ظاہر ہے کسی انبیا کا دین ایک اقلیم سے دوسری
اقلیم مین نہین گیا پھر دیکھو پولوس مقدس کے خط کا ۱۳ باب جو کہ رومیون
کو لکھا گیا قول آیہ ۴ کیونکہ وہ خدا کا خادم بد کو سزا دینے کے لیے مقتدم ہے
پس تابع رہنا ضرور ہے نہ صرف سزا کے سبب بلکہ ضمیر کے باعث آخر
اقول بھلا اب فرمایئے جبکہ آپکے مقتدا جنکو آپ اپنا پیشوا جانتے
ہین اور منتہی الحواری مانتے ہین وہ یہ خبر دیتے ہین کہ تلوار نبات نامی
لیتے نہین قول کہ وہ تلوار عبث نہین پکڑتا بلکہ بد کو سزا دینے کے
لیے ہے الخ اور آپ لوگ یہی اعتراض محمد پر نہیں کرتے ہین کہ صاحب
صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے بزور شمشیر لوگون کو مسلمان بنایا
اب آپ ہی انصاف کیجیے کہ ہم آپکی مانین یا آپکے مقتداؤن کو
سچا جانین یا جھوٹھا اور سچ کو ایک ہی مین سانین پھر لو اعمال رسول کے
۳ باب کا آخری فقرہ قولہ سو پہلے اوسنے اپنے بیٹے یسوع مسیح
کو بھیجا اور مبعوث کیا کہ تمکو یہہ برکت دیوے کہ ہر ایک کو اوسکی بدیون
سے پھیراوے الخ اقول اس جبر کو منشی رجب علی صاحب نیٹو کرسچین
نے کیا خوب گھمایا ہے اپنے مطلب پر جمایا ہے ابلہ فریبی کا موقع
ہاتھ آیا ہے اب اوسسے پوچھیے کہ جبکہ یہہ لفظ آئے قولہ
کہ سو پہلے اوسنے اپنے بیٹے یسوع مسیح کو بھیجا یا مبعوث کیا

تو پہراوسکا بعد ہی تو ہونا چاہیے ورنہ لفظ پہلے کے فضول نہ ٹہریگی
ہان اگر بقول مولوی آل حسن صاحب مغفور یہ کہیے کہ یہہ فقرہ کسی نے بیچ
سے ملایا ہے تو الحاق ثابت ہوا اور پھر دوسرا فقرہ قول کہ تمکو
یہ برکت دیوے کہ اوسکی بدیون سے پہراوے صاف صاف
ضمیر غائب کا پیدا ہے خبر پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہویدا ہے
اب ذرا کان لگاکر سنیے تقریر فضول سے مغز سامعین نہ دہنیے کہ آپنے
جو بڑی قابلیت جہانی ہے کہ ایک بات کے چار حصے کیا مقدمہ
کو طول دیا اس سے کیا ہوتا ہے مین پوچہتا ہون کہ جب نبوت ہماری
پیغمبر صاحب علیہ الصلوۃ والسلام کے حسب نشاندہی توراۃ وانجیل
اس شرح وبسط سے جیسا کہ ہم پیش کرتے ہین مسلم الثبوت ہوئے
تو پہر جو کچہ کہ انہون نے فرمایا کہ یہہ کلام خدا ہے وہ واجب التسلیم ویقینی
ہے اوس سے انحراف محض گمراہی ومبدینی ہے اور یہہ جو آپنے
سوال کیا قولہ کہ چال وچلن اونکا موافق اور پیغمبرون کے تہا یا نہین اسکی
شرح کردیجیے تو ہم البتہ جواب دے سکتے ہین یادری فنڈر صاحب تو دیکہو
اپنی کتاب میزان الحق مین یون تحریر فرماتے ہین قولہ یعنے محمد صاحب
کی صفات مین البتہ کہہ سکتے ہین کہ وہ صاحب فہم وفراست وتدبر یک ہین
ودانا اور دنیوی کامون مین ماہر اور اوسکا ظاہری چال وچلن بہی خوب پسندیدہ

اور فقرا و مساکین پر مہربان اور اپنے یار و اصحاب پر اور خویش و اقربا پر
صاحب احسان تھا لیکن باطنی پاکی اور دنی سے بیگانہ اور دشمنو پر
سخت اور کینہ ور تھا الجواب ۴ فصل ۴ جو کہ چال و چلن محمدی کے بیان
مین ہے الجواب اب آپ دیکھین ایسا شخص ہمہ صفت موصوف
حسب تشخیص مدعی کے کہان دنی پاکی سے بیگانہ ہو سکتا ہے
اور دشمنو پر سخت ہونے سے بھلا کیا نقصان عائد ہو سکتا ہے یہہ
ہٹ دھرمی نے شرمی ہے کہ نہین فرمایئے کہ دلی پاکی سے جو انہون
نے فرمایا کہ بیگانہ تھا یہ کس قاعدہ سے کہا عام بات ہے کہ امور باطنی
پر دلیل کا قائم ہونا دشوار اور اگر یہہ کہیے کہ المرء یقیس علی نفسہ کے
راہ سے فرمایا ہے تو پھر اونکے پاد ریت مین بٹہ لگا ہان اگر یہہ
کہیے کہ ہمکو اونکے چال و چلن پسند نہین تو یہہ بات اور ہے دیکھو
آفتاب جہانتاب مین ہزارون چرند و پرند اوڑتے پھرتے ہین اگر
ایک بیگانہ کہ اول پرندگان سے ہے نہ اوڑا تو آفتاب کو کیا بٹہ لگا
ہزارون بیدین اخوان الشیاطین خدا ہی کے منکر ہین لہذا ایک آپ بھی
صحیح پس اب یہ پاس خاطر آپکے ہمنے چاروں سوالون کا جواب دیدیا
اب مناسب کہ ہمارے سوالونکے جواب جو کہ عندالروبکاری آپنے
تحریر کرالیا ہے مفصلا و مشروحا تحریر فرمایئے یا فقط سوال ہی کرنے پر

کمر باندھی ہے بقول شخصے پڑھے لکھے کچھ نہیں پڑھنے کو آندھے
ہین بس مشغق من اب آپکو چاہیے کہ جواب دیجیے یا اپنے قول کی
اتباع کیجیے نفع دنیاے فانی سے ہاتھہ اوٹھایئے ہمارے ساتھہ
آیئے ہم خریدار ہم ثواب کا ذالقہ اوٹھایئے آپنے سنا نہین کسی کا شعر
ہے ؎ رستم رہا زمین پہ نہ بہرام رہگیا ۔ مردونکا آسمان کے تلے
مام رہگیا ۔ اب اسی جواب کو دسون سبب انکاری پر جوکہ آپنے بجواب
سید کلب باقر صاحب کے لکھا ہے لگا لیجیے گا طول کلام سے
کیا حاصل مگر دوسرا سبب جوکہ آپنے تحریر فرمایا ہے قولہ کہ دوسرا سبب
یہ ہے کہ کوئی نشانی نبوت کی یعنے معجزات ہی اونکے ہاتھہ سے سرزد
نہین ہوئے قرآن سے کوئی معجزہ ثابت نہین ہے بلکہ صریح انکار معجزہ
قرآن سے پایا جاتا ہے اوپر یہ آیہ آپنے پیش کی ہے وما منعنا ان نرسل
بالایات الا ان کذب بھا الاولون ۔ یہ لکھکے لکھتے ہو کہ الف لام با لآیات
کا استغراقی ہے یہ معہود ذہنی کیونکہ وجود معجزہ قرآن سے ثابت نہین
ہے الخ جواب اسکا یہ ہے کہ انجیل کو نہ پڑھیے آپنے علمیت
کی ٹانگ نہ توڑیے یعنے الف لام با لآیات کو جو آپنے استغراقی فرمایا یہ کس
قاعدہ سے کہا ایصاحب الف لام جوکہ اول لفظ کے سر پر ہووے
استغراقی کہلاتا ہے جیسے الحمد کا الف لام اور یہان وما منعنا ان نرسل

ہا آیات دو الفاظ کے ابین ہین ہو تو استغراقی نہ ٹھہرا معلوم ہوا کہ آپ کو دون دیکے پڑھے ہین یا کسی تثلیثے یار نے یہ الف لام گرا دیے ہین کالج آگرہ مین آپ بھی عربی پڑھے ہین یہ وہی مثل ہوئی کہ ایک شاعر صاحب مجھے الہ آباد مین ملے اور اپنی شعر گوئی کی بہت تعریف فرمانے لگے تب مین نے کہا کہ کچھ اپنی تصنیف سے مجھے بھی مسرور کیجیے تو ذات شریف یہ شعر زبان پر لائے ؎ لٹھے والون کے کمان تک ہین اوٹھاون کڑیان ٭ بلیان دھونڈتا پھرتا ہون اڑانے کے لیے ٭ اسپر مین نے کہا کہ آپ پنجاب جایئے تو مولوی عماد الدین صاحب سے ملاقات کیجیے وہ بھی مسلمانون کی کڑیان اوٹھا رہے ہین اسی طرح کی عربیت بگھار رہے ہین کچھ عجیب قسم کی اڑانی لگاتی ہین راگنی گاتی ہین نغمہ طنبوری اوڑاتے ہین اب دیکھو جب کل آیات کے لفظ آئے تو دو استحالہ لازم آتے ہین ایک یہ کہ جتنے انبیا از آدم تا بعثت حضرت خاتم نبوت علیہ السلام کل آیات یعنی نشانیون سے مبعوث ہوئے ایسا نہین ہوا بلکہ ہر ایک انبیا علیہم السلام کو نئی طرح کا معجزہ عطا ہوا ہے دوسرے یہ کہ کیا آپکے نزدیک جتنی نشانیان کہ مشیت الٰہی ہین ہین وہ سب تمام ہوئین سو ایسا نہین ہوا تو اسصورت مین یہ لام با لآیات کا استغراقی نہ ٹھہرا اور جسنے بھی اسکے قریب ہے وہ بھی معدوم باقی رہا عہد خارجی

اور عہد نہی تو اب آپ استغراق سے ہوشمین آیئے یا بحر ندامت
مین غرق ہو جایئے دوسرے یہ کہ حسب تجویز آپکے اگر یہ نظیر قرآن
صحیح بھی ہاوے تو پھر انجیل سے بھی کوئی معجزہ جناب مسیح کا ثابت
نہوگا یہود کی اور بھی بن آئے گی ندامت آپکے گھر مین گھر بنائے گی
کیا معنے کہ اس انجیل مروجہ سے بھی کوئی معجزہ مسیح ثابت نہین ہوتا ہے
جو ثابت ہے اور وتا ہے کہ اوسمین نہ دکھلانے معجزہ کا سبب اشکار
مثل آفتاب نصف النہار کے درج ہے دیکھو باب ۱۶ انجیل متی کی جو کہ
اول حواری ہین ہلی آیہ اور گیارہوین باب انجیل لوقا کی ۱۷ اور ۱۹ آیہ
سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح سے بھی کوئی معجزہ بالنشانی
ظاہر نہین ہوئے اسلیے کہ قریشی کاہنون نے معجزہ و نشانی جب
طلب کیا تب حضرت نے اونکو بھی جواب دیا قولہ کہ شریر معجزہ یا نشانی
طلب کرتے ہین لیکن ان لوگون کو کوئی نشانی سوائے نشانی یونس کے
یعنے حضرت یونس کے نہ دیجائیگی کہ یونس پیغمبر تین دن رات مچھلی کے
پیٹ مین رہے اور ابن آدم یعنے مین بھی تین دن رات زمین کے
پیٹ مین رہکر جی اوٹھونگا الخ اقول اب فرمایئے اس سے صاف
ظاہر ہے کہ کوئی معجزہ یا نشانی جیسا کہ روایات اناجیل اربعہ اور اعمال حواریین
مین مندرج ہین ہوتے تو ضرور حضرت طالبین معجزہ سے

فرماتے کہ دیکھو میں نے مردہ زندہ کیے اور اندھون کو بینا کیا
اور مجذوم کو تندرست تو اب ثابت ہوا کہ معاذ اللہ کوئی معجزہ یا نشانی حضرت
مسیح سے بھی ظاہر نہین ہوئی سو اب جو معجزات کہ انجیل میں لکھے
ہین یہ سب الحاقی ہین یا جعلسازون نے جعل کیا ہے تو پھر آپ اسکا
کیا جواب دین گے یا بجاے نیک نامی کے بدنامی لین گے
اور آیہ قرآنی کا منشا ہمسے سنیے یعنے اللہ جل شانہ فرماتا ہے کہ ہمین
کوئی چیز مانع نہ تھی کہ ہم تجکو معجزہ کے ساتھہ نہ بھیجتے یعنے ہر وقت معجزہ
معجزہ گردانتے مگر یہ کہ اگلے پیغمبرونکو جو ہمنے بھیجا انمین لوگون نے
جھوٹا جانا اور جو معجزات انھون نے دکھائے تو لوگون نے اونکو
سحر یا شعبدہ بتایا اور دوسری وجہ یہ ہے کہ اللہ جلشانہ اشارہ فرماتا ہے
اپنے حبیب سے کہ تو کہدے کہ مین ہر وقت موجد معجزہ نہین ہو سکتا ہون
یعنے بلا استعانت خدا معجزہ ظاہر نہین کر سکتا اسکو مقام عبدیت کہتے ہین
یہ فقط اسواسطے ہوا کہ بسبب اصدار معجزات مثل احیاء موتی نصاری نے
مسیح کو خدا اور یہود نے عزیر کو ابن اللہ ٹھہرایا تا جیسا کہ ظاہر ہے
اور ثبوت معجزات قرآنی مثل شق القمر ہم آپکو اپنے نامہ تنبیہ الملحدین
مین بخوبی کر چکے ہین مگر تحریر کی کچھ ضرورت نہین مہربان من تم کیا کرو
بسبب طمع دنیا آپکی تفہیم مین سہو ہو گیا ہے مادہ معقولیت آپکی

صفحۂ دماغ سے دھو گیا ہے نقد ایمان کیسہ باطنی سے کھو گیا ہے آج ابلیس پر تلبیس
ہماری اس تحریر پر رو گیا ہے اب تیسرا سبب انکاری جو آپ بتاتے ہیں قولہ
یعنے تیسرا سبب انکار اونکی تعلیم ہے یعنے جو کچھ انہون نے
قرآن مین اور حدیث مین دنیا کو تعلیم دی اکثر باتین خلاف عقل ہین اوس سے
خدا کی بزرگی نہین بلکہ داغ لگتا ہے اگر آپ اون مقامات کی تفصیل چاہین گے
تو عرض کرونگا بخوف ملال خاطر صرف اشارہ کرتا ہون اور جو جو مقام اونکے
تعلیم مین ایسے ہین وہ سب کتب مقدسہ سے اخذ ہوئی ہین جواب
واہ کیا خوب سبب آپنے تحریر فرمایا ہے یعنے جو کچھ اُنھون نے قرآن
اور حدیث مین دنیا کو تعلیم دی ہے اکثر باتین خلاف عقل ہین اوس سے
خدا کی بزرگی نہین بلکہ داغ لگتا ہے اگر آپ اون مقامات کی تفصیل چاہین گے
تو عرض کرونگا بخوف ملال خاطر اشارہ کرتا ہون اور جو جو مقام اونکی تعلیم
ہین ایسے ہین وہ سب کتب مقدسہ سے اخذ ہوے ہین الخ اب مین پوچھتا ہون
کہ آپ کی بیبل مین جو یہہ باتین ہین مثلاً حضرت لوط کا معاذ اللہ شراب پینا
اور اپنے دونون بیٹیون سے زنا کرنا اور حضرت داؤد علیہ السلام کا زنا
کرنا اور پاکے جورو سے اور حضرت سلیمان کی بت پرستی معہ دیگر معائب
اور ہوسیع پیغمبر کا حرام سے بچہ جنانا مسمات جمر سے اور پھر اونھین کی
نسل مین حضرت مسیح کا مبعوث ہونا اور پھر انجیل مین یوسف نجار کا زوج ہونا

اب دیکھو آنکہین سینکڑون کہتا ہون کہ اناجیل اربعہ مین جن باتون کو آپ
اور آپکے پادری لوگ اور اونکے اتباع حال جو کہ نئے بگڑے ہین موجب
تقاضاے روح بتاتے ہین دو حال سے خالی نہین اول یہہ کہ تورات
مین جو کہ اول طبقہ بیبل ہے اومین وہ باتین ہین کہ نہین اگر ہین تو جیسے
بقول آپکے محض سرقہ ہے انجیل کی بذاتہ کچھ تعریف نہ نکلی ہان اگر یہہ
عذر کیجیے کہ انجیل نے توریت کی تکمیل کی ہے تو پھر ہم بھی یہی کہینگے کہ قرآن
کل کتب آسمانی کی تکمیل کی ہے وجہ یہہ کہ قرآن مین ملاحظہ کیجیے یہہ حکم
موجود ہے اکملت لکم دینکم واتممت علیکم یعنے بس صاف ثابت ہوا کہ اگلے
دین غیر کامل تھے اب جو دین کہ قرآن سے اخذ ہوا وہ کامل ہے تو اب
فرمائیے کہ غیر کامل کی اتباع کی کون ضرورت رہی دیکھو ایسا حکم کہین
اگلی کتابون مین آیا ہے اللہ تعالے نے ادیان ماسبق کو بھی کامل فرمایا
ہے اور اگر نہین ہین تو دو حال سے خالی نہین اول یہہ کہ اون باتونکا
نہونا موجب بطلان اوس کتاب کا جسمین ویسی باتین نہون ہوسکتا ہے
یا نہین اگر ہوسکتا ہے تو تورات باطل ہوئی اور اگر نہین ہوسکتا تو بالفرض
محال کہ قرآن مین وہ باتین نہون تو بھی قرآن باطل نہین ہوسکتا جیسا کہ
وہ باتین اور اوس سے بہتر بھی باتین ہون اور مین سچ کہتا ہون کہ کہیں
انجیل مین کوئی بات جو کہ عقلا علی الاطلاق مستحسن ہو ایسی نہین ہین جو کسی

دین مین اوسکا استحسان مذکور نہوگا سو سب باتون کا عیسائیون کے
نزدیک یہ ہے کہ انجیل مین لکھا ہے کہ دشمن سے انتقام نہ لینا
چاہیے بلکہ اوسکے بدلے احسان لازم ہے سو مین پوچھتا ہون کہ یہ
امر وجوبی ہے یا استحسانی اگر وجوبی ہے تو کئی قباحتین لازم آتی ہین
اول یہہ کہ اوسکا وجوب ایسا ہے کہ جس دین مین اوسکا وجوب نہو تو وہ دین
باطل ہے تو چاہیئے کہ تورات باطل ہو اسلیے کہ اوسمین کہین اوسکے وجوب
کا ذکر نہین چنانچہ یہودیون اور عیسائیون کا اسپر اتفاق ہے اور اگر ایسا
نہین ہے تو پھر کچھ اعتراض نہ ٹھہرا دوسری یہ کہ جیسے احکامات سیاسات
متعلقۂ فوجداری بلکہ عدالت دیوانی کی بھی جو کہ اہل حکومت عیسائیون کے ہاتھ
سے از ابتدا تا این دم سرزد ہوئے اور ہوتے جاتے ہین کل
عذاب قانون انگریزیکا عین ظلم ٹھہریگا اسلیے کہ طالب اپنے حق کا بموجب
ارشاد عیسوی کے ناحق پر ہے پس اعانت ظلم کی ظالم کی اعانت
ہے اور اگر دشمن سے دین کا دشمن مراد ہے تو باب ۲۳ انجیل اول
مین جو حضرت مسیح نے یہودیون کو حد سے زیادہ گالیان دین اور
اکثر کو سانپونکا بچہ کہا تو ظلم کیا اور مقابلات موسویہ اور یوشعیہ بہت بڑا ظلم
ٹھہرا تیسرے یہ کہ انجیل سے فی الجملہ بدلا لینا ہی نکلتا ہے چنانچہ پہلے
انجیل کے ۱۸ باب کی ۱۵ اور ۱۶ آیہ سے بوجھا جاتا ہے تو معترض

وہ مسئلہ وجوب کا باطل ہوگیا اور اگر وجوبی نہین ہے اور دشمن سے
مراد دشمن دنیوی ہے تو قرآن شریف مین کئی جگہہ لکھا ہے کہ عفو
بہتر ہے ہکذا۔ وتواصوا بالصبر وتواصوا بالمرحمۃ موجود ہے اور ایثار
دوسرونکا اپنی جان پر اور اور باتین مواسات اور شفقت علی خلق اللہ کے
قرآن مین اتنی ہین کہ انجیل رائج الوقت مین ہرگز نہین بالجملہ دشمن
دنیوی سے انتقام نہ لینا اور اوسکو اچھا جاننا اگر موجب ہو اس بات
کا کہ جس کتاب مین ایسا حکم نہین وہ کلام الٰہی نہین ہے تو چاہیے کہ
کتب حکمت عملیہ قدیمہ یونانیہ اور پارسیہ اور ہندیہ کے جو کہ حضرت
عیسے علیہ السلام کے زمانے سے پہلے کی ہین سب کلام الٰہی
ٹہہر جاوین دیکھو یہ کیسی سفاہت کی بات ہے کہ صرف مستحسنات
عقلیہ کے ذکر کرنے سے کتاب کو کہنا کہ یہہ کلام الٰہی ہے
یہ وہ شخص جسکی عقل بالکل کھوگئی ہو اور کون کہے گا اور پھر بیبل مین جو باتین
خلاف استحسان عقلی کے لکھی ہین اور بنظر سرسری پیش نظر ہین اونمیسے
سے جو سرِدست یاد پڑتی ہین پیش کرتا ہون دیکھو تقاضائے روح
کو کیا ایسے ہی باتین مندرجہ بیبل رفع کرتے ہین پیدائش باب ۳۲
آیہ ۲۴ مین لکھا ہے قولہ کہ خدا آدمی بنکی رات بھر یعقوب پیغمبر سے
کشتے لڑتا رہا اور جب مغلوب نہ کرسکا تو اوسکی پانون کے اندر کی نس چڑہا کر

حسن نمبر ۱۵ صفحہ ۱۴۱ کالم ۱ سطر ۱۴ سے ۱۹ تک ہمارے اسی مضمون کی تائید ہے

دیا اور چل دیا از انجملہ اوتیین کا کہا ہے قولہ کہ خدا آدمیونکو بنا کر
بچھتایا اور شرمندہ ہوا الخ از انجملہ زبور کا صد و چہارم مین لکھا ہے قولہ
کہ ہوا نے بدلیون کو اپنا گھوڑا بنایا اور ہوا کے بازو پر وہ سیر کرتا
پھرتا ہے الخ از انجملہ حسب مقولہ عیسائیان خدا مریم کے پیٹ مین جنین
بنا اور جب پیدا ہوا تو یہی پیغمبر کا فرزند ہوا غرضکہ اسی طرح بیبل مین کل
عبارت لچر و پوچ مندرج ہے مین کہانتک شرح کرون عقلمند کو اتنا ہی کافی
ہے لہذا اسی پر اکتفا کیا اگر جواب دیجیے گا تو الباقی کا شے جواب
سن لیجیے گا بقول آپکے زیادہ تشریح سے شاید آپکو ملال ہو معاف
کیجیے گا کما وقع وقع زیادہ چہ

الراقم نعمان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بقلم خود اللھم اغفر ذنوبہ یہ نامہ تاریخ ۱۷ محرم الحرام ۱۲۸۹ھ ہجری قدسی
مطابق ۲۶ مارچ ۱۸۷۲ء کو مقام فتح پور رسوان ملک اودھ لفافہ بنام
سردار دیال مہتمم مطبع آفتاب پنجاب جو کہ کتاب نعمۃ الطیبوری کے مہتمم
قرار پائے ہین رجسٹری ہو کر اس غرض سے روانہ ہوا کہ وہ ملاحظہ فرما کر
میان عماد الدین کے ملاحظہ مین گذرانین سکے مکتب حسیان ۶ سر

اب ایک جواب منشی ظہیر الدین صاحب بلگرامی معدن
اور ہامی مدرس مدرسہ کیننگ کالج واقع لکھنؤ کے ایک
کتاب بنام ردّ اسرار کربلا بالنسبت ابطال شہادت
جناب امام حسین علیہ السلام انہون نے لکھکے
طبع کرایا تھا جسکے صلے مین ایک گھڑی بھی پیشگاہ
ولیم میور صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر مغربی و شمالی
سے پایا تھا اس مناسب معلوم ہوا کہ اوسکا جواب بھی درج
کتاب ہذا کیا جاے کہ اعظین کے کام آوے

وہو ہذا

ہو المستعان

لطفہ
لکھنؤ
مدرسہ
مدرس

نامہ اول

منشی صاحب معدن جود والکرم مظہر تحیات الحم منشی ظہیر الدین صاحب
از طرف اعمان خان لقمان خان مرحوم قوم قندھاری
وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بعد ما وجب کے مدعا یہ ہے کہ کتاب مسمی باسرار کربلا مصنفہ و مفوضہ
آپکے کہ ملوا زکرب و بلا ہے بعد پہونچنے مکان کے مطالعہ مین
آئی کیفیت واقعی ذہن مین سمائی قلم سعادت رقم اوٹھایا اجازت جواب
تحریر باصواب اپنے جناب معلی القاب سے پایا فی الضمیر آپکا تحریر
مین آیا اول یہ کہ اپنے مذہب پر آپ اعتراض لانا قابلیت جتانا دالو
گھات بتانا سوتی بڑین جگانا خلقت کو بہکانا خدا و رسول سے نہ شرمانا
دنیا روی کا کمانا کس ملت و مذہب مین روا ہے اور پھر سوال سخت
اور جواب ضعیف جسکا قافیہ درست نہ ردیف لقبول شخصے ربیع نہ خریف
فقط سرود بمستان یاد دہانیدن کار خردمندان نیست مگر ہان پردۂ اسلام
مین اسوقت پر آشوب ہین مدعیان دین احمدی خزانہ سرمدی کو سمجھانا
مناظرہ بتانا دینداری سے بعید ہے بس معلوم ہوا کہ عقل مین فتو
ہے تجویز بلعم باعور ہے اور پھر اللہ کے فضل سے سرکار دولت
انگریز بہادر سب دعلیم و ہوشیار ہین تجربہ کار ہین وہ ایسے باتون کو کب
مانتے ہین مرد خوش آمدی کو زیادہ کو جانتے ہین وہ کہتے ہین کہ اگر
جب طمع دنیا پاتے ہین تو اینت کی خاطر مسجد ڈہاتے ہین جب
امورات دنیوی انکو آنکر گھیرتے ہین تو اپنے ولی کہنگر سے
منہ پھیرتے ہین لہذا قول حضرت سعدی یاد کیجیے و سناوس سیط

پرلات ماریے قابلیت نہ بگہاریے بیت سباد ادل آن فرومایہ شاد +
کہ از بہر دنیا دہد دین بباد + اور قدما کا قول ملاحظہ فرمایئے حضرت عبید اللہ
انصاری فرماتے ہین قولہ العزیز بدان کہ دنیا جاے غرورست و شہرستان
سرور زخم نیش بے مرہم ست طلاق دادہ ابراہیم ادہم ست خانہ محنت
دنے زادیست راندہ جنید بغدادیست جرعہ جانسوز نلخیست بشت دادہ شفیق
بلخیست ہر کہ طالب دلیل در حق او آیہ این دلیل کہ قل متاع الدنیا قلیل لہذا
اب ہم پہلے تحیرات ہفت گانہ آپکی قلمبند کر کے رفع حیرت کرتے ہین تحیر اول
قولہ شبہ اور تحیر عظیم ارباب معنی کا یہہ ہے کہ اس ظلم ناحق کا فاعل کسکو
ٹھہراتے ہو بظاہر یہ سب اشرار کربلا بچے جاتے ہین پس اگر موافق عقیدہ
ارباب باطن کے فاعل حقیقی کی طرف نسبت کیا جاوے کہ ما اصاب
من مصیبۃ الا باذن اللہ حال آنکہ ملعون ابدی ہونا جمیع اشرار کربلا کا نصوص
قطعیہ سے ثابت ہے جسکا آگے بتصریح آیات قرآنی ذکر آتا ہے
معہذا بحسب مشاہدہ ظاہرے و بدیہی سب اشرار کربلا کی طرف منسوب
کر کے ملعون ابدی قرار دیجیے بارے وہ چشمہ آب کا خیمہ گاہ
حرم مین کسنے غائب کر دیا اور حسب صلاح دہی حضرت حر کے لشکر
شہید مظلوم کا تمام شب رواروی دشت کربلا مین کو پہنچ کر گیا اور پھر
سر صبح کوذوالجناح اوسی مقام مین پھر ٹھہر گیا اور کسی طرف کو جنبش

نہ کی پہر اسکا فاعل ظاہر ہن سکو ٹھہرانے ہو اور اسجگہ اوس فاعل حقیقی
نے کیون اپنا فعل بے پردہ ظاہر کر دیا یہہ اسمین کیا اسرار الٰہی تھا
لہذا چونکہ بحکم الٰہی و ظاہر شریعت اور نص قرآنی سب اشرار کفار ملعون و
جہنمی ہی ہوئے جیسا آگے مذکور ہوا یہہ ہی سزا ہے عام سے
کہ من قتل مومن متعمدا فجزاء جہنم علی العموم وارد ہے ایسے مظالم شدید
کی کیا سزا ہوئی ایسے اسرار الٰہی ہین البتہ غور اور تامل درکار ہے
المرجواب اول تو یہہ اعتراض آپکا ذات الٰہی پر بھی واقع ہوا جیسا کہ خدا ہن
کا عقیدہ ہے کہ ہر خیر کا فاعل خدا ہی کو ٹھہراتے ہین دوسرے یہہ کہ
اگر یہہ عقیدہ آپکا تسلیم کیا جاوے تو چاہیے خوردنی اور غیر خوردنی
دونو کو برابر کہا لینا چاہیے آپکا قول ہے پہلے آپ ہی کو بنانا
چاہیے آپ کو ہپ نہیں اور کوا مجھ نہ بنایا ہے اور یہہ کہ حسب
صلاح دہی حضرت حر کے لشکر شہید مظلوم کو سات رات اتفاق کوچ
کا ہوا اگر ہر صبح کو اوسی مقام مین باز گشت ہوئے اسکی وجہ یہہ ہے
کہ حضرت کو علم لدنی تھا یہان اتباع حکم خدا بجا لائے ولا تلقوا بایدیکم الی
التہلکہ کو ادا کیا تا کہ حکم خدا بھی ادا ہو اور کسی منکر بد دین کو ہل لقین مثل
بیان عماد الدین کو وجہ الزام کی باقی نہ رہی کہ باوصف دعوی امامت
کے امام نے عمداً جان ہلاکت مین کیون ڈالے اس آیہ کا بھی

لحاظ نہ کیا گیا معاذ اللہ آپکو علم قرآنی بھی مسلم نہ تھا جیسا کہ اب آپ باوصف
علمیت کے شکوک ضعیفہ نکالتے ہین جو خلاف کے خلاف بنیانی کو سنبھالتے
ہین اوقات بیجگانہ کو وظیفہ ظاہری پر ٹالتے ہین نہ آگا دیکھتے ہین نہ پیچھا
سنبھالتے ہین ایصاحب وسوسہ شیطانی کو لاحول سے ٹالیے مشیت
الٰہی مین ذہن نہ لڑائیے چپاتی چھوڑ کے نان پاؤ نہ کھائیے ابھی دنیا
علماء باعمل سے مالامال ہے ایکا کد ہر خیال ہے اور یہ جو آپنے
فرمایا قولہ کہ ایسے مظالم شدید کی کیا سزا ہوئی سبحان اللہ یہ بات
آپنے دونون طرف جمائی یعنے اگر کوئی کہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام
کو حسب اعتقاد علماے مسیحی یہود نے بجبر و تعدی مصلوب کیا حالانکہ
آپنے ایلی ایلی لما سبحتانی بھی فرمایا اور مصلوب ہوگئے اور پھر قوم یہود کو
عیسائیون پر غلبہ ہا کہ پولوس مقدس کے خط ۱۹ باب جو کہ غلتیون کو لکھا گیا
آیہ ۱۹ مین فرماتے ہین قولہ کیونکہ مین نے سب سے آزاد ہو کے
آپکو سبکا غلام ٹھہرایا کہ یہودیون کو کماؤن اور مین یہودیون ہین یہودی سا
بنا ہا کہ یہودیون کو کماؤن الخ اور اعمال رسول کے ۱۴ باب کے آیہ ۹
قولہ اور یہودی انطاکیہ اور اکنیوم سے آئے اور لوگون کو اپنی طرف
مائل کر کے پولوس کو سنگسار کیا اور یہ سمجھ کے کہ مر گیا گھسیٹ کے شہر
کے باہر لے گئے الخ بھلا فرمایئے اب اگر یہود نا بہبود یہان پہنچتے

عیسائیون کے دعوی کرین کہ باوصف ابن اللہ ہونے حضرت
مسیح علیہ السلام اس ظلم شدید کی کیا سزا ہوئی تو اب عیسائی بھی
معذور جواب سے ہوئے جاتے ہین باوصف اسکے کہ آپ آب
وتاب عیسائیون کا کھاتے ہین بلکہ اور انعامات مثل گھڑی وغیرہ نفع مین
پاتے ہین مگر گھڑیالی یہودیون کے بنے جاتے ہین بدگھڑی سے
اپنے تئین نہین بچاتے ہین پردۂ اسلام مین گویا یہود کو بھی معقولیت عیسا
بتاتے ہین شاباش کیون نہو مصرعہ این کار از تو آید مرد ان چنین کنند
اب رہی یہ بات کہ محمدی سود اللہ کے فضل سے اسمین عاری نہین آیکی
طرح سے معدن شرساری نہین ہین سر اشہادتین و رباب سزا دہی ہم اہیان
یزید ملعون کے ملوہین کہ سوای عذاب آخرو یکے لشکریان یزید پلید
دنیا ہی مین اپنے سزاے اعمال کو پہونچے بعضے روسیاہ ہوے
بعضے پیاس پیاس پکارتے مرگئے چنانچہ مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب مرحوم
دہلوی کتاب سر الشہادتین مین تحریر فرماتے ہین قولہ کہ جس شقی کا تیر حضرت
علی اصغر کی گردن مین لگا تھا اس عذاب مین بعد حیات گرفتار ہوا کہ اوسکے
آگے کے ڈہر مین جلن بہی حد سے زیادہ اور پیچھے کے ڈہر مین سردی
تہی بحد کہ آگے اوسکے برف رکہتے اور پیٹہ کے پیچھے تنور جلاتے
تہے وہ ویسا ہی واویلا کرتا تہا اور پکہال کی پکہال لی جاتا تہا اور پیاس

نہ بجھتی تھی اور اوسی جگہہ یہہ بھی لکھا ہے قولہ کہ ابن سیرین اور ابن سعد سے
منقول ہے کہ ایک جگہہ محفل تھی ضیافت کی وہان لوگون مین مذکور
ہوا کہ جو جو شخص معرکہ کربلا مین شریک یزیدیون کا تھا سوائے
عذاب آخرت کے دنیا ہی مین اپنے سزاے اعمال کو پہونچا
امیر مجلس کی منہ سے نے صحابا نکلا کہ وہ شخص یعنے مین معرکہ کربلا
مین شریک لشکر یزید تھا والا آجتک سب آفتون سے محفوظ ہون
بس یہ بات اوسکے منہ سے پوری نہ نکلی ہوگی کہ ایکبارگی شعلہ
چراغ سے نکلا اور بات کہتے مین اوسے جلاکر کوئلہ کردیا مشق
مین طمع دنیا و شامت اعمال آدمی کو شیطان کا بندہ کرتی ہے دیکھو
ذرا سی غلاظت کیسا دماغ پراگندہ کرتی ہے کسیکا قول ہے اسکو یاد
کرلیجئے ذخیرۂ آخرت کو ہاتھہ سے ندیجئے بیت چون خدا خواہد کہ پردہ
کس درد میلش اندر طعنہ پاکان برد ۔ وما علینا الا البلاغ اب لیجئے
تحریر دوم قولہ یعنے عمدہ ترین شرایط اعظم غزا کے کفار مین یہ ہے
کہ مقابلہ کفار حربی غیر کلمہ گو سے ہو اور پایہ جدال و نزاع محض دعوت اسلام
اور تکلیف کلمۂ شہادت کی اور کچھہ غرض ذاتی و نفسانی نہو جیسا کہ جناب
امیر علیہ السلام کے حال مین مذکور ہے کہ آپنے ایک کافر حربی غیر کلمہ گو
کو مغلوب اور زیر کرکے خنجر اوسکی گردن پر رکھہ کے دعوت کلمۂ شہادت

کی کی اوس کافر نے کلمۂ شہادت نہ کہا آپنے غیظ و غضب مین آکر چاہا
کہ سر اوسکا جدا کرین کہ اوس ملعون نے آب دہن اپنا چہرۂ مبارک پر پھینکا
فوراً آپ اوسکے سینہ سے اوٹھکھڑے ہوئے اور خنجر کو نیام
مین کیا کہ اوس کافر نے سبب پوچھا آپنے فرمایا کہ پہلے تجکو بلاغدر
نفسانی مین نے محض لسبب نہ کہنے کلمۂ شہادت قتل کرنا چاہا تھا وہ
حکم سزا کہتا تھا اب جو تو نے تھوک مارا عداوت نفسانی کا دخل ہوگیا
اب تیرا قتل خالصاً للہ نہ رہا بلکہ لنفس ہوگیا اسلیے مین نے تجھکو چھوڑدیا
پس وہ کافر قدم پر گرا اور صدق دل سے ایمان لایا جیساکہ مولانا روم
فرماتے ہین ؎ او خونی اندخت بر روی علی ۔ بہ افتخار ہر نبی و ہر ولی
اب ملاحظہ ہو کہ فاضل ہمہ ترین شرط شہادت اور غزا کے یہان کربلا
مین بظاہر مفقود اور ہزارہا طرح کی مصائب اور تکالیف اور شدائد اور رنج
اور اذیت اور تباہی اور غارتگری اور آتش زنی خیام اور اسیری اور تو ہین
اہل حرم کو کی دقیقہ ذلت و رسوائی کا باقی نہ رہا یہانتک کہ چشمۂ آب بھی
خود بخود غائب ہوگیا پھر یہ سب امور لوازم شہادت سے نہ تھی اسکے
مقابلہ مین امر شہادت آسان تر اور سبک تر یہ تھا کہ فقط نے سبب
اور نے جرم کافر کے ہاتھ قتل ہوجانا و اسلیے شہادت کے کافی تھا جیساکہ شہادت
جناب امیر علیہ السلام کی واقع ہوئی بارے اسمین کیا اسرار الٰہی تھا فقط

جواب کیا خوب یہ بھی مثل ہوئی ؎ چہ خوش گفت است سعدی در زلیخا
الا یا ایہا الساقی ادر کاسا و ناولہا یہ الصاحب ہوش مین آیئے اسکے
کہ وہ کسے اسفل نہ کہا یئے آپنے سنا نہین جو جیسا کرتا ہے
ویسا پاتا ہے پانکا ہنگا آخر کو منہ پر آتا ہے یعنے آپنے جو فرمایا کہ
اعظم ترین شر شہادت یہ ہے کہ مقابلہ کفار حربی غیر کلمہ گو سے ہو
اور وجہ نزاع سوا سے کلمہ شہادت کے اور کوئی غرض نفسانی نہو الخ
اقول بھلا مین پوچھتا ہون کہ غرض نفسانی یہان آپنے کیا تخصیص
کی ہے مدرسی کی لی ہے بتلا کسی گھڑی ولایتی پر تنازع نہ تھا یا
ترقی عہدہ کی امید تھی واہ واہ آپنے خوب جتایا جو غلط گھنٹا بجایا خوب کو کا
جو چھت پر تھو کا اچہا نہ سنگا پھونکا مشفق من فقط بیعت یزید پلید
کی تکرار تھی ان مرتدین پر خدا کی پھٹکار تھی جو شاہزادگان عالی وقار سے
بیعت کی مدعی ہوئے تھے یزید ملعون کو خلیفہ گردانتے تھے مردان
کی سنتے تھی بنی امیہ کے سنتے تھی مثل عماد الدین بیدین تیل اور کھلی
ایک ہی مین سانتی تھی اور پھر اوپر سہرا طرہ یہ کہ نظیر حضرت امیر کی لانا کہان کی
بات کہان جانا خلقت کو بہکانا است محمدیہ کو دھوکا پتانا پلا و چھوڑ کے
کاری بہات کھانا بعید از شعور ہے کہ قرآن شریف مین ان اللہ علیم
بذات الصدور ہے ہم وکیل ہین ہمکو ہدایت ضرور ہے اب وجہ موجہ

کل وجہات تحیر دا کے ہمسے سنیے تقریر فضول سے مغز سامعین
نہ دہنیے کہ فریق مرتدین کفار حربی پر فوق رکھتے ہین اسو اسطیکہ اللہ تعالے
قرآن شریف مین فرماتا ہے لن تقبل توبتہم یعنے جو مسلمان ہوکر کافر ہوگیا
اوسکی توبہ قبول نہوگی اور کافر اگر توبہ کرے جادۂ اسلام پر قدم دھرے
تو اوسکو قبل معاف ہے دیکھیے ہماری تقریر کیسی صاف نصاب ہے
جسمین نہ تعمیہ ہے نہ تخرجہ ہے نہ لام سہے نہ کاف ہے جناب من ہمارا
قلم بفضل جناب مستطاب حامل علم ہنگام مناظرہ ہر سر مصاف ہے جدہر
جھکا اودہر مطلع صاف آپ کیا پردۂ اسلام مین زیر کرتے ہین بفضلہ وکرمہ
صفدر علی وعماد الدین ڈلہیل تقیین بوخلاف کے گدے نشین ہمارے
مقابلہ مین گر زکرتے ہین بلکہ بر زبر زکرتے ہین ہماری تحریر و تقریر نے
ہندین دھوم ڈالی ہے حقیت مذہب پولو سے چون پنبہ حلاج لوتم
ڈالی ہے راست گو کا مرتبہ عالی ہے مرزان خدا سے تختۂ ہند نہین
خالی ہے آپکے تحیرات محض خام خیالی ہے تجویز شیخ نجدی جعلی ہے
پس چونکہ یہ شہادت کاملہ تھی لہذا مشیت الٰہی مقتضی ہوئی اسبات کی
کہ اس شہادت مین کوئی امر ضعیف اور غیر کامل شریک نہو کہ آگے مناقشین
کو جاے گفت اور خوردہ گیری و تحریر پر یکے باقی نہ رہے مگر
میان عزازیل کب ہارتے ہین ادہر اودہر دوڑتے ہین جھک مارتے ہین

نیکنامی دنیا پر مرتے ہین آخرت کی شرم نہین کرتے ہین بدنامی کا ٹوکرا
اہل علم ہند کے سر پر دھرتے ہین بقول اہل فارس خوردنی بیار فوطہ بجنبہ
کرتے ہین جناب من آپ بھی چونک جائیے بات مین اپنے پھیر نہ بتائیے
خدا سے ڈریے یا جاکر نہر پانی مین ڈوب مریے اہل اسلام ذوالاحترام
قصبہ بلگرام کو بدنام نہ کریے اور یہ جو آپنے فرمایا قولہ کہ اذیت اور رنج
اور تباہی اور غارت گری اور آتش زنی خیام اور سبی اور معاذاللہ تو ہین
اہل حرم کوئی دقیقہ ذلت و رسوائی کا باقی نہ رہا محض مزخرفات ہے حرکت
شیطانی ہے جھوٹی کہانی ہے خلاف قانون ہے شیوہ مالون[1] ہے
ہے دستور ہے جب طرف سے آدمی ہارتا ہے تو بقول مشہور گانڈو
ہاتی اپنی خوج کو مارتا ہے شاہزادگان والاتبار جگر گوشگان سید الابرار
برگزیدگان پروردگار سرداران دارالقرار قاسم کوثر و سلسبیل اداکنندگان
منشاء قصبر اجمیل ناسخ تورات و انجیل خلاصۂ خاندان حضرت خلیل جلیل کے
شان مین لفظ تو ہین لانا شرافت و حمیت اسلامیہ سے بعید ہے
ہان یہ بات اور ہے کہ ہر وقت مین ایک یزید ہے بقول مولانا روم
ہر یک حسین نیست تا گردد شہید ہر نہ ببیاراند در دنیا یزید + قولہ تجر
سوم اگر فرض کیا جاوے کہ یہ سب ہجوم بلیات اور مصائب شدیدہ محض ابتلا
امتحان کے تھا کہ کل انبیاء علی قدر مراتب ہر گونہ ہجوم بلا مصائب کا بالاتفاق ہے

[1] مالون علت ۱۲ منہ

کمالات مخفی علی اولے الہی اس صورت مین بھی دفع محذور نہین ہو سکتا
کس واسطے کہ ہجوم بلیات کا واسطے امتحان جمیع برگزیدگان بارگاہ کبریا سلم
مگر آخر کار بعد تکمیل امتحان کے مقابلہ کفار کی امداد انبیا اور ہزیمت و ہلاکت
اور شکست کفار و نجات اور غلبہ انبیا سلم کہ جسکی آپنے آیات قرآنی سے
شرح کی ہے اسکے بعد فرماتے ہوا کی قولہ مگر ایسا سانحہ جو کہ معرکہ
کربلا مین واقع ہوا کہان تھا یہ معرکہ کربلا اگر واسطے امتحان کے تھا چاہیے
تھا کہ بعد امتحان و اتمام جمیع مصائب آخر کار یہان بھی مثل انبیاء سابق
امداد و اعانت اور ظفر مبذول ہوتے جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے
باب مین ہر امتحان مین بعد تکمیل امتحان کے تکمیل و اعانت ہوگئی آخری
امتحان مین جو سخت تر تھا جب اللہ تعالے نے دونون باپ اور
بیٹے کو بوا قعی جا سچا باپ کو ذبح فرزند پر مستعد پایا اور فرزند نے
بھی مستعد ہو کر کہا یا ابت افعل ما تؤمر الآیہ آخر بعد امتحان کامل کے ہر طرف
سے امداد نمایان ہوئی اور ہر چھری کو حکم کہ خبردار تا روز قیامت کسی نہ کٹے اور ہر
فدیہ بھی بھیجا پس ملاحظہ ہو کہ کربلا مین بعد ہمہ مصائب و شدائد اور قتل تمام
عزیزان و رفیقان و فرزندان لخت جگر یکہ و تنہا رہ گئے سو بجاے زخم کارے
اوس ایک جسم مبارک پر پہونچ چکے تھے اوپر بھی مگر امتحان نہ ہو چکا
تھا کہ مثل کارد ذبح اسمعیل علیہ السلام کے خنجر شمر ملعون کا کند نہ ہو گیا اور فا

نہ پہونچا یا مثل اور انبیاء سابق مدد غیبی ہوئی الخ جواب اسکا یہ ہے کہ یہ
بات دونون طرف جمتی ہے کہان سے کہان جا پہنچی ہے دیکھو پولوس
مقدس کے خط کا تین باب جو کلا تیونکو لکھا گیا آیہ ۱۳ قولہ مسیح نے
ہمین مول لیکر شریعت کی لعنت سے چھڑایا کہ وہ ہمارے بدلے لعنتی ہوا
کیونکہ لکھا ہے کہ جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا ملعون ہے الخ اقول اب فرمائیے
کہ یہان حسب بیان پولوس مقدس ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام
مصلوب بھی ہوے اور ملعون بھی ہوے تو معاذ اللہ بقول کفر کفر نہ باشد
جب ملعون ہوے تو ابن اللہ ہونا کجا شفیع گناہگاران کب رہے دیکھو
چور چور کی شفاعت کب کر سکتا ہے اب اگر کوئی کہے کہ اس ظلم صریح اور فاش
کے کیا تکمیل ہوئی تو عیسائی بھی معقول ہوے جاتے ہین اور یہود نا بہود
نعلین بجاتے ہین آپکی شان مین مرحبا بکم فرماتے ہین اور عیسائی منصف مزاج
آپ کو لعنت اللہ فرماتے ہین لہذا آدمی کو بات سوچ بچار کے کہنا چاہیے
مثل مشہور ہے جسکا کھایئے اوسکا گایئے بس اسطرح کے تحریرات تحریر مین
نہ لایئے بلکہ زبان سے بھی نہ فرمایئے اسلیے کہ اگر کچھ عیسائی سن پائین گے
تو آپ کو خبط الحواس بتائین گے شرمائین گے ترقی کجا پایہ تنزل دکھائین گے
اور ہمارے شاہزادگان عالی وقار کی تو وہ تکمیل ہوئی کہ کسی انبیاء سابقین کے
ایسی تکمیل نکمل نہین ہوئی حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب رحمہ اللہ دہلوی کتاب ازالۃ الشبہات مین

ہین تحریر فرماتے ہین آپکو تسلی دیتے ہین قولہ کہ بعد قتل جناب امام حسین علیہ
السلام کے نواسی بڑی قتل یزیدیان بدشعار نگون سار ہوا کیا اور جو کہ ہانی
سبائی تھی اونکو مختار نے اپنے عہد حکومت ہین مع زن و فرزند گرفتار کرکے
عورتون کو لشکر والون پر مباح کر دیا اور اونکے بدنون کو آگ مین جلوا کر خاک
اون ناپاکون کی دریا مین بہکوا دی آجتک اونکی اولاد بھی دنیا مین ہوا سے
آپکے باقی نہین رہی اور شہادت جناب سید الشہدا علیہ السلام کی کسیکی مقبول
بارگاہ کبریا ہوئی کہ آجتک ہر محرم مین لاکھون گھر سے حسرت اور درد و رنج کے
مٹا رہے ہین سبیل منذر حسین کی یہ ہوئی ہے جسکا شہرہ اطراف عالم مین ہے
ہے یہ کیسی رسوم مرسوم ہے کہ باوصف قاہر حکومت اسلام زوال اتم
درین جزیرہ ہند از بہمنی نا سندہ برای ماتم امام علیہ السلام جا بجا تعزیہ بپا
کل فریق کا ہجوم ہے کسی نبی کی شہادت کا یہ تہوار و عام نہین
یہ تعجب کا مقام نہین اگر اب اسکو تحریر مین نہ لاتے تو البتہ آپ کو لوگ
دلشعور جانتے مانتے خیر ہمکو اس کلام سے آپکو اختیار ہے بندہ
لاچار ہے کہ کیا شعر ہے ہمکو یاد آیا آپکو سنایا ہے اولٹی ہوئی دنیا
اور الٹا ہوا سب انجم ہے کہنے کا ہوا سفر ہے مین اداسیر گا مین قولہ تحریر
چہارم وہ یہ ہے کہ اگر کہا جاوے کہ یہ ہجوم مصیبات اور مصائب اور
تکالیف اور اذیت اور اسیری اور مظلومی اہلبیت اور تشنگی اور گرسنگی بد

کربلا مین واقع ہوا یہ سب شروط لوازم شہادت ہی سے ہے جیسا کہ کتاب
سر الشہادتین مین تصریح تمام لکھے ہین یہ مضمون بھی دل پر نہین جمتا السوا سطکم
وہ جو عمدہ ترین شرط شہادت جو تحریر دوم مین لکھے ہین یعنے مقابلہ غیر
کلمہ سے ہوا اور وجہ نزاع سوای کلمہ شہادت کے اور کچھ نہو قطعا مفقود اسقدر
بجوم منہیات شدائد و مصائب کہ چشمہ آب بھی خود بخود غائب ہو گیا اگر
لوازم شہادت سے تھا تو چاہیئے کہ شہدائے غزوات نبی کے شہادت
درست نہوتی کسواسطیکہ ان شروط سے وہان کوئی نہ تھے حالانکہ
اونکی شہادت پر کلام الٰہی گواہی دیتا ہے ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ
امواتا بل احیاء عند ربہم وہان بایہ جدال فقط واسطے کلمہ شہادت کے
بمقابلہ غیر کلمہ کے تھا یہ شرط یہان نہ تھی پھر اسمین کیا اسرار الٰہی تھا الخ
جواب ہر چند کہ جواب اسکا قبل ہو چکا مگر پھر بکرر عرض یہ ہے کہ جو آپنے
فرمایا کہ سر الشہادتین کا مضمون دل پر نہین جمتا اسکا جواب اول تو یہ ہے
کہ اگر آپ سے کوئی پوچھے کہ آپکی صحت ولدیت مین آپکے والدین کی گواہی
ہمارے دل پر نہین جمتی اور دوسرا کوئی گواہ اسنے زیادہ یقینی نہین ملتا تو اسکا
کیا جواب تجویز کیجیے گا یا دعوے مدعی تسلیم کیجیے گا دوسرے یہ کہ میان
عزازیل باوصف قرب پروردگار اور تعلیم فرشتگان کی ربوبیت اور وحدانیت
کے قائل نہوے انحراف کیا طوق لعنت دائمی لیا تو کیا آپکے نزدیک

وہ مردود عالم نہ ٹھہرے واہ واہ صاحب کیا خوب سوجھتی ہے
عقل خردہ بین آپ کی خوب سوجھتی ہے آپنے کمال کیا میان
عماد الدین پر طعنہ کیا اپنے اوپر آپ الزام معقولیت کا لیا
ضرب المثل ہو گئے دین دنیا سے کھو گئے خواب غفلت مین سو گئے
حسبت اعمالہم ہو گئے خدا سے ڈریے استغفار پڑھیے تحیرات لاطائل
ذہن سے نہ گڑھیے دیکھو شیطان علیہ اللعن ایسی ہی وسوسے
لاتا ہے نیک کام کو دل پر جمنے نہین دیتا تو کیا کوئی اوسکو مانتا ہے
حق جانتا ہے عیاذا باللہ اپنے مذہب کو آپ بکہانتا ہے قدما کے
قول کو جھوٹا جانتا ہے تیسرے یہ کہ آیات قرآنی کو نظیر لانا اوسکو
تطبیق کرکے ملانا خلقت کو دھوکا بتانا آپ کی دانائی سے بعید ہے
اجی خلقت علم قرآنی سے مالا مال ہے آپکا کدہر خیال ہے جب فقط مدرسہ
سرکاری کے پڑھے ہوئے رہجائین گے تب البتہ یہ وسوسہ کام
آئین کے میان عز ازیل کے من بھائین گے مڑیا ہلائین گے بقول
شاعر ؎ کہان جھکڑ ایجائیگا مکالا باغ کا کاغذ + کجا رنیش و کجا نیش و
عجب تقریر کرتے ہین ۱۲ ایصا صاحب تواریخ حبیب آلہ دیکھو آیہ کا منشا
نزول سمجھو اپنی طرف سے قرائن نہ ملاؤ قابلیت پر خاک ڈالو سجیہ انصاف کو
آستین مین نہ پالو وہ لکھتے ہین قولہ کہ حدیث صحیحہ مین وارد ہے

کہ شہداے احد کو اللہ جل شانہ نے اپنے حضور مین بلا کر مثل عبد اللہ
والد جابر رضی اللہ عنہ سے بالمشافہہ کلام کیا اور پوچھا کہ اگر تمہین کسی
چیز کی خواہش ہو تو بیان کرو کہ تمہین دیجاوے اُنہون نے عرض کیا
کہ ہمین سب نعمتین بہشت کی ملی ہین اب کسی چیز کی خواہش نہین ایک بات
کی البتہ خواہش ہے کہ ہم پھر دنیا مین بھیجے جاوین اور تیری راہ مین شہید
ہون اللہ تعالے نے فرمایا کہ دنیا مین دوسری بار ہرگز جانا نہین ہو سکتا
یہہ آرزو تمہاری پوری نہین ہو سکتی تب اونہون نے کہا کہ ہمارا سلام
ہمارے بھائی مسلمانون کو پہونچا دیا جاوے الخ پس اسپر اللہ صاحب نے
یہہ آیات نازل فرمائین مگر آپنے معرکۂ کربلا مین جائین بقولہ ؎ کسی کے
آتی ہے ساقی کے یہہ حواس گئے ۔ شراب سیخ پہ ڈالے کباب شیشے مین

قولہ تحریر پنجم وہ یہہ ہے کہ اگر کہا جاوے کہ یہہ شہادت اگر ذات خاص
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر واقع ہونے مایہ ضعف و توہین اسلام تھا کہ
کتاب سر الشہادتین مین بتوضیح تمام لکھا ہے یہ بھی جیسا کہ چاہیے دلپر
نہین جمتا یعنے یہہ توہین اور اسیری اور استیصال خاندان نبوت کربلا مین
کیا اوٹھہ رہا یہہ خرابیان اور تباہی اہلبیت موقوف علیہ شہادت نہ تھی اس
شہادت مین حفظ اوس توہین کا ہوا الخ جواب ای سبحان اللہ بلکہ لعنت اللہ
توہین کی لفظ اپنے پیغمبر کی شان مین لانا اور پھر اپنے تئین مسلمان

بتانا خدا اور رسول سے نہ شرمانا آپہی کا کام ہے اسکا بد انجام ہے
مولانا نظامی نے سچ کہا ہے بیت خوان را کسے دعوت سے نخواند
بگو آن زبان کاب ہنر من نماند + ایسا صاحب توہین جسکو ہوتی کہ امام علیہ السلام
بیعت یزید شقی کر لیتے اور وہ شجاعت نہ دیتے مردود کہا اسے
شجاعت ہین نام ہوتا ہے توہین نہین ہوتی ہے جو کوئی مثل آپکے
توہین سمجھے وہ بدنام ہوتا ہے نکوئی آخرت سے ناکام ہوتا ہے
آپنے سنا نہین اہل عرب کا قول یا حدیث ہے قولہ الجبن غیر من
الجبن اسی پر کسیکا شعر ہے ؎ سرشتہ ہر نیز و بیز و نفس + کہ معراج
مردان ہمنیست و بس + اور آپ کی ذات خاص ہین یہ مرتبہ اسلیے
لاحق نہوا کہ آپ خاتم رسالت تھے اگر یہ کمال نہ ہے آپکی ذات
خاص ہین جمع ہوجاتا تو صاحبزادون کو کونسا مرتبہ دیا جاتا لہذا یہ
تحریر کا مقام نہین معاذ اللہ توہین امام نہین اسے توہین جاننا اہل اسلام
کا کام نہین مگر ان اسوقت ہین یزید بد انجام نہین ہر چند کہ آپنے مقدمہ کو
طول دیا مضمون فضول کیا اہل مطبع کو بی بلایا معذرتا مقدم طبع ثانی تحریر
فرمایا مگر مطلب سعدی ہمارے قلم نے کہہ سنایا بیت ای تو نیدی کہ
دل کی دلمین کہہ + منہ سے نکلی اور پرائی ہوگئی + قولہ تحریر ششم یعنی
عمدہ ترین شرط شہادت وہی ہے کہ مقابلہ کفار حربی غیر کلمہ گو سے ہو

اور وجہ نزاع وقتال کے سوائے اعلائے دین اسلام کے
اور کلمہ شہادت کے نہو جیساکہ مذکور ہوا کہ قاتل کفار غازی اور مقتول
شہید اور یہ شہادت درحقیقت شہادت نبی کے ہے صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم جسکا حال آیندہ ازروے نص قرآنی بیان ہوتا ہے بس
اس شہادت کی ترجیح ضرور ہے اور اسمیں وہ شرط عمدہ مفقود بہر صورت
اس شہادت شہدائے خاص کے کہ درحقیقت شہادت خاص ہے
اوس شہادت شہدائے غزوات نبی پر کون ہے اور اسمیں کیا
اسرار الٰہی ہے الخ **جواب** مشفق من یہ سوال آپکا مکرر ہے سہ کرر
ہے دستور ہے کہ پیری مین عمر کو کمال ہوتا ہے عقل سلیم کو
زوال ہوتا ہے نسیان کو کمال ہوتا ہے حکما کا قول ہے کہ پیری مین
تین چیز کی محبت بڑہ جاتی ہے ایک اولاد کی دوسرے مال کی تیسرے
خام خیال کی لہذا چونکہ اسکا جواب قابل ہو چکا ہم قلم انداز کر کے آگے بڑہتے
آپکے تحیر ہفتم کے اوپر جا اڑے اوسکے فقرے گڑہے **قولہ** تحیر ہفتم
وہ یہ ہے کہ حضرت امام حسن صاحب علیہ السلام نے درگذر اور مصالحہ
کیا اور حضرت امام حسین علیہ السلام نے مقابلہ کیا یہ دونوں امور باہمد گر
متضاد اور مناقض ایسے کے نزدیک بجا اور مستحسن ہونا کس راہ سے ہو سکتا ہے
اگر وہ مصالحہ اولی اور بجا تھا چاہیئے یہ مقابلہ نادرست ہوتا اور اگر یہ مقابلہ

اوتے لے تہا چاہیے کہ وہ مصالحہ نادرست ہوتا بس اسکے
باکیت ان اور اسرار حکمت الٰہی اگر کوئی غور اور فکر سے
اور عقل سے بیان کرے معتبر کتب سے مگر یہ کہ نصوص قطعیہ سے ثابت
لیا جاوے لہذا بیشتر اس مضمون کو ذہن نشین کرنا مقدم تر ہے
بعد اسکے جو حال واقعات کربلا از روی آیات قرآنی کے بیان
کیا جاویگا البتہ بطبع انصاف پسند قبول کریگی وہ مضمون یہ ہے الی قولہ
کہ کلام اللہ مین سوائے نام زید کے کسیکا نام بقید تام نہین بیان
کیا ہے اور اس تخصیص نام زید کی یہی وجہ ہے کہ یہان اوس کے
بیان کی کچھ ضرورت نہین ہے سوائے زید کے جسکا نام کلام اللہ
مین مذکور ہے بقید صفات اور علامات کی ہے کسواسطیکہ
نام مین توارد اکثر ہوتا ہے اشخاص متعدد ایک نام کے ہو سکتے
ہین اور صفت خاص مین دوسرا شریک نہین ہو سکتا جیسا کہ سورہ
نحل الی مین جو تخصیص خاص مذکور ہے سوائے ذات خاص جناب
امیر کے کسیکی طرف منسوب نہین ہو سکتی الخ غرضکہ اسمقام پر دو چار
آیتہا اور جو کہ جناب امیر کی شان مین ہین بیان کر کے آپ یون بول
چلے ہین ۔ الم شد از سر قرآن علم الم یعلم ۔ کہ ہست حرف الف لام میم
شکل الم ۔ مابعد اور چند آیات قرآنی جو کہ خلاف منشا ہین آپنے تحریر کیے ہین فقط

جواب مشفق من جواب سوال کا موافق سوال کے ہونا چاہیے نہ کہ سوال از آسمان اور جواب از ریسمان اسیکو کہتے ہین اسکو کوئی ذی شعور پسند نکریگا مظلمہ بیہودہ گوئی آپکے ذمہ دھرے گا جیساکہ ہمنے اوپر بیان کیا ؎ کہان جھکڑا اپجاے کانکالا باغ کا کاغذ ؎ کجا ریش و کجا افیش و عجب تقریر کرتے ہین ؎ اور رہیر یہہ کہ جب آپ خود ہی فرما چکے کہ اگر کوئی اس مقدمہ مین غور اور فکر سے کچھ جواب دے تو معتبر کب ہی مگر یہہ کہ نصوص قطعیہ سے ثابت کیا جاوے اور پھر نصوص قرآنی آپنے وہ پیش کی ہین جنکا کہ شان نزول ہی اور ہے بھلا یہ بات آپکے نزدیک مفید مدعی ہی یا مدعا علیہ ذرا گریبان مین منہ ڈالیے شعور مندی کیجیے دون کی نہ لیجے اللہ تعالے غیب دان ہے اوس سے کچھ نہین نہان ہے بس مقدمہ نگاہ مین تل گیا ومن یضللہ فلا ہادی لہ کا کھل گیا ایصاحب اس خبر کی خبر ہمکو سن لیجے انصاف کو ہاتھہ سے ندیجیے طفلان مدرسہ سرکاری کو نہ بہکائیے مقدمات واضح کو غلط ربوط نہ بنائیے تنخواہ سرکاری کو مفت مین نہ کھائیے زید کا ذکر کہ ایک لے پالک حضور اقدس کے تھے فقط اللہ جل شانہ نے بطور خبر کے فرمایا ہے اور صاحبزادگان عالی وقار کی شہادت باسعادت کا حال از جزو تا کل اپنے حبیب کو کس خوبی سے بتایا ہی معرکہ کربلا کا بالکل پتہ جتایا ہے یعنے کہ لیعصر کہ سے مراد کربلا اور وہ ہے

مراد ہلاکت اور ای سے نیز یاور (ع) سے مراد عطش اور رمضا سے
مراد صبر سیاق کلام کو آگے دیکھو یعنے فرماتا ہے ذکر رحمت ربک
عبدہ زکریا ترجمہ یعنے ہمنے اس سے زیادہ سخت امتحان ذکریا
کا کیا تھا اور میرے ہی اختتام مراتب نامہ شہادت نہین ہوا یہ مرتبہ
عالی ہم نے اپنے جگر گوشہ حسین کو عطا کرینگے اور وہ اس مقام پر صابر
و شاکر ہونیگا رونق و شجاعت شجاعان عرب کی کھو ئیگا معاندین دین کو نجر
تحریر مین ڈبو ئیگا کامروا کا شجاعت مین نام ہوتا ہے مراسم تسلیم و رضا
پر کام ہوتا ہے دیکھو کسی اوستاد نیک نہاد کا شعر ہے ؎ بوسہ
چاہ ذقن کھائین گے یا تیغ کا پھل + خنجر عشق نہین دیگا ثمر ایک ایک
بس اب آپ استغفار پڑہیے ہٹ دہرمی پر نہ اڑیے تحریرات الاطال
دمن شریف سے نہ گرایئے تحریرات شیطانی جھوٹی کہانی سے پناہ
مانگیے تو کون ستر نہ سنایئے خدا کو مانیے ہمکو جھوٹا نہ جانیے اونچ کی
نہ لیجیے ترقی کا خیال نہ کیجیے دنیا مقام و گذرنے کا ہر وقت پیش نظر
راحلہ سفر ہے آیکا کدہر خیال ہے جسم انسانی پانی کی بکھال ہے
متاع دنیا آخرت مین وبال ہے بقول شاعر ؎ گھڑیال کھڑا سر پہ
یہ کرتا ہے منادی + گردون نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹا دی + آپ
کیسے کون جیتا کون ہارا کس نے یہ میدان مارا حضرت من علمیت

بزرگی نہین ہے عمل پر بزرگی ہے اور عمل نیت پر منحصر ہے اگر نیت
مین فتور ہے تو عمل بھی سراسر زور ہے اسلیے کہ اگر علمیت پر بزرگی
ہوتی تو شیطان کی اتباع لازم آتی اسواسطیکہ اوسکی علمیت کو آپکی علمیت پر فوق ہے
ہر چند کہ آپکو اوسکی پیروی کا ذوق ہے قطعہ خوبنا یہ دل خور کہ شراب
بہ ازین نیست ٭ دندان بجگر زن کہ کباب بہ ازین نیست ٭ در کنز و ہدایا نہ
توان یافت خدارا ٭ در صفحہ دل بین کہ کتاب بہ ازین نیست ٭ اب رہی یہ بات
کہ جناب امام حسن علیہ السلام نے مصالحہ کیا اور جناب امام حسین علیہ السلام
نے مقاتلہ یہ دونون امور باہم گر متضاد اور متناقض الخ اقول پہلا مین یوچھتا
ہون کہ مصالحہ جناب امام حسن علیہ السلام کا آپکو ساتھہ یزید پلید کے کس کتاب
سے ثابت ہوا یا فقط بیان شیخ نجدیہ کے بیان کو آپنے پیش خود الہام
غیبی یا القائے لاریبی قرار دے لیا ہے یا مثل حواریان عیسویہ کے
حلول روح القدس آپ مین بھی ہوا ہے ایضاً جب مصالحہ تو جب
ہوتا کہ امام حسن علیہ السلام بیعت یزید شقی کر لیتے اور داد شجاعت
نہ دیتے اور جناب سید الشہدا امام حسین علیہ السلام نہ کرتے لہذا
جس امر متنازعہ فیہ پر امام حسن علیہ السلام کو یزید ملعون نے بذریعہ
زہر شہید کروایا اوسے امر خاص پر جناب امام حسین علیہ السلام سے
قتال واقع ہوا جسکی توصیف صاحب مصنف تواریخ حسین نے بھی کی ہے

گو کہ مذہب سیحی رکھتے تھے مگر نیک نامی لی ہے اسلیئے دلیل یقین نام
کے مسلمانو تمکو بدنامی دی ہے کل شجاعان سلف پر غالب تھا یہ
انصاف کو کام فرمایا ہی اب کہیں یہان تو آپ بالکل دہری گئے ہمارے
صداقت کی اگ گیتی مین پکار ہوگئی بس اسمقام سے ہمارے آپکے
حیثیت ظاہر ہوگئی والدہ عزائل آپکے سر ہانے رو گئی قابلیت آپکی
کھو گئی بحر تحیر مین ڈبو گئی اور سوائے اسکے ہمنے لکھنؤ مین ایک
معتبر مسلمان سے سنا ہی کہ آپنے اونسے بیان کیا کہ قرآن مین بطور
پیشین کوئی اختراع سلطنت لکھنؤ کا ہے اشارہ ہے جیسیکہ
جہان کہین قرآن مین بحر یا تخرج ہے اوس سے آپنے مراد اخراج
شاہ اودہ لیا ہے تفسیر دانی کو کام کیا ہی اور جہان کہین قرآن مین کہ
یدخل ہے اوس سے آپنے داخلہ مسر کا انگریزی مراد لیا ہے
ذہن رسا کا امتحان کیا ہے لہذا ہمنے بھی اسی لحاظ سے جو بعض مقام
قرآن شریف مین غور کیا تو سورۂ روم مین اس آیہ سے
آپکے بھی خبر نکلتے ہی از روی قاعدۂ زبر و بینات کے ملتے ہی یعنی
ظہر الفساد فی البر والبحر بس معلوم ہوا کہ یہ ظا آپکے نام کی ہے کیونکہ
آپ پشت پناہ دین مبین ہین ہر بین ہین بوم کو گدی نشین ہین لہذا اگر شاید
جانیے تو آپنے کسی تصنیف مین درج کر دیجیے گا ہمکو دعا خیر سے

یاد کیجیے گا اب دفع دخل مقدم کا جو عذر اہل مطبع کی طرف سے صفحہ
مین آپنی کتاب کے اخیر مین الحاقا تحریر فرمایا ہے اسکو بھی ہم مجملا
قلم بند کر کے جواب دیتے ہین اولسے یعنے اہل مطبع سے اطلاع
کردیجیے گا قولہ یعنے اونہون نے ولسطے عیب چھپانے اور اجرت
بڑہانے کے چند سطر بطور عذر تحریر کیا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے الے قولہ
کہ مولف کتاب اسرار کربلا نے بحکم لا رطب و لا یابس الا فی کتاب مبین کی
سب واقعات معرکہ کربلا کو مضامین آیات قرآنی سے بقرائن ثابت
کیا ہے حالانکہ اون آیات کا مشار نزول اور ہے مفسرین نے اون
آیات سے معرکہ کربلا مراد نہین لی ہے جیسا کہ بعد جرح جانے
اور مشہور ہوجانے نسخہ مطبوعہ اول اکثر صاحبون نے غیبت مین اور
بالمشافہہ مولف کو الزام دیا اور کچھ عذر مولف کا نہ سنا انصاف کو کام
نہ فرمایا بس اب دفع دخل عذر اہل مطبع کی طرف سے یہہ ہے کہ مولف
کتاب نے یہہ کہین نہین لکھا ہے کہ ان آیات قرآنی کا شان نزول
بھی معرکہ کربلا ہے بلکہ از قبیل لطائف اور نکات اور بلاغت اور رموز و
کنایات کلام اللہ کی بیان کیا ہے اور ہر جزئیات کربلا کو ترتیب قبل
اور بعد آیات قرآنی سے مطابق واقع کے تطبیق دی ہے یہ عین بیان
بلاغت اور لطائف کلام اللہ کی ہے ؎ خوشتر آن باشد کہ سر دلبران

گفتہ آید در حدیث دیگران ۔ معاذ اللہ کجا معانی آیات کلام اللہ مین
تاویل بے محل نہین کی ہے کہ مورد الزام کیا جاوے و فضلا علیہ سکے
نظیر اور سند قوی قول جناب امیر علیہ السلام سے اندروے کتاب
مسلم الثبوت نہج البلاغت کے موافق قول و شرح ملا حسین بیندی کے
واضح تر لکھدی ہے کہ کتاب فواتح مین بیچ مقاصد مرتضوی کے
ملا حسین علیہ الرحمہ صاف صاف لکھتے ہین قولہ کہ جناب امیر علیہ السلام سب
واردات اور واقعات خاندان نبوت اور واقعات کربلا اور مآل کار
بنی امیہ اور انجام کار اشرار اور اخبار کربلا کا علے الترتیب مفصلا مین
آیات جمعسق سے تطبیق دی ہے جیسا کہ سب بقید آیات تمام آنی
سے کتاب اسرار کربلا مین بجاے خود مرقوم ہے حالانکہ اون آیات
کا بطاہر منشا نزول اور ہے پس اسطرح کی مطابقت دینے مین
معاذ اللہ کجا کفر و گناہ اور دخل بیجا آیات قرآنی مین پایا نہین جاتا ہے
پس یہی کلام معجز نظام حضرت امیر علیہ السلام کا سند اتمسک ہے
اور واسطے عذر مصنف کے کافی ہے الخ جواب اسکا یہ ہے
کہ حقیقت مین منشی سلیمان صاحب مطبع نے خوب انتظام کیا یعنے اگر ایسا
روغن قاز نہ ملا جاتا تو کتاب فوائد کا ہیکو چھپوائی جاتی کسی کا قول ہے
ع جو احمق و جہان باقیست کیس مفلس نمی ماند دوسرا مصرعہ

سنی اور سے دریافت کرلیجیے گا سبحان اللہ نہج البلاغت اور جناب
ملا حسین ہندی کی نظیر لانا اور یہ بھی تحریر فرمانا کہ حالانکہ اون آیات کا نظاہر
شان نزول اور ہے یہ گویا آپنے ہجو ملیح کی ہے یعنے معاذ اللہ
اس طرح کی تطبیق علمار سابقین نے بھی کی ہے سو یہہ محض آپکا خیال خام
ہے کبھو ہمارے علمار فریقین دینداریں گھڑے بدلنا
غلط گانٹھا بجانا خدا و رسول سے نہ شرمانا ہرگز درست نہ تھا وہ جسکا کہاتے
تھے اوسیکا گاتے تھے گھڑے بدلنا غلط گانٹھا غلط نہ بجاتے تھے
معاذ اللہ طمع دنیا پر پھسلتے نہ تھے ایمان آخرت کو آسیای عصیان سے
دھلتے نہ تھے ترقی عہدہ کی امید پر دین حق سے بدلتے نہ تھے
مثل بعض علمای حاضر الوقت لقمہ حرام سے پلتے نہ تھے اور
پھر میں پوچھتا ہوں کہ آجتک آپنے علمار دیندار مثل مولانا شاہ عبد العزیز
صاحب رحمہ اللہ دہلوی اور مولانا محمد اسحاق صاحب
و شیخ عبد الحق صاحب اور اہل مذہب حضرات امامیہ میں میر سید محمد صاحب
سلطان العلما مجتہد لکھنو اور اونکے والد ماجد جنکا شہرہ مشرق تا مغرب
اظہر من الشمس و ابین من الامس ہے کیا معاذ اللہ یہ تاویلات اونکے
ذہن میں نہیں آئیں نہ اونہوں نے بنائیں یہ تاویلات و تحیرات شیطانی
جھوٹی کہانی و لطائف قرآنی مدرسان مدرسہ کلیسا کے کام کا تھے

ازل نے لکھدیا کہی نہین ہلا فرمایئے جبکہ ان علماء دیندار سعادت
شعار نے یہ لطائف قرآنی نہ بتائے اور نہ اس قسم کی اعتراضات
بشکل تحریرات بتائے نہ تحریر مین لائے نہ گھڑی پائی نہ گھنٹے غلط
بجائے تو اب اسوقت آخیر مین کہ بطالت قرآن و رسالت پیغمبر آخرالزمان
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کیا کیا کوششین ہو رہی ہین کب صحیح ہوگی
کر شاید یہ عبارت اسواسطے بڑہائی ہے کہ اگر کوئی کہے کہ ایسے تقریر
کے چھاپنے کا کوئی اہل مطبع بدون اجازت سرکار مجاز نہ تھا عذر آیکا
بجا ہے جیسے ایک ہندو کا سچ ہے **قولہ** سب مین بیا پاک تلسی ام
الخ والاب مناسب یہی ہے کہ آپ ہمارا یہ نامہ جوابی بھی چھاپ دین
بشرط اطلاع فی سطر ۲ اجرت دیجائیگی پس اب آپ اپنی مختصر سی نامہ
تمام کرتے ہین اگر جواب پائین گے تو جواب الجواب اور پائین گے
جو کچھ باقی رہتا ہے اوسے بھی جتائین گے اللہ جلشانہ نے ہمین
اسی وقت کے واسطے پیدا کیا ہے اپنے حبیب پر شید کیا ہے
آپنے سنا نہین کسی اوستاد نے کہا ہے **بیت** ہر کسے را
بہر کارے ساختند میل او را در دلش انداختند فتبارک اللہ احسن
الخالقین زیادہ بس و باقی ہوس فقط .....
الراقم نعمان خان وکیل سرکار ابد قرار

پیغمبر آخر الزمان صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بقلم خود اللھم اغفر ذنوبہ

یہ نامہ تاریخ ۱۹ محرم الحرام ۱۳۰۸ ہجری کو انام سے روانہ ہوا۔

ٹکٹ چسپاں ۲

جب اس نامہ تحریر ریا کا جواب نہ آیا تب یہ دوسرا
نامہ لکھا گیا واسطے ملاحظہ ناظرین کے درج کتاب ہوا

ھوالمستعان

نامہ ثانی

لطفہ
صاحب
زاد
صاحب
الدین

منشی صاحب عنایت فرما جو نمرو شش گندم نامنشی ظہیر

بعد ادعیہ وجب کے مدعا یہ ہے کہ عرضہ ہوا ایک قطعہ خط
مسمے بنامہ تحریر ریا بجواب کتاب اسرار کربلا مصنفہ
و معروضہ آپکے نیازمند نے برسبیل ڈاک خدمت
شریف مین روانہ کیا تھا مگر تا حال جواب نہ رسید نامہ

سے آپنے سر فراز نہ فرمایا سر مہ خاموشی کہایا اگر ہمین نمط فرماتی ست
خدا حافظ مگر فی الحال زبانی بعض برادران اہل اسلام سنا کیا کہ شاید
آپ فرماتے تھے قابلیت جاتے تھے کہ ارتداد یزید ملعون
وسم ہیا لیش ثبوت نہین ہے زمرۂ اسلام سے کوئی شقی باہر نہین
ہے لہذا واسطے تسکین خاطر عباد و آنر آپکے ہم نشاندہی کرتے
ہین نکوئی آخرت سے نامۂ اعمال کو بہرتے ہین دیکھو کتب عقاید شرح
مسفی مین لکہا ہے **قولہ** لعنۃ اللہ علی یزید و علی انصارہ و اعوانہ و
نحن لا یتوقف فی شانہ بل فی انصارہ و اعوانہ لانہ ضی بقتل الحسین و اہانۃ
عترت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و ہو کتاب معتبر عند اہل السنۃ والجماعۃ
الخ اور امامیہ اثنا عشریہ تو معاویہ کو بہی سانتے ہین کسی کے نہین مانتے
ہین پہر دیکھو شیخ عبد الحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فی جمیع کتبہ خصوصا صراط
مستقیم فی عقاید مین لکہتے ہین **قولہ** و من انکر فہو مردود و من اول
فہو فی شک و ریب الخ اور حضرت بدیع الدین قطب المدار صاحب قدس
سرہ فرماتے ہین **بیت** ملعون بود مخالف سلطان اولیا اگر فی المثل پدر بود
و یا برادر مہ اور علاوہ برین یہ عرض ہے کہ ایک عقیدہ سفید مطلب
آپکا ہمکو یاد آیا واسطے اطلاع آپکے تحریر مین آیا فلہذا اگر مناسب
جانیے تو کسو پہلو مین کوئی کتاب جدید مثل ظہیر الانشا تحریر فرمائیے

قرائن ملا ئیے یقین ہے کہ برآمد کار ہو ترقی عہدہ از سرکار ہو بلکہ میاں
عماد الدین اور مولوی صفدر علی بھی الگ ہو جاوین آپ ہی کا دار و مدار
ہو وہ یہ ہے قولہ ایک ملی جب مرنے لگا تو اپنے فرزند کو یون
وصیت کرنے لگا کہ ہمارے بنائے ایمان عناد پر مستقیم تھے
وسوسۂ شیطانی سے نے خوف و بیم تھے ہدایت رب کریم
تھے لہذا تمکو فہمایش کرتے ہین گو بقول اہل اسلام اپنی قبر کو نار سقر
سے بھرتے ہین اول تو تم عناد یزید پلید سے رکھنا کہ وہ قاتل
جناب امام حسین علیہ السلام ہے بانجام بے دوم کہ سعید بغض
حضرت امام حسن علیہ السلام سے ہو اسطیکہ انہون نے خلافت
از خود معاویہ کو دی جب تو یزید تک پہونچی سوم جناب علی مرتضے
علیہ السلام سے کہ انہون نے جنگ صفین مین معاویہ سے
مصالحہ کر لیا اگر وہ مصالحہ نہ کرتے تو خلافت معاویہ کا ہیکو ہمتی
تھمتی چہارم جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
اسلیے کہ آپ معرکہ کربلا سے بالکل واقف ہو چکے تھے اور محب
تدبیر نہ کی امام علیہ السلام کی مشیت مین جان لی نتیجہ خدا سے
کہ بانی اسلام کا ہے وہ جانتا تھا اور امام علیہ السلام کو بچا نہ لیا فقط غرض
منشا ہمارے بیان کا یہ ہے کہ اگر آپ اسمین گفتگو کرتے تو پھر ہم

ہے یہ ہے کہ اول اول اسلام کے بعد اسلام کے بعد

بھی بعونہ تعالے قدم جادہ راستی پر دہرے تے نکوئی آخرت سے
نامہ اعمال بہرے قلم اوٹھاے تے آپکو جتاے تے اوڑان گہائی میان عزازیل
کی بتاتی اور اگر شاید ہمارے بعد آپ تحریر فرماوین گے تو انشاء اللہ ہم تو
وکیل ہین ہمارے بعد وکیل الوکلا آوین گے وہجیان اوڑاوین گے آپکو
اور آپکے مشیر الدولہ کو شرمائینگے بجز ندامت تینہا ین گے زیادہ ویس

الراقم نعمان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم بقلم خود اللہم اغفر ذنوبہ نامہ تاریخ ۴ صفر المظفر ۱۲۸۵ ہجری
کو لکھنؤ سے روانہ ہوا کنکٹ چیان ۔

اب اسکے بعد منشی صاحب جبکہ ہمارے آستانہ تو
یہ اعتراضات اخبارین جھیجوائے لہذا جب ہم تک
ہرکارۂ اسلام نے پہونچائے تو جواب لکھدیئے کے
روانہ کیا درج کتاب کرتے ہیں۔

ہوالمستعان

نامۂ ثالث

منادلطفہ
صاحب
منشی صاحب معتدن قابلیت و شعور سرایا در منشی ظہیر الدین
از طرف نعمان خان ولد لقمان خان مرحوم وکیل سرکار
ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد یاد و سلام
مدعا یہ ہے کہ اسوقت ہرکارہای سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان

علیہ الصلوٰۃ والسلام دو ورق اخبار مطبوعہ مطبع منشی نولکشور صاحب مؤرخہ
تاریخ ۱۰ مئی سنہ ۱۸۷۱ء مصلوکہ ایسنے جو کہ حسب بنشار مسرکار آپنے بابت
تردید حدود الدہانکی ہے خاک چھانکی ہے ہمارے پاس لا دئے
بعد مطالعہ تقریر مذکور قلم اوٹھایا اور جواب آپکا آپکو بنایا بقول منشی
ریاض الدین صاحب طبیب گوہر بدہان داری مرہ ساقط از دہ تو فخر خراسانے
دان ساقط از دہ ایصا حب پردہ اسلام سے باہر آپنے مٹن جاپ
خزیرے کہائیے بڑا نڈی اوڑائیے تقریر باطلہ نہ سوچیے استنجاے
اب جھوڑیئے کاغذ سے شرمگاہ پوچھیے خدا کو ملنیے ہمکو جھوٹا
نہ جانیے ایلچی کو زوال نہین جھوٹھہ بولنے کی مجال نہین خدا کے کلام
مین تاویل لا طائل لانا خلقت کو دھوکا بتانا امت محمدیہ کو بہکانا شعور مندیسے بعید ہے
کہ قرآن شریف مین ان لبطش ربک لشدید ہی آپکا بیان ہے ضعیف البرہان
ہے قولہ یعنے آپ فرماتے ہین کہ قبل ازین ایک کتاب مفید لنسوان
درباب تعلیم نسا کی تصنیف کی گئی تہی جسکے صلہ مین گہڑی طلائی زرین
مغرق گران بہا خود نواز فرمائی بطور انعام پیشگاہ جناب لفٹنٹ گورنر
بہادر مغربی وشمالی سے آئی لہذا اب مسودہ دوسری کتاب کا واسطے
تعلیم نسا کے بتائید مضامین حسب تلقای وہی بقدر امداد روح القدس بنام
فوائد النسا کا مرتب ہوا ہے اوپر ایک مقدمہ اور دس باب کے بس ہمت

مضامین اس کتاب سے ظاہر ہے اسمین صنعت اور باریکی پر لحاظ
کرنا چاہیے کہ بدترین بنوان کو بہترین ملائکہ ہفت اقلیم و آسمان پر ترجیح
دی ہے اور اوپر ترقی کرکے سب مرد و نیز جمیع امور دنیوی و دینی مین
عنداللہ و عندالناس بدلائل عقلی و نقلی و صریحی و بدیہی موجہ ہستند ترجیح دی
ہے اور تمام نعمتون دنیا و دین مال و دولت دنیوی اور تمام حور و قصور اور
سب نعمای بہشت مین استحقاق اور حصہ عورتونکا بہ نسبت مردون کے
بمدارج زیادہ تر عنداللہ و عندالناس ثابت کردیا البتہ لائق ملاحظہ ارباب
انصاف کے ہے اور اسناد کتب اسلام اور احادیث سے منشا سرکار
مفید عام کو بہت لطف اور خوبی سے تقویت دی ہے اور مصالح
دینی و دنیوی نکاح واحد کے اور قبائح و آفات اجتماع دو نکاح کے عقلاً و
نقلاً و ہدایتاً و صراحتاً اسطرح ثابت کیے ہین کہ مقام انصاف مین کسیکو
مجال سخن کی نہین ہوسکتی وان خفتم ان لا تعدلوا فواحدۃ صریح تر آیہ
قرآنی ترجیح نکاح واحد کے تقویت کرتی ہے اور حدیث نبوی اسلامۃ فی
الوحدۃ والافات فی الاثنین اسی مقام سے خبر دیتی ہے الخ جواب
واہ کیا بات ہے قرآن کا ترجمہ جب پوچھے آپہی سے پوچھے مجنون
سے کسی نے پوچھا تھا کہ یزید پلید اور جناب امام حسین علیہ السلام جب
لڑتے تھے حق کسکا تھا کہا لیلی کا ویسے ہی آپ بھی فرماتے ہین ایضاً

تقاضا سے دیکھیے الگل بچو غلیلہ نہ پھیلیے جنکے یہاں آپ سطور یکو کتاب
بھیجنا چاہتے ہین وہ بڑے عالم علم عربی کے ہین وہ کب اسے
مانینگے آپ کو خبط الحواس جانینگے پہلے تو گھڑی ملاقی بھیجی تھی
اسکے عہدہ سے معزول فرماوینگے یا چٹھی لکھدینگے درد رہیگا
منگاوینگے اور یہ جو آپنے فرمایا قولہ کہ بامداد روح القدس یہ کتاب لکھی
گئی تو معلوم ہوتا ہے کہ معاذاللہ روح القدس کا حافظہ کچھ پاد ریان حال
سے بھی ردی ہے جو مطلب آپ نہ سمجھے اپنے مطلب سے موافق آپکو
بتایا یا شیطان بشکل روح القدس متشکل ہوگی آپکی کوٹھی مین سمایا جو یہ فقرہ
آپنے فرمایا بھلا مین پوچھتا ہون کہ انخفتم ان لا تعدلوا کے معنے ظاہر
ہین یعنے اللہ تعالی فرماتا ہے کہ جبتک جور وان اور اگر تمکو خوف
ہو کہ ہم عدالت نہ کر سکینگے تو ایکہی رکھو اس سے یہ کہان ثابت
ہوا کہ ایک ہی جور و کرنا چاہیے اور پھر اوپر طرہ یہ کہ جب ہارتے ہو تو
بریز بریز پکارتے ہو کہتے ہو کہ نشا مکار کا یہی ہے معاذاللہ ہم کہتے
ہین کہ بوسرکار دولتمدار انگریز بہادر ایسے قہم کا سد یا رہے فاسد نہین
ہین اونکا نام لینا بدنامی دینا عین نمکحرامی ہے بلکہ بدنامی ہے
اور یہ کہ حدیث شریف السلامۃ فی الوحدۃ والآفات بین الاثنین کے
نظیر لانا یہ تو بالکل منافی مطلب آپکی ہوئی بھلا اگر وحدت مین سلامتی ثابت

ہوئی اور اثنینین بین آلست تو پھر مجرد ہے رہنا لازم آئیگا آپ کا کلام
زوجہ واحد کا کہان تائید پائیگا اور پھر ہمنے تسلیم کیا آپکے قول کو تو
پھر فرمائیے اگر آپکے والد مرحوم مجرد رہتے تو آپکے تولید کن کیا شکل
ہوتی بقول اہل ہند کیا آپ گنگا پتر ہوتے پس ایسی ہی مقام پر قول
حضرت سعدی علیہ الرحمہ یاد آتا ہے بیت اگر لبلبہ مشک را گندہ
گفت ما تو مجموع باش او پراگندہ گفت یہ آیات صاحب قرآن مین تاویل
جھوٹی نہین سمجھی جاتی ہے دیکھو ولیم میور صاحب کی تاریخ کلیسا کا صفحہ
۳۱۰ کہتے ہین قولہ اسلیے انہین پیلاطس کے پاس بھیجدیا کہ وہ اسکی
تعلیم کی حقیقت نہ سمجھے تھے اور اسکے قتل کا حکم دے اتنک مسیح کے
حواریون اور شاگردون نے نہ سمجھا تھا اور اونکا سست ایمان دنیوی
نعمتون اور فائدون کی امید مین لگا تھا اور سست تھا اوسکے گرفتار
ہوتے ہی وہ بھاگ گئی ایضاً صفحہ ۱۰۱ اور اسی امید پر یوحنا کی ماں نے یہ درخواست
کی تھی کہ میرے دونو بیٹے سب کچھ چھوڑ کے تیرے پیچھے ہو لیے ہین
کیا ملیگا الخ اور پیروشیہ کے حال مین بھی گبنگ صاحب یون لکھتے ہین قولہ
کہ پیروشیہ کے سلسلنت مین اتباب مین کا مذہب نہین ہے اور ہارنس
نے بھی تفصیل کے ساتھ جرمن مین الحاد کے پھیلنے کا حال تفصیل لکھا ہے
اور اکتوبر کا مہینا ۱۸۳۳ء کے پرچہ اخبار موسومہ تابلٹ مین لکھا ہے

قولہ کہ خاص انگلنڈ مین ۴۹ خانقاہین ہین جنمین کفر کی تعلیم ہوتی ہے
اور تین لاکھ آدمی ایسے ہین جو کچھ مذہب نہین رکھتے ہین الخ بس مشفق من
ایسے مذہب کی تائید اور پیروی کرنا آپ کی دانائی سے بعید ہے
اور عورتون کو جو آپنے ملائکہ پر ترجیح دی ہے یہ محض بیہودہ بات ہے
خرافات ہے چہ نسبت خاک را با عالم پاک اسکو کوئی تسلیم نہ کریگا مظلمہ
بیہودہ گوئی آپ کی گردن پر دھریگا اور یہ جو آپنے فرمایا قولہ کہ پس از چند
سال کہ عمر آنحضرت قریب ساٹھ کے پہونچی ہوگی ایسے وقت مین بی بی
عائشہ رضی اللہ عنہا کہ عمر شش سالہ رکھتی تھین نکاح کیا بس اس سے کچھ
حظ نفسانی متصور نہتا الخ اقول یہ شیطانی خیال ہے اسکا بدتال ہے
دیکھو حضرت داؤد علیہ السلام کی سو بیبیان تھین اور حضرت سلیمان علیہ السلام
کی تین سو زوجہ منکوحہ اور ایک ہزار سریہ جیسا کہ مولوی عبد الحق محدث دہلوی
اپنی کتاب مدارج النبوت مین تحریر فرماتے ہین حضرت من انبیا علیہم السلام
کو اورون سے باہ زیادہ دی گئی اور اگر آپکو اعتبار نہو تو ہم بھی وکیل ہین
صاحب برہان و دلیل ہین مرجع ترجمان رب جلیل ہین اور قریب ۶۵ کے
عمر ہماری پہونچ چکی ہے مگر اب بھی ازالہ بکارت سے عاری نہین ہین
مثل آپکے معدن شرمساری نہین ہین اگر منظور ہو تو امتحاناً جانچ لیجیے
کچھ اندیشہ نکیجیے ہان آپ البتہ تیس ہی سال مین بقول حضرت سعدی

مصرعہ لی بجملہ اول عصائے شیخ بخفت پنہ ہو گئے ہون گے
شائد اسیوجہ سے اور ونکو بھی اپنے پر فیاض کرتے ہو جیسا کہ اہل
عرب کا مقولہ ہے المرء یقیس علی نفسہ لہذا ایسی تقریرات چھپوانے
سے باز آیئے ہر جگہ منہ کی نہ کھایئے آئندہ آپکو اختیار ہے فقط

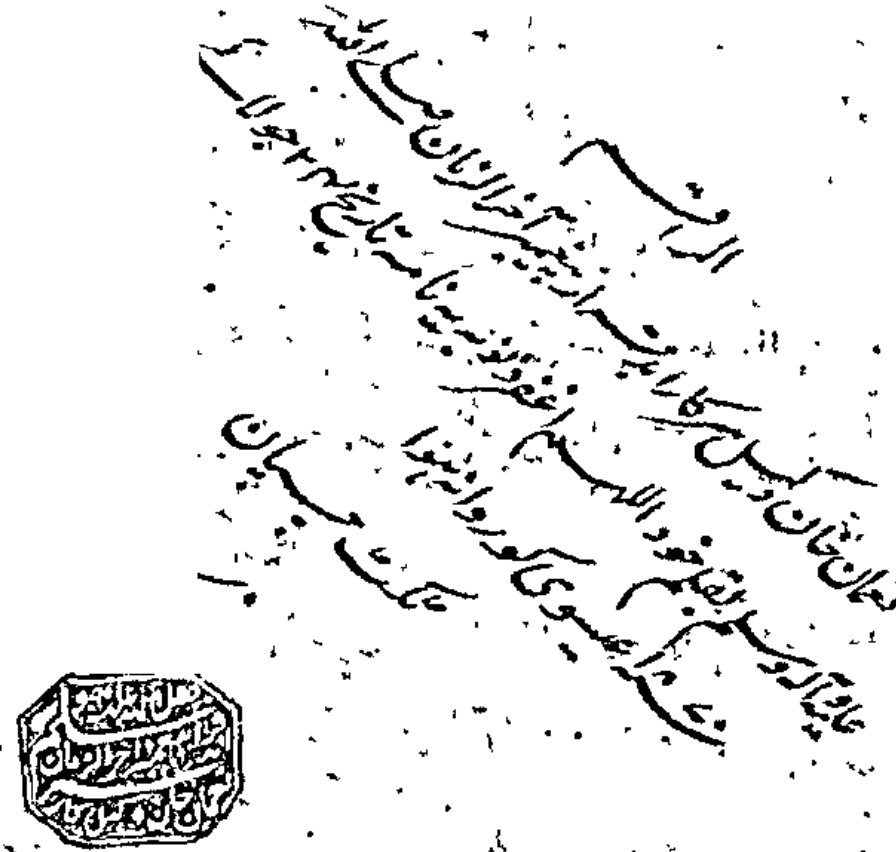

اب کچھ جوابات بخریہ صاحبون خصوصاً مجتہد اول سید احمد خان صاحب بہادر کے بھی لکھنا کتاب ہذا مین واسطے واعظین کے مناسب معلوم ہوا لہذا چند نامہ بطور یادگار درج کیے گئے۔

ہوالمستعان

۱

نامہ اول

حال علی کل
بدام اللہ تعالے
ماتحت بخدمت اس
بہادر رنج

سید صاحب معدن فضل و کمال منکشف معمات عالم مثال سید احمد خان صاحب

بعد دعا و حسب کے مدعا نیہ ہے کہ کتاب سعادت انتساب مسمی بہ شہاب ثاقب مصنفہ جناب عالی قباب مولانا علی بخش خان صاحب بہادر

حاجی الحرمین شریفین عالم باعمل مباحث بیدل جج گورکھپور جوکہ
آپکی تہذیب الاخلاق موجد نفاق پرچہ اخبار کی بابت اونہون نے
لکھہ کے چھپوائے ہمنے دورہ پر مقام ضلع بستی مین پائے
مولانا صاحب موصوف کہ عالم باعمل ہین آپکی تشخیص مین دو انداز خلل
ہین یعنے اول مین تحریر فرماتے ہین **قولہ** اما بعد بندۂ خاکسار بمقدار
حلی بخش عفی عنہ عرض کرتا ہے کہ فی زماننا جناب سی ایس آئی سید
احمد خان صاحب بہادر نے پرچہ تہذیب الاخلاق مین خلاف قرآن و
حدیث وجمہور اہل اسلام ایک تقریر جدید لکھی ہے جسمین وجود حقیقی شیطان
سے اور اکثر مضامین آیات قرآن سے انکار کیا ہے اور بعد شہرت
اوس تحریر کے مولوی سید مہدیعلی صاحب بہادر نے یہ لکھا ہے **قولہ**
کہ وجود سے ہمیشہ وجود جسمانی خارجی ہے مراد نہین ہوتا ہے
پس وجود جسمانی شیطان کا انکار کرنا بڑی غلطی اور نادانی ہے
میرے نزدیک اون لوگون کی دلیلین جوکہ شیطان کے منکر
وجود کے ہین ناقص ہین اور ہین مخالف ہون اور اونکی سمجھ
اور غلطی پر افسوس کرتا ہون بس ایسی تاویل بدعت ہے الخ اسکے
بعد یہ تحریر ہے **قولہ** کہ آدم خیالی سے جناب سید احمد خانصاحب
نے سوال کیا **قولہ** کہ تم کون ہو اور تمہارا کیا نام ہے **جواب**

ملاکہ یہہ تو مین نہین جانتا کہ مین کون ہون مگر میرا نام آدم ہے سوال دادا جان تمپر کیا گذری جواب بہت سے چرند و پرند کیڑے مکوڑے دنیا مین مین نے دیکھے ہین سمجھا کہ جسطرح یہہ بنے ہونگے اوسی طرح مین بھی بنا ہونگا مگر دل گھبراتا تھا کہ ایکدن مینے اپنے پہلو مین ایک اپنی سی صورت کی چیز دیکھی ہم دونون ایک دوسرے کو دیکھکے خوش ہونے لگے مین نے پوچھا کہ تو تم کون ہو وہ بولے بھائی یہ تو مین نہین جانتی کہ مین کون ہون جو تم ہو وہ مین ہون مگر میرا نام حوا ہے یہ سنکے مین بہت خوش ہوا اور اوپر کو دیکھکے تالیان بجاکر خوب اوچھلا کودا اچلایا اور ایک بڑی ہستی اور بڑے قادر مطلق کا خیال کرکے خوب گیت گائے نہایت ذوق شوق سے یون چلایا **الی قولہ** اوا او آری اوا او آری اوا او آری وہ جو ہے آری وہ جو رہے گا آری وہ جو تو ہے آری وہ جو تو ہے آری وہ جو تو ہے میرا شکریہ انتہے کلامہ **جواب** سبحان اللہ قربان آپکے یاد کے ایک فقرہ بھی صحیح یاد نہ رہا ایصاحب مین بھی تو موجود تھا معاذ اللہ اُنہون نے ہرگز یہ الفاظ لایعنی نہ معنی نہین فرمائے بلکہ خوشی مین آنکر انہون نے یہہ ٹھمری گائی **اقول** اوحوا مین واری اوحوا مین واری ۔ چونکہ بموجب آپکی تشخیص کے برہنہ بھی تھین اوسپر

معلوم ہوتا ہے کہ الفاظ مین بقول صاحب مجرد کو بیان کیا ہے

سقط عن

دوسرا فقرہ یہ فرمایا یہین لے بنارس کی ساری + بیٹواہ نے
بھیجا جوڑا ہمارا دور ہوئی تنہائی ہماری + خوش ہو کر
اوسکا پہنک کرین ہم ہارٹ کو اپنے کیون کرین ساری + اوحواین
واری + یہین لے بنارس کی ساری اوحواین واری + اپنی دعا
ہے یہی کل جگ مین + خوب بڑہے اولاد ہماری + توشت کو
کہاوین دہین اوڑاوین لیسوع ہوزبانپر جاری + اوحواین واری
یہین لے بنارس کی ساری الخ اب فرمایئے ہمکو سموچی ٹھمری یاد
رہی اور آپ کو ایک فقرہ صحیح نہ یاد رہا اور پھر اوسپر مذہب نیچری کی
اجرا کا دعوی ہے مولوی لطف اللہ صاحب سلمہ اللہ نے جو
بجواب استفتای جناب زبدۃ العلما سید امداد العلی صاحب
بہادر ڈپٹی کلکٹر واقع کانپور کی بابت بعدم استماد مدرسہ
مجوزہ آپکے تحریر فرماتے ہین نہایت صحیح ہے ہکذا **اقول** اس
مذہب نیچریہ نے اگرچہ فی زمانہ یورپ مین اس قدر زور پکڑا کہ قریب
سنتر لاکھ کے عدد کو پہونچا ہے ازانجملہ چھیاسی ہزار انگلینڈ مین
ہین اور چالیس ہزار لندن مین لیکن بحمداللہ کہ خود عقلاے
مسیحیہ اونہین دیار و امصار مین تحریرا بالمکاتبہ اور تقریرا بالمشافہہ
بخوبی گوشمالی فرمارہے ہین اور اونکو آٹے دال کا بھاؤ بتارہے ہین

اسٹاد و صاحب کی کتاب و ہار بصاحب کی کتاب وغیرہا مین
دیکھو تو کہ کس طرح کہلا نیچریون کی مذمت اور منکری و نالائقی
اور عیاری وغیرہ مین قبائح بالا تخصیص مذکور و مسطور ہے پھر اسپر
بھی اگر کوئی نیا نیچریہ نہ شرمائے اور بطمع ترقی دنیا و جاہ و حشم اس
بچی کھچی بلا کو ہندوستان مین پھیلائے تو ہمارے علمائے دیندار
سعادت شعار محمدیہ نے جس طرح سے فلاسفہ اور اہل اعتزال اور
اونکے کوچک ابدال ارباب خیال کے دہجیان اوڑائے ہین اور
اونکو عدم کی راہین دکھائی ہین اوس سے زیادہ اس مذہب نیچر
سراسر سینچر کا سینچر اوتارین گے اور شواظا من نار کی براہین مارین گے
ذرا مگر جسے دل لیچر پیرو نیچر نرے سینچر مرد ست یہ تو فرماوین کہ
قبل قبول نیچریت کے تو بھلا دہرم کھو چکے تھے اور اونکے سارے
کرم ہو چکے تھے لندن مین جاکر جاکٹ پتلون پہن آئی خمر و خنزیر تو کنار
کلا گھونٹی مرغی کھانے سے نہ شرمائے منہیات و محرمات کی نسبت
مشاقی ہے بنات و امہات کی نسبت اختیار باقی ہے سی ایس
آئی بمعنی نحوست کے دیس جائیگا خطاب پائیگا پھر کیا باقی
رہا جو نیچریہ طریقہ کے نسبت وحمایت مین لجائے کیا جی چاہتا ہے
کہ لاٹ پادری بنجائے اور میم صاحبہ کو لیڈی کہلائے

کلاہ خسروی و تاج شاہی + سر کل کے رسد حاشا و کلا + شاید
بمقتضاے فوت شہوہ یا نے پت کرنال کا خیال آیا ہو تا جہان
لیاں پادری عماد الدین نکلتے ہین آپ پر ہنستے ہین اوس
جانب کو لوٹے کچہ دنون وہانکا مزا لوٹے قید ملت سے چھوٹے
براے خدا ذرا پیش و پس کا خیال فرمایئے پیش و پس کو یکسان نہ
بنایئے فقط اور یہ تقریر آپ کی پرچۂ تہذیب الاخلاق مین دیکھنے
مین آئی **قولہ** کہ مسجد بنانے سے جولاہے بھٹیارے سقے خوش
ہوتے ہین اسلیے لوگ ایسے کام کرتے ہین کچہ جاے ثواب
نہین ہے ہمارے مدرسہ کی تائید البتہ موجب حسنات ہے الخ
جواب معاذ اللہ آپکے مدرسہ شیطانی جسکا آپسا ملحد بانی ہو ثواب
کب ہے حق تعالی جلشانہ فرماتا ہے تعاونوا علی البر والتقوے
ولا تعاونوا علے الاثم والعدوان تو اس صورت مین ثواب کیسا اور عذاب
لاحق ہے دیکھو اسی پر مولوی سید امداد العلی صاحب بہادر سلمہ اللہ
تعالے نے ہمارے حفاظت ایمان مسلمانان ہند از راہ ہمدردی
قومی ایک استفتا در باب عدم استمداد مدرسہ مجوزہ آپکے کل علماء
ہند لکھنؤ دہلی و بھوپال و رامپور وغیرہ سے دستخط کرا کے چھپوا دیا
چنانچہ آپکا قول بعینہ تحریر فرماتے ہین آپکو شرماتے ہین پس ملاحظہ

آپ کو ہم دکھاتے ہین وہو ہذا اقول کہ روش اسلامیہ کی عادت کو سید
احمد خانصاحب شلوار کہتے ہین اور پاکی اور صفائی وہ اسکو نہ سمجھتے ہین کہ کہڑے
ہو کر پیشاب کرنے اور بعد برازکے کاغذ سے جاے براز پوچھنا
سور اور گلا گھونٹی مرغی یا کوئی جانور کہانے بلا تکلف پانی کی جگہ شراب
پینا اور جاکٹ و پتلون و گرگابی پہننا جس سے کہ ہندوستانی آدمی مثل چنڈول کے
معلوم ہوتا ہے الخ غرضکہ اسیطرح اور بہت باتین آپ کی تجویز کی اظہر
من الشمس ہین تو بھلا فرمایئے کہ ان تجویزون سے بجز اسکے کہ کرسٹان
یا وہ لوگ جو کہ ہوائے نفسانی کے پابند ہین اور کون خوش ہوگا معلوم
ہوتا ہے کہ شاید ایسے حرکت آپکی دیکھکے آپکے شاگرد ارشد
نے لکہا ہے کہ مین اونسے خلاف ہون ہماری نزدیک آپنے
بڑی نادانی ہوئی جیسکہ آپکے ذہن مین یہ فساد آیا تہا یا آنکہ مدعیان
اسلام سے کچہ معتد بہ پایا تہا تو آپ کو پہلے بڑا متقی مجتہدین بیٹہنا تہا
اور مدرسہ بنام تعلیم سررشتۂ اسلامیہ اپنے دامن سے خرچ کرکے
قائم کرنا تہا جب خلقت ہندوستان کی بہیڑ یا دہسان خوب جمع ہوجاتی
تب اونکو سررشتہ نیچریہ پر لگاتے انعام پاتے اور پہلے ہی سے
جبکہ نیت آپ کی طشت از بام ہوگئی تو پہر اب گرویدگی خلائق غیر ممکن
ہے مگر آپ کیا کرین میان عزازیل کا دستور ہے کہ جسکے کوئے

ہین وہ آتے ہین اور سواد ہورا چھوڑ جاتے ہین مشقی من دین اسلام
عالی مقام برگزیدہ انام متوالے کی پگڑی نہین ہے کہ گرتی پڑتی پہلی
جاتی ہے اسکے باطل کرنے مین معقولیت نسبت مدعی کے آتے
ہے حکما فلسفہ کی عقل ہیچ کہاتی ہے خیال فرمائیے کہ از امتداد
اسلام تا امید ہم کیسے کیسے فسادات مثل زمانہ یزید پلید و مسیلمہ کذاب
و سجاح وغیرہ کہ اسوقت مین اسلام جدید تھا ہوئی مگر آخر کو بفضلہ و کرمہ
اسلام حقیقی آجتک کل اقالیم مین قایم ہے بس آدمی کو مال کا خیال
ضرور ہے دنیا مقام درگذر ہے ہر وقت پیش نظر راحلۂ سفر ہے
لہذا ہماری نصیحت کو مانیے کوچہ ضلالت کی خاک نہ چھانیے اپنے
سر رشتہ آبائی پر واپس آیئے متاثر دصاحب کو بھی ہمراہ لائیے خیالات
فاسدہ پر خاک ڈالیے بیجا اصغی کو آستین مین نہ پالیے جنہون نے
قبل آپکے تخریب دین متین کے سپاہی تھی اونکے حال کو دیکھیے
تو اچھوڑ کے روٹی آفتاب سے نہ بیٹھیے چیلون کو سمجھائیے
فی قلوبہم مرض فزادہم اللہ مرضا کی مصداق نہ ہو جائیے کسی نے سچ
کہا ہے شیعہ مرکہلا کے مال پوسے اور کھلا کے موہن بھوگ +
گرو جی چیلون کو اپنے منڈ کرتے ہین + دوسرے یہ کہ ابتو
چند آپکو مشتثنی ہیرا سے مدرسہ مجوزہ کی فضول ہے آپکی

فہمید مین بھول ہے اسواسطیکہ یہ چہ اودہ اخبار مطبوعہ یکم اگست ۱۸۷۴ء
ہمارا ہرکارہ لایا اوسمین صاحب اخبار کہ مورخ با اعتبار ہین لکھتے ہین عجب دانی
میجر پیکر صاحب **قولہ** یعنے میجر پیکر اپنی تالیف غیبی آلہی مین اعتبار کرتے
ہین کہ فرشتہ اور شیطان بہشت سے نکالے ہوئے ایک لاکھ ۴۴
ہزار اس دنیا مین پادریون کی شکل بناکر آوین گے کہ ہم مسیحی عیسائی ہین
الی قولہ یہ میجر صاحب یہ بھی فرماتے ہین کہ ۶ دسمبر ۱۸۷۴ء کو حضرت عیسی
فرشتونکو ساتھہ لیکر دنیا مین آوین گے سب کی نظرون سے غائب ہونگے
مردے اوٹھکھڑے ہونگے اور سبکے ساتھہ ملکر فرشتون مین آسمان
پر جا ملین گے سوائے اسکے صاحب موصوف یہ بھی فرماتے
ہین کہ ۲۴ ماہ جنوری ۱۸۷۵ یا ۲۵ عیسوی کو حضرت عیسے بافسری ایک لاکھ
۴۴ ہزار پاک فرشتون کے آوینگے اور ۱۰ مارچ ۱۸۷۵ عیسوی کو بعد
چلے جانے پاک فرشتون کے بہوت آسمان سے نیچے اوترینگے
اور ۹ اپریل ۱۸۷۵ء کو حضرت عیسی کا مخالف آئے گا الخ **اقول** بس
اس صورت مین آپ کو اہتمام مدرسہ مین زیادہ کوشش کون ضرور ہے
حضرت مسیح علیہ السلام کے آنے پر جو مذہب کہ حق ہوگا وہی برقرار
رہے گا اوسی پر دار و مدار رہیگا اور اگر آپکے نزدیک یہ بیان میجر پیکر صاحب
تخیلات شیطانی جھوٹی کہانی میان عزازیل کی زبانی ہے تو پھر آپکی

ورآنکہ بنا کردہ مناسب نمبر اول نے تجملات محض الا یعنی مشتمل
چیز ہا چروٹے سے کہانی شرین سے بیان تن کچھ مطلب وثمرہ آیا
نہ ہے نادہ سودا ویت کو برانڈی والیم خسر برق نے سر ایک بوا لہو سر
کے ماغ ہن پکایا ہے جسکو دیکھو ہی تشریح کا بانی ہے ہر چند
کہ وہ سراسر جھوٹی کہانی ہے اور پھر ترقی تہذیب کا دعوی ہے
اسکی کیا دوا ہے میان جرات نے سچ کہا ہے شعر کرن ہین
ریختہ گوئی کا قصد مقصانی ۔ مصور یکا لگے قصد رکنے اب کہانی
غرض یہ بات نہ ہے اندھیر کی نظر آتی ۔ کہ یہ بنی ہوئی شاہان زمانہ
بدولت ہا حضور بلبل نشان کرے تو اچھی ۔ اطلاعاً گذارش ہوئی زیادہ
وبس فقط

الراقم لقمان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم بقلم خود الہم اغفر ذنوبہ بینا مہ ستمبر سنہ ۱۸۶۱ء سرکوالہ آباد دور و پر سے
رجسٹر ہی ہوکر روانہ ہوا
ٹکٹ چسپان ہے

اسکے بعد نامہ ثانی روانہ ہوا ہے۔

ہو المستعان

نامہ ثانی

لطفہ زاد من
جج بنارس بہادر
نصیحت

سید صاحب مظہر تقاریر عجیب و غریب سید احمد خانصاحب

بعد دعا و حب کے آمدم برسر مطلب نیاز مند دورہ پر مقام رامی بریلی ملک اودھ میں واسطے ملاقات پادریصاحب کے آیا کچھ مناظرہ ہوا ڈگری پائی خجالت نسبت پادریصاحب کے آئی من بعد سعادتمند اقبال بلند محمد حسین خان کہ

برادر زادہ نیاز مند ہے اور کچہری مین سرکار کے وکیل اہلمت مال
ہے سربلند در امتحان ماضی وحال ہے اور آپ کی شراکت کا شمے
کچہ خیال ہے جو کچہ کہ تقریرات وتحریرات آپنے اوسے سکہائے ہین
سب بند یکو دیا اور میرے جانے کا حال بنارس مین سنکر اور
آپسے ملاقات نہونا دریافت کرکے نہایت رنجیدہ ہوا آپ دیدہ ہوا
اور کہا کہ اگر آپ سے اور سید صاحب سے ملاقات ہوتی تو آپ
بہی نہایت محظوظ ہوتے اپنے کیے کو روتے آپ اون کی
تقریرات وتحریرات اور جان فشانی کو دیکہتے آفتاب جہانتاب پر
گردنہ پہینکتے لہذا بندے نے کئی دن دیکہہ بہال کے اوس سے
مافی الضمیر آپکا فکالا قلم سنبہالا آپ صفحہ ۹ مین اوپر سے برائیان مدرسہ
دیوبند ضلع سہارنپور کے کچہ گول گول بیان کرکے یون تحریر
فرماتے ہین قولہ میرے ایک دوست کا رشتہ دار دیوبند ضلع سہارنپور
کے مدرسہ مین جو لوگون کی ماہواری یا سالانہ چندے سے انہین
قدیم علمون کی تعلیم کے لیے قائم ہے تعلیم پاتا تہا اوسنے
تمام علوم پڑہکے فراغت پائی فضیلت کی پگڑی سر پر باندہی مدرسے
علیحدہ ہوکر اوسنے میرے دوست کو لکہا کہ اب مین کیا کرون میرے
دوست نے جواب لکہا کہ دنیا مین کام آپنے

لائق تو تمنے کوئی چیز سیکھی ہے نہیں بجز اسکے اور کچھ چارہ
نہیں کہ کسی مسجد مین یا چوپال مین جا کے بیٹھو اور مردون کی فاتحہ
کی اور جمعرات کی روٹیون پر گذر کرو اور دن رات انہین الفاظ
کی یاد کرنے ہین جو کہ بجز فرضی معنون کے سوا اور کوئی حقیقت
نہین رکھتے پڑے رہو قطع نظر ان سب امور کے آپ سب
صاحب ان مدرسون کے حالات سے بخوبی واقف ہین آیا اونمین
جو لوگ تعلیم پاتے ہین اونسے کچھ بھی قومی ترقی قومی عزت کی امید
دلیری دل کی بہادری خود اپنے آپ عزت کرنے اونکا دل جوش
طبیعت کی عمدگی عالی ہمتی ہمدردی ولولہ جو اصل اصول قومی عزت اور قومی
ہمدردی کی ہین ان مدرسون کے طالب علمون مین ہون گے جو خود
نہایت قابل افسوس حالت مین گذر کرتے ہین حاشا وکلا الخ جواب
مشفق من ہین حیران ہون کہ آپ وہ تقریر چھاپ کی مشتہر کرتے ہین کہ
جس سے آپ ہی کے مدرسۂ علوم کے انہدام کی بنیاد پیدا ہے
تجویز جناب حاجی الحرمین سید امداد العلی صاحب ہویدا ہے جیسا کہ
انہون نے اپنی تصنیف کتاب امداد الآفاق دافع نفاق مین ایک
جگہ لکھا ہے قول کہ جناب سید احمد خانصاحب بہادر کے دماغ مین
بسبب استعمال اغذیہ حارہ و ملبوسات گرم مثل پوشس کلاہ ایسا کہ سر

کے کچھ خلل سا الفیب دھمنان معلوم ہوتا ہے الخ اقول پہلا امین
پوچھتا ہوں کہ جس علم قدیم عربی کے اب بھی یہ تعدد و منزلت ہے
کہ علماء عربی دان اب بھی سو روپیہ ماہواری سے کم کی تنخواہ پر مدرسہ
میں کاری میں بھی میسر نہیں آتے ہیں بلکہ ابھی چند عرصہ نہ ہوا ہوگا
کہ علی حسین خان بہادر چچازاد بھائی فخر الکبار کا لکھنؤ میں جیسے ہی پڑھ کے
فضیلت کو پہونچا کہ ایک انگریز صاحب بالس بریلی سے بتلاش
عالم عربی کے چند جا تلاش کرکے یہاں لکھنؤ میں تشریف لائے
اور خان موصوف کو سو روپیہ کی تنخواہ ماہانہ کچھ اور اضافہ بھی بعد دو یا نت
علمیت کے کر دینے کے اپنے ہمراہ لے شاید کچھ زیادہ پیشگی دیکر نہایت
فاطر داری سے لے گئے کہ ظاہر ہے پھر آپ کیا فرماتے ہیں
قول کہ دیوبند کے مدرسہ میں جب کوئی شخص عالم ہو چکا اور فضیلت کی
پگڑی سر پر باندھی اور اپنے ایک دوست کو لکھا کہ اب میں کیا کروں
اور نے لکھا کہ تمنے کوئی ایسا کام دنیا میں سیکھا ہے نہیں کہ کام
آوے لہذا اب تم کسی مسجد یا چوپال میں بیٹھ رہو اور مردوں کے فاتحہ
اور جمعرات کی روٹیوں پر گذر کرو جناب میں اگر یہی حال ہے تو پھر
آپ جو مدارک مدرسۃ العلوم کا کر رہے ہیں اور بار بار اپنی تحریرات میں
تحریر فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کے زیر جنبہ دینی علم عربی کے اور کچھ

نہ پڑھایا جاویگا یہ سب لغو ٹھہرا ہمین معلوم ہوتا ہے کہ آپکا بجوزہ مدرسۃ
العلوم آپ کی تیسری پشت تک اکر آگیگا کہ آپکی نسل پڑھے تو بھی اختتام
ہوگا آپ کی حیات واجب الممات ہین تو نہیں ہے اور اگر بالفرض جاری
بھی ہوا تو فروغ نہ پکڑیگا بقول اہل ہندسہ دانت گرا اور کمر گئے اور
پیٹھ بوجھ نلے ایسے بوڑھے بیل کو کون باندھے بھوسے
مگر ہان مجھے خوب یاد آیا کہ شاید سال گذشتہ مین منشی ظہیر الدین صاحب
مدرس مدرسہ کیننگ کالج واقع لکھنؤ جو کہ شاید آپ سے ہم پیالہ ہوا ہے
ہین ملاقات کو گیا تھا کہ انہون نے مجھسے تذکرۂ غافل از تقدیر بیان
کیا کہ میرے ایک دوست نے جو کہ کئی سال سے تشریف لندن مین
واسطے پڑھنے کیمبرج کالج کے لیے گئے ہین انہون نے صلاحون مین
سے مجکو تحریر کیا تھا کہ مین نے بہت سا مصروف ہوکے علم انگریزی کا جسمین
جغرافیہ غیر طافیہ اور ہیئات سماوی وکرۂ ارضی وغیرہ اور تمام وکمال کل مرحلہ
فیثاغورس کا پڑھ کے فراغت حاصل کی اور سید احمد خانصاحب بہادر
کے صاحبزادون سے بہت بڑھکے اور بہتر داول جیغہ سیاہ الیاس
کا بطور تمغہ کے پایا اب مین کیا کرون یہان اور کل ہندوستان مین
انگریزی والون کی افراط ہے اور یہ زبان دربار راجگان وہیان
ہند کے نزدیک پسند نہین بالکل مرخرفات ہے تب مین نے

آنکو چونکہ میرے رشتہ دار ہین لکھا قولہ کہ منے ایسا کوئی علم نو پڑہا ہے
نہین کہ اہل اسلام یا ہنود مین یا فرقۂ یہود مین کچہ کام آوے
اب تم اتوار کے دن گرجا کے دروازہ پر کھڑے ہوکر پادریون سے
بھیک مانگ کے وہین اوقات بسری کرو یا گورون کی پلٹن مین
برتن شوئی مین نوکری کرلو یا کسی انگریز میٹ ولایتی کو زبان انگریزی ہین
الفاظ اردو کا مطلب سمجہایا کرو کچہ نئی قسم کی اوورہیٹر بن بنلایا کرو ہیڈ
کہایا کرو پھر جیسے انہون نے مجہے کچہ نہین لکہا الخ لہذا اب یہ فقرا
وہی اعتراض آپکا بعینہ نقل کیے دیتا ہے قولہ کہ قطع نظر ان سب باتون
کے آپ اور آپ کے صاحبزادے بلند اقبال مجہول الحال کالج
کیمبرج کے حالات سے بخوبی واقف ہین آیا اونمین جو لوگ تعلیم پاتے
ہین اونمین کونسی دلیری اور بہادری اور ہمدردی اور غیرت قومی
اور جوش طبیعت وعمدگی حاصل ہوتی ہے ماشاء اللہ بقولہ بیت

اکنون اگر فرشتہ نگوید چہ سود ۔ ور شہر ہمہ حکایت بدنامی تو رفت ۔

اب لیجیے صفحہ ۱۶ سے ۱۷ تک قولہ مگر خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ ان
دونون فرقون مین سے نو ہسبات کا کچہ اختلاف نہین ہوا سنی اور شیعہ
دونون کمیٹی اسلامیہ کے ممبر ہین اور دونون اکدل ہوکر اس کار خیر
کے انجام مین ساعی ہین مگر نہایت افسوس کی بات ہے کہ سنیون

ہی مین سے بعض لوگ جو کہ تعصب مین مجسم ہین اس کام سے
اختلاف کیا ہے اور جہانتک کہ اونسے ہوسکا اسکام مین خلل ڈالنے
اور اسمین کوشش اور ابتری کی ہے اور کوئی دقیقہ اس قومی بھلائی
کی معدوم کرنے مین اپنی دانست مین باقی نہین چھوڑا اور جابجا
جھوٹی اور بدنام کہانی رسالے تقسیم کیے ہین اور امید ہے
کہ پنجاب مین بھی بہت سی آئے ہونگے مگر جنکے نام سے وہ
رسالے آئے ہین اونکا نام نامی اس معاملے مین صرف ایک
پردہ ہے اور جتنے تحریرین اونکے نام سے چھپے ہین صرف
اونکا نام ہی نام ہے ورنہ دراصل ایک اور صاحب جو اونکی خدمت
مین حاضر ہین یہ سب تحریرین کرتے ہین انہون نے میرے چند
اقوال کسیقدر صحیح اور کسیقدر تحریف کرکے ایک فتوی تحریر کیا ہے
جسکا مطلب یہ ہے کہ ان اقوال کے سبب سید احمد کافر
اور مرتد ہے مجھے اسمین کلام نہین کیونکہ مین اونکے کافر بنانے
سے کافر نہین ہوسکتا تکفیر کے فتوے کی کچھ نئی بات نہین ہے کون
شخص بزرگان دین سے بچا ہوگا جسکی تکفیر کے فتوے نہین ہوئے
امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کافر بنائے گئے جناب حضرت مجدد الف ثانی
رحمۃ اللہ کافر قرار دیے گئے اور علماء کے فتوی سے اونکی ریش

مبارک نوچی ہے گئے اور کوالیار کے قلعہ مین قید ہوے اگر مین اون
سب بزرگان دین کا نام لون جنپر کفر کے فتوی جاری ہوے تو
غالبًا کئی جزمین نہ سماے پس جبکہ یہ حال ہے تو مین غریب کس گنتی
مین ہون مجکو اپنی تکفیر کا نہ کچھ غم ہے نہ ڈر مین اوس جھوٹی بات کا
ذکر کرتا ہون جو مدرسۃ العلوم کی نسبت اوس فتوی مین مندرج ہے
وہ فتوی یہ ہے جو میرے ہاتھ مین ہے اور طریقہ تعلیم جو مدرسۃ العلوم
کے لیے تجویز ہوا ہے کمیٹی مین اور جو استفتا کیا گیا ہے اوسمین
یہ بات ظاہر کی گئی ہے کہ مین ایک شخص نہایت بدعقیدہ ہون اور انہیں
عقیدون کے موافق مذہبی تعلیم مدرسۃ العلوم مین جاری کیا چاہتا ہون اور اس فروع
کی فروع کو حقیقت واقعی قرار دیکر سوال کیا ہے کہ ایسی حالت مین مدرسۃ العلوم جایز ہے
یا نہین لیکن بات جو استفتا مین لکھی ہے ہر شخص کمیٹی کی روداد دیکھ کے کہہ سکتا
ہے کہ محض جھوٹ ہے کمیٹی نے صاف صاف تجویز کیا ہے کہ جو مذہب شیعہ
اور سنی کا ہے اور جو اصول اونکے مذہب کے ہین اور جو کتابین اونکی مذہب
کی ہین بس وہی اصول اور وہی مذہب مدرسۃ العلوم مین پڑھائے جاوینگے
اور میرے بدعقیدہ ہونے اور نہ ہونے کو اوسمین کچھ دخل نہ ہوگی
میرے عقیدہ سے لوگونکو کیا کام ہے یہ مدرسۃ العلوم عام لوگون
کے لیے بنایا گیا ہے جسمین متعدد فرقے مسلمانون کے سنی اور

شیعہ وہابی و بدعتی داخل ہین اور یقینی ایک دوسرے کو بدعقیدہ
سمجھتا ہے جواب اول فقرہ یکا یعنی سینون ہی مین سے بعض لوگ
جو تعصب سے محسم ہین اس کلام سے اختلاف کیا ہے الخ اسکا جواب
یہ ہے کہ سُنّی ہی مین سے جو شل آپکے شاگرد ارشد کے
کہ بعد سُنّی ہونے کے انہون نے ارتداد اختیار کیا ہے اور کل
کتب در باب رد اسلام جو بند یکے پاس آج تک آئے ہین بقول
آپکے جو کہ متعصب اور زر دوست دنیا پسند ہین اونہین نے قلم
اوٹھایا ہے ہر چند کہ ہمنے سبکا جواب لکھہ کے بھیجدیا ہے
اور کہہ سنایا ہے ہر ایک نے اپنا کیا پایا ہے کچھ جواب ہمارے
تردید مین نہین تحریر فرمایا ہے تو اسمین کیا نقصان ہے جسپر
آپکی یہ طعن ہے عقل حیران ہے خدا اس خبط نے ربط سے
آپ کو شفا دے بقول شاعر ؎ دوڑکے کود پڑے تب بھی
نہ لوٹا پاپیر + ان ڈنڈون بھجون پر کہتے تھے سیر چیرن گے +
اب لیجیے یہ فقرات آپکے قولہ کہ جا بجا جھوٹے اتہام کے
بھری ہوے رسالے تقسیم کیے ہین اور پنجاب مین بھی آئے
ہونگے الخ اقول مشفق من آپ کو آجتک یہ بھی نہین معلوم کہ
اتہام کسکو کہتے ہین لازم بر ین رئیس وفش گذ شتی بہ پنجاہ و شش

ہین پوچھتا ہون کہ جب انہون نے پہلے آپکا اعتقاد جیسا کہ اپنے
تحریر کیا ہے بیان کیا ہے اور پھر موافق دستور کے علماء فریقین
سے فتوی چاہا ہے جیسا کہ دستور ہے اور آپکے بیان و تصنیفات
و روش ظاہری سے ہر دو پسران سعادت شعار و جوانان نا آزمودہ کار
کے اظہر من الشمس و ابین من الامس ہے پھر یہ اتہام کہان ٹہرا
اتہام تو جب ٹہرتا جب آپکا مقولہ نہ ہوتا بلکہ آپکا اتہام نسبت علماء کے
عاید ہوا جس سے کہ ایک زمانہ شاہد ہوا کسی نے سچ کہا ہے ؎ کوئی
سنیگا بھلا ایسے کہکشان کی بات ٭ تمہاری مانگ ہے دعوائے
ہمسری کیا خوب ٭ اب رہی یہ بات قولہ کہ کسیقدر تحریف کرکے
چھپوایا ہے الخ اقول اوس تحریف کی نشاندہی آپکے ذمہ ہے
جو مقام کہ آپ کے مقولہ مین تحریف ہوا ہو اوسکی مجھے خبر دیجے
مین ضرور اون مولوی صاحب سے پرسان حال ہونگا اور اونکو
معقول کرکے آپکو ضرور اطلاع دونگا بلکہ ایک استفتا مین اس مضمون کا علماء
فریقین سے دستخط کرا کے کہ فلان فتوی مین جو ہمنے دستخط ثبوت
کفر نسبت سید احمد خان صاحب بہادر جج ماتحت بنارس جنہون نے
کہ اجتہاد عقلی پر کمر باندہی تہی لکہا تہا وہ بالکل غلط ہے وہ مضمون محرف
ہونے کے مستفتی نے ہمارے پاس پیش کیا تہا اسوجہ سے سید صاحب

اور اونکی اتباع حال کی نسبت سنے استفتا کفر کا دیا ہے اب وہ
قابل اعتبار کے نہین ہے کوئی مسلمان اوسکا اعتبار نہ کرے
آپ کی خدمت مین بھیجدونگا اور آپ اوسے اپنی تقریرون کے
ساتھہ چھپوا کر مشتہر کرا دیجیے گا اور بصلہ خیر خواہی مجھے بھی کچھ
انعام دیجیے گا اور دعا خیر سے اس خیر خواہ کو بھی یاد کیجیے گا یا حواریان
خیر سگال مین مجکو بھی لکھہ دیجیے گا اور یہ جو آپنے فرمایا قولہ کہ اونکا نام
نامی ایک پردہ ہے ایک اور صاحب جو کہ اونکی خدمت مین حاضر رہتے
ہین اونکی تجویز ہے الخ اقول اسکا جواب یہ ہے کہ ایسے ہی آپ کے
نسبت بھی اکثر اشخاص کا گمان ہے کہ ایک اور صاحب جو کہ اونکے
شریک حال ہین ہم شبیہ دجال ہین دولت دنیوی سے مالا مال
ہین خزانہ الحاد سے شاید خوش حال ہین خام خیال ہین محض بے دین
ضعیف الیقین بقول مشہور یہ سب اونکے شعبدے ہین ورنہ ذات
والا صفات قریب المات آپکی تو اس قابل نہ تھے بقول آپکے آپکا نام
نامی فقط ایک پردہ ہے بس جو کہ اونکی کمیٹی کے ممبر اعلے ہین یہ سب
اونکی تجویز ہے پھر یہ کلمات آپکے قولہ کہ مجھے اسمین کچھ کلام نہین
کیونکہ مین اونکے کافر بنانے سے کافر نہین ہو سکتا تکفیر کے فتوی
کچھ نئی بات نہین معاذ اللہ امام غزالی رحمۃ اللہ کا فر قرار دیے گئے

اور علما کے فتوے سے حضرت مجدد کی ریش مبارک نوچی گئی اور کوالیار
کے قلعہ مین قید ہوے مجھے اسکا نہ کچھ غم ہے نہ ڈر الخ اقول
کیا خوب یہ وجہ آپنی اپنے برئیت کفر والحاد سے خوب تحریر کی مین
پوچھتا ہون اگر آپکو کافر ہونے سے باک ہوتا تو آپ کلا گھونٹی مرغی
اور انگریزون کے ساتھ کھانا کھانیکو کاہیکو جائز کرتے اور اسکا اشتہار
اپنے اخبار مین کاہیکو دیتے اور حکم امتناع اکل وشرب ساتھ نصاریٰ
کے جو کہ مثل آفتاب نصف النہار اہل اسلام مین آشکارہے کاہیکو بیٹھتے
اور ونکو مثل مولوی محمد فصیح صاحب غازی پوری اس امر نا شروع
مین کاہیکو سمجھتے حتے کہ اس امر کو نصاریٰ نے بھی ناپسند کیا ہے
خلعت ندامت اسکے صلے مین آپکو دیا ہے ہمنے تحقیق خبر
پائی ہے کہ کسی اسٹیشن ریل پر جب آپنی کلاس انگریزی مین جو کہ ریل
گھر مین ایک آدمی معہ سراحی وگلاس جب ریل اسٹیشن پر پہونچتی ہے
واسطے پلانے آپکے حاضر رہتا ہو اوس سے آپنے پانی مانگا پہلے
اوسنے عذر کیا کہ یہ برتن انگریزون کے آب پلانے کے لیے
مقرر ہے آپنے فرمایا کچھ مضائقہ نہین تب اوسنے گلاس مین پانی
پیش کیا اور آپنے پیا الحمد للہ کی جگہ شکریہ مسیح ادا کیا مگر کوئی انگریز
صاحب بہادر یا جیا وشرم بھی وہان موجود تھے ہاوی کہتا ہے

کہ اون صاحب بہادر نے بہزار طپش اوس آدمی سے وہ گلاس لیکر دہ
آپ کو مانگ کے زمین پر پیش سجدہ ہزار تعظیم و تکریم کیا کہ وہ پیر زے
پر زے ہوگیا عزازیل اس حرکت کو آپکے دیکھ کے آپکے سر پانے
روگیا آپکی تقلید کو صفحۂ ہستی سے دہو گیا آپکے عقیدۂ فاسدہ کو
بالکل کہو گیا کسی شاعر کا یہ شعر آپ پر صادق ہو گیا ؎ لٹھے والون کی
کہانتک ہین اوڑھاؤن کڑیان ٭ بلیان ڈھونڈھتا پھرتا ہون اڑانیکے
لیے ٭ اور یہ بیان آپکا **قولہ** کہ اور بزرگان دین کی نسبت بھی ایسے
تکفیر کے فتوے ہوئے ہین الخ **اقول** یہ کہان سے آپنے
ثبوت دیا ہے یہ مظلمہ ناحق کا کیون اپنے گردن پر لیا ہے مناسب
ہے کہ کسی کتاب معتدبہ اہل اسلام سے ثبوت دیجیے عجب البتہ
اوسپر غور کی جائے گی ورنہ نے ثبوت بات کی جواب کو عقلا کہتے ہین
شتر گوزے اب فرمائیے یہان کسکی داڑھی نوچی گئی کون الحاد کے
قلعہ مین قید ہوا مورخ فسانۂ عجائب نے بیچ لکھا ہے **قولہ** کہ نے حیائی کا
خدا بھلا کرے جسنے جان بچائی الخ مشفق من مردان خدا کی شان مین ایسے
کلمات کفر و کافر یکے لانا اپنی عاقبت کو انا ہے اپنی الحاد کو ثابت
کرانا ہے کسی نے بیچ کہا ہے **بیت** خیالات نادان خلوت نشین ٭ بہم برکند
عاقبت کفر و دین ٭ **بیت** چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد ٭ میلش اندر طعنہ پاکان برد

اور یہ فقرات آپکے قول کہ اس قومی بھلائی مین شیعہ اور سنی دونون
ساعی ہین الخ اقول یہ محض غلط بلکہ اغلاط ہے مثل مشہور ہے ہر کہ در
کان نمک رفت نمک شد آپنے سنا نہین کہ نیک اندر بد ہر کہ بنگرد بد
بقولہ بیت نہ ہر زن زن است و نہ ہر مرد مرد خدا پنج انگشت یکسان
نکرد اور حضرات شیعہ امامیہ تو سنیون سے بعض مسائل فروعی مین
یون ہی رہتے ہین تنگ اور آپکی نسبت تو وہ صاف صاف فرماتے
ہین ایک تو میان تھے ہی تھے دوسرے نے پے نہنگ پھر سوائے
اسکے استفتای ثبوت کفر آپ پر جو داخل کتاب امداد الآفاق بالاتفاق
ہے حضرات شیعہ امامیہ کے بھی مہرین ہین پھر آپ کیا فرماتے ہین
کہ اس قومی بھلائی مین دونون فریق متفق ہین متفق ہین جنکو الحاد پسند
ہے سنی ہو یا شیعہ وہ ادہر گئے ہین مثلاً کوئی آپا عقائد کہے
کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر والے اور پیرو ایمان لائے
تو اب آپمین اونکی رسالت ہین کیا شبہ لگایا کوئی کہے کہ سید احمد خانصاحب
بہادر اولاد رسول ہین خاندان بتول ہین اور تائید سرسید شیعہ تحریر کرتے
ہین ہندوستان بھر مین روتے پھرتے ہین تو پھر اسے کون تسلیم
کریگا چنانچہ ایسی ہی تقریر جو کہ آپ کے شاگرد وصاحب نے نسبت
شہادت جناب امام حسین علیہ السلام کے عدم ثبوت مین لکھا تھا

قولہ کہ مین اونکی اولاد ہون اونکا غم جو مجھپر ہے وہ دوسرونپر
نہین الخ اقول اسکے جواب مین نیازمند نے لکھا یہ بیت
پسر نوح با بدان بہ نشست ✣ خاندان نبوتش گم شد ✣ پھر اسپر اُنھون
نے کچھ جواب نہین دیا الزام معقولیت اپنے ذمہ لیا لہذا آپ اس پیرانہ سالی
اور فارغ البالی مین عاقبت بنائیے کہ جس سے دنیا نیک نام کہے
بقول شاعر ؎ جو خیر چاہے دلاگر نہ عشق آبروے یار ✣ یہ ہے
وہ تیغ کہ جسکے لیے نیام نہین ✣ جفا وجور سے عالم پہ جس کا نہ رہا
بنائے ظلم کو ہیچ کہتے ہین قیام نہین ✣ جناب من کوئی تقریر یا تحریر
آپکی ایسے ہم نہین دیکھتے ہین کہ جسمین ایک ذرہ بہر معقولیت ہو اور
یہ فقرات آپکے صفحہ ۱ مین قولہ اور اگر یہ دیکھتے ہو کہ مجھسے قوم کو
برائے پہونچتی ہے فی الفور مجکو الگ کرو اور خود اسکام مین انجام
کا بیڑا اوٹھاؤ ورنہ کانپور مین بیٹھے رہنا جو کام کرنیکا ہے اوس سے
کانو نپر ہاتھ دھرنا کسی شخص کے نزدیک پسندیدہ نہین ہے الخ اقول
اسکا جواب یہ ہے کہ آپکا یہی اعتقاد فاسدہ دیکھکے تو اون کانپور کے
صاحب نے باوصف اسکے کہ کانپور سے قدم باہر نہین نکالا اور
آپکو مسلمانان خوش اعتقاد بنک نہاد سے الگ کر دیا اور اپنی تنخواہ سے
زر نقد خرچ کرکے فتوای تکفیر آپکی نسبت دستخط کرواکے کتابین کی کتابین

چھپوا کے مشتہر کرادین کہ آپ آجتک ہندوستان بھر مین روتے پھرتے ہو اور سرمایہ سب دلخواہ مجتمع نہین ہوتا اور دوسرا فقرہ قولہ کہ جو کام کرنیکا ہے اوس سے کانونپر ہاتھہ دھرنا کسی شخص کے نزدیک پسندیدہ نہین ہے الخ اقول اسکا یہ جواب ہے کہ کانون پر ہاتھہ دھرنا بھلا کیونکر آپنے اونکے ذمہ ٹھہرایا اگر وہ کانونپر ہاتھہ دھرتے تو آپکا پیچھا کاہیکو کرتے اونکا تو یہ قول ہے ان مول ہے ؎

رہین یہ عشوہ و غمزے تمہارے اورون سے ٭ ہمی مین آپ کا مسترشد ہون کچھ غلام نہین ٭ آگے کہانتک عرض کرون درغانہ اگر کسر است یک حرف بس ست فقط

الراقم نعمان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقلم خود اللھم اغفر ذنوبہ یہ نامہ تاریخ ۲۶ جون ۱۸۴۶ء کو روانہ ہوا لکھنؤ سے ٹکٹ چسپان ۳ر

پھر اسکے بعد یہ نامہ لکھا گیا درج کتاب کیا جاتا ہی۔

ہوالمستعان

نامۂ ثالث

نامۂ رجم الشیاطین فی الرد مفسیرین

زاد لطفہ

سید صاحب جلیل مفسر سورۂ جن و سورۂ فیل سید احمد خان صاحب بہادر جج بنارس

بعد ما وجب کے آدم بمطلب دو پرچہ اخبار تہذیب الاخلاق موجد نفاق ایک محررہ یکم محرم ۱۳۰۳ھ ہجری اور دوسرا محررہ یکم صفر سنہ الیہ ہجری پہلے مین تو آپنی تحقیقات

جادو پر رجوع کی ہے قولہ جادو برحق ہے اور کرنیوالا کافر ہے
الخ قولہ اس مثل کے دوسرے جملہ سے تو ہمکو بحث نہیں ہان
پہلے جملہ سے بحث ہے کیا سچ مچ یہ بات برحق ہے کہ جادو
برحق ہے آؤ اوسکی تحقیقات کرین اور دیکھین کہ ٹیٹ اسلام کے
روسے کیا بات ہے الخ اسکے بعد پھر آپ یون نشاندہی کرتے
ہین قولہ لوگ کہتے ہین کہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
پر بھی جادو کردیا تھا خدا تو فرماتا ہے کہ کافر آپسمین کہتے تھے کہ تم
اذ یقول الظالمون ان تتبعون الا رجلا یک اور جگہہ بھی خدا نے فرمایا ہے
کہ کافر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مسخرا کہا کرتے تھے الخ جواب
ای سبحان اللہ یہ ہانک آپنے خوب اوٹھائی یہ نئی راگنی آپنے
خوب گائی یا ہمارے دوست نئی چراغ علی نے یہ مشعل دکھائی اب
سنیے یہ قول آپکا قولہ آؤ اسکی تحقیق کرین اور دیکھین کہ ٹیٹ اسلام کی
روسے کیا بات ہے الخ اقول یہ تو آپ کی نے علمی محض پر دلالت
ہے اسلیے کہ جس بات پر جمہور کا اتفاق ہو وہ ایک نیچریہ کے
کہنے سے کب باطل ہوسکتی ہے دوسرے یہ کہ جب کلام خدا
بین مکرر سحرًا مبین وارد ہے تو پھر وجود سحر بین آپکو کیا کلام رہا اور
یہ کلمہ آپکا کہ ٹیٹ اسلام کی روسے کیا بات ہے یہ عجب ایک خبط لاینحل

کلمہ ہے ایضاً ثبوت اسلام کا یہی ہے کہ قرآن مجید کو برحق جانے
نہ یہ کہ اوسمین تفسیر بالرائے کو دخل دے بہلا ہم پوچھتے ہین کہ حسب
تشخیص آپکے اگر کوئی شخص مثل آپکے کہے کہ سید احمد خانصاحب جج
بنارس اور سید مہدی علی صاحب جو کہ اب شاید اس ملک سے مفقود الخبر
ہین اور منشی چراغ علی صاحب نائب مفرم سیتاپور ثالث بالخیر بنام نہاد
ثبوت اسلام مشہور ہین سراپا زور ہین نور ایمان سے دور ہین عقل معاش
سے مامور ہین آؤ اسکی تحقیق کرین کہ یہ کیا بات ہے اور پھر عند التحقیق
یہ چند تاویلات الاطائل بہ بات نکلی کہ ان شخصون کا وجود خارجی کالعدم
ہے فقط ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ تین شخص سلطان جالت جنت مین
مرے ہین پس یہ تینون اونکے ہمزاد ہین جو کہ براہ شیطنت جملہ
جمہور علما و فضلا کے تفسیر قرآن مین ذہنی باتین لگاتے ہین
تو پھر اوسکا کیا جواب ہوسکتا ہے اب اسکے بعد آپ فرماتے ہین
قولہ پس قرآن سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ کافر ہو جو یہ سمجھے کہ
پیغمبر صاحب پر جادو کر دیا تھا مگر اس زمانہ کا بابا آدم ہی نرالا ہے
اب بڑے بڑے عالم یہ کہتے ہین کہ جو یہ نہ کہے اور اسپر یقین
نہ کرے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا تھا تو وہ کافر
ہے زمانہ الٹ گیا ہے سچ بات ہے دل ہر بالناس قلبا

الی قولہ اگر ہم یہ کہین کہ نعوذ باللہ منہا جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک پر باوصف اسقدر تقدس اور طہارت و نوری ہونے کے جادو ہو جاتا تھا تو ہم اس بات پر کیونکر یقین کرین کہ کون سی بات انہون نے جادو ہو جانیکی حالت مین فرمائے اور کون سے جادو اوتر جانیکی حالت مین تو ہمارے زملنے کے عالم فرماتے ہین کہ یہ دوسرا کفر ہوگا الخ جواب واہ واہ صاحب تحقیقات ایسکا نام ہے محقق ہو تو آپسا ہو حضرت من بقول آپکے مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ لوگون یعنے نیچری صاحبونکا باپ آدم ہی نرالا ہے دونون جہان مین منہ کالا ہے اب آپ ہمسے سنیے بات یہ ہے کہ جب کفار عرب سب طرف سے ہارے اور معقول ہوئے تو یہ بات کہنے لگے کہ معاذ اللہ یہ شخص یعنے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جادوگر ہین اور جادو گر پر جادو نہین اثر کرتا ہے یہ بات اونکے عقیدے مین تھی اسپر اونکی معقولیت کے لیے جادو کا اثر حضور اقدس پر کسی قدر ظاہر ہوا اور آپ چند روز بیمار بھی رہے اور فرشتون کی معرفت آپ کو اطلاع دی گئی اور اوسکا تدارک کیا گیا اور قل اعوذ برب الناس و قل اعوذ برب الفلق لیکر جبرئیل علیہ السلام آئے اور شفائے کلی لاحق مزاج اقدس کے ہوگئی بس یہی وجہ

علماء دیوبند ارسعادت شعار نے تفسیرون مین لکھی ہے اب یہ اعتراض
آپکا قولہ کہ کونسی سورہ جادو ہوجانے کی حالت مین نازل ہوئی اور
کون جادو اوترجانے کی حالت مین بالکل وسوسۂ شیطانی جھوٹی
کہانی ہے جادو ہوجانے کی حالت مین کوئی سورۃ نازل نہین ہوئی
جو آپ کی رائے کی گنجائش قرآن قوی البرہان مین جاپکڑی مشفق من
کچھ آپکے نکات مزخرفات ہم ہی سمجھتے ہین آپکو مناسب ہے کہ
ایسے ہی ہمارے اشارے اور کنایون کا جواب لکھا کیجیے ورنہ
تجویز آپ کی طفلان مدرسۂ حال مین بھی فروغ نہ پائیگی یہہ پیرانہ سالی
کی مشقت رائیگان جائیگی صاحبان نگاشتہ کے کچھ کام نہ آئیگی مثلاً
ابھی کوئی کہے کہ سید احمد خان صاحب بہادر جیسے لندن سے تشریف
لائے ہین جب ہی سے طریقہ نیچریہ اور نیٹ اسلام کے مدعی ہوئے
ہین بس معلوم ہوتا ہے کہ وہان مذہب باطا فلسفہ کا بڑا چرچا ہے
اوسیکو اُنھون نے پسند کرکے نیچرل اسٹ نام رکھا ہے جیسا کہ اسٹاڈو صاحب
کی کتاب سے نیچریون کی کیفیت ظاہر ہے کہ قریب تین لاکھ
کے شاید نوبت پہونچی ہے اب رہی یہ بات قولہ کہ اسکو ہم یقین کرتے نہین
ہین اسکا جواب یہ ہے کہ آپکو خدائے وحدہ لاشریک لہ کی ذات کا
کب یقین کرتے ہین آپکے عقائد تو جناب مولانا حاجی الحرمین شریفین

محمد علی بخش خانصاحب بہادر نے اپنی کتاب تائید الاسلام مین خوب
ظاہر کردیئے ہین جسپر ہمنے اونکو ڈگری دی اور آپکو ڈسمس کیا
عنقریب منشی علی حسین خان نقل اوسکی خدمت والا مین ارسال کرین گے
اب یہہ کلمہ آپکا قولہ کہ زمانہ اولٹ گیا ہے الدہر بالناس قلبًا یہہ ایسی
بات ہے جیسے ایک شخص ڈوبتا تھا اوسنے کہا تمام عالم ڈوبا جاتا
ہے جناب من زمانہ نہین اولٹا فقط آپ ثالث بالخیر اولٹے ہین اور
یہ فرمانا آپکا قولہ کہ ہمارے زمانے کے عالم کہتے ہین کہ یہہ دوسرا
کفر بکا سو یہہ بھی غلط ہے بلکہ فی زماننا تو علمایہ کہتے ہین کہ یہہ اڑتیسوان
کفر بکا ۳۸ کی تو حاجی صاحب اپنی کتاب مین شرح کرچکے ہین حساب
لگا لیجیے گا ہمکو حساب کی فرصت نہین ہے اگر ہمارے بیان مین یا
شمار مین کچھ کمی بیشی ہو تو معاف کیجیے گا مگر دو سے تو مجھے خوب یاد
ہے کہ زیادہ ہی ہوگا پھر یہ قول آپکا قولہ مگر کچھ ہی ہو ہم تو یقین نہین
کرتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو ہوا تھا اہل سنت و جماعت
کا تو جنکا ہم بھی دم بھرتے ہین یہ اعتقاد ہے کہ جادو برحق ہے
اور جادو کے زور سے آدمی ہوا مین اوڑ سکتا ہے اور جادو
کے زور سے آدمی گدہے کی صورت اور گدہا آدمی کی صورت بنجاتا
ہے پچھلی دونون باتون سے پہلی بات تو یقینی غلط ہے اور پچھلی کے

سچ ہونے مین شبہہ پڑتا ہے کیونکہ اگر یہہ بات سچ ہوتی تو کوئی بھی
جادو کو نہ مانتا الخ غرضکہ اسکے بعد محض خلط مبحث تاویلات لاطائل مثل
پادریون کے آپ بیان کرتے چلے گئے ہین آخر کو نتیجہ یہہ نکالا ہے
کہ پیغمبر صاحب پر جادو نہین ہوا علماء اسلام نے تفسیرون مین غلطی
کی ہے پھر اسپر پیچھے سے منشی چراغ علی صاحب آپ کے
مصاحب ہمارے دوست نے یہہ لگادی ہے **قولہ** منشی چراغ علی
صاحب نائب مدرس سیتاپور فرماتے ہین **الی قولہ** کہ کسی سچے مسلمان
کا تو یہہ قول نہین ہے کہ جناب پیغمبر صاحب کی نسبت ایسا کہے کہ اونپر
ایک گھنٹے کے لیے بھی جادو کا اثر ہوا یہہ بات تو کافرون کو ہی زیبا تھی
اور انہون نے ہی کہی تھی کہ یہہ نبی تو جادو کا مارا ہوا ہے الخ غرضکہ
مراد وہی لی ہے کہ جناب ختمی مآب صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو نہین ہوا
مفسرین اسلام نے اور اہل حدیث نے غلطی کی ہے فقط **جواب**
مگر کچھ ہی ہو ہم تو یقین نہین کرتے کہ حضرت پر جادو ہوا تھا الخ **اقول** اسکا
جواب ماقبل ہو چکا یہہ ایک مدعی دوسرے مدعی سے کہہ سکتا ہے
کہ تیرا بیان یا تیرا دعوی غلط ہے ہم قبول نہین کرتے دوسرے یہہ
کہ لندن جانے سے پہلے اگر آپ ایسا کہتے تو شاید کسیکا ذہن
بہکتا آپکا منہ تکتا بھلا جبکہ لندن مین آپ اڈیسن اور اسٹیل دو پیغمبرون

کی پیغمبری قبول کرائی جو کہ بقید حیات ہین منتظر ممات ہین تجربے بات
ہین مفقود الگرامات ہین اور پھر کیا معلوم کہ وہان ارباب کمیٹی کان امیٹھی
سے کیا وعدہ وعید درمیان مین آئے ہونگے مٹن جاپ خنزیری
میز پر بیٹھہ کے کھائے ہونگے زمل قافیہ اوڑائے ہونگے تو پھر
آپکا یقین ہمارے حضور اقدس پر روحی فداک کا ہیکو رہیگا اسلیے کہ اونکے
دین و مذہب مین یہہ آزادی کہان ہے بقول شخصے **بیت** بہکتی
ہے زبان حالت زبون ہے ؛ دھتورے کا نشہ ہے یا جنون
ہے ؛ اور دوسری بات **قولہ** کہ اہل سنت وجماعت کا تو جنکا ہم بھی
دم بھرتے ہین یہ اعتقاد ہے کہ جادو برحق ہے اور جادو کے
زور سے آدمی ہوا مین اوڑ سکتا ہے اور جادو کے زور سے
آدمی گدہے کی صورت بنجاتا ہے الخ **جواب** یہہ ہے کہ اگر آپ
اہل سنت وجماعت کا دم بھرتے تو اونکے اعتقادات کو بھی یقین کرتے
نہ یہہ اوسکے برخلاف اپنے خیالات ذہنی جہانمنے اور فقط زبان
سے کہنا کہ ہم سنت جماعت ہین یہ کچھہ مفید مطلب نہین دیکھو یزید ملعون
اپنے کو خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بتلاتا تہا اور صاحبزادون
کو شہید کرتا تہا یہہ ایسی بات ہے کہ شاید عالمگیر بادشاہ کے زمانہ مین
[illegible] آمنہ [illegible] ہو اور مفلس ہوگیا

دیکھا کہ ہندوستان ایک باگل خانہ ہے تب اوسنے حاصل معاش
کی یہ تدبیر کی کہ ایک انگور کی ٹپاری مین چند عدد ببنگین رکھہ کے بازار مین
جاکر کھڑا ہوا کہ مین انگور بیچتا ہون لوگون نے بعد معاینہ کے کہا
کہ یہ انگور نہین ہین یہ تو ببنگین ہین تب اوسنے کہا کہ مین ملک مازندرانکا
رہنے والا ہون اور یہ وہان کے انگور ہین جو ذی شعور تھے وہ
ہنس کے الگ ہو گئے مگر چند آپسے یا جسکو آپکے حواری ہین
پھنس گئے مگر جب واقف ہوئے ماہیت سے تو پچتائے اور کہنے
لگے کہ ہمکو امتحان منظور تھا بس یہی شکل یقین ہے کہ آپکے طریقہ پر
کے بھی ہو جائینگی اور یہ کلمہ اپکا قولہ کہ جادو کے زور سے
آدمی گدہے کی صورت بنجاتا ہے الخ جواب یہ نہایت صحیح ہے
جسوقت مین کہ ساحر کامل تھے اوسوقت مین ایسا ہوا ہے چنانچہ
فرعون کے سامنے اوس وقت کے ساحرون نے رسیون کو
سانپ باوصفا سکے کہ مقابلہ ایک پیغمبر جلیل القدر سے تھا نہین
بنا دیا یہہ بات تو بداہت کی مرتبہ کو پہونچی ہے ہان آدمی گدہے
کی صورت یہہ تشبیہ ہے مثلاً کہتے ہین کہ فلان شخص بڑا گدہا ہے
جیسے کہتے ہین الزید کالاسد چنانچہ اکثر ذی علم و عقلاے باایمان
کو جو سنے یہ تاویلات آپکے سنائے تو اکثرون نے یہی کہا کہ یہہ شخص

عقل سے خالی ہے گو مرتبۂ خیالی ہے خام خیالی ہے یا لاابالی
ہے اسکو تمیز نہین کہ یہ شے گوہر ہے یا کالی ہے تو
اوسکا ترجمہ یہی تو ہوا کہ بڑا گدھا ہے اب فرمائیے یہ فقرہ آپکا
قولہ پچھلی دونون باتون سے پہلی بات تو یقینی غلط ہے اقول
یہہ عقیدہ اور تشخیص آپکے تو بالکل غلط ہو گئی بقولہ خود غلط الا غلط انشاء اللہ
اور دوسرا قول آپکا قولہ اور پچھلے کے صحیح ہونے مین شبہہ
پڑتا ہے کیونکہ یہہ بات اگر صحیح ہوتے تو کوئی بھی جاہل کو
نہ مانتا الخ اقول یہ عجب غلط بحث ہے مین پوچھتا ہون کہ یہہ جو
آپنے فرمایا کہ شبہہ پڑتا ہے اسکا کیا علاج کیا جاوے معاذ اللہ
جبکہ آپ کو ذات باری تبارک وتعالی کی نسبت شبہہ پڑتا ہے جیسا کہ
آپکے اخبارات خانہ ساز مین درج ہو چکا ہے تو پھر جاہل تو لوگ
کہتے ہین کہ ایک عمل شیطانی ہے اوسمین اگر آپ کو شبہہ ہے
بڑا تو یہ کون بڑا شبہہ ہے اور پھر آپ کو تو شیطان کے وجود
خارجی ہے سے انکار ہے تو پھر اگر یہان شبہہ ہی پڑا تو کیا عجب
ہے محکم تو اندیشہ یہ ہے کہ کہین اس شبہہ کو ترقی ہوتے ہوتے
آپکو دیو شبہہ نہ پڑ جاوے کہ آپکا ہی کچھ وجود نابود نہین ہے چنانچہ
کسی کتاب مین میری نگاہ سے گذرا ہے کہ ایک بادشاہ کو یہ شبہہ

ہوگیا تھا کہ وہ شخص شیشہ کا ہوگیا ہے ذرا سے صدمہ مین اعضاے
جسم شکست ہوجاوین گے تب اوسکے وزرا نے حکیمون سے
مشورہ کیا تو حکیمون نے تجویز کرکے سر محفل بادشاہ کو تکیہ مارنا شروع
کیا ہر چہار جانب سے اور سمجھایا کہ اگر آپکا جسم شیشہ کا ہوتا تو ضرور ٹوٹ
جاتا جب یہ شبہ اوسکے دل سے نکالا پھر دیکھو حکیم سقراط کی نسبت
کتاب یادگار سقراطی مین لکھا ہے **قولہ** کہ اوسکو یہ شبہ ہوگیا تھا
کہ ایسا نہو آسمان مجھپر گر پڑے چنانچہ اسی لحاظ سے بھاگ کر برفستان
مین برف مین ہلاک ہوگیا اب چاہیے اس قصہ کو کسی اور تواریخ سے
دریافت کر لیجیے گا یا منشی چراغ علی صاحب اپنے نائب جدید سے
استفسار کیجیے گا مجھے خیال ہے کہ اونکے یہان کتب خانہ بہت
جمع ہے بلکہ مولوی مظہر علی صاحب کے کتب خانہ سے بھی وہ
مدد لیا کرتے ہین کسی نے سچ کہا ہے یہ شعر ؎ خوف آتا ہے
یہ نافہمیے مردم سے مجھے ۔ گاؤ خر ہونے لگے صورت انسان پیدا
اب منشی چراغ علی صاحب کے قول پر ہم رجوع لاتے ہین آپ کو
سناتے ہین **قولہ** کسی سچے مسلمان کا تو یہ کام نہین کہ جناب
پیغمبر صاحب کی نسبت ایسا کہے کہ اونپر کبھو ایک منٹ کے لیے
بھی جادو کا اثر ہوا یہ بات تو کافرون کو بھی زیبا نہی اور انھون نے بھی کہی تھی

کہ یہ نبی تو جادو کا مارا ہوا ہے پھر اسپر فرماتے ہین اسلے قولہ
کہ علماء اسلام نے اور مفسرون نے حدیث و تفسیرون مین غلطی کی ہے
الخ جواب کیا خوب وزیر حنین شہریار چنان اہل ہند کا قول خوب
راست آیا قولہ بیل نہ کودا کودے گون یہہ تماشا دیکھے گون الخ پہلے
فقرات کے باب مین تو ہمین اونسے اتنا پوچھنا ہے کہ جب آپکا
یہ عقیدہ ہے کہ کسی سچے مسلمان کا تو یہ کام نہین کہ پیغمبر صاحب
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت ایسا کہے کہ اونپر ایک مدت کے
لیے یہی جادو ہو گیا تہا یہ تو کافرونکا ہی عقیدہ تہا الخ اقول اب ہمین
پوچھنا ہون کہ جسنے پیغمبر صاحب کی نسبت یہہ لکہا ہو قولہ درندہ وحشی
شہوت پرست ان پڑہ مروج اسلام کو برا کہے بن ہم رہ نہین سکتے
الخ تو اب ایسے فاسد الاعتقاد نالائق محض کی نسبت تو آپ بالکل کفر کا
فتوی دیدین گے پس امید ہے کہ اس بات کو اونسے دریافت کر کے
مجکو بدستخط اونکے لکہوا بہیجے تو پہر آپہی کی نسبت کچہ عقاید آپکے
ثابت کر کے اونسے بہی استفتا ثبوت کفر نسبت جناب والا دستخط کرا کے
چہپوا دیا جاوے کہ وہ تو فی زمانہا آپکے ولیعہد ہوے ہین اور بعضے
مثل مولوی فرنس الدین صاحب تو فرماتے تہے کہ بنشی ذکور تو شاید
جناب کو بطور دہرم باپ کے جانتے ہین اب کچہ کیفیت اشی جراغ ہیلیٹ

آپکے نائب لی بھی ہین پیش کرتا ہون باین لحاظ کہ شاید آپتک پہونچی
ہو دیکھو پرچہ اخبار نور الافاق مطبوعہ ۱۴ صفر المظفر ۱۳۲۳ ہجری نمبر ۶ جلد ۴
صفحہ ۴ قول مفتی ملت نیچریہ یعنے منشی چراغ علی صاحب **قولہ** مولوی
حاجی علی بخش خانصاحب نے بی بی ہاجرہ کی نسبت سریہ و مملوکہ ثابت
کرنے ہین جبکہ اونہین اور کچھ دلیل نہ ملے تو افترا و بہتان پر مستعد
ہوئے چنانچہ ابن منیر کے اس قول باطل کو جسکے توجیہ علامہ قسطلانی
نے بھی غیر صحیح قرار دی ہے علامہ قسطلانی کی نسبت منسوب
کرکے الخ **جواب** مولانا علی بخش خانصاحب بہادر **اقول** جب خدا
نے اس فضلہ خور یہود کو فہم سلیم سے محروم رکھا ہے تو اوسکی
بدزبانی اور دریدہ دہنی اور الفاظ واہیہ کے ہم شکایت نہین کرتے
اصل شبہ اوسکا اوپر کی نکار تحریرات سے رفع ہوگیا اور پھر سمجھائی دیتی
ہین کہ اصل مملوکہ ہونے مین بی بی ہاجرہ کے نہ ابن منیر نہ قسطلانی
کو انکار ہے نہ ابن حجر عسقلانی کو ایسی حالت مین ہمکو اختیار تھا
کہ اونمین سے قول اول متعلق بحث لکھدین چاہین سب کے قول
لکھدین چاہین مجرد کتاب کا حوالہ دین چاہین سبکو متعلق علیہ لکھدین
کوئی محل طعن و تشنیع کا نہین کیونکہ ہمارا مقصود صرف اس بات کے
ثبوت سے تھا کہ اصل مین بی بی ہاجرہ مملوکہ ہین اور مملوکہ ہونا اونکا

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھر مین مستلزم حلت زنا انبیاء سابقین
مین ہے اور مملوکہ سے وطی حلال تھی چنانچہ قبل اس سے کہ حضرت
اسمعیل علیہ السلام پیدا ہوئے بی بی ہاجرہ مملوکہ ہو چکین تھین سو اسقدر
مطلب پر اگر ابن حجر کا مذہب ہمارے خلاف ہوتا تو بھی مفتی صاحب کو
قیل وقال کی جگہ تھی مگر جب سب کا مذہب اور اتفاق اسقدر مطلب پر ہے
پھر بھی مفتری ٹھہرانا اور خود عبارت عربی کا مطلب نہ سمجھنا اور زبان دانی
کرنا حیا و شرم و دیانت سے بعید اصل لعب بہت خوب مفتی صاحب اگر آپ
اپنے قول مین سچے ہین تو ہم قبول کرتے ہین کہ جو مذہب اس باب
مین ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کا ہے وہی ہمارا مختار ہے اور مفتی صاحب
بھی ایسا ہی لکھدین پھر دیکھین ہمارا دعوی جواز رقیت کا اور حلت وطی
ملک یمین کا ثابت ہوتا ہے یا خلاف اسکے جیسا مفتی صاحب
کر رہے ہین اگر اب مفتی صاحب نہ مانین تو پھر کیون کہتے ہین کہ
ابن حجر کے قول کا ترک کرنا عمدا مضر اپنا سمجھ کے فقیر کی طرف سے
ظہور مین آیا اسی مفتی صاحب ذرا معنی عبارت کتب کے سمجھ لیا کیجیے
تب کچھ لکھا کیجیے اور خواہ مخواہ جل جل کر اپنے مذہب جدید کے خلاف
مین ملانے والون کو غصہ کرنا اور کسی نہ کسی پیرایہ مین گالیان دینا تو ہمکو
کچھ شکایت نہین صحابہ کرام اور انبیاء عظام کے ساتھ ہم محشور ہونگے

جنکی نسبت آپ صرفہ نہین کرتے اور خدا کے سامنے انصاف ہوجائیگا
بھلا آپکو کیا فائدہ ہوا ابن حجر کے قول پر اصرار کرنے سے آخر وہی مملوکہ
ہونا بی بی ہاجرہ کا اوسکا بھی مذہب مختار نکلا اور دو ایک حدیث سند مین
زیادہ ہاتھ لگ گئین غایت درجہ اسقدر اختلاف ابن منیر سے نکلا کہ
واسطے ترجمۃ الباب کی حدیث بخاری کافی ہے یا دوسری روایات کے
لحاظ سے ترجمۃ الباب صحیح ہے ابن حجر عسقلانی نے کب ابن منیر کو
مفتری بنایا ہے کہ افترا کا لفظ آپنے بڑھا دیا فرمایئے اب کسکا افتراء
بہتان ثابت ہوا اور عبارت سابقہ مین جو متعدد مقامات مین آپکی تحریف
دکھلاتا ہوا چلا جاتا ہون فرمایئے اگر تیز زبانی اور بذلہ سنجی کی ٹھہری تو آپکی
نسبت کیا کچھ نہین لکھہ سکتا ہون دور جانا کیا ضرور ہے آپنے
اس ناکردہ گناہ پر تو بڑے بڑے الزام ترک عبارت کے لگا کر
پھپھولے دل کے پھوڑے مگر خود اوسی بلا مین اوسی مقام کی
نقل عبارت مین کیون گرفتار ہوگئے یعنے تھوڑی عبارت نقل کی
اور ملحق کا خیال نہ کیا کہ بعد اسی عبارت کے بلا فصل موجود ہے اب
مقتضای انصاف و دینی تو یہ ہے کہ جس طرح فقیر نے بکشادہ پیشانی
للہ دیا کہ جس عبارت عسقلانی رحمہ اللہ کا ترک کرنا مجھپر الزاماً و عمداً غیر مفید
سمجھ کر داخل اعتراض کیا گیا ہے مین اوسی عبارت پر اپنے استدلال کو

قائم کرتا ہون اور اپنا مختار بیان کرتا ہون اور اوس سے میرا دعوی
ثابت ہے اور اگر وہ آپکے مفید ہے تو آپ بھی اوس سے اپنا
اتفاق بیان کیجیے اسیطرح جو عبارت فاکسار نے نقل کی فرمایئے کہ آپکے
مذاق کے موافق یا آپکے حق مین زہر ہلاہل ہے پھر اوس سے گریز
کرنیکی کیا وجہ تھی ای مفتی صاحب عبارت کتب حدیث و تحقیق فن شریف
مین اگر آپ ہٹو کرین کہا وین تو یہ سبب اختیار کرنی مخالفت جمہور و
تعصب مذہب و قلت استعداد و لحاظ خوشنودی احباب کچھ تعجب نہین
مگر تعجب یہ ہے کہ چھاپے کی کتابون مین جہان جسقدر غلطی الفاظ کی ہو جاتی
ہے اس سے تو شاید کوئی کتاب خالی نہوگی بلکہ قرآن شریف کے
طبع ہونے مین اہتمام صحت کا زیادہ ہوتا ہے تو بھی الفاظ کی صورت
بدل جاتی ہے اور کچھ کا کچھ ہو جاتا ہے اور غلطی واقع ہو جاتی ہے
چونکہ یہ امر بدیہی ہے لہذا تہذیب الاخلاق وغیرہ رسائل مذاہب جدیدکی
عبارت کا انتخاب پیش کرنا فضول معلوم ہوتا ہے سو اسطے میری عادت
ہے کہ جب تک غلط عبارت پر مصنف کا قبول و استدلال نہین دیکھتا
گرفت نہین کرتا ہون چنانچہ جب مین نے دیکھا کہ حدیث صحیح مسلم
مین آپکے مرشد صاحب نے تحریف کی ہے اور پہلے اونکو تنبیہ
بھی کر دیا اور جواب شافی نہ پایا اور لفظ غلط ہی سے استدلال اونکا

دیکھہ لیا تب اونپر الزام دیا باقی مقامات مین جہان کہین مین جانتا ہون
کہ سہو کاتب نقل نویس یا غلطی اہل مطبع ہے وہان کبھی گرفت نہین
کرتا ورنہ رسالہ اطعام اہل کتاب جو مکرر طبع ہوکر مشتہر ہوا ہے کیا
کہون کس قدر غلطیون سے بھرا ہوا ہے غرض اس بیان سے
یہ ہے کہ اتنا تو آپ بھی خوب سمجھتے ہین کہ مین نے عبارت
قسطلانی تائید الاسلام مین واسطے اثبات ملک یمین ہونے بی بی
ہاجرہ کے لکھی تہی اور ملک یمین ہونا قبل انکی ولادت کے ناممکن
تہا کوئی دنیا مین ایسا خیال بھی نہین کرسکتا ہے کہ قبل ولادت سے
کسی کے سریہ ہونے اور ہبہ کرنیکی صورت ہوسکتی ہے لامحالہ قبل
پیدا ہونے حضرت اسمعیل کے بی بی ہاجرہ کا مملوکہ ہوجانا بیان کیا
تہا اور وہ ہے مطلب تہا عبارت کا اور حضرت اسمعیل کا سبق ذکر بھی
موجود ہے تو حاشیہ پر بطور خلاصہ حاصل معنی لکھا گیا تب وہ پیدا
ہوئے ہین یعنے اسمعیل پیدا ہوئے ہین بعد مملوکہ ہوجانے
بی بی ہاجرہ کے صرف وہ کا مشار الیہ لفظ اسمعیل ہے بقرینہ مقام مگر
مطبع مین حرف ی چھوٹ گیا خواہ نقل لکھنے مین ایک حرف رہ گیا
جیسا کہ اکثر یا کل کتابون مین کوئی حرف لکھنے سے رہجاتا ہے
تو کیا آپکی ذہن کی رسائی متعذر تہی کہ مراد پیدا ہونے حضرت

اسمعیل سے تھی اور الفاظ کے طبع ہونے مین یا نقل لکھنے مین غلطی
ہے پھر اسپر ثمرۃ الغراب سمجھ کے اپنے مضحکہ اور طعن و تشنیع شروع
کی کیا یہی شان محصلین اور علماء دین کے ہوتی ہے ہمنے مانا کہ آپکے
مرشد بھی نہایت سخت زبانی و سب و شتم کے عادی ہین مگر آپ کو
تو تہذیب کے خلاف پیروی کرنی نہ چاہیے تھی الخ **اقول** اب نیازمند
یہ عرض کرتا ہے کہ آپکے ہذیان پر تو ہیگنون کے مثل راست
آتی ہے اور آپ کے نائب جدید کی قاعی جناب ہدایت مآب
مولوی علی بخش خانصاحب بہادر نے کھول دی اس سے تو وہ بڑا ہی
شاگرد اول بہتر تھا ہر چند کہ نئے پر کی اوڑاتا تھا منہ کی کھاتا تھا مگر
تاہم ہان مین ہان ملائی جاتا تھا جزاب دوسرے پرچہ یکم صفر سنہ الیہ
ہجری پر ہم آتے ہین جسمین آپنے سورۂ جن اور سورۂ فیل کی تفسیر
کی ہے **قولہ** سورۂ جن اس سورہ مین لفظ جن آیا ہے اور اسی لفظ
کے سبب اسکا نام سورۂ جن ہوا ہے **الی قولہ** ہمارے قدیم عالمون
اور مفسرون نے اپنی معمولی عادت کے موافق اس سورہ مین جو کچھ
بیان ہوا ہے اسکو بھی ایک عجیب و غریب قصہ بنالیا ہے انکے
خیال مین آیا ہے کہ اس مقام سے لفظ جن سے وہ مخلوق مراد ہے
جسکو عوام الناس جن خیال کرتے ہین کہ یہ ایک ہوا ہے کہ آگ کے

شعلہ سے بنی ہوئی ہے جو دکھائی نہین دیتے طرح بطرح کی شکلون
مین بنجاتے ہین اور انسانون کے سر و نیر آتے اور اونکو تکلیف دیتے
یا اونکا کام خدمت کرنے کی قدرت رکھتی ہین یہ خیال صحیح ہو یا غلط
مگر اس سورہ مین لفظ جن سے وہ جن جو لوگون کے خیال مین ہی
ہرگز مراد نہین الخ **جواب** مین کہتا ہون کہ یہ اجتہاد آپکا کیسا ہے
کہ تمیٹ اسلام بھی اپنی سمجھ ناسمجھ کو کہتے ہو اور پھر ثبوت وجود جن جو کہ
نصوص قطعیہ قرآن مین بکمال شرح وبسط اللہ تعالے فرماتا ہے
وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون موجود ہے یعنے اللہ تعالے نے
اپنے کلام پاک مین صاف صاف دو جنس علیحدہ فرمایا کہ نہین پیدا
کیا ہمنے جن و انسان کو مگر واسطے عبادت کے والا لفظ عبادت
مین البتہ آپکو تاویل کی گنجایش باقی ہے اسواسطیکہ آپ اپنی معمولی
عادت کے مطابق ضرور فرماوینگے کہ عبادت کے لفظ سے یہ
معنے جو کہ علماء اسلام نے بنالیے ہین یعنی نماز پڑھنا روزہ رکھنا خلاف
فطرت بیچارہ کے ہے بلکہ عبادت سے مراد قوای انسانی کا شاد
رکھنا ہے مثلاً کھڑے گھڑے بول کرنا اور کل حشرات الارض کو
ہری ترکاری سمجھنا یا کسیکو علت شنایخ ہے اوسے بھی ادا کرنا
یہی سچی عبادت ہے مفسران قدیم اہل اسلام کی رائے نے غلطی

کی ہے جوکہ اسکے معنے نماز روزہ لینے بدن توڑنا اور بھوکے
رہنا قرار دے لیا ہے جیساکہ آپکے شاگرد اول اپنے بیان میں
ایسی ہی کچھ شرح کر گئے ہیں اب اسکے بعد آپنی وجہ تسمیہ لفظ جن
کی خوب بیان کی ہے قولہ لفظ جن اجتنان سے مشتق ہے جسکے معنے
چھپے ہوئے کے ہیں اور عربی زبان کے محاورے میں جو چیز کہ
پوشیدہ ہو اوسپر جن کا اطلاق کر سکتے ہیں یہانتک کہ پیٹ کے بچہ
کو بھی جنین اسی لیے کہتے ہیں کہ وہ پیٹ کے اندر پوشیدہ
ہوتا ہے مکہ کے کافرون کی عادت تھی کہ چھپ چھپ کر جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرآن پڑھتے سنا اور اونکے
دلون پر اثر ہوا اور ایمان لے آئے اور بسبب اسکے کہ انہون
نے پوشیدہ ہوکر سنا تھا اونپر نفر من الجن کا اطلاق ہوا ہمارے
مفسرون نے اوسے سچ مچ کا جن بنالیا حالانکہ اللہ تعالے نے اون
لوگون کا چھپ کر قرآن سننا اور ایمان لانا بیان کیا اور جو کچھ انہون
نے اپنے قوم کے لوگون سے جاکر کہا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو وحی سے بتلادیا الخ جواب یہ جو آپنے فرمایا کہ جن کے
لفظ اجتنان سے مشتق ہے اور عربی کے محاورہ میں جو
چیز کہ پوشیدہ ہو اوسپر جن کا اطلاق کر سکتے ہیں اسلیے کہ پیٹ کے

مجھکو بھی جنین کہتے ہین الخ اقول ہین پوچھتا ہون کہ یہ کس کتاب لغت
مین آپنے دیکھا ہے یا کسی عرب نے آپ سے کہا ہے جن پوشیدہ چیز
کو بھی کہتے ہین آپ تو لندن کے حاجی ہین مکہ شریف آپ تو گئے
بھی نہین ایسا صاحب قاموس یا صراح دیکھیے اگر کان سچو غلیلہ نہ پہنچیے
جن سے جنات مشتق ہے اور جنین سے اجنہ یہ جو لوگ اجنہ
سے جن مشتق سمجھتے ہین غلط العام ہے دریافت کرلیجیے غیاث
مین دیکھیے قولہ جنی بالکسر وتشدید نون مکسور جن واحد وجن اسم
جنس ست پریان را وجن مشتق از جنون است وکسانیکہ جمع جن اجنہ گویند
بفتح اول وکسر جیم وتشدید نون غلط چرا کہ اجنہ جمع جنین ست الخ اور پھر
جن کے وجود کی آپکے مقتدا ہرشل صاحب بھی قائل ہین وہ اپنی کتاب
جسمین بحث سیارون کی کی ہے لکھتے ہین قولہ ایسے سیارون
مین دیو بود وباش کرسکتے ہین کیونکہ وہان ہر شئے کا وزن کم ہوتا
ہے اور اس باعث سے وہ اژدہا پیدا ہوسکتے ہین جنکی سہارے کے لیے
پانی کے اوچھالنے والی قوت ضرور ہے وہ وہان باشندے
خوشکے کے ہوسکتے ہین الخ بلفظہ اب صاحبو ذرا تو شاد کیجیو ہمارے
جناب بنچیر صاحب جن موجودات خارجی کا انکار کرتے ہین اور انکے
جانب جناب کی مقتدا کیا فرمارہے ہین فافہم وتدبر حبیب آپکا تحقیقات

لغت مین بہرہ نہین ہے تو بھلا تفسیر قرآن مجید آپ کیا کرسکینگے جناب
من تفسیر قرآن شریف مین ۳۰۔ علمون کی ضرورت ہے کوئی ۱ تو مجھے
اسوقت یاد پڑتے ہین پیش کرتا ہون پہلا الفاظ مفردات اور اونکی
مدلولات کے حقیقت دوسرا غلطی اعراب تیسرا تقدیم تاخیر تعریف
تنکیر اثبات حذف چوتھا ایراد معنی کا طرق کہ بعضے واضح الدلالت ہون
اور بعضے اوضح الدلالۃ پانچوین وجوہ تحسین کلام لفظی یا معنوی کا نکتہ چھٹے
تفسیر قرآن ساتوین استدلال احکام وفروع آٹھوین قرآن و حدیث
کے اجمال کی تفصیل کا طریقہ نوین الفاظ قرآنی کو بمعائنہ سریحہ دسوین
آیتون اور سورتون کی وجہ نزول گیارہوین مشکلات اور نوادر کو نوع غرابت
سے خالی اور اونکے معانی عالی کہ اہل لغت پر عالی نہ ہون اسیطرح قریب
تین سو کے ہین تب البتہ تفسیر کرنا آپ کو سزاوار ہوگا ورنہ آپکے نظیر اوس
مفسر کہی ہوگی نقل ہے کہ کسی شہر مین ایک صاحب کسیقدر فارسی
واردو سے آشنا مثل آپکے یا آپکے حواریون کے پڑھے ہوئے
نشر لیف لائے اور مشہور کیا کہ مین مفسر قرآن ہون قوی البرہان ہون قضا کا
ایک صاحب مرد مسلمان سلیم ایمان یہ خبر سنکے اونکی خدمت مین حاضر
ہوے اور کہا کہ مجھے سورۂ انا اعطینا کی تفسیر پڑہا دیجیے ثواب
لیجیے کہ مین تفسیر دانی قرآن کا بڑا مشتاق ہون اسی غم سے قاق ہون

حضرت مذکور جب مستعد ہوبیٹھے اپنے لیے کورو بیٹھے بولے
پہلی آیہ انا اعطینا مولوی صاحب مترجم بولے انا اعطینا دو بہائی
تھے کالکوثر اور کالا کالا اونکا سر تھا فضل کر بک اور وہ فضل ربیع کے
بوتی تھی وانحر اور اوسمین نحرین جاری کرتی تھی ان شانک ہو الابتر
ابدہ ہو گئے ابتر فقط اور بعضون کا قول یہ ہے قولہ انا اعطینا تحقیق
کہ تھے دو بہائی کالکوثر اور تھے اونکے کالے کالے سر فضل
کر بک وانحر فضل تھی ربیع کی بوئی ارہران شانک ہو الابتر اسی سے
وہ ہو گئے ابتر بس یہ مثل آپ پر صادق آئی کہ آپ بھی شاید اونہین کی
ہین بڑے بہائی آپ فرمائیے یہ فقرہ آپکا قولہ کہ ہمارے مفسرون
نے اوسے سچ مچ کا جن بنا دیا یہ کیسر منقلب ہوا اور ہمنے آپ کو
کیسا سچ مچ کا مفسر بنا دیا دوسرے یہ کلمہ قولہ ہمارے مفسرونکا یہ کیسی
بات آپ فرماتے ہین بھلا جب آپ کو اونکی تفسیر سے انکار ہے تو پھر
اونکو ہمارے مفسرین کہنا یہ کیا لغوبات ہے اسواسطیکہ اگر کوئی کہے
کہ آپکے اگلے تو بموجب آپکے بیان کے غلطی پڑے تھے تو آپ بدرجہا
غلط بلکہ اغلط ٹھرینگے ہین حیران ہون کہ آپ بات کا آغاز و انجام
بھی نہین سوچ لیتے ہین جو کچھ شیطان القا کرتا ہے وہی لکھدیتے
ہین ایضا جب آپسے بہتر تقریر تو ہمکو یاد رہیگا جسونکے معلوم ہوتی ہے

اب اسکے بعد یہ تقریر آپ کی قولہ اب اس مقام پر ایک بات اور
بیان کرنے کے قابل ہے الی قولہ ہمارے قدیم عالمون اور مفسرون
نے اپنی معمولی عادت کے موافق ان پہلی آیتون کو بھی بطور
ایک عجیب و غریب قصہ کے بیان کیا ہے وہ کہتے ہین کہ اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے سے پہلے جن اور شیاطین
آسمان دنیا تک جاتے تھے اور چپکے سے کان لگاکر ملاء الاعلیٰ
مین جو باتین فرشتے کرتے تھے چوری سے سن لیتے تھے اور
اس چوری سے وہ جان جاتے تھے کہ دنیا مین کیا ہونے والا
ہے اور کاہنون اور جادوگرون وغیرہ کو جو اونکی پوجا کرتے تھے
غیب کی خبرین دیتے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے
تو شیطانون اور جنون کا اوپر جانا بند ہوگیا اور آسمان مین نسبت
سابق کے چوکی پہرہ زیادہ بڑھ گیا جگہ جگہ چوکیدار بیٹھ گئے اور آگ کے
شعلے بڑہائے گئے یہان تک کہ کوئی جگہ خالی نہین رہی اب جو
شیطان یا جن آسمان پر باتین سننے جانا چاہتے ہین اون پر
شہاب ثاقب کی مار پڑتی ہے اور رات کو جو ہم ستارہ
ٹوٹتے دیکھتے ہین وہی شعلہ ہائے آتشین ہین جو شیطان اور
جنون کو مارے جاتے ہین مگر یہ سب باتین غلط اور لوگون کی بنائی ہوئی

ہین الخ جواب تفسیر ذاتی تو آپکی اوپر کھل گئی اب رہی اٹکل سو وہ
بھی محض بے اٹکل ہے اسواسطیکہ آپ لندن البتہ تشریف لیگئے
ہین کچھ آسمان پر مثل شیطان کے آپکے رسائی بطور سرقہ کے
بھی نہین ہوئی ہے جو قابل اعتبار ہو اور نہ کوئی حواری آپکا آسمان
پر جاتا ہے کہ اوسکے قول پر دارومدار ہو بقول شاعر ؎ تم اپنے
نام سے کہتے ہو کیا خدا جانے سمجھ مین آتے نہین اہل آسمان
کی بات دوسری یہ کہ ستارہ ٹوٹنے کے آپنے کچھ شرح نہین
کی کہ یہ کیا چیز ہے ہر چند کہ دوربین سے آپ بہت کچھ دیکھتے
ہین اٹکل پچو قیاس دوڑاتے ہین قرص آفتاب سے روئی سلیکہ ہین
ہیئت آسمانی جب آپ بناتے ہین سبع سیارہ ۷ ہین آپ
۸ اکر دکھاتے ہین اسوقت اخیر مین آپ فیثاغورس کو بھی شرماتے
ہین تیسری یہ کہ اگر ستارہ جسم دار چیز ہے تو بقول آپکے
ٹوٹتا تو ہے مگر وجہ کیا کہ آپکے کوٹھی تک نہین پہونچتا تو اب
ثابت ہوا کہ ایک آگ کا شعلہ ہی ہے جو ہمارے دیکھتے دیکھتے گل ہوجاتا ہے
تو اب ہمارے مفسرین کا قیاس صحیح ہے نہ آپکے اٹکل اب
رہی یہ بات کہ شہاب ثاقب کی مار پڑتی ہے یہ نہایت صحیح معلوم ہوتا
ہے کیا وجہ کہ آپکے جواب مین جو مولانا ومرشدنا جناب حاجی الحرمین

شرفین دام مکانہ محمد علی جشن خانصاحب بہادر جج گورکھپور نے جو
کتاب بجواب آپکے لکھی ہے اوسکا نام بھی شہاب ثاقب ہے
تو اب ظاہر ہوا کہ جب آپ پر دنیا ہی مین ہر چہار جانب سے شہاب ثاقب
کی مار ہے اسیطرح آپکے مشیر شریرون کے شریر پر بھی آسمان سے
صعود کے وقت ضرور ہے شہاب ثاقب کی مار پڑتی ہوگی اور آپ
نے یقین ہے آپ سے کہا ہوگا کہ یہہ جبر ذلیل ہمارے نام سے
دنیا سے اوٹھادو سو یہ بجبر ہے بقول حافظ شیراز مصرعہ تمہارے
کے ماند آن راز کز و سازند محفلہا + مگر ہان ایک تجویز ہم آپکو بتادین
وہ البتہ آپسے سادہ لوحون کی نزدیک اگر درست ٹھہر جاوے تو کیا
بعید ہے وہ یہ ہے **اقول** یعنے جسوقت کوئی نیچریہ مرتا ہے
اور اوسکی روح طرف آسمان کے صعود کرتی ہے تو وہ جب کرہ نا
تک پہونچتی ہے تو بسبب اسکے کہ روح مین ایک ذہنیت مولی
ہے تو وہ بس قرب کرہ آتش کے پہونچکر جلنے لگتی ہے اور
مشتعل ہو جاتی ہے اور پھر خاک ہوکر اپنے مرکز پر واپس آتی
ہے یہی وجہ ہے کہ سررشتہ الحاد کو ہمیشہ ترقی ہے تو اس زمانے
کے طالب علم مدرسہ مروجہ سرکار یکے ضرور ہے تصدیق کرینگے
اور آپکا نام بھی اگلی ہیئت والون سے زیادہ یادگار رہے گا جو سنیگا

وہ کہیگا کہ سید احمد خانصاحب بہادر کے کیا خوب تحقیقات ہے
برانہ مانیے مین نے جو لکھا ہے یہ حکما کے قول کے خلاف
نہین ہے طب کی کتابون مین دیکھ لیجیے انکی تشخیص ہے کہ بجلی
کے مشتعل ہونیکے یہ وجہ ہے کہ بخارات ارضی جب صعود کرکے
کرۂ نار تک پہونچتے ہین تو اونمین ایک مادہ کثیف ارضی ہوتا ہے
وہی قرب کرۂ آتش کے مشتعل ہوجاتا ہے اور جلنے لگتا ہے
جوکہ مانند برق کے نمودار ہوتا رہتا ہے لہذا جب اُنکل پر مدار اور
کلام الٰہی مین تفسیر بالرای کو دخل ہوا تو پھر ہمارے نزدیک حکما کی جو
رای بھی صحیح ہوجاوے گی اب اسکے بعد آپنے سورۂ فیل کی
تفسیر کی ہے اوسپر بھی نیازمند آتا ہے آپ کو سمجھاتا ہے
آپ فرماتے ہین یا بہکاتے ہین **قولہ** کہ قرآن مجید سے صرف
اسقدر پایا جاتا ہے کہ ابرہہ کے لشکر پر ایک آفت پڑی وہ برباد ہوگیا
اس آفت کا ذکر قرآن مین نہین ہے مگر قرآن مجید کی سیاق عبارت
اور تاریخی واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ آفت وبائی
چیچک کی بیماری تھی جوکہ ابرہہ کے لشکر مین دفعتاً زمانہ محاصرۂ مکہ
مین پھیلی اور بہت سے آدمی اور جانور چیچک سے مرگئے اور
سارا لشکر تباہ ہوگیا اسی واقعہ کا ذکر اس سورہ مین اللہ تعالے نے

فرمایا ہے الی قولہ اس سورہ مین چند لفظ ایسے آئے ہین کہ
جنکے سبب لوگون نے دھوکہ کھایا ہے اور اصلی بات کو چھوڑکر
قصہ بنالیا ہے الخ جواب ماشاء اللہ سباق عبارت قرآن مجید
تو آپ ہی خوب سمجھتے ہین جو شیطان کی لفظ کو آپ قوای انسانی قرار
دیتے ہین مجھ کو خوف ہے کہین آگے چلکر کسی حواری یا ممبران کمیٹی مزینۃ
البضاعت کی نسبت آپ کو ایسا خیال نہ آجاوے اور آپ کی ذات
خاص بالاخصاص کی نسبت تو مین نے آپکے دوست سید نصرت علی
صاحب مالک نصرت الاخبار واقع دہلی خلف الصدق جناب امام فن مناظرہ
اہل کتاب کی خدمت مین ایک خط بطور جواب وہدایت کے
درباب جواب خط جو کہ آپنے اونکی طرف سے اپنے اخبار مین چھاپا
لکھا تھا اوسکے جواب مین انہون نے بہت عذر محکو لکھا اور یہہ بھی
لکھا ذرا کان لگاکر سن لیجئے ہکذا قولہ مولوی محمد یعقوب صاحب
مدرس مدرسہ دیوبند کا خط میرے پاس بھی آیا تھا جسمین انہون نے
اپنے خواب کا حال لکھا ہے اور سید احمد خانصاحب کا دجال
ہونا جیسا کہ آپنے اپنے خط مین لکھا ہے وہی بعینہ مولوی صاحب
نے بھی لکھا ہے اور اس خواب کی شہرت ہندوستان کے
شہرون مین بہت ہو رہی ہے الخ اقول اب فرمائیے مشفق

اتنوآپ جنکو اپنا دوست تصور کرتے تھے وہ بھی آپکی وجالیت کو
مقر ہوجاتے ہین ایسا ہو کہ آپ کے حواری بھی ادہر اجاوین اور
آپ تن تنہا رہجاوین مگر ہان یہ خیال البتہ قوی ہے کہ آپکے پاس
خزینۃ البضاعت نے وہب جمع ہوگیا ہے اور ہمارا فقط خزینۃ التوکل
پر مدار ہے مگر خیر اگر اللہ یار ہے تو بیڑا پار ہے اور یہہ الفاظ
آپکے قولہ کہ اس سورہ مین چند لفظ ایسے آئے ہین کہ جنکے
سبب لوگون نے دہوکا کہایا ہے الخ اقول اسکا جواب یہہ ہے
کہ لوگون نے دہوکا نہین کہایا ہے فقط آپ ہی نے دہوکا کہایا
ہے اسکا جواب آگے تحقیق الفقہ کے جواب مین ہم بتادینگے
اب آپ فرماتے ہین قولہ کہ اب ہمکو یہ بات ثابت کرنا باقی رہا کہ جب
مکہ معظمہ کا محاصرہ ابرہہ نے کیا تو درحقیقت اسکے لشکر مین چیچک
کی وبا پھیلی تہی اور یہ بھی بیان کرنا ہے کہ اس سورہ مین خدا تعالے
نے اسی واقعہ کا ذکر کیا ہے نہ اور کسی قصے کا بس اب ہم امر اول
کو مفصلہ ذیل کی دلیلون سے ثابت کرتے ہین اول سیرت ہشامی
مین ایک حدیث ہے جسکا ترجمہ یہ ہے قولہ یعنے ابرہہ کے بدن
مین بیماری ہوگئی تہی اوسکی انگلیان گرتی تہین اونمین سے پیپ
اور خون بہتا تہا یہانتک کہ جب صنعان مین آیا تو لنجا تہا الخ اس

کیفیت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ چیچک کی بیماری مین ابرہہ
مبتلا ہوا تھا الخ پھر دوسری حدیث سیرت ہشامی مین لکھا ہے جسکا
ترجمہ یہ ہے قولہ یعنے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
کہ انھون نے دیکھا ابرہہ کے فیلبان اور چرکٹے کو کہ مین کہ وہ
اندھے ہو گئے تھے الخ اس روایت مین جو کیفیت مندرج ہے
اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ چیچک کے بیماری سے وہ اندھے
ہو گئے تھے غرضکہ اسی قسم کی چند حدیثین آپ اور بھی لائے ہین
کہ وہ نہین معلوم صحیح ہین یا غلط مگر آپ ہی کے بیخ کنی کرتے ہین
مابعد پھر آپ فرماتے ہین قولہ کہ قرآن مجید سے بھی ابرہہ کی تشبیہ
عصف ماکول سے دی گئی ہے وہ بالکل چیچک کے مرض کی
پوری تشبیہ ہے کیونکہ چیچک کی بیماری مین بھی آدمی کا بدن کیڑے
کھائے ہوئے چیز کی بالکل مشابہ ہو جاتا ہے اور اس آیہ کا ترجمہ
آپنے یون کیا ہے فجعلھم کعصف ماکول ترجمہ پھر کر دیا اونکو جیسے
کیڑے کھائے کہیتی دوم حجر کا لفظ بھی اس مرض کی طرف
اشارہ کرتا ہے اسلیئے کہ حجر اور حصبہ کے ایک ہی معنی ہین اور
حصبہ چیچک کے مرض کو کہتے ہین سوم سجیل سے بھی اگر وہی مراد
لیجاوے جو کہ مفسرین نے لی ہے یعنے دوزخ کی آگ کی پکی ہوئی

کنکریان تو وہ بھی چیچک کے دانون سے نہایت مناسبت ہے
چہارم ابابیل کا لفظ بھی اس مرض کی حالت سے نہایت مناسب ہے
اسلیے کہ ابابیل ایسی کثرت کو کہتے ہین جو گروہ گروہ پے در پے ہو
مرض چیچک کا بھی یہی حال ہوتا ہی کہ ایک غول آج اس مرض مین
مبتلا ہوا اور دوسرا غول کل وارسل علیہم طیرا ابابیل کا ترجمہ آپنے
یون کیا ہے قولہ کہ بھیجی اوپر وبا اونکے غول کے غول الی قولہ
پس قرآن مین جس آفت کا ابرہہ پر نازل ہونا مذکور ہوا ہے اگرچہ
اوسکا نام نہین لیا گیا مگر اوسکے الفاظ اور اوسکے تشبیہین مرض
چیچک سے ایسی مناسبت رکھتے ہین کہ اوس سے صاف مرض
چیچک کے وبا کا پایا جاتا ہے الخ جواب اول بات کا اب
ہمکو یہہ بات ثابت کرنا باقی رہا کہ ابرہہ کے لشکر مین چیچک کی وبا
پہلی تھی الخ اقول مین کہتا ہون کہ یہہ لڑکا بچہ باتین آپکی تو ایک
ابجد خوان بھی نہ مانیگا ہیضہ کی وبا تو سنتے تھے چیچک کی وبا تو
حضرت آدم کے زمانہ سے آجتک نہین سنا ایضا صاحب حکما
تو کہتے ہین کہ یہہ ایک مادہ ہے مادری یعنے ماکے پیٹ مین
جب خون حیض کا جمع ہوکر جسم انسانی ترکیب پاتا ہے تو اوسکی
کرمی مخلوط جسم رہتی ہے جب بالیدگی بعد پیدا ہونے کے شروع

ہوئی تو کرمی جوش مار کے بدن مین آبلہ پڑ گئے اگر زندگی ہے
تو زندہ رہا ورنہ مر گیا یہ کوئی وبا نہین ہے پھر سوائے اسکے
کسی تفسیر یا تواریخ معتبر اسلامیہ مین بھی اسکا ذکر نہین ہے ایک
انگریز نے شاید اپنی تواریخ مین یہ طوطیہ باندہا ہے سو وہ قابل
اعتبار کے نہین وہ مدعی ابطال قرآن ہے ہان اگر یہ کہیں کہ ہمکو
اوسکے قول کی تصدیق ہے تو آپ کی نسبت کل علمار ہند نے
ثبوت کفر کا فتوی دیدیا اور جناب مولانا محمد علی بخش خانصاحب بہادر
کعبہ امدسے فتوی اثبات کفر آپ پر دستخط کرالائے تو آپ کا
قول و فعل خارج از اعتبار ہو گیا اور نہ کسی اگلی امت پر اللہ تعالی نے
بطور عذاب مرض چیچک کے وبا نازل فرمائی جو قیاس کیا جاوے
یہ انکل آپ کی مخض نے انکل ہے اب رہین نظیرات حدیث و وہ بھی
کچھ ثبوت و خوے تحقیقی آپکو مدد نہین دیتین پہلی روایت قولہ
یعنے ابرہہ کے بدن مین جاری ہو گئی تھی اور انگلیان سترسڑ کے
گرتی تھین الخ اقول یہ بات چیچک مین نہین ہوتی البتہ اندہایا کانا اگر
آپکے حواری سے کہ ایک آدہ شخص ہو گیا ہے تو اب کیا اونکو آپ
ابرہہ کا فیلبان یا جرکٹا سمجھینگے اور دوسرے حدیث ابی بی عائشہ
رضی اللہ عنہا کے روایت کہ مکہ مین اونکے وقت مین ایک آدہ شخص

اوسکے فیلبان یا چرکٹون مین سے تہا جوکہ اندہا تہا الخ اقول
یہ تو آپکے خوش فہمی ہے بہلا سنہ عام فیل تو آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی پیدائش ہے اور چالیس برس کی عمر حضور کی جب پہونچی
تہی تب نبوت ہوئی اور شاید اٹہارہ برس کی عمر حضور کی جب
پہونچی تہی تب بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکاح ہوا اور وہ
مشخصہ فیلبان اندہا آپکا یقین ہے کہ کسی قدر عمر پاکی اندہا ہوا ہوگا
تو اب فرمائیے کہ اگر آدمی زیادہ عمر کی زندگی پاوے تو وہ اندہا ہو ہی
جاتا ہے پھر حدیث آپکے مطلب پر کب صادق آتی ہے مثلاً
اب آپ تیسری بیسی مین آچکے ہین اگر آپکے زندگی کو طول ہوا اور
آپ اندہے ہو گئے تو کیا لوگ یہ گمان کرین گے کہ جناب سید احمد خان
صاحب بہادر ج بنارس خلف میان متقی مذہب نیچری نئی روشنی برہمہ کے لشکر
کے فیلبان یا چرکٹے ہین اور بسبب آفت وبائی چیچک کے اندہے
ہو گئے ہین خیر یہ تو فطریات تہین جواب ترکی بہ ترکی ہو گیا اب
اصل قصہ اور صحت تراجم اسکی آپ پر بین آتا ہون پر اہل دانش
و یقین کو ہنساتا ہون اقول بفضل جبار القوی یہ بات کتب سیر
و تفاسیر و تواریخ کہ جمہور علما و فضلا کا سوائے آپ ثالث باالخیر
کے اتفاق ہے کہ جسوقت ابرہہ اشرم سنہ ہاتیون کے بقصد

ثالث باالخیر الاکبر سید محمد خان صاحب بہادر جج بنارس
رکن الامر علی عبد

انہدام خانۂ کعبہ مین آیا تو حضرت عبد المطلب جد امجد ہمارے
آقاے نامدار کے درخانۂ کعبہ پر تشریف لے گئے اور ایک
لمحہ مشغول بمناجات رہے کہ اتنی اثنا مین اونکی نگاہ طیر ابابیل
پر پڑی کہ جدے کی طرف سے کہ متصل دریاے شور سمت غربی
مکہ شریفہ کی ہے جوق جوق اور فوج فوج بجانب اصحاب فیل چلے جاتے
ہین بعضے کہتے ہین کہ وہ جانور سبز رنگ تھے اور بعضون نے
روایت کیا ہے کہ سیاہ رنگ باگردنہاے سبز تھے اور منواہب
علیہ مین لکھا ہے کہ اون جانورون کی منقار زردنی مثال مرغ کے
اور پنجے اونکے مانند کتون کے اور سر شیر یا ببیرون کیسے اور
بعضے کہتے ہین کہ وہ جانور سبز تھے بامنقارہاے زرد ہر ایک
چمگادڑ سے چھوٹا اور ٹڈی سے بڑا کہ کسی نے ایسے جانور کبھو
نہ دیکھے تھے اور تفسیر مولانا چرخی مین لکھا ہے کہ چمگادڑ جیسے
تھے سر اونکا مثل سر مرغ اور کف دست اونکے کتے کیسے اور
بعضے کہتے ہین کہ وہ سفید تھے ولیکن جو کہ کلام اللہ ناطق ہے
اس بات پر کہ ابابیل تھی اسمین شک نہین کہ یہ جانور غیر چمگادڑ تھے
جسکو عرف اطبا مین خطاف بضم خاء معجمہ اور طاء مہملہ کہتے ہین اور
عربی اسکی ابابیل ہے اور نصاب ابو نصر فراہی مین لکھا ہے قولہ

ابو المليح چکاوک راست قبر و نام القصہ وہ طائر زرین بال ہنگام صبح افق
شرق سے طالع ہوا سمت ولایت نیم روز سے طہران مین آئی اور فیل
گردون نے جہت قلع و قمع شجرہ روضۃ الحیات مخالفان گردن دراز کے
پس جب اصحاب فیل ہاتھیون کو لیکر گرد خانۂ حظیہ کے جمع ہوئے
کہ اس اثنا مین لشکر الٰہی کہ عبارت طیر ابابیل سے ہے پیدا ہوئے
اور ہر جانور کے پاس ایک گل خشک سی چونچ مین اور دو سنگ دیگر
دونون پنجون مین کہ ہر ایک سنگ کے اوپر اون سنگ دلون کا نام
بکلک قدرت لکھا ہوا تھا اور کہتے ہین کہ وہ سنگریزے مسور کی دال
سے بڑے اور چنے سے چھوٹے تھے پس جب وہ جانور بمجاذات
لشکر اوبار انبوہ پہنچے اونکو سنگ باران کیا جس سوار کے سر پر وہ
پتھر گرا مغاک چار پایہ سے باہر نکل گیا اور جس پیادے کے
سر پر آیا اوسکے سوراخ مقعد سے روان ہوا پس مجموعۂ لشکریان مع
چار پایان سوائے فیل محمود کے قہر الٰہی جل ذکرہ سے گرفتار ہوکے
واصل جہنم ہوئے اور ابرہہ اگرچہ اوس سفر سے بھاگا لیکن
انہین چند روز مین مریض روح اوسکا چنگال عقاب موت مین گرفتار
ہوا اور صورت دوسری واقعۂ موت اوس ناپاک کی یون بھی لکھی ہے
کہ اوس پر وہ ہولناک اپنے لشکر گاہ سے الگ ہوکر باستعجال تمام

بجانب حبشہ روان ہوا اور ایک طیور اوبن طیران سے طوق نماز
اوسکا اپنی گردن مین ڈال کے عقب اوس خون گرفتہ کے باہر آیا
مگر راہ مین ایک مرض صعب بہی اوسے لاحق ہوا کہ اونگلیون کے
بند جدا ہوگئے مردہ نہ زندہ حبشہ مین پہونچکے بایہ سریر نجاشی حاضر
ہوا اور سرگذشت لشکریان وحکایت طیور غیب بادشاہ سے بیان
کرنے لگا اور وہ استماع اس خبر سے مقام تحیر وتعجب مین تہا کہ ناگاہ
اوس جانور نے جو کہ عقب اوسکے گیا تہا ابرہہ کے سر پر وہ سنگ
ریزہ چہوڑ دیا اور وہ بہی فی الفور اپنے یارون سے ملحق ہوا ابرہہ
اللہ جلشانہ بیچ سورۂ فیل کے اشارہ فرماتا ہے الم ترکیف فعل ربک
باصحاب الفیل آیا نہ دیکہا تو نے اے محمد کہ کیا کیا رب تیرے نے
ساتہہ صاحبان فیل کے یعنے ساتہہ اوس لشکر کے کہ فیل کو آگے
آگے بنا بر ہدم کعبہ کے لائے تہے اور لفظ دیکہنے مین استفہام
اشارہ ہے کہ یہہ واقعہ عظمی اساس تیری نبوت کا ہے اور منظور
دکہانے اس کرشمہ سے اثبات پیغمبری تیری کا ہے تاکہ ربوبیت
کہ تیرے حق مین مبذول ہے بمد دغیبی آسمان پر سے نازل ہوا
اور جولہ تجاذ اتفاق پڑیگا کہ بجہت فتح ایک لشکر کشی کریگا الم یجعل کیدہم
فی تضلیل آیا نہ گردانا مگر بداندیشونکا بیچ گمراہی اور نے حاصلی کے

لیکن وہ سب رائیگان گئے اور خفت پر خفت اونکو حاصل ہوئی اور ہر چند کہ عقلا کو منائے ہونے سعی اہل اپنے مین عزت کافی حاصل ہوتی ہے مگر چونکہ وہ عقل سلیم مثل آپکے نہ رکھتے تھے واسطے تنبیہ اونکے عقوبت شدید آسمان سے نازل فرمائی چنانچہ فرماتے ہین واسل علیہم طیرا ابابیل اور بھیجا اونپر مرغان پرندہ کو کہ جوق جوق آتے تھے لفظ ابابیل اصل لغت مین جوق جوق ہے اور واحد اوسکا استعمال نہین بقیاس معلوم ہوتا ہے کہ واحد اوسکا ابولہ یا ابالہ ہے اور عرف مین اس لفظ کو اس جانور پر اطلاق کرتے ہین جیسے خادم اسکے لفظی اور اصلی معنی یہ ہین یعنے چھوٹا تابعدار یا نوکر مجازا لونڈی غلام کو کہتے ہین اور جو کہ اصحاب فیل نے قوی حیوانات کو کہ ہاتھی تھے بنا بر ہدم کعبہ قرار دیا تھا تو منتقم حقیقی نے اونکے جواب مین جانوران کو چک وناتوان کو کہ ضعف سلاح کہ سنگریزہ خرد تھے مسلط فرمایا کہ لوگ جانین کہ بتائید الٰہی ضعف مخلوقات اقوام موجودات کو زیر و زبر کر سکتے ہین اور بدون تائید اوسکے قوی ترین مخلوقات سے کچھ کام نہین آتی ترمیھم بحجارۃ من سجیل مارتے تھے وہ جانور لشکریون کو پتھرون سے کہ جنس سجیل سے تھے اور سجیل معرب سنگیل ہے یعنے وہ خاک اور مٹی کہ مبخمد ہوکے بشکل سنگ ہوجاوے جسکو ہند مین

کنکری لیتے ہین اور جوق جوق نازل کرتے ان جانورون مین حکمت
تہی کیونکہ یہ مقدر تہا کہ بعد از سنگ اندازی مردم لشکر پراگندہ و متفرق
ہوکر باطراف وجوانب فرار کرین گے ناچار جانور بہی متفرق و پراگندہ
ہونگے تو کوئی اونمین سے چہپ نہ سکیگا اور اکثر جو لوگ کہ یہہ
سانحہ بچشم ظاہر بین مشاہدہ کرینگے تو عبرت پاوین گے اور اس خانہ
معظم و متبرک کی تعظیم کرین گے اور جب اکثر مخلوقات واقف ہونگے
تو یہ قصہ بعینہ مشہور رہیگا اب اس آیہ مین فرماتے ہین فجعلہم کعصف
ماکول پس کردیا اونکو مانند چری ہوئی گہاس کے جسکے تفسیر ہماری
بچری مناسب نے کیڑی کہائی کھیتی کی ہے یعنے مثل اوس کاہ کے
جسکو دواب کہاتے ہین اور آخر باقی رہتی ہے یہ کنایہ تفرق
اجزای بدن سے ہے بحدیکہ شکل بدن تمام نہ رہا اور یہ تاثیر حملہ خوار
عادات سے ہے یا اون سنگ ریزون مین ایک ایسا سبب مخلوق
ہوا تہا کہ بجرد پہونچنے کے بدن یا اجزاے بدن پاش پاش ہوجاتے
تہے اور ابیل یعنے خشکی ایسی سرایت کرتی تہی کہ تمامک دانشاق
اعضا بالکل زائل ہوجاتا تہا اور یہہ قصہ ہونہ ہو معجزہ الہی ہے اور مشتمل
تہا چند خوارق عادات پر پہلے یہ کہ اون ہاتہیون کا آنا اور قریب
مکہ کے نہ جانا اور دوسری یہ کہ انہی جانور ساتہہ کثرت شاہ ہجوم کے

طرف دریائے شور سے کہ بسبب ظاہر بود و باش اونکے نہ تھے
اور بعد اس واقعہ کے بھی اون جانورونکو کسی نے نہ دیکھا تیسری
یہ کہ لانا اون سنگریزون کا کہ معدن بھی اونکا معلوم نہ تھا چوتھی یہ کہ
تاثیر قوی جو اون کنکریون مین عطا کی تھی اور اہل تحقیق نے لکھا ہی
قولہ کہ وہ حجارا بابیل بنا بر عبرت و استجاب کے اکثر قریش نے رکھہ چھوڑی
تھی اور تا زمان بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ بعد وفات بھی
اکثر صحابہ کے پاس رہے اور نظر سے گذرے الخ اقول اب
ہم اپنے مخاطب صاحب سے پوچھتے ہین کہ خدا کو حاضر و ناظر
جانکے فرماوین کہ شبہات نے اٹکلی اونکی تو بالکل پاگل خانہ کے
بڑ ہو گئے ایک شبہ بھی ہمارے بیان پر صادق نہین آتی لہذا
غور کیا جاوے تو تمام تفسیر سورہ فیل کا جواب شافی ہو گیا
ضرورت زیادہ بحث کی نہ رہی کیونکہ مخاطب صاحب نے بڑا انتظام کیا تھا
کہ قصہ اصحاب فیل غلط ٹھہر جاوے سو یہ سب طلسم بنایا ہوا جناب مخاطب
کا ٹوٹ گیا اور خدا کی طرف سے مہر اونکے نہ سکے واسطے پہونچ
گئی اب اسکے بعد اونکو یہی کہنا پڑیگا کہ جب ہمکو مفسران پیشین کا اعتبار
نہین تو کیل صاحب بھی تو انہین کے پیرو ہین اونکا کون ٹھہکانا
لہذا ہمارا بھی یہی جواب ہوگا کہ جناب مخاطب کو جبکہ جمہور سے اختلاف

توہم بھی اونکی نے انکلی باتونکو اختراع بیکوکی جانتے ہین تواریخ
تیموریہ مین لکھا ہے قولہ کہ ایک شخص میر محمد حسین نام ساکن مشہد
مقدس عہد عالمگیر مین خوشبوخانہ شاہی کا داروغہ تھا ۱۱۱۸ھ ہجری
مین وقت وفات عالمگیر کے ساٹھہ یا ستر ہزار روپیہ کا مال دبا کر فقیر
بن بیٹھا اور اوس روپیہ کو مایۂ توکل سمجھہ کے باتفاق ایک
شاگرد کے ایک نیا مذہب ایجاد کیا اور خود بیکوک بنا اور اپنا لقب
نمود اور معتقدین کا نام فرتو در کھا اور اوسکا دعوی یہ تھا کہ بیکوک ایک
مرتبہ ہے مابین نبوت اور امامت کے اور ہر نبی کے ۹ بیکوک
رہتے ہین چنانچہ بعد حضرت خاتم رسالت کی خاتم بیکوکین مین ہون
اور مجھپر وحی آتی ہے اور الہام بھی ہوتا ہے اور اوسنے مجموعہ
الہامات کے ایک کتاب بنائی تھی جسکا نام قوزہ مقدس رکھا تھا
اور سوائے نماز پنجگانہ کے تین وقت واسطے دیدار الٰہی کے مقرر
کیے تھے اور اوسکا معتقد فرخ سیر بادشاہ ہے ہو گیا تھا آخر کار محمد شاہ
بادشاہ کے زمانہ ۱۱۳۲ھ ہجری مین فوت ہو کر مقر سقر کو پہونچ گیا الخ
اقول اب جناب اگر مناسب سمجھین تو آپ یون مشہور کیجیے بلکہ اپنے
اخبار خانہ ساز مین اشتہار دیجیے کہ پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو ۱۲ بیکوک ملنا چاہیے کہ یہہ خاتم الرسل ہین اگلے بیکوکون نے

تعداد مین غلطی کی ہے اوسکو ہماری بعثت عن الجماعت کا حال معلوم
نہ تہا کہ ایک شخص اور آخر تیرہوین صدی کے قریب قبل خروج دجال
بدآل کے ظاہر ہونیوالا ہے جو زمانے سے نرالا ہے لقولہ
ع روبرو اعلے کے اسفل سرکشی کرنا نہین ٭ سامنا تہسکی سے
ہوسکتا نہین ہے یاد کا ٭ لہذا دسوان بیکوک مین ہون اور
میرے بعد گیارہوان مفتی دہر منشی چراغ علی صاحب میرے
مصاحب اور اونکے بعد بارہوان خدا کا قہر مقلد دہر سید مہدی علے
میرے نائب ہونگے تو یقین ہے کہ اس مذہب نیچر سراسر
سینچر سے آپ کی ترقی ہوگے بس اب ہم آپ کو بطور دوستانہ
فہمایش کرتے ہین کہ آپکے شبہ ڈالنے سے پہلے بہت
ملحدین بیدین ڈہیل یقین نے اس باب مین کوششین کی ہین کہ
اصل دین خلط ملط ہوکر کوئی بات آزادی کی ہوجاوے مگر اللہ جلشانہ
چونکہ اس دین حق الیقین کا محافظ ہے کچہ کسی کی تجویز نے بجز
بدنامے کے فروغ نہ پایا دیکہو تواریخ ابوالفدا کا صفحہ ۳۷۷ - اوسمین
لکہا ہے قولہ کہ خلیفہ صاحب اول رضی اللہ تعالی عنہ کی خلافت مین
مسماۃ سجاح بنت حارث تمیمہ نے دعوی نبوت کیا تہا قبیلہ بنو تمیم
کی بہت آدمی معاو سکے نامون کے جو کہ قبیلہ تغلب وغیرہ سے

نبی اور نبی ربیعہ نے بھی گویا سب نے اوسکی تصدیق کی تھی اور اوسے
زمانہ مین ایک شخص مسیلمۃ الکذاب نام نے بھی دعوی نبوت کیا تب یہ
عورت اوسکے پاس گئی جب وہان پہونچی اور چاہا کہ اوس سے ملاقات
کرے مسیلمۃ الکذاب نے کہلا بھیجا کہ اپنے اصحاب کو میرے
پاس نہ لائے یعنی تنہا ملاقات کو آئے چنانچہ اوسنے ایسا ہی کیا
کہ سبکو اپنے سے دور کرکے علیحدہ اوس سے ایک خیمہ مین جو کہ
مسیلمۃ الکذاب نے قائم کرکے بخور و خوشبو سے مطیب کر رکھا
تھا ملاقات کی اور سلسلہ کلام شروع ہوا پہلے اوس عورت نے پوچھا
کہ آپکے اوپر کیا وحی نازل ہوئی ہے تب اوسنے یہ آیات پڑہین
قولہ الم تر الی ربک کیف فعل بالجبلی اخرج منہا نسمۃ تسعی من بین صفاق وحشی
ترجمہ کیا نہین دیکہتا تو طرف پروردگار اپنے کے کہ کیا کام کرتا ہے
جننے والی سے کہ نکالتا ہے اوسمین سے روح دوڑتی ہوئی پردون اور
جھلیون سے الخ **اقول** اب ملاحظہ کیجئے کہ معاذ اللہ نبوت کا تو دعوے
اور یہ نے ربط بات کہ نکالتا ہے روح دوڑتی ہوئی پردون اور جھلیون
سے یہ بجا کہ روح دوڑتی ہوئی چہ معنی دارد اگر کہتا کہ جسم دار چیز جو ٹی ہی
کہ وہ چند عرصہ مین دوڑنے لگتی ہے اور گویا ہوتی ہے اور پردون
اور جھلیون سے وہی نے معنی محض ہے یون کہتا کہ مشکمون

اور جسمون سے جب وہ عورت یہ سن چکی تب کہا کہ کچھ اور سنا ہے
تب یہ آیات مزخرفات پڑہنے قولہ الم ترا ان اللہ خلق النساء افواجا
وجعل الرجال لہن ازواجا فتولج فیہن ایلاجا ثم تخرج ماشئنا اخراجا فیتخن
لنا ابنا جا ترجمہ کیا نہین دیکہتا تو کہ اللہ تعالے نے پیدا کیا عورتون
کو اور لگادی فرج اور بنایا مردونکو اونکا خصم بس گہسیڑتے ہین وہ درمیان
اونکے گہسیڑنا پہر نکالتے ہین ہم جو چاہتے ہین نکالنا اور جنتی ہین وہ
عورتین واسطے ہمارے بچے الخ جب یہ آیتین سن چکے اوسوقت
اوس عورت نے کہا کہ مین گواہی دیتی ہون کہ بیشک تو نبی اللہ ہی
پہر مسیلمہ کذاب نے کہا کہ اگر صلاح ہو تمہاری تو ایک جماع کی ٹہہراوین
اوسنے کہا بہت اچہا پہر کیف تین روز اوسکے پاس رہے پہر اپنی قوم
کی طرف چلی گئی الخ اقول اب دیکہو باوصف اسکے کہ مسیلمہ کذاب عرب کا
رہنے والا تہا مگر چونکہ مقابلہ کلام الہی سے کیا تہا اتنا نہ سمجہا کہ ایسے
مضمون نے ربط بمقابلہ ایسے فصیح کلام کے لانا اور اوسے منزل
من اللہ بتانا بالکل واہیات ہے کہ نہین بہلا مین پوچہتا ہون جب
اوسنے یہ کہا تہا کہ خلق النساء افواجا تو دوسرے فقرات مین کہنا تہا
وجعل الرجال لہن ازواجا ذکرا تو خیر اگر مضمون پوچ تہا مگر قافیہ تو ٹہیک
ہو جاتا دوسری یہ کہ کوئی سنتا اور کوئی اعتراض کسی بات پر ہوتا وہ حال سے

خالی نہین اول تو یہ کہ عقلی ہے یا نہین اگر عقلی نہین ہے تو کچھ کام کا
نہین بہتیرے دیوانے واہی تباہی بکا کرتے ہین مثل پادریون کے
اونکا کیا اعتبار اور عقلی ہے تو باطل لبداہت ظاہر ہے کہ عقلی ہونے
کے یہی معنے ہین کہ کسی بات کی بطلان پر کوئی برہان عقلی قائم ہو
یا وہ بات بداہۃ البطلان ہو جیسے تسلسل و اجتماع نقیضین اور وہ بات
کسی مذہب مین حق ٹہرے ہو تو وہ مذہب عقلا باطل کہلائیگا یا یہ کہ
کوئی بات برہانًا یا بداہتًا عقل کی رو سے واجب الثبوت ہو اور کسی مذہب
مین اوسکی نفی وارد ہو تو وہ مذہب بھی عقلًا غلط و باطل کہلاتا ہے
پس جاننا چاہیے کہ اصول مذہب اسلامیہ مین کوئی بات منجملہ ممتنعات
عقلیہ کے ممکن اور منجملہ ضروریات عقلیہ کے ممتنع نہین ہے اور اگر
بیچارے یہ لوگ اپنے عندیہ کے موافق کوئی اعتراض اس قسم کا اصول
اسلامیہ پر رکھتے ہون یا لندن سے لیکر آئے ہون تو پہلے بطلان
الوہیت خاصہ عیسویہ اور ابتناع اونکی ملعونیت و سکونت جہنم کا جسکا
کتاب استفسار مین مذکور ہے جواب دے لیجیے بعد اوسکے
کوئی اعتراض کسی دین پر کیجیے اور اگر یہ کہیے کہ تثلیث اگرچہ عقل کے
رو سے درست نہین ہے مگر چونکہ نقل کی رو سے دین عیسوی
رائج الوقت مین ثابت ہے لہذا اسکو ہم صحیح جانتے ہین چنانچہ

بعضے اہل علم چار پانے بروکتاب نے چند عیسائیون سے ہین نے
بھی سنا ہے تو پہر آپکا مخاطب جسکے دین پر آپ اعتراض کرتے
ہین یہی کہیگا کہ اگرچہ فلانی بات عقلا ممنع ہے مگر چونکہ ہمارے دین
مین نقلا اوسکا امکان یا امتناع ثابت ہے لہذا ہم مانتے ہین پس
مقتضاے غیرت و تمک حلالی تو یہ ہے کہ پہلے بقول مشہور جسکا
کھایئے اوسکا گایئے مسئلہ الوہیت و بنوتیت کو عیسائیون سے
توبہ کرا لیجیے اور مذہب حقہ اسلامیہ پر اونکو قائم کرا لیجیے بعد ازان
تحقیقات قصص ہاے مندرجہ قرآن قوی البرہان کے تحقیق کیجیے
اور اگر اعتراض عقلی سے مراد یہ ہے کہ مثلا ایک بات اگرچہ اوسکے
امتناع یا ضرورت پر برہان بھی قائم نہو مگر عقل سلیم اوسکے ہونے
یا نہونیکو مستحسن جانتے ہو سو در صورت استحسان اوسکے ہونیکے
جس مذہب مین وہ بات مذموم ہو اور در صورت اوسکے استحسان
نہ ہونے کے جس مذہب مین وہ منجملہ ضروریات ہو تو وہ مذہب
مذموم ہے یا اوسکے مفسر یا راوی غلطی پر تھی سو ایسے شبہ
کا جواب فرع ہے پہلی قسم کے شبہ کا جواب تو یہ ہے کہ ہرگاہ ملت
عیسائیہ وغیرہ مین ممتنعات عقلیہ کے جواز کا بلکہ وجوب کا عقیدہ
داخل ہے تو استحسان عقلی کے خلاف ہونے پر کچھ اونکو گنجایش ہی

نہ رہی علاوہ بریں استحسانات متعلقہ موافق اختلاف مختلف ملکے اور رسم و رواج ملک کے مختلف ہوا کرتے ہین علی الاطلاق اون سے کسی کا اعتبار کسی عاقل کے نزدیک نہین ہوتا مثلاً جانورون کو کھانے کے لیے ذبح کرنا ملت قدیمۂ پارسیہ اور ہندو اور بدھ مذہبون اہل ہنود کے یہان علاوہ نہایت ظلم و ناانصافی و بے رحمی ہے اور توراۃ و انجیل مین درست کھانے اور پیر سراو گی کوئی حیوان نہ کھائین اور گائی نہ کھائین اور لکڑی یا تھمبے لیکر پاخانہ جاوین اوس سے غلیظ کو منتشر کردین تاکہ کیڑا نہ پیدا ہو اور مسیحی لوگ تمیز بکری سوکر اچھل گدھا اور فیل سب نوشتجان فرماوین کہ بعض جانور بمقتضائے حکمت نہ کھاوین ورنہ سب جانور موجب منقولہ انجیل کے اونکے یہان مثل ہری ترکاری کے مقصور ہین اور پارسی لوگ مادر بیٹی بہن سے نکاح کرنے کو اور نیز دہریہ ملت بھی اور شاید نیچریہ دہریہ ہمو سماج بھی مستحسن جانتے ہین اسلیے کہ غیر کے پاس جانے دینے سے آپ ہی رکھنا بہتر جانتے ہین کہتے ہین کہ سوائے علاقۂ حریت کے ایک اور علاقہ محبت کا اس صورت سے پیدا ہوتا ہے اور برعکس اسکے ہندو لوگ کئی پشت اوپر کی قرابت مین بھی نکاح کو بے حیائی جانتے ہین اور مسلمان لوگ بول و براز یا اور جملہ غلاظت و نجاسات سے آلودہ رہتا اور لباس لفظاری رہتا

ہنود و مجوس و گردن مروڑی مرغی و لحم خنزیری و بقول مولوی محمد علی
صاحب سلمہ اللہ رہنے دار ٹوپی اور آپکے صاحبزادون کی طرح
ایک ٹوپی مثل کلکر مٹے کے دہرنے کو بھی نا مستحسن سمجھتے ہین اور
عیسائی و ملحدین اسبات پر انہین ہنسا کرتے ہین بالجملہ اسخسان عقلی کچھ
اعتبار نرہا معہذا اسلام مین کوئی بات نا مستحسن علے الاطلاق واقع
نہین ہر چند کہ منصف و ذہین و ذی فہم آدمی کو یہ بیان کلی ہمارا کافی ہے
مگر بنظر بعض وجوہ ہم اپنے جناب مخاطب لندنی کی خدمت سراپا ندامت
مین یہ عرض کرتے ہین اقول کہ حضرات عیسائیہ اور پادریصاحبون نے
کوئی شک کی نسبت دین اسلام کے ڈالنے مین باقی نہین رکھا ہے
جواب آپ اشارتاً و کنایتاً نسبت قرآن و حدیث و مفسران قرآن کے
ڈالنے مین مستعد ہوئے ہو کوئی کتاب عیسائیون کی جسمین انہون نے
جی بھر کے ملت اسلامیہ پر اعتراض نہ لکھے ہون ہمارے
نگاہ سے نہین گذری اور اونکے جوابات دندان شکن بہ
ہمارے علماء دیندار نے ایسے دیے کہ بہر جواب الجواب
مین دہنان باوصف اقتدار کے ساکت ہی ہوتی رہی دیکھو پادری
فنڈر صاحب کی کتاب میزان الحق باطلہ مطلق جو کہ بمد و منشی قمر الدین
صاحب ساکن آگرہ ہمنے سنا ہے کہ بڑی عقیل تھی زبان فارسی

مین تصنیف ہوکر ۱۸۳۳ء مین طبع ہوئی اسمین اُنہون نے جو اعتراضات
لکھے ہین اونکے مقابلہ پر آپکے اعتراضات تو محض لچر و پوچ معلوم
ہوتے ہین تو ہمنے اونکو فروغ نہ ہوا تو آپ کی کوشش ہم محض
بے فائدہ جانتے ہین مگر بطور پرشتی ہمونہ خروارے آپکو کچہ سنانا
ضرور ہے پہلے شروع مطلب اُنہون نے اپنے عقیدہ مین بڑی
آب و تاب سے یہ لکہا ہے قولہ کہ بت پرست لوگ اتنا ہی ایمان
نہین رکہتے کہ خدا کو واحد اور قدیم اور قادر اور علیم اور حکیم اور رحیم
اور عادل اور مقدس جانین اور کہتا ہین اونکی خدا کی ذات و صفات سے
نسبت بدگمانیونکا شمار ہو دیتے ہین اور آدمی کو بت پرستی کیطرف دلالت
کرتے ہین الجواب مین کہتا ہون کہ ظاہر ابت پرستون سے
ہندو لوگ مراد ہونگے لہذا جسے اس مضمون پر مثل آپکے دو شبہ
وارد ہوتے ہین ایک یہ کہ جنمے صفات خداوند تعالے کے پادری
صاحب نے یہان لکہے ہین آیا ہندوؤن کے دین کی کتابین
جو اِسباب مین ہین سب مین وہ صفات لکہے ہین اور سب براہمنہ
اسکا اعتقاد رکہتے ہین یا نہین پس جب دریافت کیا گیا تو اکثر ہندوؤن
کے بید شاستر مین یہ اعتقاد پایا گیا نرنکال جوتی سروپ یعنے
ایک خدا نیکہوا شکل کسی شمار بید قولہ احبتا وکٹ روپائی نرگن آئی گنات

منہ سمنت جگت ادہار مورتائی برہمنہ نمانہ ترجمہ نے فکر ونے پروا اوکست
رویا آئے کوئی طرح اور کوئی شکل نہین یعنے نے چگون ونے نمو
نرگن آئے یعنے کوئی پیشہ نرسکھے گنات منہ یعنے کل کا پیدا کرنیوالا
اور پالنے والا اور سکھلانیوالا سمنت جگت ادہار یعنے سبکا روزی
دینے والا اور پالنے والا الخ **اقول** تو اب ثابت ہوا کہ پادریصاحب
خلاف واقعہ بے روایت کیا کرتے ہین دوسرے یہ کہ ہندوونکے
بت پرستی مین شناخت عقلی کیا ہے آیا یہ ہے کہ احجار وغیرہ کو اپنے
ہاتھون سے تراش کر اوسے خدا جانتے ہین سو یہ محض غلط ہے اونکی
کسی کتاب معتبر مین یہ نہین لکھا ہے رہا یہ کہ قبلہ عبادت قرار دینا
تو یہ زبور کی رو سے بھی جائز ہے چنانچہ اوسمین لکھا ہے **قولہ**
زبور ۹ ترجمہ اردو آیہ ۱ اخداوند جو سیحون پر کرسی نشین ہے الخ
ترجمہ فارسیہ **قولہ** سوی کوہ مقدس او سجدہ نمائید کہ خدا اور سیحون ست
الخ یا یہ شناعت ہی کہ ہندو لوگ یعنے مخصوصونکو جو منظر امور غریبہ کے
ہین خدا کرکے مانتے ہین تو پھر یہی عقیدہ عیسائیون کا جانب حضرت
عیسے علیہ السلام کے ہے بالجملہ پادری صاحب کی روایت کا
یہ حال ہے کہ جو مضمون ہندوون کی دینی کتابون مین لکھا ہے
اوسکی نفی کرتے ہین اور روایت کا یہ حال ہے کہ مرتبہ کے

بیٹے کو خدا تصور کرنا یہ بت پرستی نہین جانتے اور کوسلیا اور دیوکی
کے بیٹے کو خدا تصور کرنا بت پرستی فرماتے ہین آفرین بر ین عقل و دانش
کسی نے سچ کہا ہے ؎ گدھون کو اپنے باندھیے یا حضرت
مسیح ؑ کہیتی تمام حضرت آدم کی چر گئے اب دیکھیے جب اہل اسلام
کی طرف رجوع کیا ہے تو یون فرماتے ہین باب اول فصل اول صفحہ
۱۵ **اقول** قرآن نیز مقر است کہ انجیل و کتب عہد عتیق کہ درمیان مسیحیان
مستعمل ست از خدا میباشد الخ **اقول** مین کہتا ہون کہ قرآن صرف
اس بات کا مقر ہے کہ کلام الٰہی اہل کتاب کے پاس ہے یا تھا
یہ اقرار اوسکا اسطرح پر ہے جس طرح بعضے نوشتجات کا اصل نخہ مین
کوا قرار ہوتا ہے کہ میرا لکھا ہوا ہے مگر طرف ثانی نے اوسکو مخدوش
کر ڈالا ہے اگر پادری صاحب کا یہی مطلب ہے فنعم الوفاق اور اگر یہ
مطلب نہین بلکہ یہ مطلب ہے کہ قرآن اس بات کا مقر ہے کہ توراۃ
و انجیل مین کچھ خرابی نہین ہوئی تو یہ محض غلط بلکہ اغلط ہے قرآن
ہرگز ہرگز اس بات کا مقر نہین بلکہ قرآن تو گواہی دیتا ہے کہ یا اہل الکتاب
الکتاب یا یدیہم ثم یقولون ہذا من عند اللہ ترجمہ یعنے لکھ لیتے ہین
کتاب اپنے ہاتھ سے اور کہتے ہین کہ یہ خدا کی کتاب ہے پس
اے جناب مخاطب صاحب قرآن مین یا مفسرون کی نسبت آپکے

شکوک محض بے علمی کا نتیجہ ہے کوئی تجھ سے منشی جمراتی علیصاحب
ہی مشغل رکھا یا کرین ہان مین ہان ملایا کرین مگر کچھ برآمد مطلب نہو گا
ہان یہ بات اور ہے کہ ایفاء وعدہ ضرور ہے تو اسکو عمر نوح چاہیے
اور دور فلکی بھی ایسا ہی رہے سو یہ بخیر ہے بقول شیخ یک لمحہ یک
ساعت بیکدم ہا۔ وگرگون میشود احوال ما۔ رہا مغالطہ مین آجانا
سو یہ کچھ آپ ہی پر موقوف نہین میری دیکھی ہوئی بات ہے کہ ایک
صاحب مثل آپکے یا آپ کے حواریون کے ڈھیل تقیین ایک
مادری کے مغالطہ مین آگئے اور سنے فیضی کی عبارتین غیر منقوطہ
کچھ لکھکے اونکے آگے رکھدین اور کہا کہ آپ کو فصاحت و بلاغت
قرآن کا بڑا دعوی ہے تو اسکا جواب دیجیے وہ بھولے بھالی صاحب
ایسے اوکھڑ گئے کہ آپ سوتے تو صاف اونکو اپنی مٹی کا سمجھ لیتے
کیا معنے کہ آپکو ایسے لوگون کی تلاش ہے مگر خدا کی شان ہے
عقل حیران ہے کہ ایک اور صاحب جو کہ شعر و شاعری کا ملکہ رکھتے
تھے چند ساعت مین بیس پچیس شعر عربی کے اونی صنعت و اعمال
مین آپ و تاب مین کہدیے تب جا کر اون بھولے بھالے صاحب کا
چیتا ٹھکانے لگا اور یہ صاحب بھی شرمندہ ہوئے پھر ایک اور صاحب
نادان شاید آپکے صحبت یافتہ کچھ عبارت عربی جو کہ دبستان مذاہب

بنام زد سورۃ النور بنائی ہے پیش کر کے کہنے لگے کہ اسمین
اور قرآن شریف کی عبارت مین کیا فرق ہے بندے نے عرض
کیا کہ انشا کی بلاغت اور بلیغیت ایسی چیز نہین کہ ہر کوئی سمجھ سکے سوائے
اوسکے کہ جو شخص زبان دان بہے ہوئے اور اوس زبان کا منشی بھی
ہووے اسپر سب ملکر بہت ہنسے اور کہنے لگے کہ یہہ جواب تو
ہر کوئی دیسکتا ہے مین خاموش ہو رہا اور علیحدہ ہو کر اوس عبارت
سے زیادہ عبارت طویل مین بنا لایا بہ نام زد سورۂ انفاق اور کہا
کہ بتلایئے اسمین اور اس عبارت مین جو کہ صاحب بستان نے
گڑھی ہے کیا فرق ہے تب تو سب دنگ ہو گئے سکتے کے
ڈھنگ ہو گئے حالانکہ مجھے احمد عرب شروانی کی ادنے شاگردون
کے برابر بھی سلیقہ نہین ہے بالجملہ آپ لوگون کو اتنا سمجھ لینا چاہیے
کہ دین اسلام پر کبھو اعتراض کسیطرح کا ممکن نہین اور تفسیر وانی آپ کی
یا آپ کے نائب ثانی کی بالکل سٹ پٹ ہے زیادہ کہان تک
خامہ فرسائی کرون مگر ہان یہ قول کسی کا آپ پر صادق آتا ہے قولہ
سہ ہمیشہ کام مین غیرون کے ہین سعادتمند + ہما کو اپنے لیے فکر عز و جاہ نہین

پھر اسکے بعد یہ لفافہ کیا ہے واسطے ملاحظہ
ناظرین کے درج کتاب کیا جاتا ہے ۔

ھو المستعان

۴

نامۂ والا مقام بجواب سید الاتہام

زاد لطفہ

بنام بادرج جناب

صاحب

سید صاحب والا مقام سید الاتہام سید محمد

بعد ما وجب سلام کے آمدم بمطلب ورینولا نیاز مند
بعد عرصے کے دورے سے مکان پر آیا تو دو جلد
پرچہ اخبار تہذیب الاخلاق ایک محررہ تاریخ ۵ شعبان المعظم

سنہ ۱۲ ہجری اور دوسرا محررہ ۵ ربیع الثانی سنہ الیہ ہجری اول مین
تو تقریر دافع البہتان بنسبت جناب حاجی الحرمین شریفین محمد علی نجش
خانصاحب بہادر جج گورکھپور یا مین مضمون کہ انہون نے خدانخواستہ
آپ پر اتہام کیا ہے بڑے شد و مد سے ایک ایک فقرہ بیان
کرکے نہیں آپنے بریت اپنی کی ہے حواریان خیر مگال کو خوشخبری دی
ہے مگر انجام کار نہ سونچکر ؎ کلوخ انداز را پاداش سنگ است ؎
حضرت من اتہام کرنا ہمارے علماء دیندار سعات شعار محمدیکا کام نہین ہے
یہ خدمت لائقہ پادریان ہند کا کام ہے اور دوسرے پرچہ مین تو آپنے
بذریعہ دوربین آسمان کو جریب خیال سے خوب پیمائش کیا خوب
دوائر بنائے سبع سیارہ ثابت کی آپنے چودہ کرد کھائے واہ کیا
بات ہے علم ریاضی مین تو آپ فیثاغورس کے بھی بڑے بھائی ہوگئے
ہین لہذا پہلے تو ہم آپکے فقرات دافع البہتان مین درج کرتے ہین آپ کو
سید الاتہام بناتے ہین آپ فرماتے ہین قولہ کہ جناب مولانا علیبخش
خانصاحب جج گورکھپور نے ایک کتاب مسمی بتائید الاسلام تحریر فرمائی
ہے جسمین مجھپر بہت سے اتہام کیے ہین اگرچہ مین ایسی باتون کی
کچھ پروا نہین کرتا مگر بہت سے دوست بجہ ہوئے کہ جن عقائد کو
سید الحاج نے اتہاماً تمہاری طرف منسوب کیا ہو اونکی نسبت بلا بحث

واسطے دلیل صرف اتنا لکھدو کہ حقیقت مین وہ تمہارا عقیدہ ہے کہ نہین
یا تمپر اتہام ہے پس مین اونکے ارشاد کی تعمیل کرتا ہون الزام قبول
سبحان اللہ ع وزیر چنین شہریار چنان + جہان جوان پذیر و قرار چنان + بھلا مین جو چھپتا ہون
کہ آپکو دوستونکو یہ بات آپسے پوچھنے کی کون ضرورت تھی بچند وجہ
موجہ اول یہہ کہ آجتک کسی شخص نے کبھو اپنی نسبت لغویات مین اقرار
کیا ہے کہ ہان فلانی بات جو مین لکھہ چکا ہون وہ صحیح ہے دوسرے
یہ کہ کیا پرچہ تہذیب الاخلاق اون دوستون کے یہان آپ نہین
بھیجتے ہین تیسرے یہ کہ اسقدر شرح کرنا اتہامات کی آپ کو کون
ضرورت تھی فقط اتنی بات کافی تھی کہ یہہ سب جھوٹھہ ہے اور خلاف
فطرت نیچریہ کے ہے انبیاء علیہم السلام پر لوگون نے اتہام
کیا ہے مین کس گنتی و شمار مین ہون بقول شخصے برہمانوی کہا
یہ بات کہ مین کچھ پروا نہین رکھتا یہ کلمہ آپکا بہت صحیح ہے بلکہ اصح ہے
اور مین آگے بھی خدمت والا مین اپنے نامہ مین تحریر کر چکا ہون
کہ اگر آپکو بدنامی کا ڈر ہوتا تو آپ گردن مروڑی مرغی کا ہیکو کہاتے اور
حکم امتناع ساتھہ نصاری کے بابت اکل و شرب جو کہ اہل اسلام مین
مثل آفتاب نصف النہار کے ہے کا ہیکو سیکھتے اور اور ونکو مثل مولوی
محمد نصیح صاحب غازی پوری اور اونکے صاحبزادگان وغیرہ کو سیکھتے

جامۂ نیک نامی والحاد اللہ تعالے نے آپ ہی پر قطع کیا ہے لہذا
بندہ کہ وکیل ہے ہادی سبیل ہر آپکے اتہامات آپ ہی پر پھینک مارتا ہے
سید الحاج صاحب کو نہین اوہارتا ہے کہ وہ کام اپنا دے چکے ہین
اب ہم ہین اور آپ ہین اس اتہام مصنوعی پر آپ سے حاجی صاحب
صاف ہین قولہ آپ فرماتے ہین کہ سید الحاج فرماتے ہین کہ مجموعہ
موجودہ اسلام مخاطب یعنے میرے نزدیک باطل ہے یہ محض
اتہام ہے میرا یہہ عقیدہ نہین ہے ہین نے ایک مقام پر جہان
یہ بحث کی ہے کہ مذہب مختلفہ مین سے کونسا مذہب صحیح ہو سکتا ہے
اور بعدہ ایک لنبی تقریر بیان کی ہے کہ مذہب اسلام کے سوا اور
کوئی مذہب صحیح نہین ہے نہ ہو سکتا ہے وہان مین نے کہا ہے
کہ اسلام سے مراد یہہ مجموعۂ احکام نہین ہین کیونکہ ان مین احکام منصوصہ
اور اجتہادات اور قیاسات سب شامل ہین جنمین خطا کا احتمال ہے بلکہ مقام
پر میری مراد مذہب اسلام سے صرف احکام منصوصہ ہین پس یہہ کہنا
کہ مخاطب کے نزدیک مجموعۂ موجودۂ اسلام قطعا باطل ہے کیسا غلط اور
کتنا بڑا اتہام ہے الخ جواب پہلے تو اس تحریر مین آپہی دہر لیے
گئے کیا معنے کہ جب آپ خود ہی اقرار کرتے ہین کہ اسلام سے مراد
یہ مجموعہ نہین ہے اس سے کیا مطلب لیا جاوے آیا یہہ اشارہ

اگر انکریزونکے بابیل کی طرف ہے تو یہہ بالکل غلط ہے کہ وہان اجتہادات
وقیاسات کہان ہین یہہ تو فقط فقہ وحدیث واجتہادیات ائمہ اربع
پر رجوع ہے جس سے کہ اہل اسلام ہین کفر کا فتوی صاف صاف بلا خلاف
سنی وشیعہ دونون ہین آپ کی نسبت ہوگیا ہی عقیدہ باطنی آپکا ہویدا
ہوگیا ہے ای سبحان اللہ ایسے ہی بالتونکو آپ ہمدردی قومی اور
خیرخواہی اسلامی قرار دیتے ہین یہ تو مشفق ہین بالکل الحاد ہے آج
ہمکو ثابت ہوا کہ آپ امت محمدیہ کو گمراہ کرتے ہین اور پھر دیکھو سب وشتم
جو آپ واعظین اور صوفیہ پر فرمارہے ہین اسکو بھی اتہام کہیے گا تقریر نمبر ۲۳
پرچہ یکم محرم ۱۳۰۸ ہجری ہین قولہ واعظین اور پیرجی صاحبون کو مکار اور
خدا کا دشمن لکھا ہے اور جو مولوی تفسیر وحدیث پڑہاتے ہین اونپر
دلیل اور خوار ہونیکا الزام لگایا ہے اور تقریر نمبر ۲۷ پرچہ ۱۵ محرم کا
خلاصہ یہہ ہے قولہ کہ جو احکام درباب معاد کے بعد موت کے
ہین جنکو ہم دیکھہ سکتے ہین نہ چھو سکتے ہین وہ سب اصل نہین ہین
بلکہ تمثیلی ہین رنج روح سے مراد عذاب قبر ہے اور کٹ ملا ونکے
اس فقرے سے کہ عذاب قبر سے انکار کیا اور معراج سے منکر
ہوئے اور شیطان کے وجود جداگانہ جاننے سے نص قرآنی کا انکار
بالکیہ درگذرنا نہ چاہیے اور تقریر نمبر ۲۹ پرچہ مذکور کا خلاصہ یہہ ہے قولہ

کہ بعض اہل اسلام نے جو یہ عہد کیا تھا کہ تمام رات نماز پڑھین گے
اور ہمیشہ روزہ رکھین گے کبھو روزہ نہ چھوڑین گے عورت سے
پاس کبھو نہ جاوین گے حضرت رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم نے
اونکو منع کیا اس حدیث سے بڑی سند ملتی ہے کہ اصلی عبادت
مد جو قانون فطرت کے مطابق ہو تمام قوای انسانی جو
پیدا ہوئے ہین اسلیے نہین جو بیکار کر دیے جاوین بلکہ سب کی
شاداب رکھنا چاہیے ادا سے فرائض اصلی عبادت ہے مگر
جو اوسکے سوا اور عبادت ہے ہم اوس سے بحث کرتے ہین
ایک بڑی غلطی مسلمانون مین یہ ہے کہ اُنھون نے زہد و ریاضت
کو صرف راتونکو جاگنے اور ذکر و شغل کرنے اور نفل پڑھنے اور نفل
روزہ رکھنے پر منحصر سمجھا ہے قطع نظر اسکے اونکا ایسا کرنا اور
اعتدال سے گذرنا مقصود شارع ہے یا نہین اور قانون فطرت
کے خلاف ہے الی قولہ ہم تسلیم کرتے ہین کہ وہ عبادت صحیح
اوسکے سوا اور نیک باتون کو عبادت نہ جاننا جو اوسنے زیادہ
ہین ایک جھوٹا خیال ہے الخ پھر نمبر ۳ پر جہ یکم ربیع الاول سنہ
ہجری قولہ خدا نے جو ہمپر فرض کیا ہے وہ بہت تھوڑا ہے اگر ہم
یزید والانقص کے مضمون پر یقین کرین تو صرف فرائض کے ادا

قطعًا بستی ہین رہی اور نیکی وہ نادان خدا پرست بننے سے حاصل
نہین ہوتی ہمکو دینداری کے لیے دنیا کے کامون مین مصروف
رہنا چاہیے محرمات شرعی سے بچنا اور مباحات شرعیہ کی مزی
اوڑانا اور دنیا کو نیک کامون مین برتنا ہی سب سے بڑی نیکی
اور اصلی عبادت ہے الزہر تقریر نمبر ۲۷ صفر سنہ ۱۲۹۰ ہجری ہین آپ کا
یہ قول ہے **قولہ** یہ بات سچ ہے کہ ہم متعدد مسائل مین مسلمانون سے
اختلاف رکھتے ہم تقلید کو تسلیم نہین کرتے مذہب کو تقلیدًا قبول کرنے
تحقیقا اوسپر ایمان لانا بہتر جانتے ہین الخ **اقول** اب فرمائیے کہ یہ آپکے
پرچہ ہاے تہذیب الاخلاق خانہ ساز مین اڈیٹر صاحب اخبار نے
الحاق کیا ہے یا جناب حامی الحرمین نے لکھدیا ہے جو آپ اتہام
بتاتے ہین منہ کی کہاتے ہین اب ناظرین مصنفین ملاحظہ فرماوین
کہ جناب مولانا علی بخش خانصاحب بہادر نے رسالہ تائید الاسلام صفحہ
۲۳ مین نسبت سید الاتہام صاحب کے معذرتًا یہ لکھا ہے **قولہ**
کیا انصاف اسکا نام ہے کہ خود ہی نیچرل اسٹ ہونے پر آپ افتخار کرین اور
جسمین وہ لفظ آپکے شان مین لکھون تو بد مذہب سخت لفظ بیان
کیا جاوے اور مسلمانون کے متقدمین و متاخرین اکابر دین
کے سب و شتم لکھنے کیوقت آپکو ذرا بھی تامل نہو خیر بالعموم کا ذکر

رہنے دیجئے خاص اس خاکسار جو کہ ناصح سرکار ہے اوسکو بھی
حسنو والا نے محروم نہین کہا قید اسلام سے خارج کرکے شہادت
اس شعر کا ٹھہرایا ہے اگر مسلمانی جنسیت کو اخذ دارد ہ واب
گردیں امروز بود فردا نے ۱۰ اپنے نمبر ۲۳ یکم محرم الحرام سنہ ۱۳۱۲ ہجری
بھی پرچہ کو ملاحظہ کیجئے کہ حدیث صحیح پر ایمان اور یقین لانے کے گناہ
پر تو مجکو آپنے کافر ٹھہرادیا اور اوسکے انکار کرنے پر آپ تو مسلمان
بنے رہے اور عبارت مذکورہ سے آپکے اسلام کا حال بھی ظاہر
ہوگیا کہ جس اسلام کے آپ حامی ہین وہ بخلاف جمہور اہل اسلام ہے
اور مجموعہ موجودہ اسلام کو آپ مٹانے والے ہین پس ہین تو استغفر
آپکو دشمن اسلام کا نہین جانتا نہ کہتا ہون جو مطابق آپکے مقاصد کے
اکابر دین فلاسفہ متقدمین بخیر ل است صاحبون کے ہے اور جسکا حال
کتاب شہاب ثاقب مین ہے کسیقدر لکھا گیا ہے بلکہ اوس مذہب کے
مٹانیوالا بیان کرتا ہون جسکے ابطال کا آپ قصد کر رہے ہین اور جو
نزدیک بلکہ جمہور اسلام کے نزدیک صحیح اور مرضی خدا و رسول ہے
وہ فرقہ ناجیہ نہ تو متماثل یہود و نصاری کا ہے نہ عقائد ہم لوگون کے مخالط
اور مخالف کتاب و سنت کے ہین آپ کو بیشک مخالفت کلی اس مذہب
اسلام سے ہے تو انقلاب دینے والا اسلام کا یا کسی دوسرے

القاب کے ساتھ ہیں نے اگر کسی جگہہ لکھا کیا گناہ کیا ہر چند کہ تحریرات مذکورہ بالا سے خود ہی معلوم ہوتا ہے کہ حضور والا کو اسلام سے کیا اختلاف شدید ہے تمام اصول و فروع ہیں آپ کو گفتگو ہے مگر کسیقدر تصریح تحریرات شریف سے جو مستنبط ہوتے ہیں اونکی تفصیل یہہ ہے الی قولہ مخفی نرہے کہ تحریرات و تالیفات والا سے جو عقائد جناب کے ہیں بیان کرنا مناسب سمجھتا ہوں عقیدہ اول وجود اصلی مادہ عالم کا ازلی و ابدی و ناقابل فنا و لازم ذات باری تعالے وعین ذات باری ہے وہ بھی ایک صفت ہے ذات کی اور صفات عین و ذات عین صفات ہے لامحالہ لقدم ذات باری کا مادہ وجود عالم پر نہیں ہے جیسا کہ ذات کو دیگر صفات پر تقدم نہیں ہے اسیطرح عالم پر بھی نہیں ہے گو تشخیصات کا تبدل ظہور میں آوے مگر اصلی وجود ناقابل فنا عالم کا عین ذات ہے پس وہ ذات باری تعالے خالق مادہ اصلی عالم نہیں ہو سکتی نہ اوسکے فنا کرنے پر قادر ہے کیونکہ کوئی ملزوم اپنے لازم کی دفع کرنے پر یا کوئی ہستی اپنے وجود کے معدوم کرنے کے قدرت نہیں رکھتی الخ عقیدہ دوم ذات باری علت تامہ وجود ہر شے کے نہیں ہے بلکہ علت بھی ایک معلول اول کی علت ہے باقی جسقدر معلول ہوتے جاوین گے وہ اپنی اپنی علت سے قائم ہوتے جاوینگے

یا یون کہو کہ علت العلل و علت ثانیہ ماکر ہر معلول کی علت قائم ہو کی
لامحالہ ذات باری ہر شے کی علت ناقصہ ٹھہری بنا مہ بس خالق کل
شے کہنا ذات باری تعالے کو حقیقت مین غلط ہو جائیگا کو مجازا صحیح
ٹھہرے الخ عقیدہ سوم اصلی وجود مادہ عالم جب ناقابل فنا ہے
اور وہ عین ذات باری ہے تو قیامت کے دن فنا ہو جانا اوسکا
ممتنع بالذات ہوگا وکل من علیہا فان صحیح نہ ٹھہرے گا الخ عقیدہ
چہارم اصلی مادہ وجود عالم کا صلاحیت و قابلیت تشخصیات و تغیرات
کے رکھتا ہے ورنہ ظہور مین آنا اجسام مفقودات کا متعذر ہو جائے
کیونکہ مادی ہونا عالم کا قابل انکار کے نہین ہے لامحالہ ذات باری تعالے
مادی ہے یا یون کہو کہ وہ مادی و غیر مادہ سے مرکب ہے لامحالہ
مادہ کا ہے الخ عقیدہ پنجم ذات باری تعالی عین صفات ہے
اور صفات عین ذات ٹھہرین اور مفہوم ذات واحد کا قابل تعدد نہین
ہوگا پس مفہوم صفات کا بھی متحد و غیر متعدد ہوگا پس یہ کہنا
غلط ٹھہریگا کہ مفہوم ذات و صفات کا باہم تمیز و مغایرت ہے اور آپس مین
مین حقیقت علم و قدرت وغیرہ متحد الحقیقت ہونگے الخ عقیدہ ششم
ذات باری تعالے پابند قانون فطرت یعنے نیچر کے ہے جو اوسنے
مقرر کر دیا ہے اوسکے توڑنے یا تبدیل و تغیر کرنے پر اب اوسکو

اختیار نہین ہے بلکہ ممتنع بالغیر ہوگیا ہے الخ عقیدہ مفتم
دوسرا علۃ العلل کسی دوسرے عالم کا ممتنع عقلی نہین ہے گو ہمکو
اوسکا وجود نظر نہ آنے سے یقین کا مرتبہ حاصل نہو سکے مگر تو بھی
شبہ وجود دوسرے علۃ العلل کا زائل نہین ہو سکتا الخ عقیدہ
ہشتم سوائے عقل کے کوئی رہنما نہین ہے اور حسن و قبح
تمام اشیا کا احکام عقلی ہے نہ شرعی لہذا باوجود قانون قدرت
کے یعنے نیچر کی بعثت انبیا کی ضرورت نہین ہے کیونکہ انبیا
صرف نیچر کے حالات بیان کرنے والے ہین خود کوئی چیز نہین
لاتے ہین نہ خلاف نیچر کے تعلیم کرتے ہین غایۃ الامر یہ
کہسکتے ہین کہ انبیا علیہم السلام نیچرل ہسٹ فلاسفہ سے کچھ زیادہ قانون
فطرت سے واقف ہونگے مگر پھر بھی اسوقت خاص مین جسمین وہ مبعوث
ہوئے تھے نہ اسوقت مین کہ زمانہ ترقی علوم کا ہے اور لاکھون
نیچرل ہسٹ موجود ہین اور وہ خود پیغمبر ہین جو لندن مین ایڈیسن و
اسٹیل تھے اور اسصورت مین ختم ہونا نبوت کا نبی آخر الزمان
پر صحیح نہ ہوگا الخ عقیدہ نہم قانون فطرت یعنے نیچر کے خلاف
کوئی امر ظہور مین آنا ممکن نہین ہے لہذا معجزات انبیا پر یقین لانا
صحیح نہوگا کیونکہ قانون فطرت مقتضی اس امر کا نہین ہے کہ موتی

کی لکڑی سانپ بنجاوے اور آسمان سے علاوہ معمولات کے
وہ چیزین برسین جنکا ذکر کتب آسمانی مین ہے اور دریاے نیل کا پانی
کے مارنے سے دو حصہ علیحدہ ہو کر ایک قوم کے واسطے
خشک ہو جاوے اور دوسری قوم کے واسطے پھر دریا بنجاوے
اور من وسلوی نازل ہو اور ابراہیم کے واسطے آگ مین برودت ہو جو
ہو جاوے اور پتھر مین سے ناقہ پیدا ہو اور ہوا و پہاڑ و طیور
غیر ذی العقل کے نبی کی تسخیر مین آجاوین اور جن و شیاطین جنکا وجود فی الخارج
نہین ہے قوای جسمانی انسانی ہین اور فرشتے بھی انسان کی
صورت بنا کے انبیا کے پاس حاضر ہون یا حضرت مریم کے
پاس حاضر ہو اور بغیر طریقہ تخمیر کے حضرت مریم حاملہ ہو جاوین اور
ایک دن کا بچہ پیدا ہو کے بھی انسان کامل العقل کی طرح باتین کرے
بلکہ نبوت کا دعوی کرے اور مٹی کی چڑیان بنا کر روح پھونکے اور
وہ اچھے خاصے طیور ہو جاوین اور مردہ جی اوٹھے اور آفتاب ایک
نبی کی دعا سے ٹھہر رہے اور تھوڑا سا کھانا بہت سے آدمیون
کو سیر کر دے اور پیرا و تنے کا اوتنا بنا رہے اور ایک مشت خاک
سے کفار محاربین کو شکست حاصل ہو اور پیشین گوئی کر سکے
وغیر ذلک من المعجزات چونکہ یہ باتین قانون فطرت کے توڑنے

ہین اور اونکا وجود وقوع ناممکن ہے لہذا نہ تو وہ معجزات صحیح ہین
نہ اونکے خبر جس کتاب آسمانی ہین ہے نہ وہ صحیح ہے کیونکہ
خدا کا قول اور اسکے فعل کے موافق ہونا چاہیے الخ اب اسکے
بعد مولانا صاحب نے بطور جواب کے صفحہ ۳۷ اوسی رسالہ مین
کل عقائد آپکے جو ۳۰ ہین تحریر کرکے فرماتے ہین آپکو شرماتے
ہین جسکو آپ اتہام بتلاتے ہین قولہ یعنے جب یہہ عقائد آپکے
ظاہر ہوگئے تو اب قرآن مجید کی جزم ویقین کا حضور والا کیواسطے
کیا موقع باقی ہے جسقدر عبارات ابطالی اجماع امت واتباع جمہور
وابطال صحت احادیث واصول وفقہ وغیرہ دینیات کے باب مین آپنے
لکہی ہین اور آزادی رای کا آرٹکل ہی تحریر فرمایا ہے جو مسلمات ویقینیات
مین مانع انکار کا نہین ہے سب پیش نظر رکہکے مہربانی فرماکے
تمام الفاظ قرآنی کا طریقہ بتادیجیے ورنہ صاف فرمادیجیے کہ حدیث
سے انکار کرنا باوجود صحت قرآن شریف کے مسلمانون کو کلیتاً ہمارے
طرف سے بداعتقاد نہین کرتا تہا لہذا بالفعل قرآن کی صحت کا اقرار
بظاہر مناسب سمجہا گیا ہے ورنہ جو فلسفہ مزاج ہماری اصلی غرض سے
واقف ہین وہ بخوبی جانتے ہین کہ ہمارا اصول مقررہ کیا ہے اور
اوس سے صحت کلام اللہ خود ہی نہ مانین گے خصوصاً جبکہ ہمنے

قاعدہ کلیہ مقرر کر دیا ہے کہ علوم جدیدہ و نیچر کے خلاف جو قول ہو
نہ وہ خدا کا کلام ہے نہ رسول کا اور بالبداہت قرآن شریف میں معجزات
انبیاء و نزول اشیاء غیر معمول خلاف نیچر کا بطور عذاب کے آسمان
سے مذکور ہے وہ نیچرل تہالجی کے بالکل خلاف ہے اور سات
آسمان قابل انشقاق و انفطار و گردش و عدم وجود اور تمام کیفیت موجود
اور اونکے مذکور ہے جو پیغمبران یورپ مسٹر ایڈیسن و اسٹیل وغیرہ کے
خلاف ہے اور خالق کل شئی کا دعوی اوس علۃ العلل کا بیان ہوا ہے
جو صرف ایک معلول اول مادہ وجود عالم کے علت ہو سکتا ہے اور
قیامت کے روز ٹوٹ جانا تمام انتظام نیچریہ کا بیان ہوا ہے
اور ایسے اشیاء کے ایمان لانے کے تاکید ہے جسکا وجود فی الخارج
محسوس نہیں ہے مثلاً صراط و میزان و جنت و نار و حور و قصور وغیرہ
اور استرقاق میں احکام نازل ہوئی ہیں و قصہ آدم و ابلیس کا ایسا
بیان ہے کہ سوای تاویلات کے اہل و اہیہ خلاف نیچر کے واقع
ہے تو قول و فعل کے عدم مطابقت لازم آتی ہے اور وہ کلام الٰہی
کسی نیچر کے نہیں ہو سکتا باقی رہا یہ امر کہ آپ زبردستی مسائل فلسفہ منطقیہ
ملا کر تاویل کرتے ہیں اور استرقاق میں دلیل منطقی قائم کی گئی ہے اور
بحث ابلیس میں قوای النسانی کا قصہ پھیلایا گیا ہے اور افلاک میں تاویل

تحقیق کرکے بغیر صارف حقیقی کے معنی معدوم کیے جاتے ہین
جسقدر ذی علم ہین یا عقل و انصاف سے دیکھنے والے ہین وہ
خرافات ہونا ایسے تاویلات کا آپ سمجھ لین گے اور جب اس اصول
کو دل مین جما لیا جائیگا کہ ہان اگر وہ تاویلات صحیح نہ ٹھہرین تو قرآن کلام الٰہی
نہ رہے تو وہ لوگ صاف کہدین گے کہ آپکی اصل غرض اور کچھ نہین ہے
سوائے اسکے کہ پہلے تو معقولات غیر مذہبون کے صحیح مان لیے
جاوین اور یہ اقرار کیا جاوے کہ اگر وجود اس اغراض کا مذہب اسلام
اور قرآن مین پایا جاوے تو مذہب باطل ہے اور قرآن کلام اللہ
نہ رہیگا بعدہ ایسی تاویلات واہیات بیان کیے جاوین جس سے
مسلمان جاہل تو آپکو حامی اسلام سمجھین اور معتبرین و عقلا ہنستے ہنستے
لوٹ لوٹ جاوین اور دو حرف مین اوس تاویلات کو باطل کر دکھاوین
اسکے بعد تو آپ کو بطلان مذہب اسلام و کتاب اللہ کے سوا کچھ
چارہ نہ رہیگا حالانکہ آپ کو یون کہنا چاہیے تھا کہ جو کچھ قرآن شریف مین
ہے وہ قطعاً و یقیناً کلام الٰہی اور واقعی ہے اگر فلاسفہ کا کوئی قول
اوسکے خلاف ہے تو غالباً فلاسفہ مذکورین کے تحقیق غلط ہے اور
اونکو دھوکا ہوا ہے جیسا کہ ہمیشہ تجربات سے ثابت ہوتا رہا ہے
کہ ایک زمانہ مین فلاسفہ نے کوئی بات مسلمات مین ٹھہرائی ہے

بعد وہ سب باطل قرار پائی ہے تو بقایا قرآن شریف کے
اقوال عباد کا اعتبار کاہی کرلینا اور کلام الٰہی کو یا تو جھوٹا سمجھنا یا واہیات
تاویلین کرنی کیا ضرورت ہین برعکس اسکے پہلے اپنا یقین کامل
اہل یورپ پر جماتے ہین اوسکے بعد جو قرآن شریف مین معنی پیناتے
ہین اور کتاب اللہ کو ہر زمانہ کے فلاسفہ کی رائے سے تابع بناتے
ہین ورنہ صاف ارشاد ہوتا ہے کہ قرآن شریف باطل ہوگا وجہ اس
سارے فساد عقیدہ کی یہ ہوئی ہے کہ دلمین یہ بات جم گئی ہے
کہ حکماء یورپ جو کچھ فرماتے ہین وہ سب صحیح اور ناقابل ابطال ہے
پس جب دیکھا کہ حدیث نبوی یا اصول فقہ یا مسائل فقہیہ یا اقوال علماء
دین اوسکے خلاف ہین تو قطعًا یہ امر طے کرلیا گیا کہ اونمین سے کسکو
مت مانو باقی رہا قرآن شریف پیر پہار کے معنی پینا لے جاؤ اور
آم کو املی بتائے جاؤ کچھ نہ کہے جاؤ صاف انکار کرنے سے اتقاء
کلی مذہب اسلام سے ثابت ہو جائیگا اور پھر کوئی ہمارے مذہب جدید
وملت نیچریہ مین داخل نہوگا جو حال نیچریت صاحبون کا ہے کوئی
مسلمان کہان کہتا ہی نہین ہے وہی حال ہمارے مقولات
کا ہو جائیگا میرے نزدیک اسکے سوا اور کوئی بات نہین ہے حمایت
اسلام اور خیر خواہی قومی کا مجرد دعوی ہے ورنہ انقلاب واستیصال

وین اسلام و ترویج ملت جدیدہ کے سوا اور کچھ مدنظر نہین ہے
اب عقلاے اہل اسلام کو غور کرنا چاہیے کہ بالفرض جمہور والا طریق
تحصیل معاش دنیوی تو سکھاتے ہین مگر آخرت مین تو مستحق جہنم
بناتے ہین پھر یہ کیا خیر خواہی قومی ہے اس سے تو وہی لوگ بہتر
ہین جو صاف و صریح مذہب اسلام کے مخالف ہین کیونکہ اونکے دھوکے
مین کوئی نہین آتا مگر یہان سخت مغالطہ درپیش ہے کہ تمام اصول
و فروع مذہب اسلام کا استیصال کر رہے ہین اور دعوی یہ ہے
کہ ہمتو حامی اسلام ہین لامذہبونکے اعتراضات کو قبول کرکے
انکار کرتے چلے جاتے ہین کہ دین اسلام مین وہ بات نہین جسپر
بناے اعتراض ہے ہان اگر وہ بات نکل آوے تو مذہب اسلام
باطل ہے پھر جواب اعتراض کا ایسا دیتے ہین جو ہر ایک ذی شعور
سمجھتا ہے کہ محض بناوٹ ہے لامحالہ ابطال مذہب اسلام کا کس
خوبصورتی سے آپ کر رہے ہین کہ دونون طرف رضامندی ہوجاوے
یہ نہین کرتے کہ جس اصول پر کہ معترض کا اعتراض ہے اوسکو جانچیں
اور سوچین کہ وہ خود ہے واہیات ہے پھر اوسکی بنا پر مقابلہ کلام خدا
و رسول کھڑا ہونا اور اپنے ہی گھر مین آگ لگانا کیا ضرور ہے پہلے
تو معترض اپنے اعتقادی مسئلونکو بدیہی اور یقینی کر دکھاوے تب

اہل اسلام کے سامنے آوے اور تماشا یہ ہے کہ اہل اسلام کو دھمکی کے مارے مارے ڈالتے ہین اور علوم جدیدہ کے برخلاف مسلمات اہل اسلام کے ہے اور علماء اسلام جواب دینے مین عاجز ہین حالانکہ مین یقین سے کہتا ہون کہ کوئی مسئلہ علوم جدیدہ کا جو مذہبی اور قطعی ہو ایسا نہین ہے کہ جسکے خلاف قرآن شریف مین ہو اور جو فلاسفہ جدیدہ قرآن شریف کے خلاف بیان کرتے ہین وہ اسی قسم کے مسائل ہین جنمین محض اٹکل اور قیاس ناقص دوڑاتے ہین بدیہی اور قطعی نہین کر دکھاتے ہین اور پھر اپنے تعصب وغرور سے جسکا قول پاتے ہین اوسپر بہکتے ہین مگر ہمارے جناب مخاطب اونہین کو یقینیات مین سمجھ رہے ہین لہذا مجکو ضرور ہوا کہ مین یہہ سوال کرون کہ بسم اللہ علوم جدیدہ کا جو مسئلہ آپکے علم ویقین کے نزدیک قطعی ہوا ہو اوسکو آپ خدا کو حاضر وناظر جان کے پیش کرین اور ثابت کرتے جاوین اور ہماری کتاب وسنت واجماع امت سے مخالفت اوسکی دکھاتی جاوین اور ہمتے ہر ایک کا جواب شافی وکافی عقلی ونقلی وبدیہی لیتے جاوین طعن وتشنیع ودھوکے بازی سے تو اہل اسلام ڈرتے نہین پس فلاسفہ قدیمہ وجدیدہ کی طرف سے آپ ہم ٹھونکنے کے میدان مین آوین

اور خلاف بات اہل اسلام کو بدیہی و خلاف عقل اہل سنچر دکھاتے جاویں
ورنہ اس کہنے سے کیا ہوتا ہے **قولہ** کہ ایڈیسن اور اسٹیل کے کچھ
ضرورت نہیں ہے مقدس لوتھر کی ضرورت ہے الخ **اقول** یہہ تو
مولانا صاحب جزاک اللہ و سلمہ اللہ نے آپکو آڑے ہاتھون لیا ہے
آپکی فلسفیت کو خوب تہ و بالا کیا ہے مگر اب مین یہہ کہتا ہون کہ یہہ
جو چند عقیدے آپنے تراش کے لسنبت ذات باری تبارک و تعالی شانہ
کی بڑی قابلیت منطقی کو بگہارا ہے اور ذات باری کو علت اول اور علۃ العلل
بنایا ہے اس سے کیا ہوتا ہے یہہ تو آپکے مقتدا ہی فلسفہ بہت
کچھ جہک مار گئے ہین آخر کو اسمین بھی ہمارے علماء سعادت شعار
سے ہار گئے ہین بلکہ ہر بر بر یکبار گئے ہین پہلے تو ہمسے اسکا
خلاصہ سن لیجیے **قولہ** حکماء فلسفہ یونان مین دو قسم کے تہے ایک
مشائین اور دوسرے اشراقین مشائین کا تو یہہ مقولہ تہا کہ پہلے
عقل اول ہوئی اوس سے عقل ثانی اوس سے عقل ثالث اسیطرح
عقول عشرہ قرار دیکر کل کائنات کا ثبوت بتاتے تہے اور
ہمارے علماء اسلام نے بعد دلائل بسیار کے یہہ جواب دیا تہا
کہ اگر تمہارا قول صحیح ہے تو ہم یہہ کہتے ہین کہ جسے تم عقل اول کہتے ہو اوسکو
ہم خدا کہتے ہین فقط محاورہ کا فرق ہے لیکن جس ایک ہی ٹھہری

مثلاً آتما پرجون پسان جنس واحد ہے مگر لہجہ و زبان کا فرق ہے
اور اشراقین کا شاید یہ بیان تہا کہ خدا نے سب کچہ بنایا اور وہ
ایک بڑا خدا حکیم ہے مگر اب اسکو کچہ دخل نہین ہے ہم فاعل مختار
ہین الخ اقول سو یہ بالکل خلاف عقل ظاہر یہ کے بہی ہے یقین ہے
کہ اسکو آپ بہی نہ مانین گے اب رہے آپکے مقتدا نیچرل اسٹ
نہالجی یہہ فیلاسوفرس ہین ایکا یہ مقولہ چلا آتا ہے قولہ کہ یہہ عالم قدیم
ہے اسکا کوئی بانی نہین ہے فقط اسمین ایک مادہ شخصی ہے
اوس سے ہر ایک وقت ہر شے کا نمود و عدم ہوتا چلا آتا ہے الخ
اقول سو اسکو ہم لوگ اور سب اہل دانش و عقل مالیخولیا اور جہل مرکب
خیال کرتے ہین اسواسطیکہ فعل بغیر فاعل کے سرزد نہین ہوسکتا
اسکی نظیر یہہ ہے کہ مثلاً قلم دوات کاغذ ہم سب موجود کردین مگر
جب تک کہ کوئی فاعل یا کاتب نہ قرار دیا جاوے ایک حرف کاغذ
پر نہ برآمد ہوگا یا یون سمجہو کہ گہڑے آپکے جیب مین ہے اور اوسکو
آپکے فلسفہ نیچرل اسٹ جدیدہ صاحبون نے موافق گردش فلکی کے
گہڑے اور منٹ اور پل خوب جانچ کے بنایا ہے والا چار پہر کے
یا ہفتہ کے بعد اگر نہ کوئی بجاوے تو جس منٹ پر کہ سوئی جانہر تکے
ہزار برس تک نہ تجاوز کریگی تو اب ثابت ہوا کہ کوئی اسکا کوکنے والا ہے

اسیطرح فرض کرو کہ یہ عالم ایک بڑا گھر ہے اور حکیم مطلق نے اسکو
اپنی حکمت بالغہ سے ایک ترکیب دیکر ایسا بنا دیا ہے کہ وہ موافق
اوسکی خواہش کے دائم اور قائم ہے اور پھر دیکھو موافق تشخیص حکما
کے بھی ہمارا قول صادق آتا ہے کیا معنے کہ حکما کا اسپر اتفاق
ہے کہ اگر سورج نہ نکلے تو کوئی پھل اشجار مین پختہ نہو سب خام رہین
اور اگر ماہتاب نہ طلوع ہو تو کسی پھل مین شیرینی نہ آوے اسی طرح
انتظام عالم سات ستارون اور گردش فلکی سے متعلق ہے
لہذا عدم ذات باری تعالے شانہ کسی طرح سمجھ مین نہین آتا ہے
اب آپکے منطقی قواعد پر مین آتا ہون بعونہ تعالی آپ کو سناتا ہون
نیچا دکھاتا ہون اقول پہلے جاننا چاہیے کہ مفہوم شے تین حال
سے خالی نہین یا عدم اوسکو بہ نفس رتبہ اولی ہوگا وجانب وجود
مغلوب اور ظاہر ہے کہ ترازو کے دو پلے جبکہ برابر وزن ہون
جھک نہین سکتے اور مغلوب بدرجہ اولی نہین جھکسکتا پس جانب
مرجوح ہرگز نہ ہو سکے گی ایسے چیز یا بضرور محال ہے جیسے وجود
و عدم بلکہ اجتماع نقیضین باوجود اسکو بنفسہ اولی ہوگا پس عدم اسکو
مغلوب و محال ہوگا ورنہ ترجیح المرجوح ممکن ہو سکے اوسکا وجود واجب
ہوگا یا اپنی ذات مین نہ وجود اولے ہوگا نہ عدم بلکہ تابع اپنے علت کا

ہوگا اگر ملزم وجود ہوتا ہے ورنہ غیر ثابت اسکو ممکن کہتے ہین
اور چوتھی کوئی شق نہین اور ظاہر ہے کہ جیسے زید عمرو سے
معنے انسانیت ہم سمجھتے ہین ویسے زید و دیوار سے نہین
سمجھتے پس جبکہ نفس الامر مین تب ہمارے فہم کے ایک علاقہ
کو مجہول الکنہ ہی ہو مابین زید و عمرو مشترک نہین کیسے ہم معنی
انسانیت واحد متعدد کو جن سکتے ہو متعدد سے سمجھ سکتے ہین
اور زید و دیوار سے نہین سمجھتے پس بالضرور ایک علاقہ
ہوا مشترک اوسی سے انسانیت کو ہم انتزاع کرتے ہین اور
وہ مطلق ہے اشتراک و امتیاز کی قید سے کہ بنظر اشتراک مشترک
و بوجہ خصوصیت ممتاز منفہ کیونکہ مقید کہتے ہین جو بوجہ خاص اوسی
قید کے ساتھ ہو جس قید سے لیا گیا ہے اور مطلق کے
دو معنی ہین ایک یہ کہ اوسمین اعتبار عدم قید کا کرین یہ بھی مقید علم
قید سے ہو گیا کو لحاظ مین ہی سہی دوسرے جسمین نہ اعتبار
قید ہو نہ عدم اعتبار قید لیں اس معنی سے مطلق کی صفت یہ ہے
کہ وہ منفہ وجود ہو سکتا ہو اور اوس سے طرح طرح کی اعتبارات
واقعیہ و انتزاعیہ و خصوصیات منتزع ہو سکتے ہون کیونکہ انضمام
غیر ثابت مین متصور نہین اور بعد ثبوت کے انتزاع خصوصیت کا

منشا بس واضح ہوا کہ عقل جزوی کے نزدیک ثبوت و وجود در
اصل مطلق کو ہے متصور عمومیت و خصوصیت دو اسکی وصف اعتبار
گو واقعی لیکن اکثر مقلدین دی مقراطیس یورپی اس مطلب کو نہیں
سمجھتے اس سبب سے کلی طبعی کے وجود کے منکر ہین الحاصل
جیسے زید و عمرو سے انسانیت کے سمجھنے سے معنی انسان
فی الواقع مشترک ویسے ہی انسان و جمیع حیوانات سے حیوانیت
کے انتزاع سے معنے حیوان فی الواقع مشترک ویسے حیوانات
و اشجار و گیاہ ہین معنے جسم بڑہنے والے کے مشترک ویسے
جسم بناتے وغیرہ اجسام ہین جو بظاہر ذی حس دریافت نہین
ہوتے جسم مطلق مشترک و جسم و روح و ملائکہ ہین معنی جوہریت
و جوہر عرض ہین معنے ممکن و واجب و ممکن سے وجود بمعنی بودن
مصدری منتزع ہے پس اگر ممکن کے لیے وجود حقیقی ہو واجب
کے لیے دوسرا مقید محتاج اپنے مطلق کا ہوتا ہے کہ اگر
مطلق ہے نہین کیونکر مقید ہو سکے اور محتاج ہونا واجب کا
بالبداہت باطل ہے یا یہ صورت ہو کہ وجود حقیقی وہی واجب الوجود
و شیونات اوسکے وہ ممکن موجود تو در اصل نہین لیکن باعتبار
منشا کے ثبوت اونکو ہی اور انتزاع وجود مصدری خود اوس سے

تو نہین کہ اولا و بالذات اوس سے منتزع ہو لیکن وجود حقیقی ذات
سے بالذات ہو و بالطبع شیونات سے ہو یہی مدعا ہے
اسی مقام سے وجود واجب ثابت کیونکہ ہر خصوصیت محتاج
ہے اپنی ذات مین ثبوت و عدم ثبوت اونکو بنظر ذات
بالمساوی پس کل اپنے ثبوت مین محتاج واجب اور اسی مقام
سے وحدت الوجود ثابت اور توحید باہر کیونکہ اگر دو واجب
الوجود ہون محتاج مطلق وجود کے ہون لیس بالضرور سارا
جہان اپنے خصوص ثبوت و اعتبار مین محتاج وجود مطلق ہوا
دوسری دلیل اسپر کہ ممکن موجود اصلی نہین یہ ہے کہ وجود حقیقی
ممکن مین ممکن کا منشا ہو یا عین حقیقت ہو منضم یا منتزع اگر عین
حقیقت ہو پس وجود اوسکی ذات ٹھہری پس بالضرور وہ وہی اور
اولی بالوجود واجب ہے اور انضمام اور انتزاع بالبداہت
فرع ہین ثبوت منضم الیہ و منتزع عنہ کے پس بالضرور ممکن اعتبارات
واقعیہ وجود واجب نبقہ ہی سے ٹھہرا اور وجود حقیقی اوسکا نہ
پس اسی مقام سے حصر ظاہر و باطن فایما تولوا فثم وجہ اللہ
و لیس کمثلہ شئی و اللہ علی کل شئی قدیر ثابت اقول اب جناب
سید لبنان صاحب کی خدمت مین یہ عرض ہے بے غرض ہے

کہ آپ کو اگر علم منطق فلسفہ بضاعتی مین دخل ہے تو کوئی قاعدہ
قانون قدرت نیچریہ ہماری تقریر کی رو مین لکھ کے اپنے اخبار
خانہ ساز مین جسکو لوگ تخریب الاخلاق مشہور کرتے ہین چھاپ کر
مشتہر کیجیے یا فقط علماء اسلام ذوی الاحترام کی شان مین آپ
اتہام لگانے کو وعدہ کر آئے ہین آپ تو یاد ریان حال سے
ہی کچہ ناقص العقل معلوم ہوتے ہین اور یہ جو آپنے تقریر دافع
البہتان مین تحریر فرمایا ہے قولہ کہ ایجاد شریعت مخاطب لعنے
میرے نزدیک ضرور ہے لعنۃ اللہ علی قائلہ وعلی معتقدہ الخ
اقول اب فرمایئے کہ قول سید الحاج صاحب کا حسب تشخیص ہمارے
آپ پر صادق ہو گیا تو یہ لعن بھی آپ ہی پر آگری مولوی عبد العزیز
صاحب رحمہ اللہ اپنے کتاب تحفہ مین تحریر فرماتے ہین قولہ
کہ جو کوئی کسی پر لعن کرتا ہے تو وہ لعن آسمان پر جاتی ہے اگر
جسپر لعن کی گئی ہے وہ مستحق اوس لعن کا ہے تو اوسپر آتی
ہے ورنہ لعن کرنے والے پر واپس ہوتی ہے الخ لہذا معلوم
ہوا کہ یہ جو آپ پر ہر چہار جانب سے لعن کی بوچہار ہے یہ
آپ ہی کی لعن ہے جو درگاہ باری سے واپس ہو کر آسمان
سے برس رہی ہے شاید اس وجہ سے آپنے آسمان کے

وجود کا انکار کیا ہے جسکا ثبوت جناب مولانا محمد علی صاحب
تحصیلدار بلاری ضلع مرادآباد نے خوب دیا ہے پرچہ اخبار
نور الآفاق دیکھیے مگر اسنے داد لینے سے شاید آپکو خبر نہین ہے
اب مین اطلاع دونگا پھر آپنے تمامی پر اسے تقریر کی نسبت سید الحاج
صاحب کے یہ بھی تحریر فرمایا ہے قولہ کہ جناب سید الحاج
صاحب نے کیون ایسی سخت اور محض غلط بہتان تحریر کیے ہین مگر ظاہر
دو سبب اسکے معلوم ہوتے ہین اول صرف اس خوشی خیالی کا
حاصل کرنا کہ لوگ کہین جناب سید الحاج کو کہ واہ کیا مسلمان ہین
حضرت مسلمان عالم ایسے ہی ہوتے ہین جب بدیا دین مین تشریف
لیجاتے ہونگے تو دو چار مسلمان محلہ کے آدمی آپکو کہتے ہونگے
کہ واہ کیا لکھا ہے اور جناب سید الحاج خوش ہوتے ہونگے
دوسرا سبب یہ ہے کہ جناب سید الحاج نے جب یہ
رسالہ لکھا ہے اوسی زمانہ مین حج کو تشریف لیجانے والے
تھے انہون نے خیال کیا ہوگا کہ لاؤ حج کو تو جاتے ہی ہین تمام
گناہ ہین سب کرلین حج کے بعد تو سب سے پاک ہو ہی جاوینگے
جیسے کہ بعض آدمی جب مسہل لیتے ہین تو خوب بدپرہیزی کرتے
ہین اور کہتے ہین کہ سب نکل جاویگا مگر سید الحاج کو معلوم ہوگا کہ

حج اور زیارت ہین جو بشارتین اونکو ملی ہون ملی ہون اور جو خطاب اونکو ملا ہو
ملا ہو جسکا تذکرہ آپ نے فرمایا کرتے ہین اور حج سے اوسکے
گناہ معاف ہو گئے ہون اور آپ شبلی اور جنید کے مرتبہ پر پہونچ
گئے ہون بلکہ اس سے بھی زیادہ مگر حق العباد کبھی نہ حج سے
بخشے جاتے ہین اور نہ کسی بشارت سے بس اب آپنے
جو اتہام مجھپر کیے ہین جب تک مین نہ بخشون نہ معاف ہونگے
بس مقتضائے ایمانداری یہ ہے کہ اب آپ واحد کا احرام باندہ
اور گناہون کی معافی چاہیے ورنہ روز جزا کو آپکو اپنی ان کرتوتونکا
مزا معلوم ہو جائیگا واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم الخ راقم
سید احمد **جواب** پہلے قول کا آپکے تو یہ جواب ہے کہ وہ
بیان آپکا سراسر خراب ہے اسواسطیکہ یہہ مافی الضمیر آپکا معلوم
ہوتا ہے کہ آپ جب لندن تشریف لے گئے ہین اور وہان
آپ ایمان سرشتہ بنچر پہ پر لائے ہین اور ٹین چاپ خنزیری میز
پر بیٹھکے خوب مزے لیکر کہائی ہین بقول آپکے خوب
مزے اوڑائے ہین تو اب آپ سمجھ چکے ہونگے کہ خدا کے
یہان حصہ پانا معلوم لاؤ اور ونکو بھی اپنا شریک کر لین کہ وہان
مصاحب ہم جنس ضرور ہے چنانچہ حواری آپکی قریب ۱۲ کے

پہونچ بھی چکے ہین اور یقین ہے کہ اہل لندن سے بھی کچھ وعدہ
وعید درمیان مین آئے ہونگے کہ منادی یادریان سے تو کچھ
کام نہ نکلا اب جناب سید البتان صاحب کچھ کام بنائین گے
بقول شخصے گھر کا بھیدی لنکا ڈہائین گے انعام پائین گے
سو بیخبر ہے مگر ہان اتنا ہوتا ہوگا کہ حواریان کمیٹی جو کہ بیخبر مزاج ہین
وہ فرماتے ہونگے ہان مین ہان ملاتے ہونگے کہ واہ سید
صاحب کیا بات ہے روٹی کمانے کی خوب گھات ہے
اگر آپکی حیات بخیر ہے تو عنقریب سب ایک دین مشترکہ مہار
ہوئے جاتے ہین ہندو مسلمان کوئی دن مین ایک ہی تھالی
مین کہاتے ہین ادہر ہندوون مین برہما سماج کی دہوم ہے
ادہر آپ کی ذات سے مذہب بیخبر یہ علی العموم ہے یہ لنکے
آپ خوب مزے مین آتے ہونگے بغلین بجاتے ہونگے
میان مرزا زیل کو بھی شرماتے ہونگے کہ اونکو بھی یہ نہ سوجھی تھی
جواب ۱۲۹۳ھ ہجری مین آپکو سوجھی حقیقت مین یہہ قول آپ پر
صادق آتا ہے بیت زبان زبان سے لڑے اور دہان دہان
سے لڑے ۔ جو حکم ہوئے تو بندہ فرشتے خان سے لڑے
اب دوسری بات کا جواب یہ ہے یعنے آپنے جو فرمایا قولہ

کہ حج اور زیارات سے جو جو بشارتین اونکو ملی ہون ملی ہون اور وہ
شبلی اور جنید کے مرتبہ کو پہونچ گئے ہون الخ اقول یہہ بات
آپکی نسبت حاجی الحرمین شریفین نہایت صحیح معلوم ہوتی ہے
اکثر لوگون سے سنا گیا ہے کہ جناب حاجی صاحب کو بشارت ہوئی
ہے کہ تم ہندوستان مین جاکر سررشتۂ الحاد ایک شخص لندن سے
لیکر آیا ہے اور ہماری امت کو گمراہ کر رہا ہے اوسکا تدارک کرو اور
ہمارے وکیل کی کمک مین مشغول رہو حج سے زیادہ ثواب پاؤگے
جنت مین حورون سے مزے اوڑاؤگے شبلی اور جنید کے
ہمنشینی پاؤگے اور یہ جو آپنے فرمایا قولہ کہ حق العباد نہین معاف
ہوتا در احمد کا احرام باندہو ورنہ ان کرتوتونکا مزہ پاؤگے اقول اسکا
جواب یہ ہے کہ اب آپ مزاے اعمال کو پہونچ گئے اب مناسب
یہ ہے کہ توبۂ نصوح کرکے خداوند امرا بہر علی بخش کہتے ہوے
جناب حاجی الحرمین شریفین کے در اقدس پر پہنچو اور جناب سید امداد علی
صاحب کو ہمراہ لیکر حاضر ہو جیے اور عذر گناہان ماتقدم فرمائیے ورنہ
بقول آپکے یوم جزا کو آپکو اپنے ان کرتوتونکا مزا معلوم ہو جائیگا پھر پچتاؤگے
سزا پاؤگے آیندہ آپکو اختیار ہے مصرعہ بر رسولان بلاغ باشد و
بس ۔ الخ اب مین یہ رجعہ دوم آپکے تہذیب الاخلاق موجد نفاق

مطبوعہ ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۱۵ ہجری جلد ۵ نمبر ۵ پر آتا ہون جسمین آپنی
تفسیر السمٰوات لکھا ہوا اسمین ہی آپنے بہت کچھ تحریر فرمایا ہے موافق
قاعدہ یونانیون کے ایک دائرہ بنایا ہے پھر تحریر کیا ہے
کہ یونانیون نے سات آسمان سات ستارون کے لیئے قرار
دیے ہین وہ بالکل غلط ہوگئے اور علمار اسلام نے جو لفظ سبع
سمٰوات کی تفسیر مین وہی یونانیون حکیمون کے سات آسمان
سمجھے تھے یقینی ان علمانے غلطی کی ہے کیونکہ کلام الٰہی کبھو
خلاف واقع کے نہین ہوسکتا بس اس سے ثابت ہے کہ سبع
سمٰوات سے یہ مطلب نہین ہے جو کہ علمار اسلام کی تفسیر مین ہے
اسپر آپنے نظام عالم مطابق مشاہدہ دورہین کے ایک دائرہ فلکی
بنایا ہے اوسمین ۱۴ یا ۱۵ ستارہ قائم کیے ہین اونکو
پیش خود صحیح سمجھا ہے اور تمامی پر اس تقریر کے لکھدیا ہے
کہ باقی آیندہ الخ جواب اب مجھے آپسے یہ عرض ہے کہ یہ
کیونکر آپ کو ثابت ہوا کہ یونانیون نے سات سیارہ سات
آسمان قرار دیئے ہین وہی علمار اسلام نے بھی بموجب کلام خدا
کے قرار دیے کیے ہین کہتا ہون کہ یونانیون مین کوئی حکیم
کیا آسمان پر گیا تھا اور دیکھ آیا تھا فقط بات اتنی ہے کہ جب

قرآن شریف نازل ہوا تو اوس زمانہ مین حکمت یونانیونکا بڑا چرچا تھا
جس طرح سے حضرت موسے علیہ السلام کے وقت مین جادو کا
بڑا چرچا تھا اور دستور یہ رہا ہے کہ جس زمانہ مین جس بات کا کفار
کو بڑا دعوی ہوا ہے وہی معجزہ اُسوقت کے پیغمبر کو دیا گیا ہے
پس معلوم ہوتا ہے کہ اُسوقت مین آسمانون کے باب مین اون کی
تشخیص مین اختلاف تھا لہذا اونکی تسکین کے واسطے اللہ جل شانہ
نے یہ کیفیت سما مفصلاً قرآن شریف مین جناب رسالت مآب کی نسبت
مین بیان فرمائی ہے جسکو اون حکمانے بھی اپنی تحقیق پر حاوی فرمایا اور
تسلیم کیا اور اپنی کتب حکمت مین درج کیا نہ یہ کہ اونکی تشخیص کو علماء
اسلام نے تسلیم کیا یہ ایسی بات ہے کہ کوئی کہے کہ لندن مین
ہمیشہ سے خشنی نہین ہے وہان ایک بہادر ہے کہ اوسکا پتہ ہمیشہ کا
کام دیتا ہے اور سننے والا کہے کہ یہہ بات قریب قیاس نہین
ہے یہ تمنے سید احمد خانصاحب مہادیج بنارس سے سنا ہوگا
کیونکہ وہ لندن گئے تھے اور پھر ہوا نہ کہا اللہ وچشم بد دور آپنے
تحریر فرمایا ہے تو کہ کیونکر خدا کا کلام خلاف واقع کے نہین ہوسکتا
الخ اقول مین کہتا ہون کہ خلاف واقع آپنے کیونکر فرمایا آپنے جو
تشخیص لکھی ہے وہ بموجب قواعد فلسفہ اہل فرنگ کے ہے اوسکو

ہونے پر کیا دلیل ہے آپنے پرچۂ نور الآفاق مطبوعۂ ۲۴ شعبان
سنہ ۱۲۹۲ ہجری نمبر ۱۹ جلد ۳ شاید نہین دیکھا جناب مولانا محمد علی صاحب
سلمہ اللہ تحصیلدار پرگنۂ بلاری ضلع مراد آباد آپکے کل اقوال فاضل قابل
نقل کرکے تحریر کرتے ہین فرماتے ہین اہل علم کو آپ پر ہنساتے ہین
وہو ہذا اقال ہمنے سما کا ترجمہ بلندی کیا ہے اور اسکی وجہ ہے
کہ اس آیہ مین کوئی محل خاص یا کوئی یونانیون والا خاص جسم مراد
نہین ہے نہ ہوسکتا ہے کیونکہ کسی ایک آسمان کے سات
آسمان بنائے گئے بلکہ وہ الگ الگ جداگانہ سات آسمان ہین
الخ اقول یہہ خوب بات ہے اگر یونانیون والا آسمان نہ ہوسکے
تو زمین کو آسمان ٹھہرا دیجیے اور مصداق اس مثل مشہور کے بنجائیے
کہ ہر ثابت عن المطر ووقف تحت المیزاب اور سماوات کا مجسم ہونا تو
آیات قرآنی سے یہانتک ثابت ہے کہ مجبور ہوکر آخرکار آپنے
بھی اوسکا اقرار کیا اور یہہ بھی ثابت ہے کہ خدا نے اونکو پیدا
کیا ہے اور جو چیز کہ مشخص مخلوق ہوئی وہ بحکم ضرورت جسم خاص
ہو بس گو کہ وہ جسم خاص فلاسفہ کے ہوئی صفات پر نہو مگر اسمین
تو شک نہین کہ آیہ مین سما سے ایک جسم خاص موسوم بہ سما مراد ہی
اور یہی ہے مدعا ہمارا یہ تو ہم بھی نہین کہتے کہ سما ایسا مجسم ہے

بر بنا
پانی
اور
انا
معنی

جیسا کہ فلاسفہ یونان نے ٹھہرایا ہے مگر ہمارا عقیدہ یہہ بھی نہیں
ہے کہ مطابق توہم فلاسفہ فرنگ کے خارج مین اوسکا کچھہ وجود نہیں
جیسا کہ آپ اوسکے تقلید سے فرماتے ہین لاوجود السموات
مجسما اور جیسا کہ آپکے ایک بڑی مقلد نے اوسکے وجود
خارجی سے اپنے مراسلہ مطبوعہ ۱۲ شعبان ۱۲۹۱ ہجری مین
لکھا ہے اور یہہ جو آپنے فرمایا کہ ایک آسمان کے سات
آسمان نہین بنا ہے اور پھر تصحیح اوسکی غلطنامہ مین اسطرح پر فرمائی
ہے کہ اونکے نزدیک آسمان کے سات آسمان الخ اقول
اس سے معلوم نہین ہوتا کہ مطلب کیا ہے اگر یہ دعا یہ ہے
کہ یونانیون کے سے آسمان ایسا نہین ہے تو ہمکو یونانیون
سے کچھہ بحث نہین اور اسحالت مین یہہ قول آپکا صرف اسکی دلیل
ہوئی کہ یونانیون والا جسم مراد ہی مگر فقرہ اول کہ کوئی جسم مراد
نہین نے دلیل رہا اور اگر مراد یہہ ہے کہ عموماً شبہین سماکے نزدیک
ایسا نہین تو یہہ آپکے مقولہ کے بھی خلاف ہے اسلیے کہ آپ
خود فرماتے ہین قولہ کہ جو کچھہ اوسنے ہمارے اوپر کیا تھا وہی
سماوات ہوگئے تو معلوم ہوا کہ سات سماوات ہوگئے بس ایک
آسمان کے سات آسمان ہوگئے علاوہ بران یہہ آپکے ناواقفی

ف یعنی آسمان جسم نہین ۱۲ منہ

علوم عربیہ سے ہی ہمنے اوپر لکھا ہے کہ ضمیر من ضمیر مبہم
ہے کہ اوسکی تفسیر سبع سموات ہین ہوگئے یعنے جنس
آسمان بنانیکا ارادہ کیا تو درست کردیے سات آسمان یعنے
اوس جنس کے سات فرد جدا جدا بنادئی پھر سوائے اسکے
خود جناب مفسر وہی دخان ہین ترجمہ شاہ عبد القادر کا استحسان
بیان کرکے یہ فرماتے ہین قولہ کہ آسمان ایک تہا دھوان سا اوسکو
پانٹ کے سات کیے پھر یہان اپ برخلاف اوسکے کسطرح پھر
فرماتے ہین ایک آسمان کے سات آسمان نہین بنائے گئے
پس جو وجہ آپنے آسمان سے بلندی مراد لینے کے رقم فرمائے خود
آپ ہی کے اقرار سے باطل ہوگئے سوائے اسکے وہی
دخان صاف دلالت کرتا ہے اسپر کہ مراد سماء سے بلندی یا
فضا نہین ہے کیونکہ یہہ کہنا بلندی دخان تہی محض بے معنی
ہی کہ بلندی اور چیز ہے اور دخان اور چیز ہے نہ پہلے کبھی بلندی دخان تہی
نہ اب ہی ورنہ وہ بلندی عین دخان نہی نہ مادہ دخان قال جب فضائے مرتفع
متعدد نشانون سے منقسم ہوجاتی ہے تو اوسکے ہر ٹکڑے
پر طبقہ یا سما یا ارتفاع کا اطلاق ہوسکتا ہے الخ اقول مثلاً زمین
سے جناب کی کوٹھی جہت ہین جو بلندی ہے اوسمین ہمنے

سات نشان ارتفاع مین کردیے تو بقول آپکے جناب مخدوم
و مکرم کے سقف خانہ سے تک خاتمہ سبع سماوات طباقا کا
ہوگیا اور ارض و سما سب جناب کی کوٹھی ہی مین سما گئے تو جناب
کی کوٹھی ہی بموجب عقیدۂ جناب کی مصداق سبع سماوات کے
ہوگئے مگر جو لوگ کہ اوسکی جہت پر ہین وہ ساتوں کے تحت الاقدام
ہی رہے اور آپکے ساتون آسمانون مین سے ایک پر بھی اولم
یروا الی السماء فوقھم صافات نہ آیا بلکہ برخلاف اوسکے ہر ایک اونمین
سے اولم یروا الی السماء تحتھم کا مصداق ہوگیا پس ظاہر ہوا کہ آپکے
مقرر کیے ہوے آسمان کسی طرح پر مصداق سماء منصوصہ قرآن
نہین ہو سکتے آپکے سماوات معقدہ کے بہ نسبت یونانیون
ہی کے سماوات بدرجہا مطابق نصوص قرآنی رکھتے ہین با
ایں ہمہ بڑا تعجب ہے کہ اپنا اوپر معترض ہوکر اپنے تئین مورد مثل
ہر سہ عن المطر وقف تحت المیزاب بناتے ہین منتظر ان امور
کے جناب مین عرض کرتا ہون کہ طبقات سماء سے اور آپکی
نشان کرنے سے متمائز نہین خالق ارض و سما نے خود اونکو
ایک دوسرے سے متمائز کرکے ہمکو خبر دی ہے کہ خالق
سبع سماوات طباقا جناب کے اعتبار کرنے یا نہ کرنے پر موقوف

نہیں رکھا اوسنے اپنا کام آپ پر یا جناب سید صدیق علی صاحب
پر نہیں جیوڑا اقال اگرچہ ہم یونانیون حکیمون کے قول کو تسلیم
نہیں کرتے الخ اقول یعنے اسوجہ سے کہ تقلید فلاسفۂ فرنگ
کی آپنے اپنے اوپر فرض کرلی ہے مگر عنقریب معلوم ہو جائیگا
کہ کسیقدر تو آپ پر بھی اونکے قول کی تسلیم بالضرور لازم آویگی
قال اسیطرح اس وسعت کی تقسیم سماوات ہوتی ہے یعنے اس
وسعت کی اس محل کی جہان یہ نیلی نیلی چیز ہمکو دکھائی دیتی ہے
ہم آسمان کہتے ہین کیونکہ یہ سب محل ہماری نسبت مرتفع ہین الخ
اقول جناب کی تقریر و تعلیل سے یہ ثابت ہوا کہ جو چیز بہ نسبت
آپکے مرتفع ہے اسکو آپ آسمان کہتے ہین تو بالضرور جناب
سامی اپنی کلاہ پہندنے دار کو بھی سما کہتے ہونگے کیونکہ وہ بھی
بہ نسبت آپکے جسم کے مرتفع ہے اور بمرتبہ راس پر بھی ہے
اور پھر ہر خط سبجہ سے جو نشانات متعدد متمایز اوس کلاہ پر زری نے
کردیے تو اطلاق سبع یا متعدد سماوات کا جناب کے نزدیک
اوسیطرح صحیح ہوگیا ماشاء اللہ جناب کے پارچہ دوزی کے سبب
اگر آپکے درزی کو بھی خالق سموات کہا جاوے تو جناب کی تفسیر
کے مطابق غلط نہوگا علاوہ بران اس نیلی نیلی جہت سے نیچے

جو بعد ہے اسکو اور جو کچھ اسکے اندر ہے اون سبکو بدرجۂ
اولے آپ سما فرماتے ہونگے پس آپکے اعتقاد کے
موافق جو سارا الدنیا ہے ہزارون ہوگئے اور مطابقت کلمات
قرآن کی باقی نہ رہی پھر اسکے سوا یہ نیلی نیلی جہت جسکی نہایت
آپ آگے بیان فرمائینگے اس سے جو بعد مدار قمر تک ہے
وہ بھی آپکے نزدیک بالضرور سما ہے علی ہذا القیاس ایک
کوکب سے دوسرے کوکب تک جو بعد ہے اور جو مدار
ہر ایک کوکب کا ہے وہ سب آپکے نزدیک سماوات
ہین اور چونکہ ہر ایک بعد و مدار بالکید گر ملاصق ہین تو عقیدہ
جناب کا بھی مثل عقیدۂ یونانیون کے ہے کیونکہ ہر ایک
سما مقررہ اپنے کے جسمیت کے آپ بھی قائل ہین اور اور
وسعت کو محیط بھی ٹھہرا چکے ہین اور یکے بر دیگرے مثل طرق
پیائہ کے ملاصق ہونیکے بھی قائل ہوے اور کوکب کی اون مین
متمکن ہونے کے بھی آپ معترف ہوئی پس آپ ہین اور یونانیون
مین بجز نسبت کے کیا فرق رہا اور جسطرح پر یونانیون کے اصول
پر برخلاف مثل اہل اسلام ہند کے انحصار سموات سات ہین
نہین اسیطرح آپکے نزدیک بھی برخلاف اہل اسلام اور نص

قرآن کے عدد سماوات کا محصور ہیات مین نہین پس نفس وجود
سماوات اور اکثر صفات سماوات مین تو آپ بھی یونانیون کی
متفق ہو گئے البتہ ایک صفت حرکت وسکون مین اختلاف رہا
سو اس صفت کو نفس وجود مین دخل نہین اس قسم کے اختلافات
تو ہمیشہ حکماء مین ہوا ہی کرتے ہین چنانچہ فلاسفہ فرنگ
بھی اجرام عادیہ کے صفات مین باہم مختلف ہین اب غور فرمائیے
کہ وہ توجیہ جو آپنے اپنے قول وجود سماوات جسمانیہ کے تئین کی ہے
غلط ہو گئی کیونکہ خود جناب وجود ایسے سموات مجسمہ کے قائل
ہوئے کہ زیادہ تر مطابق اعتقاد یونانیون کے نہین اور دعوی مخالفت
یونانیون کا صرف قول زبانی ہے عوام کے سنانے کے لیے
رہ گیا فقط ایک مشکل تو آپ کی تفسیر السماوات کی جناب مولانا و مخدومنا
کر دکھائے آپکی قابلیت کچھ کام نہ آئے اب جناب حاجی الحرمین
شریفین محمد علی نجف خانصاحب بہادر رسالہ تائید الاسلام کے
صفحہ ۱۲ سطر ۱۲ مین تحریر فرماتے ہین قولہ کہ آپکے مقولین و ائمہ دین
جنکے آپ مقلد ہین کون کونسے ہین ہیئت دان اور کس کس کے
قول پر آپکو جزم ویقین حاصل ہے چونکہ میرے نزدیک ابتک
آپ بڑی مغالطے مین گرفتار ہین یعنے یہ سمجھ رکھا ہے کہ جو ہیئت

مدارس میں پڑھائی جاتی ہے تمام فلاسفہ کا مقولہ ہے اور آجکل
افلاک کا ذکر نہیں ہے لہذا وجود افلاک قطعاً باطل ہے مگر
افسوس آپنے ہرگز دریافت نہیں کیا کہ ہیئت کے مسائل
میں کیا کیا خرابیاں اور خرافات اور اختلافات ہوتے چلے
جاتے ہیں ہر وقت ردوبدل جاری ہے کوئی دیندار جو کلام الٰہی
پر ایمان رکھتا ہو کا ایسے اختلافات والوں سے فلسفہ کا حال نکلوا
سکے ضرور ہے کہیگا کہ بعد چھوڑنے ایمان اور قرآن کے جو ہیئت
کہ پیش نہ آوے وہ ضمیمت سمجھو یا جملہ میں بقدر ضرورت بعض کتب
علم ہیئت سے کچھ نتائج نکال کر پیش کرتا ہوں آپ ہی ذرا جی
لگا کر سن لیں فوراً دیکھتے ہی فیصلہ نہ کر دیں اور بات کی پرورش
پر نہ آجاویں اور ملاحظہ فرمائیں کہ اس ہیئت جدیدہ میں سوائے
آرٹکل اور وہم دوڑانے کے کئے مسئلہ ہیں جو قطعی ہو چکے
ہیں کتاب ہرشل صاحب اور لوسنے نکیل صاحب کی کتاب
ہیئت کا ترجمہ جو پنڈت اجودھیا پرشاد مدرس جملہ علوم انگریزی
و رام چند مدرس انگریزی نے کیا ہے اور ۱۸۴۸ء میں طبع
ہوا ہے اوسکی پانچویں فصل صفحہ ۱۳۱ کا خلاصہ لکھتا ہوں جو
متعلق نظام ٹالومی ٹائی کوبرنیکس کی ہے صحیح صحیح مسائل

نسبت گردش سیارونکی زمانہ قدیم سے معلوم تھی اور حکماء
زمانہ قدیم اونکو سکھایا کرتے تھے یہی کورس جو کہ سنہ ۲۵ سال
پیشتر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہے پیدا ہوا تھا اس مسئلہ
سے واقف تھا بلکہ وہی موجد نہ تھا اور مصنفون کے
تصنیفات سے اخذ کرتا تھا اور سکے شاگرد یہ تعلیم کرتے تھے کہ
زمین اپنے محور اور گرد آفتاب کے گردش کرتے ہی اور دہ ارستارونکا
وہی حال بتاتے تھے جو فی زمانہ مرتج ہے اور وہ لوگ
یہ بھی کہتے تھے کہ ہر ستارہ ایک دنیا ہی کہ جسمین کہ مثل زمین کے
ہوا اور پانی ہے اور قمر زمین زیادہ خوبصورت حیوانات نسبت
زمین کے بستے ہین یہہ مسائل ایسے خلاف عقل معلوم
ہوتی تھے کہ ترقی اونکی زمانہ قدیم مین نہ ہوئی اور مایوس
ہوکر حکماء قدیم نے جمہور کی موافقت اختیار کی مگر اول اول
کہ لوگون نے اصطلاح کیے مسائل ایجاد کیے اور دلیل سے اونکو
استحکام دینا چاہا اور اسنے مثل جاہلون کے یہ فرض کیا
کہ زمین نے حرکت مرکز کائنات مین مقیم ہے اور سیارے
گرداو سکے گردش کرتے ہین اور اونکے اوپر ایک آسمان
ہے جسمین ثوابت جڑے ہوئے ہین اور بعد عرش و کرسی

ہے اور واسطے ثبوت مختلف حرکات کے دوایر خارج المرکز
بھی فرض کیے تھے الی قولہ تالی کوپرنی ہی نے ان مسائل کی
غلطیان دور کرنے کے لیے چاہا کہ ایک نیا نظام ایسا مقرر
کرے جس سے لوگ نفرت نکرین تب اوسنے آلات بہت سی
تیار کیے اور اجرام فلکی کو مشاہدہ کیا اوسنے نظام بیتی کو رس
کو پڑہ کے اوسکی صحت کی اور بہت تعریف کی مگر چونکہ وہ فقرات
انجیل کے برخلاف تھے اونکے مشتہر کرنے مین سعی نہین
کی اور یہ چاہا کہ ایسا نظام مقرر کرے جو انجیل کے مقابل ہو اوسنے
یہ فرض کیا کہ آفتاب معہ ستارون کے سال بھر مین ایک مرتبہ
گرد زمین کے گردش کرتا ہے اور تمام سیارے موافق اپنی اپنی
حرکات کے گرد آفتاب کے مختلف زمانہ مین دور ختم کرتے ہین
اوسکے تجربات سے ہیئت دانون کو بڑا فائدہ حاصل ہوا چنانچہ
اوسکی یہ ایجاد ہے کہ اوسنے انحراف شعاعونکا ہوا مین دریافت
کیا اور بصحت تمام ہیئت مقام ثوابت کے جو سابقین کو معلوم نہ تھی
دریافت کیے اور اوسنے یہ بات ثابت کی کہ چاند سے دمدار سیارے
بہت بلند ہین گو رائے حکما کے اوسکے خلاف تھی اور اوسکی
تجربات سے مسائل حرکات سیارون کے مرکب ہوے

بعد انقلاب سلطنت سے باوجود تخت پر پہونچنے کے علم
ہیئت کے پیچی کورس کو پھر متنزل ہوا اور نظام شمسی پھر فراموش
ہوگیا بعد کو نیکلس نے نظام پیچی کورس کو صحیح تصور کرکے ۱۵۳۰ء
مین معہ دلیلون کے پھر مشتہر کیا اور چونکہ یورپ مین جہالت
کا زور تھا اوسکی طرف لوگ کم متوجہ ہوئے اور جن حکیمون کے
خلاف اوسکی مسامات تھے وہ بھی دق کرنے لگے پھر بھی
وہ گردش زمین متعلق اپنے تالیف مشتہر کرنے مین باز نرہا ۳۶
سال کے بعد اوسکی کتاب چھاپی گئی اوس زمانہ سے اب تک
دلائل اوسکے استحکام مین چلے آتے ہین اور باوجود یکہ مسئلہ
گردش زمین برخلاف شہادت حواس خمسہ کے ہے اور حکیم
ارسطو برخلاف اسکے تعلیم کرتا تھا مگر پھر بھی وہ مسئلہ مشتہر ہوکر
تمام دنیا مین پھیل گیا سولھوین صدی کے آخر اور شروع ۱۷ صدی
مین کے بڑے بڑے حکیمون نے ان مسائل کو مشتہر کیا اور بذریعہ
دوربین کے بہت سے نئی باتین نکالین زہرہ کو دوربین سے
دیکھا کہ وہ مثل چاند کے گھٹتا بڑھتا ہے اس سے یہ نتیجہ اخذ
کیا کہ وہ آفتاب کی گردش کرتا ہے اور نے آفتاب کی سطح پر
سیاہ داغون کو متحرک پاکر یہ تحقیق کیا کہ وہ اپنے محور پر حرکت

کرتا ہے اسی باعث سے گردش زمین کا بہت مقر ہے
مشتری کے گرد چار چاند کی گردش دیکھ کے تصور کیا کہ تم بھی
گرد زمین کے گردش کرتا ہوگا اور اوسنے پہاڑ اور کھائی تم
مین دریافت کین اور علم ہیئت نے ایک نئی صورت پکڑی شہر
کارنیٹر اور کوپرنیکس کیپلر اور نیوٹن صاحب نے اس علم کی ترقی
کے لیے بڑی جد و جہد کی اور خاص نیوٹن صاحب نے نظام
کوپرنیکس کو علم ریاضی پر اسطرح مستحکم کیا کہ کوئی اوسکو کمہور نہ کر سکیگا
جبتک دنیا قائم ہے جاری رہیگا الخ مختصر اب تو معلوم ہوگیا
کہ کوپرنیکس اور نیوٹن کے اقوال پر اس ہیئت جدیدہ کا اعتبار ہے
اور طریقہ استخراج مسائل کا بھی قیاسات بعیدہ اور مماثلت و مناسبت
غیر ضروریہ کے ساتھ واضح ہوگیا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمیشہ یہ
مسائل مختلف فیہا چلے آتے ہین باقی رہا یہ دعوی ہر شل صاحب
کا کہ جب تک دنیا قائم ہے یا رہیگی یہی مسائل قائم رہینگے
محض جھوٹی پیشین گوئی ہے جو بہت جلد معلوم ہوئی جاتی ہی
ہم ایک دوسری ہیئت کا بھی ذکر کرتے ہین جو مثل نیوٹن صاحب
کے چل نکلے تھے مسٹر وسٹکا ٹیر نے ایک ہیئت ایجاد کی
تھی اور اوسی نے مادہ وجود عالم کو ناقابل فنا اور ازلی اور ابدی اور

تبع ہو جانا انتظام عالم الفاقات سے قرار دیا تھا اور خلاف
محال فرض کرتا تھا ہرشل صاحب لکھتے ہین کہ یہہ مسائل وقت
ایجاد سے اکثر بدلتے رہے اور مختلف طور پر فرض کیے گئے
اور قریب سو برس کے گذرے ہونگے کہ بہت سے ذہین اور فہیم شخصون
نے اوسکے مقرر کرنے کے واسطے جد وجہد کے الخ ذرا
غور کرنا چاہیے کہ جس زمانہ مین اس ہیئت دستکار پیٹر کے
ایجاد ہوئی تھی اور بڑے بڑے ذہین وفہیم اوسکی ترویج کرتے
تھے تو کیا اوسوقت مین اوسکا بھی ویسا ہی اعتقاد ہمارے
جناب مخاطب کو نہ ہو جاتا جیسا کہ نیوٹن کے ہیئت کی نسبت
ہے اور خدا جانے قرآن شریف کے معنے کی نسبت کیا کیا
تصنیف کیے جاتے بلکہ مین گمان کرتا ہون کہ شاید دہریہ پن اور
ہیئت کے زمانہ مین دیکھہ کے اور نیوٹن کی ہیئت دیکھہ کر کچھہ
تردد حضور والا کی طبیعت مین بڑھجاتا خدا خیر کرے اب تو ہر زمانہ
کی ہیئت نراشون کی رائے پر قرآن شریف کے معنے بدلے
جاتے ہین سو آگے چلکر ہیئت جدیدہ نیوٹن صاحب کا بھی حال
کھلا جاتا ہے فالنظر والی معکم من المنتظرین اب ایک اور ڈھکوسلا
بیچ کا بھی سن لیجیے کہ بقول ہرشل صاحب کے مسٹر لنیس کہ مخالف

نیوٹن سے وہ کہتا ہے کہ انتظام عالم سے یہ لازم نہین
آتا ہے کہ وہ موافق اون اصولون کے ہو جو کہ حرکت مادہ سے
متعلق ہین یا موجب قواعد علم ادب اسکے ہو وغیر ذلک من الاوہام
اب ذرا ہیئت سائنیوٹن و بارنیکس کے استخراج مسائل کا تماشا
دیکھیے کہ تقلیدی ایمان لانے والے جسپر تقین کر رہے
ہین ہرشل صاحب کہتے ہین کہ نیوٹن صاحب جو نہایت مشہور
شخص ہے یہ خیال کرتا ہے کہ کائنات مین ایسے ثوابت بھی
ہین جنکی روشنی باوجود رفتار ۲۰ لاکھ میل فی سکنڈ کے زمانہ ابتدائے
مخلوق سے اتنک ہم تک نہین پہونچے بلفظہ انصاف کیجیے کہ
یہہ مسئلہ کیونکر قطعی سمجھا جاویگا اور کیا دلیل ہے اسپر نہ تو
دوربین سے وہ ثوابت نظر آتے ہین نہ فی سکنڈ ۲۰ لاکھ
میل اونکی بھی روشنی کے چلنے کا کوئی ثبوت ہے اور ہرشل
صاحب کہتے ہین کہ حال زمین کا دیکھنے سے خیال آتا ہے کہ
ثوابت مین بھی اجسام و بروج ہونگے اگرچہ ہمسے مختلف
الوجوہ ہونگے اور کوئی مخلوقات مین بہت سا اختلاف پایا
جاتا ہے مگر اونمین ایک طرح کی مشابہت پائی جاتی ہے
اور ایک ہی غرض سب سے دریافت ہوتی ہے بلفظہ اقول

اگر رجما بالغیب اسی قسم کے دلائل سے مسائل قائم کیے جاوین
تو جسکے جی مین جو کچھ آوے قائم کرسکتا ہے اوسپر طرہ یہ ہے
کہ ہرشل صاحب کہتے ہین کہ وہ بھی اپنے سیارون کو روشنی
دیتے ہونگے اور نباتات کی نشوونما کو مدد کرتے ہونگے الخ مین
پوچھتا ہون کہ وجود نباتات کا ثوابت مین فرمایئے کہ سوائے وہم
اور خیال کے کس برہان سے پایا جاتا ہے دور بینون کی تو
یہ کیفیت ہے کہ بقول ہرشل صاحب کے سب سے قریب
ثوابت مین سے سرس ہے اور درجۂ اول مین داخل ہے پھر
بھی فاصلہ درمیان زمین اور اوسکے اسقدر واقع ہے کہ باوجودیکہ
زمین اپنے مدار مین ساڑھے نو کروڑ میل آفتاب سے قریب ہو جاتی
ہے تب بھی اوسکے مقدار مین ذرا بھی تفاوت نہین آتا پھر ہرشل
صاحب لکھتے ہین قولہ کہ جس وقت کوئی ستارہ نہایت نزدیک
آفتاب کے آتا ہے تو اوسوقت ازبسکہ کشش نہایت زیادہ
ہو جاتی ہے تو ضرور ہے کہ وہ سیارہ بے تامل آفتاب پر گر پڑے
لیکن ہم کہتے ہین کہ اس نزدیکی سے سیارہ ہٹنا شروع کرتا
ہے اور جیسے فاصلہ پر پہلے تھا وہین چلا جاتا ہے یعنے مدار
پر پھر گھومتا ہے اقول یہ تقریر ہرشل صاحب کی مخدوش ہے

کیونکہ اگر زور تنفر المرکز اوس سیارہ مین اسقدر قوی ہوتا ہے
کہ پھر اپنے مدار مین چلا جاتا ہے اور قوت جاذبہ شمسی پر غالب
آتا ہے تو ضرور ہے کہ جس وقت وہ سیارہ بہت دور تھا اور قوت
جاذبہ شمسی نہایت کمزور تھے اور سیارہ کی قوت تنفر المرکز قوی تر
تو وہ سیارہ ہرگز قریب آفتاب کے نہ آتا نہ آفتاب اوسے
کھینچ بلاتا دوم وقت معاودت کے جو قوت جاذبہ شمسی بیکار ہو چکی
تھی پھر اوسکے کھینچنے پر قدرت نہ پاتے وہ خود میل آفتاب کی
طرف کرتا سوم قوت جاذبہ ہمیشہ سیدھا کھینچتی ہے کوئی وجہ
نہین ہے کہ باوجود مغلوب نہ ہونے قوت تنفر المرکز پر کر کے
کوئی سیارہ کروی مدار مین دائرہ بناتا اور جب دائرہ بناتا تو روز
تنفر المرکز ہرگز مساوی نہین رہ سکتا ہے نہ قوت جاذبہ مساوی
ہو سکتی ہے کیونکہ قوت جاذبہ شمسی جسقدر اوسکے وسط مین ہے
اوسقدر کنارون مین نہین ہے اور بالفرض کنارون مین بھی
ہو مگر قوت جاذبہ مستقیم ہونے کی وجہ ہرگز دائرہ نہ بنانے دیگی
چہارم کیا ثبوت ہے کہ قوت تنفر المرکز و قوت ہاربہ کواکب و
قوت جاذبہ شمسی سب برابر و موافق ہین تو بڑا زاویہ بناتے بناتے
چھوٹا چھوٹا زاویہ بنانا اور قریب آفتاب کے آنا اور پھر غیر منتظم

حرکت کے سات پلٹ جانا متعذر ہوگا وغیر ذلک من ارادۃ

اب ہم سوال کرتے ہین کہ دار و مدار علم ہیئت اس امر پر ہے کہ آفتاب اور زمین مین کسقدر بعد ہے اور اسی پر قیاس کرتے کرتے تمام قاعدۂ کشش کے اور روشنی کی رفتار کی مرتب کرکے نظام شمسی درست کیا جاتا ہے مگر ہم دیکھتے ہین کہ آجتک یہ امر ہی طے نہین ہوا ہے کہ کس قدر بعد واقعی ہے لہذا ایک فہرست اختلافات معتقدات ہیئت دانون کے ہم لکھتے ہین اسکو دیکھ لیجیے کہ کون عاقل اسکو یقین کرسکتا ہے

فہرست یہ ہے

ہی پارکس صاحب	۸½ ۱۵ میل
پوسی ڈونیس صاحب	۱۳۱۰۴۱ میل
ٹالومی صاحب	۱۲۱۰ میل
البتانی رکنیس صاحب	۷۳۶ میل
کوپرنیکس صاحب	۹ میل
کنیار صاحب	۳۴۳۸ میل
رسلس صاحب	۷۰۰ میل
نیوٹن صاحب	قریب ۱۵۰۰ میل

دیگر ہیئت والون کا قول	۲۱۰۰۰ میل
ہرشل صاحب	۸۴۳۹۰۴ میل

یہ فہرست صفحہ ۴۴ کتاب علم ہیئت مصنفہ ارمی مارٹیشن صاحب سے نقل کی گئی ہے پس افسوس ہے کہ ابتک ہیئت جدیدہ کی تحقیقات کو ہمارے جناب مخاطب قطعی سمجھ رہے ہین اور قرآن شریف کے ساتھ مقابلہ کیا جاتا ہے حالانکہ اوسکے مسائل مین اکثر و قلیل ایسے ہین جو کہ قطعی ٹھہرائے جاوین اور اسقدر نہ قرآن شریف کے خلاف ہین نہ احادیث صحیحہ اب ہم کتاب ارمی مارٹیشن صاحب سے ایک خط نیوٹن صاحب کا مضمون لکھتے ہین جو اوسنے بنام ڈاکٹر ٹیلی صاحب کے لکھا ہے اور صفحہ ۶ کتاب مذکور مین درج ہے ٹیلی صاحب کو نیوٹن صاحب لکھتا ہے قولہ کہ آپنے فاصلہ آفتاب کا سات ہزار گونہ زمین کے قطر کا قرار دیا ہے اور قلیمنٹ اور کسینی نے بیس ہزار گونہ مین خیال کرتا ہون کہ دونون حساب درست ہین اب تو کچھ بدلنے کی ضرورت نہین فقط مسٹر مارٹیشن صاحب اس خط کو نقل کرکے لکھتا ہے کہ نیوٹن صاحب ٹیلی صاحب سے کہتے ہین کہ فاصلہ آفتاب کا دو کروڑ اسی لاکھ میل خواہ نو کروڑ بہ لاکھ میل ہے پر بھی دونون یکسان

ٹھہراتے ہین اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اونکی رائے مین
۵ کرور ۶۰ لاکھہ کا فرق کسی شمار و حساب مین نہین ہے الخ
اقول ای عقلاے عالم اس نیوٹن کی بے پروائی اور خود رائی
کا تماشا دیکھیے کہ اسقدر فرق کثیر حساب مین اوسکے نزدیک
ثابت ہوا تبھی وہ ہیئت جدیدہ کی صحت پر دعوی کیے جاتا ہے
مین کہتا ہون کہ جب ایک نیر اعظم کے حساب مین اسقدر بطلان
اوسکے تحقیق کا ظاہر ہوگیا تو دیگر سیارات کے حساب مین کیا
حال ہوگا الحمد للہ جن نیوٹن کی تحقیقات پر ہمارے حضرت مخاطب
ہیئت جدیدہ پر مذہب سے بھی زیادہ یقین رکھتے ہین اوسکی
قلعی کھل گئی سبحان اللہ جو لوگ کہ موجد یا بانی و حامی و کاملین
ہیئت جدیدہ کے ہین اونکا تو یہ حال ہے کہ خود ہی اطمینان
نہین رکھتے ہین اور فاصلہ ستارون کا بلکہ آفتاب کا بھی زمین
سے تحقیق نہین کرپایا مگر حضرت اعلی قرآن شریف سے بھی
اوپر ایمان لانیکو زیادہ طیار ہوگئے ہین اب محکو یہ خیال ہوتا ہے
کہ جب حضرت مخاطب سمجھ لین گے کہ دوربین سے نہایت شفاف
چیز کا نظر نہ آنا خصوصًا بعد کثیر کے وجہ سے خلاف عقل نہین ہے
اور شیشہ دوربین کے اتنک موجودات قمر کے استدراک

ہین بھی قاصر ہین اور ضروریات علم ہیئت کے نظر آتے ہین قابل
یقین نہین تو دوربین سے نظر نہ آنا افلاک کا مستلزم انکار وجود
آسمان کا نہ ہوگا اور کوئی استحالہ عقلی کسی دلیل سے وجود افلاک
پر قائم نہ ہوسکیگا تب مجبور ہوکر بردرشن بات کی نہ چھوڑین گے
اور تمام علم ہیئت کو غربال کرکے کوئی دوسری دلیل تلاش کرین گے
جس سے وجود سبع سماوات طباقا قطعًا باطل ٹھہر جاوے میری
دانست مین انشاء اللہ کوئی برہان نہ ملے گا الخ اقول اور بندہ
کاتب الحروف جناب سید البہتان صاحب کو چونکہ ریاضات فرنگ
کے بڑے مقلد ہوئے ہین جنکی غلطی جناب مولانا و مخدومنا
صاحب نے خوب کھولدی اپنے علماء ریاضی دان کے بیان
سے بتلاتا ہون جو عقلا و نقلا و علمًا غلط نہین ہوسکتے دیکھو مولوی
عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ جنکی ریاضی دانی کا شہرہ از مشرق
تا غرب ہورہا ہے وہ تفسیر عزیزی مین والسماء ذات البروج کی
تفسیر مین تحریر فرماتے ہین ذرا کان لگاکر سن لیجیے قولہ کہ بسبب
گردش آفتاب کے بیچ آسمان کے ایک دائرہ پیدا ہوتا ہے
کہ اوسکو دائرۃ البروج کہتے ہین اور خورشید اوسکے دائرہ کو
بیچ مدت ایک سال کے تمام کرتا ہے اور یہی دائرہ ہے

کہ ۱۲ حصہ برابر پر رہتا ہے ہر حصہ اوسکا موسوم ساتھ برج کے رہا ہے
اس حساب سے واضح ہے کہ زیادہ ۱۲ برجون سے آسمان مین
نہین ہین اور انحصار اس تقسیم کا اوپر ۱۲ قسم کے ہے کہ زیادہ ہو
یہ کم ملہم غیبی نے ذہنون جمیع بنی آدم مین القا کیا ہے کہ جمیع
طوائف ہنود اور جملہ یونانی اور کل فارسی اور سائر عرب اور جمہ فرنگی
اور جتنی قومین کہ وجود اونکا اطراف عالم مین ہے اتفاق کیا ہے لہذا
مدت ہوئے آفتاب کے بیچ چوتھے حصہ چارون حصہ مین سے فلک
کو ایک فصل مقرر کی ہے کہ ہوا و خاصیت اوسکی مخالف دوسرے کے
ہے مانند ربیع و خریف و تابستان و زمستان اور ہر فصل کو تین
حالتین ضرور ہین ایک ابتدا ایک اوسط ایک انتہا کہ حکم اوس فصل کا
بیچ قوت و ضعف کے مختلف ہوتا ہے لاجرم تقسیم فلک کے
ساتھ ۱۲ قسم کے واجب ہوئی اور اوس ہر قسم کا ایک برج نام کیا
ہے اور نیز آفتاب کو بیچ عرصہ ایک دورہ تمام اپنے کے ۱۲ مرتبہ
ساتھ ماہتاب کے اتفاق ایک جگہہ ہونیکا پڑتا ہے اور ہر اجتماع
شمس و قمر تا آخر ماہ قمر سے ہے اسواسطے فلک کو بعد اجتماعات شمس و قمر
۱۲ حصہ کیا ہے اور ہر حصہ کو ایک برج بنا لیا ہے اور ہر برج کو ساتھ
اوسکے نام زد کر دانا ہے مثلاً حمل اور ثور اور جوزا اور سرطان اور اسد اور

سنبلہ اور میزان اور عقرب اور قوس اور جدی اور دلو اور حوت
اور ہر ایک کو اون برجون مین سے بمقدار ایام حرکت آفتاب
تین قسم کیا ہے اور ہر قسم کا اوس برج سے درجہ نام رکھا ہے
اور ہر درجہ کو ساٹھ قسم کر کے ہر قسم اوس درجہ کا دقیقہ نام کیا ہے
کہ لغت ہندی مین مدت قطع اوس مقدار کو گھڑی کہتے ہین اور ہر
دقیقہ کو ساٹھ قسم کر کے ثالثہ نام رکھا ہے کہ اوسکو ہندی مین
پہن اور پل کہتے ہین وعلی ہذا القیاس اور یہ ۱۲ برج باہم صورت
مین اور احکام مین اختلاف تمام رکھتے ہین بس حمل بصورت برہ یعنی
دنبہ کے بچے کے ہے کہ سر جانب مغرب اور دم بطرف مشرق
رکھتا ہے اور منہ نیچے کو کر کے کسی چیز کو دیکھ رہا ہے اور ستارے
بھی اوسکے صورت مین واقع ہوئی ہین ۳۳ - اور ۳۳ ہین اور وہ
ستارے اور بھی اوسکی صورت کے ساتھ متعلق رکھے
گئے ہین گو صورت سے خارج واقع ہوئے ہین اور ثور ایک
گائے کی صورت ہے کہ سر اوسکا جانب مشرق اور دم اوسکی
جانب مغرب اور صورت اوسکی ۳۲ ستارون سے مرکب ہے
اور ستارے بھی مثل عین الثور و ثریا کہ مثل خوشۂ انگور کے ہے
اور اور بھی اوسکی صورت کے ساتھ تعلق رکھتے ہین اور اکثر

اوسکی صورت سے خارج ہی ہین جوز الصورت دو آدمی باہم
چسپان و آمیختہ کہ سر اونکے بجانب شمال و مشرق اور پا اونکے
بجانب جنوب و مغرب ہین اور ۸ ستارے اس برج کے
صورت مین داخل ہین اور سات خارج کہ ذراع و میغہ وغیرہ ہین اور
سرطان بصورت ایک جانور معروف کہ اوسکو فارسی مین خرچنگ
اور ہندی مین کیکڑا کہتے ہین اور ۹ ستارون سے اوسنے
ترکیب پائی ہے اور ستارے بھی مثل قلب الاشد اور زبرا اوسکے
ساتھہ تعلق رکھتی ہین اور اسد بصورت شیر کے ہے منہ بطرف
مغرب اور پشت بجانب شمال اور یہ ۲۵ ستارون سے مرکب
ہے ۲۷ داخل اور ۸ خارج اور اونمین کہ داخل ہین ایک ستارہ
ہے کہ نہایت روشن اور سرخ ہے اوسکو قلب الاسد کہتے ہین
اور سنبلہ ایک عورت کے شکل ہے اور اوسکے ہاتھہ مین ایک
خوشہ ہے سر اوس عورت کا بجانب دنبالہ اسد اور پاؤن اوسکے
بجانب میزان اور ۲۶ ستارون سے مرکب ہے اور اور ستارے بھی
اوس سے متعلق ہین اور متصل اوس ہاتھہ کے کہ اوسمین خوشہ ہے
ایک ستارہ ہے کہ اوسکو سماک الاعزل کہتے ہین اور میزان بصورت
ترازو کے ہے ۸ ستارون سے مرکب اور عقرب بچھو کی

شکل ہے ۲۱ ستارون سے مرکب اور قلب العقرب اور
اکلیل اور اور ستارے بھی اوسکے ساتھہ متعلق ہین اور حوت
ایک مرد کی شکل ہے اور تیر و کمان ہاتھہ مین لیے ہوئے ہے
۳۱ ستارون سے مرکب ہے اور جدی بصورت بزغالہ یعنے
بکری کے بچے کے شکل ہے ۲۷ ستارون سے مرکب ہے
اور سعد الذابح بھی اوسکے ساتھہ متعلق ہے اور دلو ایک مرد کے
شکل ایک ڈول کنوئین مین سے نکال کر ہاتھہ مین لیے ہوئے
اور اوس دلو کو اوندھا کیے ہوئے زمین پر پانی گرا رہا ہے اور
صورت اوسکی ۴۲ ستارون سے مرکب ہے اور حوت دو
مچھلیون کی شکل ہے کہ باہم پشت و شکم ملے ہوئے پڑی
ہین ایک کو اونمین سے سمک مقدم کہتے ہین اور ۳۴ ستارے
سے مرکب ہے اور پوشیدہ نہ رہے کہ ستارے دو قسم
ہین ایک ثوابت جسکو بالذات حرکت نہین بلکہ بحرکت تیسرے
آسمان کے بالعرض حرکت کرتے ہین اور شمار اونکا بجز باریتعالے
کے کوئی نہین جانتا ہے اور دوسرے کہ وہ سات ہین اور
بیان اوپر ہو چکا تفسیر ولقد زینا السماء الدنیا بمصابیح ترجمہ۔ یعنے
تحقیق زینت دی آسمان دنیا کو کہ زمین کے نزدیک ہے

کہ چاند اوسمین جڑا ہوا ہے ساتھہ چراغون بہت سے کہ اوس
آسمان پر درجہ بدرجہ معلق ہین اسطرح پر کہ ثوابت کرسی ہین اور
زحل ساتوین آسمان مین اور مشتری چھٹے ہین اور مریخ پانچوین
ہین اور آفتاب چوتھے ہین اور زہرہ تیسرے ہین اور عطارد
دوسرے ہین اور قمر پہلے ہین کہ آسمان دنیا مراد ہے اور روشنی
ان سب چراغون کی آسمان اسفل مین جمع ہوکر اسی نیچے کے
آسمان کو کہ آسمان دنیا ہے زینت فراوان بخشتے ہین اور یہان
اختلاف بروج و احکام اسطرح پر ہے کہ حمل خانۂ مریخ ہے اور وبال
زہرہ و شرف آفتاب او نتیسوین ۲۹ درجہ مین ہے اور ہبوط زحل
بھی او نتیسوین درجہ مین ہے اور حمل مذکر و نہاری و حاریا بس
و صفراوی اور برج منقلب و ربعی و شمالی جانتے ہین اور ثور خانۂ زہرہ
ہے اور وبال مریخ اور شرف قمر تیسرے درجہ او سکے مین ہے
اور اسکو مونث و لیلی و سرد و خشک و سوداوی و ثابت گمان کرتے ہین
اور جوزا خانۂ عطارد ہے اور وبال مشتری ہے اور شرف راس
اور حوت ذنب اور اسکو مذکر و نہاری اور گرم و تر و دموی اور ذو جسدین
کہتے ہین اور سرطان خانۂ قمر ہے اور وبال زحل اور شرف مشتری
اور ہبوط مریخ اور مونث و لیلی اور برج منقلب اور اسد خانۂ شمس ہے

اور وبال زحل اور اسمین شرف و ہبوط معین ہے اور تا بعث
ہے اور مذکر اور نہاری ہے اور نہار بالس اور صفراوی اور
خانہ عطارد ہے اور شرف عطارد اور وبال مشتری اور ہبوط زہ
اور ذوجسدین اور مونث ولیلی اور سرد و خشک اور سوداوی اور
میزان خانہ زہرہ ہے اور وبال مریخ و شرف زحل اور ہبوط آفتا
اور برج منقلب و مذکر و نہاری اور گرم و تر و موی اور عنصر ہوا خانہ
ہے اور وبال زہرہ اور ہبوط قمر اور برج ثابت و مونث و سرد و یلغ
اور قوس خانہ مشتری ہے اور وبال عطارد اور شرف ذنب ا
حوت راس فم و جسدین و مذکر و نہاری و گرم و خشک و صفراوی و جلد
خانہ زحل ہے اور وبال قمر اور شرف مریخ و ہبوط مشتری اور برج
اور مونث اور دلو خانہ زحل ہے اور وبال آفتاب اور کئی کواکب کو
شرف و ہبوط انہیں ہے اور برج ثابت ہے اور گرم
مذکر اور نہاری اور ہبوط خانہ مشتری ہے اور وبال عطارد اور
زہرہ اور مونث ولیلی و سرد تر و بلغمی اور ذوجسدین باقی خواص او
احکام ظاہرہ ان بروج سے کہ نسبت باذہان خواص خیلے رکھتے
پیدا ہے اختلاف فصول ہے الخ لہذا اسباب سے سید المہتا
صاحب جنکہ کسی طرح کی قاعدہ اعلمی سے بہرہ نہیں رکھتے

ہر عملہ مین بحث شروع کردیا دنیا کہ ہنسانا ہے یا نہین اب مین ایک
قول فیصل لکھنے کے مقدمہ کو ختم کرتا ہون ۔

قول فیصل

سید احمد خانصاحب بہادر جج نینی تال مدعی بنام جناب
حاجی الحرمین شریفین محمد علی بخش خانصاحب بہادر مدعا علیہ گورکھپور

اتہام

ابکی بار جو ہم دورے سے مکان پر نام مین آئے اور دفتر
کو دیکھا تو یہ روبکار بابت جسکا ذکر اوپر سے چلا آتا ہے مثلا العین
آنین صاف واضح ہوا کہ مدعی صاحب کی تقریر پریشان ذہنی
سے ثابت ہوتا ہے اور قاعدۂ طبی ہی گواہی دیتا ہے کہ
جسوقت اُتیہ چشم انسان کا پھیل جاتا ہے سبب خلل دماغ کے
اوسکو مثل طبیعی چراغ کے ایک کے دو معلوم ہوتے ہین یا دو
اشیا جو ضوئیہ ہون وہ بھی دو معلوم ہوتے ہین یہ قصور نسان کا
نہین یہ خلل دماغ کی دلیل ہے عنقریب خوف مالیخولیا کا ہے
اور بہت سے امراض دماغیہ کا نتیجہ واصل ہوگا امید پنشن بھی
جاتی رہیگی اکثر امراض دماغیہ سے لوگ پاگل خانہ مین رونق افروز
رہا کرتے ہین بقول شاعر ؎ دیدہ بیر سے دولی حق نگہ کا ہو خلل

ایک سے دو نظر آتی ہین چشم احول مین ابتدا آدم علیہ السلام تا ایندم کل
انبیا و علما و عقلا بذریعہ کتب و صحف آسمانی کو کب سیارہ سات ہی بیان
کر گئے ہین کہ جسپر کل فریق کا اتفاق چلا آتا ہے مگر مدعی کو وہ کے سہ نظر
آئے یہ مہین دلیل خلل دماغ کی ہے اگر یہان تشریف لاتے تو بندہ
آلہ مصنوعی الشہاب اطفال سے ایک چیز کے بیس چیزین دکہلا سکتا ہون
شیشہ مین جتنے پہل ہون اوتنے چیزین معلوم ہوتی ہین یہ بات
بداہتاً ثابت ہے دوسرے یہ کہ کوکب ۷ دن ۷ زحل کو شجر کہتے
ہین شمس کو اتوار قمر کو پیر اور مریخ کو منگل اور عطارد کو بدہ مشتری کو
پنجشنبہ اور زہرہ کو جمعہ کہتے ہین اگر ۴ ایوم بہی قرار دیے جاوین
تو سیارے ۱۱ ہو سکتے ہین اور پہر سوائے اسکے کتب عہد
عتیق مین انہین ۷ یوم کی تصدیق ہے اور متعلق سات کوکب
کے ہے اور معتقد علیہ سرکار عیسویہ کی ہے تو پہلے دین عیسوی ہی
باطل ہوا جسکی روش پر مدعی صاحب ٹھونک کے علما اسلام
سے برسر مناظرہ ہین سبحان اللہ اہل ہند کہ ۴ کو ۱۱ کیا کرتے ہین وہ
تین برس تین دہو کا کہاتے ہین اور جناب مدعی ہر روز خرابی
اعمال اور پریشانی عقل سے سات کو ۴ اقرار دیتے ہین چونکہ
بندہ علم حراحی سے بخوبی ماہر نہین ہے۔ مگر قیاسا ایسا معلوم

ہوتا ہے کہ بلیقہ قرنیہ مین مشار الیہ کے پھل پڑ گئے ہین اب مجکو
اندیشہ یہہ ہے کہ ایام گرما قریب ہے افراط حرارت اور تفکرات
اجرای مذہب پنجریہ اور نیز کار سرکار سے خشکی طبقہ مین زیادہ ہو گی
افراط پھل ہو جاہین گے پھر اسکے دور دکھائی دین گے اکثر تجربہ
ہوا ہے کہ تر چیز جب خشک ہو گئی ہے تو اوسمین شکنین اور پھلو
پڑ جاتے ہین غرضکہ تجویز ہوا ۔ کہ دعوی مدعی بابت اتہام نسبت
مدعا علیہ باطل اور مدعا علیہ کا دعوی صحیح بس سجل ہماری سرکار ابد قرار
سے بحق مدعا علیہ بنام مدعی نافذ ہووے ۔ لہذا حکم ہوا
کہ منشی علی حسین خان نقل کو عدالت ہذا کے ایک ایک پرت بعد ثبت
مہر کے خدمت مین فریقین کے ارسال کرین فقط

۱۳ صفر المظفر سنہ ۱۲۹۳ ہجری

الراقم نعمان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم بقلم خود اللہم اغفر ذنوبہ ۔

جناب عالی

حسب الحکم حضور نقل کو اخذات ہذا کا ایک ایک پرت نقل کر کے
بعد ثبت مہر کے خدمت میں فریقین کے تاریخ ۷ مئی سنہ ۱۸۶۶ء
کو مقام لکھنؤ سے ٹکٹ چسپان بطور رجسٹرڈ پیکٹ فلٹ کے ارسال
کیا گیا اطلاعاً گذارش ہے۔

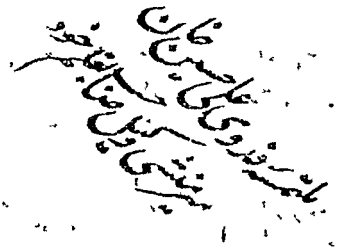

ورینولا منشی ظہیر الدین صاحب بلگرامی جب بنارس سے سید احمد خان
صاحب بہادر سی ایس آئی سے ملاقات کر کے تشریف لائے
تو کتاب ہدایت الہنود تصنیف کی لہذا اوسکا جواب بھی درج کتاب

ہدایت المستعان

نامہ ذیجود بجواب کتاب ہدایت الہنود

منشی صاحب معدن جود مصنف کتاب ہدایت الہنود منشی ظہیر الدین صاحب خلف الصدق

بعد سلام بوسہ بہ پیام و نمسکار و رام رام از طرف ہنودان مطیع الاسلام آمدم بمطلب کتاب ذوالمنن مصنفہ آنکی جوکہ مطبع اسدین باہتمام سید عبد اللہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ چھپی اور شہرہ ہوئی ہر کارہ اسلام نے ہمین پہونچائی کیفیت واقعی ہمین بین در آئی اول تو آپکا دعوی یہ ہے قولہ کہ جب تک صحت اوتاران ہنود قرآن سے نہ کر لیجاوے تب تک اونکے اقوال سے صحت رسالت ناممکن الخ سو اسکا جواب یہ ہے کہ ثبوت دعوی کو سنا طران اسلام نے مسلمات مدعی کو سند گردانا ہے کہ جواب خصم کا مسلمات

خصم سے ہونا چاہیے ہمیات ہمیات یا ابن غیر الانسان سے
آپکو تا حال اتنا بھی نہیں معلوم کہ جواب کے تین قسم قسم قرار
پائے ہین الزامی و تحقیقی و تنزلی الزامی اوسکو کہتے ہین جو کہ
مسلمات خصم سے ثبوت دیا جاوے کچھ اس سے یہ نہین
مراد ہے کہ وہ ہمارا بھی مسلم ہو دوسرا تحقیقی وہ ہے کہ اپنے
مسلمات سے ثابت کیا جاوے خواہ عقلی ہو خواہ نقلی اور
تنزلی اوسکو کہتے ہین کہ بالفرض محال یون ہے بھی اوسپر ہی
یہ بات یا وہ بات ثابت نہین تو اب اس صورت مین آپکا وہ دعوی
کہ جبتک اوتاران ہنود کے صحت نہ ہو اور اونکے معاذ اللہ رسالت
قرآن سے پایہ ثبوت کو نہ پہونچے تب تک ثبوت رسالت پیغمبر
آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غیر ممکن محض باطل و عاطل ہو گیا
اب اسکے بعد آپنے بہت آیات قرآنی کو اپنے مطلب سے
تطبیق دیکر یہ طرح ڈالی ہے خوشنودی ہنود کی تجویز نکالی ہے
قولہ صفحہ ۱۰ اگر ہم ۱۲ اوتار خاص اسطے رہنمائی اور ہدایت کے
اوترے ہین اونکا صالح اور برگزیدہ اور مقبول خدا ہونا ضرور تر
ہوا اور مفہوم معنے و لکل قوم ہاد اونکی صلاحیت اور ہدایت
پر دلالت کرتا ہے جو اون دیوزاد دل مین گمراہ اور باغی تھے

رحمن کہلائے گئے اور جو اوتار مہین ہادی و راہ راست پر لے گئے
وہ دیوتا اوتار کہلائے گئے جو اوتار مہین نیک اور صالح اور ہدایت
پذیر تھے دیوتا اور رکھنا اور سادہ اوتار کہلائے گئے اول
دیوزادوں مین جو سب سے بڑا اور اصلی ہادی کامل تھا
مہادیو کہلایا کہ مہابندی مین بڑے کو کہتے ہین جیسے مہاجن
ومہاراجہ بعد اوسکے ہر زمانہ اور ہر وقت مین مقتضای مصلحت
جیسا کہ مناسب مقام ہوا اسکے موافق اوتار پیدا ہوتے گئے
وہان برحایت وقت اور مقام کچھ تخصیص دیو اور جن اور حیوان و
انسان کے بھی نہ رہی جیسے رام اوتار کرشن اوتار نرسنگھ اوتار
کچھ اوتار اور مچھ اوتار نرسنگھ اوتار باون اوتار پرشرام اوتار
بارہ اوتار بدھ اوتار اور کلنکی اوتار وغیرہم علی ہذا اس حساب سے
ایک لاکھ چوبیس ہزار کی تکمیل جو امام حجت الاسلام علیہ الرحمہ نے
کی ہے بخوبی تمام ہو سکتی ہے اور منافی عقیدہ اہل اسلام
نہین بلکہ موافق نص قرآنی حسب عقاید اہل اسلام کے جیسا کہ جز
آٹھ رکوع ۳ سورہ انعام مین رسولون الجنہ کے شمول مین رسولون
انس کے اس صراحت سے خبر دیتا ہے یا معشر الجن والانس
الم یاتکم رسل منکم ترجمہ اگر وہ جن والنسان سے آیا نہین آئی ہے

رسول تم مین سے یعنی تمہاری جنس سے الخ جواب مشفق
من اول تو عذر یہ ہے کہ اس آپکے بیان سے ثابت ہوا
کہ دین اسلام و دین ہنود دونون صحیح ہین تو مین کوئی ہندو یا مسلمان
آپکو بجائے منشی ظہیرالدین کے گنگا دین یا کالکا دین تحریر کرے تو آپ تسلیم
کیجیگا کچھ انعام دیجیے گا یا برا مانیے گا دوسرے یہ کہ سورۂ
انعام مین اس رکوع ۳ کا پتہ نہین ہے مگر ہان ۴ رکوع سورۂ
انعام کا اب مین بتا دون شاید آپنے اسپر خیال کیا ہو مگر وہ آپکی
مذاق کے موافق کب ہے بلکہ آپکے حق مین زہر ہلاہل ہے
وہو ہذا ولقد ارسلنا الی امم من قبلک فاخذناہم ترجمہ۔ اور تحقیق
بھیجا ہمنے طرف امتون کے پہلے تجھسے یعنے پیغمبر الخ
تو اب مطلب آپکا اس آیہ سے بالکل فوت ہوا بلکہ مغالطہ دہی
ثابت ہوئی کہ ایسی ہی اور آیۂ قرآنی آپنے تحریر کی ہونگی اور
صاف ثابت ہوا کہ تجھسے پہلے بھی اور امتون پر پیغمبر آئے ہین
جنکا قرآن ناطق ہے اور جب امتون کی لفظ آئے تو اس سے
فقط انسان ہے مراد ہوئی کچھ بنی جان یا خلقت شیطان نہین
پائی جاتی اور یہ ترجمہ آپکا بالکل لغو ہوا یعنے تمہاری جنس سے ہمارے
نزدیک آپسے بڑی غلطی ہوئی اگر آپ اپنے کو بھی مرسلین مین

شمار کر لیتے تو ایک لاکھ چوبیس ہزار کا شمار ہو جاتا اسواسطے کہ
اسوقت آخر مین آپ بجای ایک ہزار کے ہین اور خبر آپکی ہم نامۂ
اول آیۂ ظہر الفساد فی البر والبحر مین بخوبی دے چکے ہین اب دلکل قوم
ہاد کا مطلب سنیے جس وقت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی نسبت علماء یہود و نصاری نے یہ عذر پیش کیا کہ
اگر آپ پیغمبر بھی ہین تو اپنی قوم عرب کے واسطے ہین ہمارے
واسطے نہین ہین اسپر اللہ تعالے فرماتا ہے کہ آپ تو ہر قوم
کے لیے ہادی ہین ایسا نہین ہے جیسکہ ماقبل تیرے
ہر ہر قوم پر بھی ایک ہادی ہوا ہے اب تا یوم جزا کل فریق کیو
تو ہی ہادی ہے قاعدۂ نحوی ملاحظہ کیجیے جب کلمہ مین لام کے
نیچے کسرہ ہوا تو وہ لام جر کا کہلاتا ہے اور جب لام جر کا قرار
تو اوس سے مخاطب مراد ہوا افسوس ہے کہ آپ اس علمیت پر
دبیر الانشا کہلائے گھڑی تو پائی مگر کھنٹی غلط بجائی ایضا جب آپنے
کتب سیر اور تواریخ اہل اسلام بھی شاید نہین دیکھین دیکھیو کتاب
ناصر الابرار مناقب اہلبیت اطہار مین روایت ۷ قولہ حضرت علی مرتضی
شیر خدا سے روایت ہے بیچ بیان آیۂ انما انت منذر و لکل
قوم ہاد کے کہ رسول اللہ منذر ہین اور مین ہادی ہون اب اوس

آیہ متذکرہ بالا کا ذکر سینے وہ پارہ ولو اننا کے شروع رکوع ۱۴ میں
یون ہے ترجمہ - ای جماعت جنون اور آدمیون کی کیا نہ آئے
تمہے پیغمبر تمہارے پاس پیغمبر تمہین مین سے بیان کرتے
تمہے اوپر تمہارے نشانیان میری اور ڈراتے تمہے تمکو الخ
اقول اسکا منشا بھی آپ نہین سمجھے حاشیہ پر فائدہ ۲ جو
مولانا عبد القادر صاحب رحمۃ اللہ نے کیا ہے آپنے نہین
دیکھا یا فقط مغالطہ دہی مراد ہے وہ یہ ہے یعنے مولانا تحریر
فرماتے ہین قولہ کہ دنیا مین انسان بتا پوجتے ہین وہ فی الحقیقت
جن ہین الخ کچھ اس سے یہ نہین مراد ہے کہ جنون مین بھی پیغمبر
ہوے ہین پیغمبر آدمیون ہی مین مبعوث ہوے ہین اور جنون
نے بھی اونہین کی اطاعت کی ہے چنانچہ سورہ جن مین ایمان
لانا جنون کا ظاہر ہے آپنے خوب ترجمہ کیا اور اپنے مطلب پر
جمایا اب کچھ حال اصلحت مہادیو جی کا حسب مقولہ ہنود سن لیجیے
دل کو شاد کیجیے ادہیان ۱۴ شیوران ترجمہ منشی شنکر دیال صاحب

بکذا - قولہ نظم

بیان کرتے ہین یون سورت نکو دیت	سنو یہ اتفاق حسن کی بات
رہیتر ایک جا خلوت نشین تھے	سر کیلاس پر سند گزین تھے

غرض من اکدن وہ ارباب پرستش — گئے لینے کو ارباب پرستش
ہوا شنبھون کو دلمیں جوش مستی — ہوئی آمادہ عشرت پرستی
زنونکے پاس بیتابانہ پہونچے — کہ جیسے شمع پر پروانہ پہونچے
ہوئین غائب ہزارون صورتون ہوتب — ہزارون نے شراب وصل کی نوش
بیابان سے رکھیشر پھر کے آئے — شگفتہ غنچہ سب پژمردہ پائے
ہوئے غواص دریای قلق مین — دعایون کی سدا شیو جی کے حق مین
کہ لنگ شب گرے کٹ کر زمین پر — نہ رغبت ہو سکے زہرہ جبین پر
اوسیدم لنگ شنکر گر پڑا صاف — جدا قالب سے ہو کر گر پڑا صاف
نگر اوس لنگ نے آفت مچائی — قیامت دیونکے سر پر آئی
رکھون نے فرط غم سے ہو کے لاچار — حقیقت کی سری برہما سے اظہار
سری برہما نے فرمایا کہ مہیات — بڑی تمسے قباحت کی ہوئی بات
رہے مہمان شیو شنکر ہمارے — ہوئے خود رونق افزا گھر ہمارے
قدم دہو دہو کے چرنامرت لیتے — جگہہ ستنبھو کو سنگاسن پہ دیتے
عوض مین اوسکے تمنے بد دعا کی — جہالت کی حماقت کی خطا کی
غرض سب کہہ ہوئے مصروف طاعت — دہائی کیجیے کیجے شفاعت
ہوا گوری کو جوشش مہربانی — نبی خود صورت ارگھا بھوانی
ہوا وہ ستقل لنگ آخری کار — ہوئی خلقت مری عشرت سے سرشار

پرستش سب نے کی آنکھوں سے سر سے	زمین پر آسمان سے ہوں برسے
کیا پھر یوں سدا شیو جی نے ارشاد	کریں سب لنگ پوجا دل شاد
اسی سے حاصل آرام ہوگا	پس از مردن بخیر انجام ہوگا الخ

اب فرمائیے آپ تو مہادیو جی کو اصلح اور ہادی فرماتے ہیں اور اونکے پوتہیان اور مقلدین ایسا کچھ سناتے ہیں کہ زنا معیوب نہیں بلکہ جن لوگون نے مرتکبین زنا کو بددعا دی اور لفرین کی اوپر آفت عظیم آئی اور برہما جی نے اونکو ملامت فرمائی اور اگہ زنا کی طاعت نجات آخرت ٹہرائی پھر دیکھو ادھیان ۴۴ سکند پران ہین مرقوم ہے قولہ کہ جب عورت ہنود کی سن بلوغ کو پہونچتی ہے اور اونکے فرجو پر بال نکلتے ہین اور اونکی چھاتیان لونگے نکالتے ہین تو دیوتا اور گندہرب اونسے درجہ بدرجہ معاشرت فرماتے ہین الخ اقول تو اب ظاہر ہوا کہ آپنے بہی اسی لحاظ سے دین ہنود کو پسند کیا ہوگا کہ ایسے دیوتا اونکی اتباع سے مواخذ گناہون سے البتہ نجات ممکن ہے بقولہ ؎ عجب ہے رندون کے حق مین ملامت ای ناصح ؎ جو غرق بحر ہین شغل سے اونکو ڈر کیا ہے ؎ کتاب نظر المبین جو کہ جواب للعالم المدرس مراد آبادی مصنفہ جناب مولانا محمد علی صاحب سلمہ اللہ تحصیلدار

بلاری ضلع مراد آباد شاید آپکی نگاہ سے نہین گذری اوسمین جناب
موصوف مناف انصاف بلا خلاف تحریر فرماتے ہین قولہ کہ پیشوایان
ہنود مین اکثر مرتکب زنا ہوئے ہین ہان ایک مرتبہ مہادیو جی
نے ارادہ تعزیر چندرما دیوتا کا فرمایا تھا جسوقت کہ اوسنے
سماہ تارا زوجہ پیر و مرشد سے زنا کیا تھا چونکہ جناب برہما
صاحب خود اسی بلا مین مبتلا تھے کہ اپنی بیٹی سرستی کے ساتھ
مشغول رہے تھے اس سبب سے ہمیشہ ملجا و ماوا رانیون اور بدکارونکی
رہا کرتے تھے لہذا چندرما کے سفارش پر آمادہ ہوئے اور
مہادیو جی کے ہاتھ سے اسے بچا دیا اور چونکہ مہادیو جی خود بھی اسی
بدکاری مین ملوث تھے کہ گیشرونکے جورو ون سے اُنہون نے
بکمال بیحیائی فعل بد کیا تھا کیا ہوا کہ ازراہ ظاہرداری کے حوصلہ
تعزیر دینے چندرما کا کیا تھا جب سفارش برہما جی کے موافق
مرضی باطنی کے اون تک پہونچے تو تعزیر دینے سے باز
رہے اسیطرح ازدہ پوتے سرکشن جی کے لعلت زنا کے
ساتھ اوگہا کے ماخوذ ہوئے اور اوگہا کے باپ نے اس
جرم مین اسکو قید کیا اور یہہ خبر جب کرشن کو پہونچی تو اوس زانی فاسق
کے حمایت پر مستعد ہوئے اور یدراج گہا پر فوج کشی کے اور

بعد مقاتلہ عظیم کے اوسکو مع اوکہا مذنیہ کے اپنے
گہر لائی اور گہر لاکر اون دونون کا نکاح کرادیا الخ اور دیکھیے
راجہ دیود اس کے عہد مین یعنے ست جگ مین کسقدر زنا
وغیرہ کثرت سے ہوئے ہین وہان وہ کاشی کنڈ پران
ملاحظہ کیجیے اوسمین صاف لکہا ہے قول ترجمہ عبارت یہ کہ زنان
شوہر اگذاشتہ باہر کہ دل رغبت می شد می پیوستند وہمان قسم
مردان نیز بعمل مے آوردند بلکہ بسیار زنان ودختران محل خاص
راجہ بہانچ پردہ اشتند الخ اور عہد یہ سس راجہ مین بہت چہترا نیان بجز
سے زنا کراتی تہین اور اونسے اولاد حاصل کرتی تہین پدب
مہابہارت کا دیکھیے اوسمین لکہا ہے قول ترجمہ عبارت یہ کہ در
ایام گذشتہ در عالم چہتری نہ ماندہ بود زنان چہتریان بعد طہارت
از حیض غسل کردہ پیش برہمنان می آمدند و برہمنان از انشان
صحبت میداشتند و آنہا را فرزندان پیدا می شدند ہمچنان بار دگر
از برہمنان چہتریان پیدا شدہ اند الخ اقول غرضکہ کوئی دور ایسا
نہین ہوا کہ جسمین محکوش گروہ ہنود مین جاری نہ ہوا ہو شفق
من حیث دین کی یہ شکل ہو اور اونکی پوتہیان یون گواہی دین تو پہر
اونکا صالح ہونا اور معاذ اللہ رسولون مین اونکو شامل کرنا یہ

کیونکر آپ کی راے مین آیا جو آپنے قرآن مین اونکے اصحیت
کو ملایا پھر مہابھارت اسمید پرب مین مرقوم ہے قولہ ترجمہ فارسی
کہ زن دیوے گفت کہ من پستانہای خود را کہ بدرازی چہار
کروہ است گردانیدہ ارجن را خواہم زد الخ بھاگوت کے نوین
اسکندسے ثابت ہے کہ راجہ سکر کے مہیہ ہزار بیٹے قابل
جنگ کے ایک وجہ سے اوسکی حیات مین موجود تھے
کہ اسمید بگ کے گھوڑیکے ساتھ وہی تھے الخ اب کرشن جی
کا کچھ نسب نامہ بھی سن لیجئے مولوی محمد علی صاحب کتاب ظفر المبین
مین بجواب اندرمن تحریر فرماتے ہین صفحہ ۳۵۸ قولہ قصہ حامل ہونے
بھائی کرشن جی کا اور دستہ آہنی جننے کا یاد کیجیے بہت مرد
اکابر ہنود مین سے غلبۂ شہوت نسائی کے سبب عورت ہوگئے
اور مردون کے ساتھ منعقد ہوے منجملہ اونکے ایک فرزند
ارجمند خاص سورج دیوتا کے ہین کہ عورت ہوجانے کے بعد
نکاح مین بدہ کے جو نوزادہ چاند کا ہے آئی اور مہاراجہ کرشن جی
اونہین کی نسل مین ہین الخ اقول مشفق من آپنے ہدایت الہنود کا حکیم
تصنیف کی بلکہ تخریب الہنود اسکو کہنا چاہیے یقین ہے کہ
جب اس نامہ کی نقل مہاراجہ بلرام پور کی نگاہ سے گذریگی تو

آپ کی تنخواہ جو کچھ ہو کی موقوف ہو جائیگی آپکی خوش آمد کچھ کام
نہ آئیگی جناب من دیوتا یان ہنود اور اونکے بیدون کی کچھ
اصل نہین ہے آپنے تواریخین نہین دیکھین صاحب مصنف
کتاب خلعت ہنود یون تحریر فرماتے ہین قولہ کہ جب بمقابلہ موسے
علیہ السلام فرعون مع فوج غرق دریای نیل ہوا تو اوسکے
ارباب نشاط بھاگ کر ملک ہندوستان مین آئے اور یہان
کے راجگان بت پرستون سے ملاقی ہوئے اور اونکو گانا اپنا
سنا کر خوب محظوظ کیا تو وہ گویا اون بت پرستون مین بڑی
عابد خدا پرست مشہور ہوئے چنانچہ آپنے زبان ہندی مین اونکا
نام برہمن قرار پایا برہ بمعنی ورد اور من بمعنی دل یعنے
اونکے بیان سے دل مین محبت الٰہی کا اثر پیدا ہوتا ہے
اور وہ لوگ اہل ولایت اور ذی علم اور مصاحب بادشاہ فرعون
کے تو تھے ہی انہون نے سوچا کہ یہ قوم ہندی کہ نہایت
ابلہ اور بے دین محض تو ہین انکو کسی سرشتہ باطلہ پر لگائیے روٹی
کھائیے تب اون لوگون نے کل قواعد اپنے نفع کی تلقین کرنا
شروع کیے کہ جس سے پوتھیان مملو ہین چنانچہ لفظ مصر جسکا
ہمارے اس بیان کی صحت کرتا ہے کہ وہ لوگ مصر ہی کے

رہنے والے تھے پس اسی وجہ سے برہمنون مین قوم مشہور
بہت معزز اور کہرے برہمن کہلاتے ہین کسی نے سچ کہا
ہے بیشعر ؎ اپنے عدو کی ذلت خالق کو بھی خوش آتی ہے صدقے
کا رزق لکھا تھا۔ یہ برہمن ہین ٭ جیسے بیان عزازیل جب
قریش مین ایک مرد ضعیف بنکر آئے ہین تو انہون نے اپنے
تئین شیخ نجدی ملقب کرکے بیان کیا ہے کہ مین نجد کا رہنے والا
ہون اسی وجہ سے صاحب عیاشی نے اسکو شیخ نجدی ملقب کیا ہے
چنانچہ آپ بھی بلگرامی کہلاتے ہین فقط اسی راہ سے کہ آپکا
مولدگاہ قصبہ بلگرام ہے چنانچہ بعد عرصے کے جبکہ زمانہ زرتشت
کا ہوا تو بیاس جی نامے ایک برہمن ہندوستان سے طرف
خطۂ ایران کے چلا گیا اور زردشت سے ملاقات کی اور اوسکا
آئین پسند کرکے واپس آیا ہندوستان کو پس اوسنے کچھ
پرتھیان اور آئین پرستش اہل ہنود کو تلقین کیا ہے اب ہم
اپنے اس قول کی صحت کو عبارت دساتیر زردشتی مین جو نامہ
موسوسہ بنامہ ست دخشور ہے آپکے پیش کرتے ہین قولہ
چون بیاس ہندی بہ بلخ آمد گشتاسپ زردشت را بخواند و با دشمنو
یزدان آمدن آن گفت پیغمبر پاسخ داد کہ یزدان آسان کند پس

شہنشاہ فرمود تا از ہر کشور فرزانگان را خواند چون ہمہ گرد آمدند زردشت
از آفرین خانہ برآمد بیاسن نیزوران انجمن درآمدہ با خشور یزدان گفت
ای زردشت از پاسخ دراز گذار ہے چنگر بکاچہ جہانیان آہنگ
گزیدن کیش تو دارند دخرابن فرجود ہائے تو بسیار شنیدہ ام
من مردے ام ہندی نژاد و بدانش در کشور خود نے مانند راز
چند سر رشتہ دارم کہ از دل من بر زبان نہ آوردہ ام چہ گردے
گویند کہ اہرمنان آگہی با ہرمن کیش دیو پرست دہند خبر از دل من ہیچ
گوشے نہ شنیدہ اگر درین انجمن یک یک ازان راز ہا خوانے
باین تو در آیم زردشت گفت کہ پیش آمدن تو یزدان ازان راز ہا
آگہی بخشیدہ پس این در سیم راز آغاز تا با نجام بر و خواند چون
بشنید و چشم بر سید و بمغز رسید یزدان را نماز برد و بہ آئین
در آمد و بہ ہند باز گشت الخ اقول دیکھیے یہ دساتیر ہماری بنائی ہوئی
نہیں ہے پارسیونکی کتاب ہے وہ اسکو کتاب آسمانی سمجھتے
ہین گو وہ کتاب آسمانی نہو مگر پہر بھی خالی اس سے نہین کہ اسکو
مثل کتاب تاریخ کے سمجھنا چاہیے بہرصورت مدعا ہمارا ثابت ہوا
کہ بیاس جے نامے بلخ مین جاکر دین زردشت مین داخل ہوے
ہین چنانچہ یہ قول دساتیر کا اسکہ آئین درآید گواہی دیتا ہے اور

یہ عقیدہ عناصر عبادت و آفتاب کی پرستش کا جو ہنود رکھتے
ہین بلاشک عقیدہ زرتشتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ آج سے
سات سو برس پیشتر ہر شخص خوب جانتا تھا کہ دین ہندو نکا بعینہ
دین آتش پرستون کا سا تھا اور کتابین اونکی تراجم استا و زند
کتب آتش پرستون سے ماخوذ ہین چنانچہ سومنات مین جو
شیخ سعدی علیہ الرحمہ نے برہمن بتخانہ کی تعریف کی ہے تو اوسمین
اوسکو اوستا و استا و زند سراہا ہے وہ لکھتے ہین بیت
مہین برہمن استوم بلند + کہ ای پیر دانای اوستا و زند + اور
تاریخ ہند مؤلفہ الفنسٹین صاحب مین مرقوم ہے قولہ کہ ہندوون
کی بنیاد بیاس جی سے جو ہندوون کے مفروضہ مؤلف ہین قریب
۳۰۰ برس قبل مسیح علیہ السلام کے ہوئے ہین غالبًا ایسا معلوم
ہوتا ہے کہ اس مؤلف نے گو وہ کوئی کیون نہ ہو اون تالیفون
کی نشا اور ضروری مسئلون پر ایک رسالہ لکھا ہے لیکن کلبروک
صاحب کی یہ راے ہے کہ بانی پانچ فرقہ اس سے پہلے کے
ہین بلکہ بدہ اور جین کے فرقون سے یہ فرقہ نیا ہے اسلیے
کہ جس کتاب مین اس فرقہ کے مسائل اور عقائد کا بیان ہے
جو کہ سو برس پیشتر حضرت عیسی سے نہ لکھے گئے ہونگے الخ

اقول یہ رای مسٹر الفنسٹن صاحب وکارو ک صاحب کے
ہے مگر مین زیادہ معتماد اس باب مین دبستان کے بیان کو ٹھہراکر
یہ کہتا ہون کہ خروج بیاس کا بعد زرتشت تہا اور زرتشت ہی کی
تعلیمات سے وہ بہراندوز ہوی اور ہند مین آکر پیرو مغان بنے
اور وہی آیین زرتشتی اور عقاید تناسخ اور ترتیب اوقات زمانہ اور
دین آتش پرستی وغیرہ کا اُنہون نے ہند مین شایع کیا اور باتفاق
اہل تاریخ ثابت ہے کہ زرتشت ایک عرصہ دراز کے بعد جناب
ارمیان پیغمبر علیہ السلام سے پیدا ہوا چنانچہ روضۃ الصفا مین
مرقوم ہے قولہ کہ در تاریخ بیاس جی در معجم مسطور است کہ زرتشت
حکیم در زمان گشتاسب ظاہر شد و او سبدار حال شاگردی یکے
از تلامذہ ارمیان پیغمبر می نمود تا علوم عربیہ بیاموخت الخ اور چونکہ
زمانہ ارمیان پیغمبر علیہ السلام قریب ۶۰۰ برس پیشتر جناب مسیح
علیہ السلام سے تہا پس کچھ شک نہین کہ خروج بیاس کو عرصہ
زیادہ دو ہزار پانچسو برس سے نہین گذرا اور مین یہ امر بیقینی
لکہتا ہون کہ تالیف ایکہنڈ کی بلاشک و شبہہ بعد طلوع نیر عالمتاب
اسلام کے ہند مین ہوئی ہے کیونکہ ہنڈو ک ایکہنڈ اتہرین بیان مین
حال سر راجارج کا اسطور پر لکہا ہے کہ جب وہ وحدت سے کثرت کا

متوجہ ہوتا ہے تو پہلے خدا موجود ہوتی ہے الذاب دیکھو
یہ خبر زمان ماضیہ کی ہے کہ جس سے صاف واضح ہے کہ سنکر
اچاریج قبل تالیف اکبھنڈ سے گذرا ہے اور زمانہ شنکر اچاریج
کا منشا عیسوی ہے کہ جس عرصہ میں آفتاب نما لمتاب اسلام
نے ظلمات ہند روشن کر دیا تھا اور اکابر دین اسلام رونق فرد
ہند ہو گئے تھے غرضکہ ان وجوہات متذکرہ بالا سے صاف
واضح ہوا کہ دین ہنود کا کچھ وجود نہیں ہے تو پھر آپ کیونکر اور کس
دلیل عقلی یا نقلی سے اس دین کی صحت قرآن قوی البرہان سے
تطابق کر لے ہیں بدنامی کا ٹوکرہ اپنے سر پر دھرتے ہیں اب رہی
یہ بات کہ آپنے بزعم فاسدہ خود ثبوت خبر پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ
علیہ وسلم پیش خود تجویز کیا ہے سو وہ فقط بہزار خرابی بصرہ آپنے
اس لفظ پر گفتگو کی ہے کہ مہامت سے محمد ثابت ہوتا ہے اسپر
اشلوک بھی چھاپا ہے سو یہ تجویز آپکی مثل آپکے نہایت ضعیف
ہے کہ نہیں دیکھ سکتے ہیں کہ مہامت اور محمد میں کسطرح کی
مناسبت نہیں اسلیے کہ مہامت کے معنی اردو میں بڑے
مت والا لغت بڑا عاقل ہوگا اور محمد کے معنے حمد کیا گیا اور تعریف
کیا گیا اور صفت کیا گیا ہوگا تو یہ نظیر آپ کی درست نہ آئی اسمیں دیکھیے

کہ بڑے عقل والی سے یہان بقراط و فلاطون و ارسطو مراد ہین
کہ وہ لوگ بڑے عقیل تھے کہ ظاہر ہے لہذا کتب ہنود سے
ابھی تک آپنے بشارات ہمارے حضور اقدس کے نہین پائین
لہذا نہایت مناسب معلوم ہوا کہ اب ہم آپ کو کتب ہنود سے
بھی بشارات واضحہ مع سن و سمت سناوین وہی ہذا قولہ دیکھو
کلکی پران مین لکھا ہے الی قولہ کہ کلکی بنظر اسکے کہا جاتا ہے
کہ کلک کو دور کرین گے جو زمانہ کے دلو نیز چھایا ہوا ہوگا جیسا کہ
باب چہارم مکاشفات انجیل سے ابراہیم علیہ السلام کو فرشتہ کا
قول کہ اسمعیل سے ماؤنا دیعنے بڑی بڑے کو پیدا کرونگا صاف
صاف بتطبیق ہے پھر پران مذکور مین لکھا ہے قولہ کہ قوم کلکی اوتار
گرک یعنے رشی ہوگے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم قوم قریش
رشی عابد نضر کی ہے جو کہ اولاد پاک قیدار بن اسمعیل بن ابراہیم
علیہ السلام کے ہین کہ اپنی عقل سے حق تعالے کو ایک جانکے
عبادت کرتے تھے (۲) یہ بھی لکھا ہے کہ نام والد ماجد کلکی
اوتار کا وشنو ویس ہوگا اور وشنو اللہ کو کہتے ہین اور ویس
بمعنے عبد کے ہین وہی والد ماجد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
عبداللہ نام تھا (۳) نام والدہ ماجدہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کا سنگونتی لکھا ہے جسکے معنی معتمدہ کے ہوتے ہیں وہی آمنہ کے معنی ہوتے ہین (۴) پران مذکور مین لکھا ہے کہ کلکی اوتار کے چار بھائی ہونگے پر تین بھائی کے نام بھی لکھے ہین ایک کا نام کوی دوسرے کا نام سمنت تیسرے کا پراگ جیسے کتاب حزقیل و ذکریا و مکاشفات مین چار یارون کے نام کی طرف اشارہ ہے ویسے ہی جینے لوگ کلکی اوتار صاحب کے چار جانشین لکھتے ہین کہ کتاب ڈوالی گلپ کتب معتبرہ اپنے سے چینی لکھتا ہے ویسے ہی اسمقام پر کلکی پران مین یون معلوم ہوتا ہے کہ بجاے اسکے کہ کلکی اوتار کے چار جانشین ہونگے چار بھائی لکھے (۵) مقام مولد کلکی اوتار کا شمبھل نگری یعنے عرب کی بستی لکھی ہے (۶) پران مذکور مین ہے کہ اپنے وطن سے شمالی پہاڑون مین ہجرت کرینگے اس سے مدینہ منورہ جانا حضور اقدس کا ثابت ہے (۷) پران مذکور مین تلوار کی بڑی تعریف لکھی ہے اس سے ثابت ہوا کہ اونکا دین تلوار کے ذریعہ سے پھیلیگا جیسکہ مکاشفات انجیل مین صاف لکھا ہے قولہ وہ لوہے کے عصا سے تمیر حکومت کریگا اور تم کمہار کے برتنون کے مانند چکنا چور ہوجاؤ گے (۸) یہ بھی لکھا ہے کہ تمام مقدسین کے

تعریف کریگا یہ بات قرآن سے عیان ہے کہ کل انبیا علیہم السلام
کی تعریف اوسمین موجود ہے الخ اب مین آپکو تیسرے کی تحقیق کرنے
وسمت ملنے دیتا ہون کہ میلاد مبارک یوم دوشنبہ تاریخ ۱۲ ربیع الاول
۱۱ یا ۱۲ - اپریل سنہ ۵۷۱ع ولادت باسعادت صبح کے وقت عرب مین
شہر مکہ معظمہ مین ہوے کہ وسط ہند مین دو ہزار میل کے فاصلہ
مکہ معظمہ سے دو گھنٹہ کا فرق پڑتا ہے اوسوقت مین ہند کے
وسط مین دو گھڑی دن صبح صادق غرب کے وقت مین چڑھتا ہی
اور بغیر اسکے کہ کلکی اوتار صاحب عرب مین ہون یہ مطابقت بہت
مشکل ہے کہ حمل کا طالع ہو اور دو گھڑی پر ۲۱ پل زیادہ دن
چڑھے ولادت باسعادت ماہ بیساکھ بارہوین چاند کے ہو اور
۱۲ ربیع الاول سنہ ولادت ۱۱ یا ۱۲ ماہ - اپریل کو آفتاب حمل مین
تھا اور تاریخ ۱۲ چاند کے تھی چاند سرطان مین ہوا جیسے ابو المعشر
نے آفتاب حمل مین اور ذنب قوس مین اور راس جوزا مین لکھا ہی
بدستور مطابق ہے اور حساب سے زہرہ حوت مین اور عطارد
و مشتری ثور مین اور مریخ جدی مین اور زحل میزان مین ہوتا ہے
بس اس صورت مین زائچہ وہی نکلتا ہے جو کلکی پران کے
اشلوک مین ہے اور وہ اشلوک یہ ہے آپ کی خاطر سے ترجمہ

اُردو مین کیے دیتا ہون ہکذا۔ ترجمہ قولہ بارہوین چاند سدی ماہ
بیاکہ ہشت نام پنچتر ہرسن جوگ کرن بالب مین سورج حمل چاند
سرطان مشتری ثور عطارد ثور مریخ جدی مین یہ گرہ عمدہ اوقات
ہین راس جوزا ذنب قوس زہرہ حوت میزان کا زحل وقت عمدہ
نام پرہوش ہین دوگھڑی سورج نکلے پر حمل کے طالع مین سنم
کگلی کا ہوگا بیاکہ سدی چاند کی بارہوین ہشت نام پنچتر مین برشن
نام جوگ بالب نام کرن مین پیر کے دن جبکہ اکیس گھڑی پل چوبیس
کا ہوگا سورج کے دوگھڑی نکلے پر ۱۲ بارہ پل اکیس ہونگے عبداللہ
راست گو کے گھر سنومتی آمنہ کے شکم سے کگلی نام دہرم
کا پالنے والا ایسے وقت مین تشریف لاویگا۔ جسکا کہ زائچہ یہ ہے

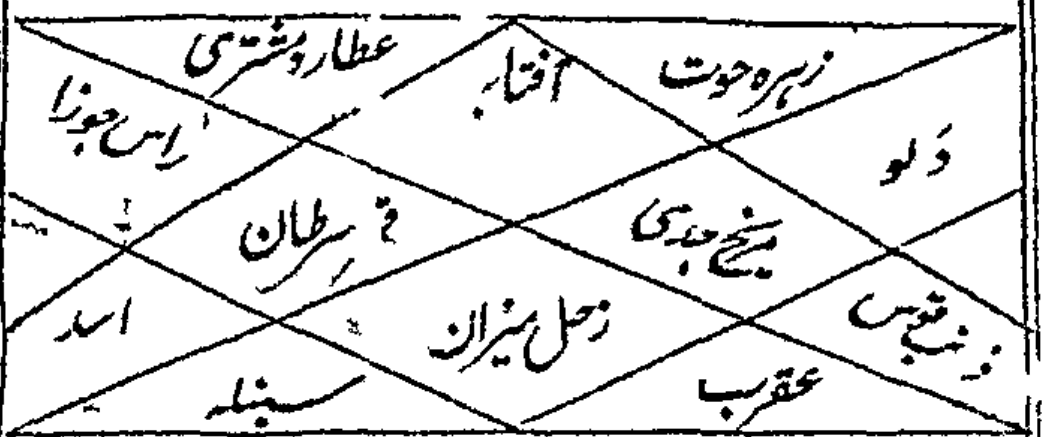

اب آپکو مناسب ہے کہ اس مقدمہ کو کسی صاحب نجوم سے
دریافت کرکے دل کو تسکین دیجیے ہر چند آپنے پردہ اسلام مین

بہت سی تدبیر کی مگر سوائے ایک گڑھے کے اور کچھ حاصل نہوا پھر
آپنے تحیات شہادت جناب امام حسین علیہ السلام پر اس
پردہ مین لکھا کہ کوئی نہ سمجھا پھر کتاب اسرار نبوت ضعیف القوت
اس ترکیب سے تصنیف کی کہ کسی کی سمجھ مین نہ آیا پھر جتنے کہ ہمنے
سب کا جواب تحریر کر کے آپ کو سنایا آپنے ایک کا بھی جواب
نہ دیا وہمن مبارک کو سوزن معقولیت سے سیا بس اب
غرض یہ ہے کہ ان خیالات فاسدہ سے باز آیئے عاقبت
نہ گنوایئے منصف مین دروغ کو فروغ نہین ہوتا ہے یہی وجہ ہے
کہ شیطان سر پہ ہاتھ دھرے روتا ہے زیادہ و بس فقط

درینولا ایک نامہ تازہ بتازہ جو لکھا گیا ہے وہ بھی
درج کتاب ہذا کیا جاتا ہے کہ اعظمین کے کام
آوے۔

نامۂ مبارکباد

یوم کلان

لفظہٗ
زاد
رقم علی لڈہ

سید صاحب حاجی مسلمانان رنگون دام اقبالہٗ

بعد ادائے سلام مسنون کے مطلب یہ ہے کہ آج پرچۂ تہذیب
الاخلاق مطبوعہ شوال ۱۲۹۳ھ ہجری سرکار اسلام نے
ہمیں پہونچایا مژدہ مبارکباد عید کا خوب ہماری
سمجھ میں آیا واہ کیا خوب طریقہ ہے جو یلیح کا آپ کو

آپکے دوست خیالی نے بتایا لہذا کچھ خلاصہ اوسکا قلم بند کرکے
مین بھی ببارکباد یوم کلان کی آپکو سناتا ہون وہو ہذا۔ قولہ
السلام علیک وعلیکم السلام حضرت مبارکباد شد مل تو لیجیے معانقہ
تو فرمایئے اسکے جواب مین آپ فرماتے ہین قولہ آیئے آیئے
تشریف رکھیے دل سے ملے ہوے ہین معانقہ کیا ہے اسپر وہ
آپکو جواب دیتے ہین قولہ کیا آپ معانقہ عید کو جائز نہین سمجھتے
اسپر آپ فرماتے ہین قولہ جناب مین کوئی مولوی ملا مفتی تو
ہون نہین کہ جائز ناجائز سے بحث کرون اس جھگڑے کو جانے
دیجیے بیٹھیے فرمی مزے کی یا خوش کن باتین کیجیے اسپر وہ فرماتے
ہین قولہ نہین صاحب پہلے اس بات کا تصفیہ کر لیجیے کہ عید کا
معانقہ جائز و مستحب ہی کہ نہین اسپر آپ فرماتے ہین قولہ حضرت
میری ہی جب آپ سنین گے تو چونکین گے اور متعجب ہونگے
اور فرماوین گے یہ تو سب سے انوکھی رای ہی الی قولہ خیال
کیجیے کہ جائز ناجائز یہ سب قسمین افعال مذہبی کی ہین عید کا
معانقہ کوئی مذہبی افعال مین نہین ہے جسپر جائز ناجائز کا
اطلاق ہوسکے یہ بات صرف باہم معاشرت کی ہے اگر اسپر بحث
ہوسکتی ہے تو یہ ہوسکتی ہے کہ آیا یہ طرز معاشرت قابل

پسند ہے یا نہین مہذب ہے یا نہین سو اسکا یہ حال ہے
کہ جبتک قوم کے خیالات نہین بدلتے اور تعصب نہین دور
ہوتا اوسوقت تک جو رسمین اوس قوم کی ہین گو وہ کیسی ہی نامہذب
ہون مہذب ہی معلوم ہوتے ہین اسکے فیصلہ کرنیکو کوئی پیمانہ
نہین ہے جس سے اس رسم کا مہذب یا نامہذب ہونا ناپ
لیا جاوے اگر کوئی پیمانہ اسکے لیے ہوسکتا ہے تو فقط ترقی
علوم وفنون سے ہوسکتا ہے گو یہ مثل مشہور ہے کہ لیلی را
بچشم مجنون باید دید ہر ایک شخص اپنے معشوق کو سب سے
زیادہ خوب سمجھتا ہے الخ اسکے بعد آپنے بڑی لمبی چوڑی تقریر
محض بے فائدہ یعنے عید کے معانقہ کو آپنے فرمایا ہے قولہ
کہ یہ دو سانپون کا سا گتھنا یا دو کتے لیولون کا لڑنا ہے اسکے بعد
اپنی تمامی پر لکھا ہے قولہ یہ بات سنکر میرے دوست خیالی آنسو
بھر لائے اور کہا میان کہتے تو تم سب سچ ہو پھر جاہے کوئی مانے یا نہ مانے
زیادہ والسلام ۔ راقم سید احمد خان ۔ جواب واہ سبحان اللہ
حضرت من گڈمین ہین پوچھتا ہون کہ یہ ٹیٹ اسلام کا دعوی اور روش
اسلام پر یہ مزخرفات بھلا آپتو فرماتے ہین کہ مین ملا یا مفتی نہین
پھر بھلا تفسیر قرآن مجید کی آپ کیون کرتے ہین عید کے معانقہ پر

تو آپنے دو سایئون کا کتنا یاد و کھڑی نیولون کا لڑنا فرمایا یہ معاشرت
آپکو ناپسند معلوم ہوئی حقیقت مین بقول آپکے لیلیٰ زاچشم مجنون باید
دید کسی نے سچ کہا ہے ؎ ہر کہ خسپد درمیان آن ہما بیند بخواب
تشنہ آب و خواجہ در سگ استخوان بیند بخواب مگر مین حیران ہون
کہ یہ معانقہ آپ کو کیونکر پسند آیا ہوگا جو کہ آپکے صاحبان علم و فنون
یعنے علم کے دیوتاؤن مین رائج ہے مثلاً بروقت رخصت کسی
عزیز یا عزیزہ کے بھائی جوان بہن جوان کا منہ سر بازار چومنا یا
ایک کا دوسرا سر پر کہہ کے بینت ہاتھ مین لیے ہوے سیٹی
بجاتے کتا آگے آگے لیکر چلنا اور بعضے آپسے تہذیب یافتہ
کو مین نے دیکھا ہے کہ کتے کا پلا جیب مین یا گود مین لیے رہنا
یا خوشی کے دن مین بھائی جورو بیٹی بہو کے گلے مین ہاتھ ڈال کے
ناچنا منہ اور ہونٹو کو چوسنا قبل از نکاح استحان پسند یا ناپسند عورت
کا مرد کو پسند کر لینا کہ ظاہر ہے مناسب تو یہ تھا کہ پہلے ان صاحبان
تہذیب کو نصیحت کی ہوتی نیکنامی لی ہوتی جو ستادہ آپکو سزا ہتا
برخوردار بناتا نہ یہ کہ برعکس آپ ایسے تہذیب یافتہ سے وقوع
مین آیا یہ کیچہ عجیب بات ہے مشفق من ہنگام جہالت کی رسمین
ابھی آپنے سنے نہین جسکو اسلام نے مٹایا خیر ایک آدہ مین بیان

کردون اقول کسی کتاب مین مین نے دیکھا ہے کہ جب اسلام
پھیلا اور حدود و مراسم اسلامیہ جاری و شایع ہونے لگے اور
رسمیات ہنگام جاہلیت مٹنے لگے تو ایک عورت مثل آپ کے
ہمارے حضور اقدس روحی فداک کی خدمت مین حاضر آئے اور
عذر کیا کہ ہمپر رسمیات اسلامیہ نہایت شاق ہین حضور نے اپنے
اصحاب رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ اس سے پوچھو کہ وہ کون سا رسم
ہے جو تجھپر شاق گذرتا ہے اوسنے عرض کی کہ عدت کی رسم
جو کہ اسلام مین مقرر ہوئی ہے کہ جس عورت کا شوہر قضا کر جائے
وہ چار ماہ اور دس یوم خانہ نشین رہے سرمہ کنگھی کچھ نہ کرے
مابعد پھر اختیار ہے نکاح ثانی کا یہ سرشتہ ہمکو نہایت شاق ہے
آپنے فرمایا کہ ہنگام جہالت مین کیا دستور تہا اوسنے عرض کیا کہ ہنگام
جہالت مین یہ دستور تہا کہ جس عورت کا شوہر قضا کر جاتا تہا تو جو کپڑا
کہ وہ اپنے بدن پر پہنے ہوتے تہے وہی کپڑا سال بھر تک پہنے رہتی
تہے اور ایک کوٹھری مین جو کہ اسقدر ہو کہ لیٹ رہے اوسمین رہتے
تہے اور سال بھر کے بعد خانہ کعبہ مین حاضر ہو کر ہبل نامے بت جو
اندر خانہ کعبہ کے دہرا تہا اوسکے آگے بہنہ ہو کر بیٹھتے تہے اور
ایک سو بیاسی بکری کے مینگنی اپنے سر سے ایک ایک کر کے

طرف نشست کے پہنک دیتے تھے اور ایک جانور پرندہ
اپنی شرمگاہ سے مس کرکے اوڑا دیتے تھے تب عدت سے
باہر آتے تھے اسپر حضور اقدس نے تبسم کیا اور فرمایا کہ بڑھیا اس سے
تو رسوم اسلامیہ کہین آسان ہین لہذا میری عرض یہ ہے کہ آپ
جو رسمیات اسلامیہ کو رسم جہالت تصور کرتے ہین یہ کون نادانی ہے سراسر
ذلت اور ہٹانی ہے کسی نے سچ کہا ہے یہ شعر ؎ کوئی دیکھے
لاکھ ہزار یکے پھول ہم اپنے کسوٹی کی جڑ دیکھتے ہین
جناب مین آپکے حواریون مثل منشی چراغ علی صاحب و مولوی فریدالدین
صاحب نے تو مجھسے آپکی علمیت و تواریخ دانی کی وہ تعریف کی تھی
اور ڈرایا تھا کہ اگر دوسرا شخص کوئی مدرسات حال کا تعلیم یافتہ ہوتا تو
آپکے مقابلہ پر قلم بھی نہ اوٹھاتا بلکہ ایک آدھ صاحب نے تو آپکے
تعلیمات کے یہہ اشعار بھی سنائے مگر چونکہ تائید الٰہی و پرورش
جناب رسالت پناہی یہان شامل حال تھی کچھ خیال مین نہ آئے

اشعار یہ ہین قولہ تعالیٰ سید احمد خانصاحب بہادر

آجکل ہو نہین سر بستر خواب راحت	نشہ علم سے مسرور و غرور نخوت
مزہ لیتا ہون بڑا علم و عمل کے اپنے	ہے تصور مرا اہر مین تصدیق صفت
ہو گیا علم حصولی سے حضوری مجکو	ہے مرا ذہن نہ محتاج حصول صورت

جو مسائل نظری تھے وہ بدیہی ہین تمام — عقل کو وقفہ یورپ سے ہوئی ہے کثرت
لندن پاک کی تاثیر یہ ہے مجکو حصول — کہ جسے چاہون کرون عقل سے باطل ثابت
کبھی مین کرتا ہون تصریح معانی و بیان — کبھی مین کرتا ہون توضیح نجوم و ہیئت
کبھی تقسیم فرائض کبھی تفہیم اصول — کبھی تعلیم عقائد بکتاب و سنت
کبھی ہون مسلم آلہی کبھی طبیعی مین — کبھی کرتا ہون طبیعی مین طبیعی جودت
کبھی ہے عقل پہ مذہب مرا مانند حکیم — کبھی مثل متکلم مجھے پاس ملت
کبھی کرتا تھا قدم ہیچ کا ثابت بہمات — اور کبھی کرتا تھا باطل بسمار الشقت
کبھی انکار قیامت پہ مین لاتا تھا دلیل — کبھی تکرار تناسخ پہ مجھے سو حجت
حشر اجساد مین تھا گاہ تردد مجکو — کبھی تھی عالم برزخ مین مجھے اک حیرت
کبھی تھی عرصۂ تدویر فلک کی مجھ سے — کبھی مین ناپتا تھا سطح زمین کی وسعت
کبھی مین کرتا تھا اعراض مین جوہر قائم — کبھی مین کرتا تھا معلول سے ثابت علت
کبھی منقول پہ مائل کبھی سوی معقول — کبھی مین فقہ پہ رغبت کبھی سوی حکمت
کبھی کرتا تھا مجسطی پہ حواشی تحریر — کبھی کرتا تھا اشارات و شفا کی صحت
کبھی مین کرتا تھا قانون سے تشریح بلاغ — کبھی مین کرتا تھا قاموس مین تصحیح لغت
کبھی مین نفی حقایق مین تھا سوفسطائی — کبھی مین مغربی باطل و درویت
کبھی مین حیری و مجبور بعقل تدبیر — کبھی مین قدری و مختار بقدر طاعت
کہ ملاحد کی تھی تردید کلام الحاد — کہ وجودی و شہودی سے بیان وحدت

کبھی پیش نظر انجیل و زبور و توریت	کبھی مصحف پہ نظر میری سر ہر آیت
کبھی زرشتو منین ایسا کہ ساری ہو یاد	ز بدمارند کی کرتے تھی سیر تبعیت
کبھی تھی آگہی شاستر و بید و پران	کرتا تہابات مین پنڈت کی کہتا مین کہندت

غرضکہ اسی طرح اور بہت زیادہ گویان آپکے سنی ہین کہانتک قلمبند ہون پہر صفحہ ہین آپ یون چہکے ہین یا بہکے ہین قولہ اجی یہہ آٹھوین خاتم النبیین کیسے آپنے سنا نہین کہ مولوی یعقوب صاحب اور اونکے ساتھی سات خاتم النبیین تو زمین کے اوپر اور اندر بتلاتے ہین اور اب اونپر وحی آنا شروع ہوئی ہے پہر آٹھوین ہو گئے کہ نہین الخ جواب یہہ آپنے خوب دے پر کی اوڑائی ہے الیصاحب یہ جہگڑا سات و آٹھہ خاتم النبیین زیر زمین ہونیکا بالس بریلی مین ایک آپکے شاگرد صاحب ہم مذہب نے اوڑایا تھا سو وہ بالکل توہمات شیطانی جہوٹی کہانی ہمارے علماء دیندار سعادت شعار نے کرد کہایا کتاب تنبیہ الجہال مین دیکہیے اگر آپکو سمجہ نہ پہونچے تو ہمسے عاریتاً طلب کر لیجیے کہ ہمارے کتب خانہ مین موجود ہے ہمارے حضور کے خاتم النبیین ہونے مین تو کوئی کلام کی گنجایش ہی نہین اللہ جل شانہ نے خود اپنے کلام پاک مین خاتم النبیین فرمایا ہے ہان البتہ خاتم شیاطین

ابھی تک نہین ہوا ہے اگر آپ فرماوین گے تو یقین ہے
کہ چند انفار مین گن بھی دونگا جیساکہ مولوی محمد یعقوب صاحب نے
اپنے خط مین لکھا ہے قولہ یعنے عالم رویا مین مین دیکھتا ہون
کہ کوئی شخص کہتا ہے کہ سید احمد خان دجال ہے یہ سنکر مین نے
عذر کیا کہ وہ دجال کیونکر ٹھہرا تو وہ فرمانے لگے کہ تمنے یہ حدیث
نہین سنی کہ جناب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما گئے ہین
ثلاثون دجالا یعنے میرے بعد تیس دجال ہونگے اب فرمایئے
کہ اسمین آپکو یا آپکے نائب جدید منشی چراغ علی صاحب ہمارے
دوست کو کیا عذر ہے دیکھو چند توہین گنے بھی دیتا ہون مولوی
محمد یعقوب صاحب تو آپ ہی ہیں مثلاً علیگڑھ مین آپ اور صوبہ اودھ
ضلع سیتاپور مین منشی چراغ علی صاحب اور حیدرآباد دکن مین
مولوی سید مہدی علی اور دہلی مین نذیر احمد اور جبلپور مین مولوی صفدر علی
رئیس آگرہ اور امرتسر مین مولوی عماد الدین پانی پتی لاہوری
اور بنارس مین آپکے اول الحواری مرزا رحمت اللہ صاحب یہ سب
بقید حیات موجود ہین باقی تا یوم قیام ہوتے چلے جاوینگے
اور جو مر گئے اونکا شمار ہے نہین بس آپکے خیالات جو بعد
والے لندن کے جو بہک گئے ہین اونکا اوتر نا معلوم

بقول شاعر ؎ پڑھی ہے ایسی تمہاری دلیر شراب الفت ؛
کتاب حکمت ہزار دیکھیں کہیں نہ اوسکا اوتار دیکھا ؛ فقط

راقم نعمان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقلم خود اللھم اغفر ذنوبہ یہ نامہ تاریخ ۱۳ نومبر ۱۸۷۶ء کو لکھنؤ سے روانہ ہوا ٹکٹ چسپان ۱ر

نقل خط ہذا بذریعۂ عرضی تاریخ ۱۲ مارچ ۱۸۷۸ عیسوی کو آگرہ آباد سی خدمت میں سر ولیم میور صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر سابق مغربی وشمالی کے روانہ ہوئی ہے لندن کو ٹکٹ چسپان اطلاعاً قلمی ہوا

۲ر

پھر اسکے بعد یہ نامہ بطور ہدایت کے تحریر ہوا
درج کتاب ہوتا ہے جو سنتا ہے وہ روتا ہے
سید صاحب کی قابلیت کو بجز ندامت میں بٹا ہوتا ہے

ہو المستعان۔

نامۂ ششم

زادلطفہ
بنارس
حضور بہادر جج

سید صاحب مظہر الطاف و کرم سید احمد خانصاحب

بعد ادائے وجب کے آمدم بمطلب قطعۂ نامۂ نامی گرامی ازان
زبدۃ العلما جناب محمد علی بخش خانصاحب بہادر
جج واقعۂ باندا محررۂ ۲۵۔ اگست سنہ حال بنام
نیازمند مشعر باین مضمون آیا سرفراز فرمایا قولہ جناب

خانصاحب اب تو ہمارے مخالفین مذہب کا یہ حال ہے کہ قواعد
عربیہ وعلم تفسیر وحدیث سے کوئی معنی کسی آیہ کے لکھنے سے
معذور ہوئے ہین نسخہ تورات کہ محض واہیات سے اصل ہے
سامنے رکھہ کے منشی چراغ علی معنی قرآنکی لکھتے ہین نہ وہ الفاظ
قرآن مین موجود ہین جنکے معنی تصنیف کیے جاتے ہین نہ تورات
مین وہ الفاظ موجود ہین جنکی سند لاتے ہین حتی کہ ظہیر کا لفظ اونکی
معلم اول نے بمعنی آفت اخذ کیا ہے اور اونکے حواری نے
بمعنے لشکر اختیار کیا ہے اور نمل سے مراد قوم انسان قرار دی
ہے اور ہدہد نام رکھدیا ہے حضرت سلیمان کے لشکر کے سردار
کا جب یہہ حال ہے تو اب ہم کیا خاک بحث کرین ہر شخص کو اختیار ہے
کہ قواعد صرف ونحو ولغت ومعنی وبیان کو چھوڑ کر جس آیہ قرآنی کے
جو چاہے معنی بیان کردیا کرے اور احادیث کی نسبت متعدد تحریرات
مین لکھدیا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم معاذاللہ افترا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم پر کیا کرتے تھے مفسرین کو کذاب اور مفتری اور فسانہ گو
لکھتے ہین جب یہہ حال گالیان سنانیکا اکابر دین کی نسبت ہے
تو بھلا وہ لوگ قابل خطاب علماء دین کے کیونکر ہوسکتے ہین اب تو
بحث علمی وہ مذہبی نہ رہی جھگڑا خانے کی آوازین اور گالی گلوچ

پیرو وہ لوگ آ گئے ہین اور طرفہ یہ کہ مفسرین پر طعن کرتے ہین کہ وہ
اہل کتاب سے اخذ مطالب کیا کرتے تھے مگر خود بدولت بھی
اوسی طعن مین شریک ہین سوائے اقوال بیبل محرفہ کے کوئی
سند نہین لاتے ہین اسی سے اونکے سخن سازی والحاد و زندقہ
ظاہر ہے الخ جواب مین کہتا ہون کہ بھلا یہہ کون تہذیب اور شیسٹ
اسلام کی روش ہے الیصاحب ایسے تاویلات تو یہود و نصاریٰ
جو کہ قدیم سے ابطال اسلام کی مدعی ہین اونسے بھی متروک نہین
ہوئی برا نہ مانیے یہ تو وہی مثل ہوئی بلکہ آپ کی نسبت اصل ہوئی
بیت بر زبان تسبیح و در دل گاؤ خر ۔ اینچنین تسبیح کے دار دائر
فرمایئے کسی دین آئین کی نسبت کلمات لاطائل تو مہینا لکھہ کے
طبع کرانا کس قانون مین جایز ہے اہل فارس کا قول ہے چیزے بگو
کہ بگنجد گستاخی معاف ابھی کوئی تاویل کرے کہ سید احمد خان صاحب
بہادر جج بنارس کے گلے مین آماس ہے لہذا اس سے مراد بنارس
بنارس یا علیگڈہ کا چمر گدہ مراد ہے اور منشی چراغ علی صاحب چونکہ
ہمارے بھی شفیق ہین اور رنگ گورا ہے اس سے دودھیا
لٹورا مراد ہے تو آپ کو کیسا ناگوار ہوگا جو سیگا وہ کہیگا یہ
محض واہیات ہے قایل تاویل ہذا کم ذات ہے دیکھو کتاب

موئد الاسلام جوکہ دہلی مین ترجمہ ہوئی مصنفہ مسٹر جان ڈیونپورٹ
صاحب کا پہلا صفحہ قولہ مین اقرار کرتا ہون کہ اس زمانہ کے عیب
اون لوگون کے بات ہرگز میری خیال مین نہین آئی جو کہتے ہین
کہ آنحضرت معاذ اللہ جعلساز تھے اور اُنہون نے قرآن ایسا
لکھا ہے یعنے قصداً فریب کیا ہے جیسے کوئی جعلساز لکھے
میری رای مین جو منصف آدمی قرآن کو پڑہیگا اوسکا یقین اس
قول سے بالکل مختلف ہوگا الخ از کتاب کارلل صاحب جلد ۲ صفحہ
۴۱۲ مطبوعہ لندن اقول سبحان اللہ مدعی ابطال اسلام تو یون
فرماوین اور مدعی ثبوت اسلام اونکے مفسرین اور صحابۂ کرام کے
نسبت یہ ایمانداری جتاوین پس قربان اون مسلمانون کے اسلام
کے جوکہ آپکے شریک چندہ ہین نہین معلوم حاکم مطلق سے
یوم جزا کو کیا عذر پیش لائین گے جب آپکے ہمراہ کر دیے
جائین گے دیکھو قرآن مین جہان چیونٹیون کا ذکر ہے وہان
خدا فرماتا ہے کہ کہا چیونٹیون نے گھس چلو اپنے سوراخون
مین ایسا نہو سلیمان کا لشکر ہمین پیس ڈالے وہم لایشعرون
یعنے اونہین معلوم نہ ہو اب فرمایئے وہ کون قوم ہے پردہ
زمین پر جوکہ سوراخون مین رہتے ہون ہان اگر انسان پیغمبر ان

یورپ ہون تو یہ اور بات ہے باقی ہفت اقلیم مین تو ہمنے
نہین سنا کسی تواریخ مین لکھا دیکھا ہے مشفق مکرم آپ علم
تواریخ سے بھی نابلد ہین دیکھو کسی اوستاد نیک نہاد کا شعر ہے
سہ آپسے عاجز ہو دنیا مین اوسے ہرگز نہ چھیڑ حق نے
فرمایا ہے قرآن مجید چیونٹی کو نمل ۱۰ اور جہان ہدہد کا ذکر ہے
اوسکے اول آیہ دیکھیے یعنی اللہ تعالی فرماتا ہے وتفقد
الطیر یعنے خبر لے پرند جانور کی اب فرمایئے کسی محاورہ مین
سردار لشکر کو کسی نے پرند جانور بولا ہے اور پھر اسکے
بعد آیہ ولاذبحنہ شہادت دیتی ہے جانور سے اگر سردار
آدمی ہوتا تو حضرت سلیمان کہتے ولاقتلنہ آپ اجتہاد فی اللغت
تو کرتے ہی تھے اب خیر سے فی العبارت بھی شروع ہوگیا جناب
من اب بھی باز آیئے توبہ فرمایئے کہ ہنوز در توبہ باز ست آیندہ آپکو
اختیار ہے بندہ لاچار ہے بقول مصرعہ بر رسولان بلاغ باشد وبس
اطلاعاً گذارش ہوئی

اسکے بعد یہ نامہ لکھا گیا مناسب معلوم ہوا
کہ یہ بھی سرورمستدراک کتاب کے ہے۔

ھو المستعان

نامۂ سفتم

لطیفہ
زاد
گڈہ
واقع علی
پشن دار
بنارس

سید صاحب مظہر الطاف و کرم سید احمد خانصاحب بہادر

بعد دعا و جب کے آمدم بمطالعہ پرچہ اخبار مطبوعہ مطبع منشی نولکشور
صاحب واقع ۲۴ رمضان المبارک ۱۸۸۹ء ہجرے
آج ہمارے نگاہ سے گذرا جسمیں آپکی رائے
مالک مطبع نے نسبت مسلمانوں کے لکھی ہے

اوسا پڑھ کر نیاز مندیت محظوظ ہوا اگر مناسب معلوم ہو تو
اپنی رائے بھی نسبت آپکی رائے کے ملانا چاہیے بس
چند فقرات اوسمین سے منتخب کر کے مع اپنی رائے کے
عرض کرتا ہون معاف فرمائیے گا **قال** ہماری یہ رائے
ہے کہ اس زمانہ مین مسلمانون کی ایسی حالت ہے کہ جو لفظ
خراب سے خراب اور سخت سے سخت اونکی نسبت استعمال
کیجائے وہ سب درست اور بجا ہے الخ **اقول** اس آپ کی
رائے سے کچھ ہم بھی اتفاق کرتے ہین بدو وجہ اول یہ کہ
باوصف دستخط ہو جانے استفتا ثبوت کفر نسبت جناب
والا کی کل علماء ہند کا فر یقین سے پھر آپکے اجرائے مدرسہ
کے تائید مین لاکھون روپیہ کا جمع ہو جانا اور خزینۃ البضاعت
قرار پانا بے شک قول آپکا بعد استثنا دو سہ علماء ہند کے
صحیح معلوم ہوتا ہے بقولہ تعالے شانہ تعاونوا علی البر والتقوی
ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان حاصل یہ کہ اللہ تعالے اپنے
کلام پاک مین صاف صاف فرماتا ہے کہ باہمدگر اعانت کرو تم
اوپر نیکی کے اور پرہیزگاری کے اور ایک دوسرے کی اعانت
نہ کرو تم اوپر گناہ اور تعدی کے دوم یہ کہ باوصف اسکے کہ اجانب

حاکم وقت سے ہمنے اپنی تحریرات طبع کرانیکو لوکل گورنمنٹ اودھ سے حاصل کیا جسکو عرصہ ہوا اور یقین ہے کہ نصف ہندوستان مین گشت کرآئی ہونگے اور مسلمان صاحبون سے بخوبی سمجھایا کہ آپ لوگ اگر چندہ اسقدر جمع کردیتے تو ہم بھی جوابات جو کچھ ابطال قرآن اور رسالتماب مین ہوئے ہین اونکو طبع کراکے مسلمانونکو تقسیم کرتے استمداد کنندگان یوم جزا کو ثواب پاتے مگر باوصف جد وجہد کے ابھی تک کہ عرصہ ہفت سال کا گذرتا ہے پانچسو روپیہ کی نوبت بھی نہ آئی ہوگی پس ادھر سستی اور اودھر چستی کہ جسکا مآل ظاہر ہے تو اس صورت مین آپکے فقرات بعض مسلمانان کی نسبت نہایت درست اور ہمدردی قومی کا تقاضا معلوم ہوتا ہے مگر جب یہ قول حق سبحانہ تعالی کا یاد آتا ہے کہ ہل جزاء الاحسان الا الاحسان یعنی عوض احسان کے احسان لازم ہے تو البتہ گو نہ بٹہ آپکی لیاقت مین عائد ہوتا ہے پھر اسکے بعد یون نشان دہی کرتی ہو قال کہ سلیکٹ کمیٹی خواستگار ترقی تعلیم مسلمانون مین یہہ سوال بحث مین آیا تھا کہ ہندوستان مین انگریزی تعلیم کا اثر کیون نہین ہوتا جیسا کہ انگلستان مین ہوتا ہے پس اسکا جواب ابرور کا آرٹکل لکھنے والا

یہ دیتا ہے قولہ آپکو (یعنے مسلمانون کو) گورنمنٹ کے
ذات سے یہ توقع نہ کرنا چاہیے کہ وہ سور کے بالون سے
ریشم کی پتلی بناوین الخ اسپر آپ فرماتے ہین قولہ اب ہم
اپنی قوم سے پوچھتے ہین کہ سلیم کے دیوتا نے ہین سور کا خطاب
دیا ہے پس ہمکو اسی خطاب مین خوش رہنا چاہیے یا کوشش کرکے
اور اپنی حالت کو درست کرکے دنیا کو بتلانا چاہیے کہ اس خطاب کا
مستحق کون تھا الخ اقول مشفق مہن سلیکٹ کمیٹی کی نظیر کا جواب
تو یہہ ہے کہ اسی طرح مجالسات اسلامیہ جو کہ اکثر جا بجا ہوتے
ہین اون مین آپ کی اور آپکے حواریین اور صاحبزادگان کے
نسبت بھی یہی سوال کیا گیا تھا کہ کیا وجہ ہے کہ ان اشخاص مین باوصف
آپکے ہر چہار جانب کی نصیحت اور لعن وطعن کے ایسا اثر کیون نہین
ہوتا جیسا کہ صاحبان اہل فرنگ مین ہوا اور مسلمان ہو گئے
پس اسکے جواب مین یہی کہا گیا انکو (یعنے سید احمد خانصاحب
اور اونکے حواری و ہر دو پسران) کو ہند کے مسلمانون کو یہ امید
نہ رکھنا چاہیے کہ وہ نصیحت پذیر ہون اسلیے کہ سور یا ہی ہے
سے پتیاتا ہے ہر چند کہ غذاے لطیف پیش کرو وہ غلیظ ہی کھاتا
ہے رہا وہ دوسرا فقرہ آپکا قولہ کہ ہم اپنی قوم سے پوچھتے ہین

کہ علمہ کے دیوتا نے ہمکو سور کا خطاب دیا ہے الخ جواب اسکا یہ ہی
اقول کہ اب آپکی قوم ہندوستانی ہو نہین سکتی اب آپ اونہین
خطاب دہندگان سے رجوع کیجیے بلکہ ہمارے شفیق منشی
چراغ علی صاحب کو بہی ہمراہ لے لیجیے کہ اونکو بہی ان علم کے
دیوتاؤن سے کمال رجوع ہے مشفق من روش اسلام اور
اسلامیون پر آپکا کوئی اعتراض جمتا نہین دریا کے بہاؤ مین خس و
خاشاک تھمتا نہین کسی نے سچ کہا ہے یہ شعر ؎ تکلف سے
بری ہے حسن ذاتی ✣ قبای گل مین گل بوٹا کہان ہے ✣
آپنے سنا نہین حکما کا اتفاق ہے کہ ہر امر اپنے باطن سے
خبر دار ہے اور ظاہر ہے کہ باطن امور ظاہر کا اوسکے ظاہر
ہونے سے آشکارہ ہے مگر چشم بینا درکار ہے اور ظاہر و باطن
نیک و یکسان رکہنے سے آدمیکا اعتبار ہے جو لوگ کہ ظاہر ادعوے
بہبود اسلام بتاتے ہین اور باطن حمایت مدعیان اسلام فرماتے
ہین وہ انجام مین شامت اعمال سے مطعون خلائق ہو کر ذلیل
وخوار ہو جاتے ہین بقول شاعر ؎ برا اوسکا ہوا جسنے کیا کا
کچہ برا چاہا ✣ ہمیشہ دیکھتے رہتے ہین ہم گردش دین گردون کو ✣ اطلاعاً
گذارش ہوئی فقط ۔

الرقم

نشان خان وکیل سرکار ابد قرار بیشه آخر الزمان صلی الله
علیه وآله وسلم بفیض خود الهم اغفر و نوشته نامه تاریخ سوم رمضان المبارک
سنه ۱۲۱۷ که وارد شده بود الحال نامه مکتوب پیشان

پھر اسکے بعد یہ نامہ بھیجا گیا ہے

ھو المستعان

نامۂ ہشتم

زاد لطفہ

عالیگڈھ

واقع

مشن عالی

سید صاحب مظہر الطاف و کرم سید احمد خانصاحب بہادر

بعد ادائے وجب کے عرض پرداز ہوں آج ایک پرچہ اخبار علیگڈھ نامی اسٹیوڈنٹ محررہ تاریخ ۴ ماہ مئی ۱۸۷۸ء مقام اعظم گڈھ میں ایک مسلمان نے پیش کیا آپکے ہماری سرکار بادقرار کا خیر اندیش کیا

جسمین آپ کی یہ تحریر ہے لیں کچھ خلاصہ اوسکا قلمبند کرکے
مین بھی عذر کرتا ہون نکوئی آخرت پر قدم دھرتا ہون آپ کے
گمان دور معنے سے بہرتا ہون **قولہ** غرض ہمارے پاس جو کچھ ہے
وہ ہے **الی قولہ** ای مسلمانون ای کمبخت بدنصیب مسلمانون
بادشاہ باپونکے غلام فرزند معزز باپون کی ذلیل اولاد مالدار باپون
کے مفلس فریاد تمکو کچھ خبر ہے تاریخ کی کتابون مین تمہارے
بزرگون کے کارنامے لکھے ہین مین سچ کہتا ہون ابھی انکی سیاہی بھی
نہین سوکھی روئے زمین پر تمہارے بزرگون کے فتوحات
کے شادیانے بج رہے ہین یقین جانو کہ ابھی تک اوسکی گونج
مند نہین ہوئی الخ غرضکہ اسیطرح صفحہ بھرمین کل تقریر آپ کی
اشتعال طبع ہر صغیر وکبیر ہے **جواب** سبحان اللہ یہ آپ ہی
کی دلیری ہے کہ ایسے وقت مین ایسے پوچ خیالات فاسدہ بیفائدہ
خلاف قانون چھاپکر مشتہر کرنا اور سرکار وقت کا خیال نہ کرنا کہ
جنکی بدولت آپ لاکھون روپیہ کے آدمی ہوگئے حتی کہ خزینۃ العنایت
قرار پایا کسی ہندی نے سچ کہا ہے دوہا اصل نہ چھوڑے
نسل کو کم اصل اصل نہووے لاکنہ برس تب کرے سوکا گاہنس
نہ ہووے + پھر اسکے بعد آپکا یہ بیان ہے یا ہذیان ہے

قولہ ہمنے یہانتک مضمون کو بند کرکے تھوڑی دیر تک سوچا
کہ کس پیرایہ مین مسلمانون سے خطاب کرین کہ جو کچھ ہم
کہنا چاہتے ہین مسلمان اوسے دل سے سنین لیکن
غور کرنے سے معلوم ہوا کہ ایسی فکر کرنا لاحاصل ہے
امروج اسلام کو برا کہے بن ہم رہ نہین سکتے اور مذہب
کی برائی سنین اور آگ بگولہ نہ ہوجائین یہ مسلمانون سے
نہ ہوا ہے نہو سکتا ہے الخ جواب واہ شاباش نکمالی
اور خیر خواہی کی ہے معنی ہین بھلا مین پوچھتا ہون کہ آپنے
جو آجتک توہین اسلام پر وہ اسلام مین تحریر کی اور طبع
کرائی اوسپر تو مسلمانون نے تحریر جواب مین کچھ کمی نہین کی
کہ جواب ترکی بہ ترکی ہوتا ہے پھر آپ کیا فرماتے ہین
کہ یہہ تو مسلمانون سے نہ ہوا ہے نہو سکتا ہے ہان اگر
یہ مراد آپکی ہے کہ یا دری لوگ جو بازارون مین ابطال
اسلام کا دعوی ظاہر کرتے ہین اسپر مسلمان لوگ آگ بگولہ
کیون نہین ہوتے سو یہ بات خلاف آئین اسلام ہے
دیکھو ہمارے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت
کس قدر گستاخیان کفار عرب نے کین مگر آپنے بجز صبر

تحمل کے کچھ نہین کہا تا وقتیکہ مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو
تشریف نہ لے گئے یعنی ہجرت نہ کی مشفق من جسکی عملداری
مین رہے اوس سے مذہب کی مقدمہ مین ستعد بجنگ
ہونا سررشتہ محمدیہ کے خلاف ہے یہ سب مسلمان جانتے
ہین آپکی اشتعالک سے کیا ہوتا ہے اور پھر آپکے
اعتقادات مولوی محمد علی بخش خانصاحب بہادر دام اقبالہ
نے اپنی کتاب تائید الاسلام مین صاف صاف بلا خلاف
بیان کردیے کہ آپتو ملحد بیدین ہین نہ کسی انبیا کی نبوت کا اقرار
ہے نہ خدا کی ذات وصفات پر یقین و مدار ہے آپکا تو فلسفیت
مین دار و مدار ہے تو اب آپکو ہم مسلمانون کی نسبت
آپکو اپنے خیالات ظاہر کرنا کچھ ضرورت ہے مگر یان انگلو کا
قول صحیح معلوم ہوتا ہے ع نیست پیغمبر و لیکن در بغل دارد کتاب
طبیعتش این است۔ اب سنیے یہ فقرات آپکے قول کہ مسلمان
خود مٹی کو سجدے کی طرف دوڑتے اور قدر کرتے ہین مگر ہم تو پاک
تو کیلا تیز نشتر لاتے ہین اور مسلمانون سے کہتے ہین کہ تمہارے
دماغون مین خلل ہے ادہر آؤ تمہاری فصد کھولدین تمہارے
ماتہ مین دوا کڑوی پلاتے ہین اور ہم مسلمانون کو بلاتے ہین

کہ تو پیو اگر سلمان نشتر کی تکلیف نہین سہتے نہ سہی مگر طیار
رہین اوس بڑی تکلیف کیواسطے بوٹی بوٹی کاٹی جائیگی الخ
جواب حضرت من اسکا جواب سلمان یہہ دیتے ہین کہ سائل
سے کہدو بقول محمد علی بخش خانصاحب بہادر قولہ یعنے مانا
ہمنے کہ آپ فکر معاش تو بتاتے ہین مگر آخرت مین تو مستحق
جہنم بناتے ہین اور یہ قول آپکا قولہ کہ ہم ایک نوکیلا نشتر
لائے ہین اور سلمانون سے کہتے ہین کہ تمہارے دماغون
مین خلل ہے آؤ تمہاری فصد کھولدین الخ اسکا جواب یہ ہے
کہ سلمانون کے دماغون مین خلل نہین ہے فقط آپ ہی کے
دماغ مین خلل ہے اور خشکی آگئی ہے اور نزلہ نیچے کو اوتر گیا
ہے جسکا مادہ گلوگیر ہو رہا ہے جسپر اہل دہلی نے شاید
یہ مصرعہ موزون کیا ہے مصرعہ نیست در دین رسولے کہ
رسولی دارد لہذا اگر آپ لکھنؤ مین تشریف لاتے تو حکیم
سلطان جان صاحب ہمارے ہم مکتب اب مصر سے طبابت
انکا کیہ پڑھکے تشریف لائے ہین وہ فرماتے ہین کہ حقیقت
مین سید صاحب کے دماغ مین بسبب کھانے اغذیہ بارد
و ملبوسات گرم در لندن حسب تشخیص جناب سید امداد العلی صاحب

بہادر ڈپٹی کلکٹر مولف کتاب ابداد الآفاق مثل بوتس کلاہ پہنے ہے اور
ایسا کہ سرخ اونکے دماغ مین خلل آگیا ہے اگر یہانتک تکلیف
کرتے یا مجھے بلاتے بطور بیزنگ ریل پر تو مین وہ نشتر تیز
اوس ملک سے لایا ہون اور تشریحات سے کل رگ و پے
انسانی سے واقف آیا ہون کہ ایک ہی نشتر مین کل مفسدات و خبیثہ
وحرکات مجنونانہ مثلاً مصرعہ بانیا قطب جنون خبط و بالیخولیا یہ سب اقسام
دفعہ ہو سکتی ہین اور اس تشخیص پر حکیم عزیز اللہ سلمہ کو نام خاص اور
ممتاز علی خانصاحب ساکن آباد وہ ہمارے شفیقون کی رائے
متفق ہے پھر اسپر بھی اگر سید صاحب نشتر کی تکلیف سہنی نہین
چاہتے تو بیمار رہین اوسیدن کیوا سطے کہ جسدن اونکی لوٹی اوٹی
اس روٹی کے عوض مین کاٹی جائیگی بقولہ جاہ کہندہ راچاہ در پیش
وبمصداق شعر ؎ برا اوسکا ہوا جسنے کسیکا کچھ برا چاہا ہمیشہ
دیکھتے رہتے ہین ہم گردش مین گردونکو مشفق مین بھی آلہ آباد
مولوی فریدالدین صاحب جو کہ ایک اعلی درجے کے حواد
آپکے ہین مجھے ملے اونہون نے تو فرمایا کہ مین نے
کو ہجویات اہل اسلام کی بیان کرنی اور طبع کرانی سے باز رکھ
سے والا اس پرچہ کے دیکھنے سے تو مقدمہ ما لعکس

ہوتا ہے بس ثابت ہوا کہ آپ اپنے حواریون کے بھی نہین
مانتے ہین تو کون سنتا ہے ہین حسب القائے شیطانی سبکو
بکھانتے ہین اب ہمین تصدیق ہوا کہ شاید کوئی ہوا ہندوستان
مین ایسی آئی ہے کہ لوگ خبطی ہوتی چلے جاتے ہین چنانچہ یہان
ضلع اعظم گڈھ مین ایک مقام موضع کھوہی مین ایک مولوی صاحب
کو یہ خبط ہوا ہے کہ مین امام ہون اور شاید بعضونکا قول ہے
کہ اوس موضع مین ایک مسجد اڑہائی اینٹ کی احداث کی ہے
اوسکا نام بیت الحرام قرار دیا ہے اور کچھ جولاہونکو مثل آپکے
حواریونکے متفق کر لیا ہے اور جمعہ کے دن اس بات کا وعظ
فرماتے ہین کہ مسلمان انگریزی نہ پڑھین نہ جولاہو نکا بنا دیسی
لیٹر نہ پہنین کہ پرورش قوم اور ہمدردی قومی لازم ہے ہمارے
نزدیک اگر اونہین آپ اپنا نائب بنا لیتے تو عین مناسب تھا
بقولہ ؎ دو دل یک شود بشکند کوہ را + پراگندگی آرد انبوہ را +
اس مذہب پیچر سر اسر سینچر سے یہ ترکیب مولوی صاحب سبوق الذکر
ٹھیک ہی کیا معنے کہ اصول کو اگر لیے رہے اور فروع مین تفرقہ
ڈالے تو ممکن ہے اور یہ جو آپکے جوابات اونکو سنائی
تو بہت محظوظ ہوئے اور بڑے جوش و خروش مین آکر فرمانے لگے

مصرعہ ہم دونون بھائی اکطرف ساری خدائی اکطرف ۔ اسپر
مین نے عذر کیا کہ آپ اونکو اپنا بھائی نہ بنائیے اونکے حوارپون
کی نسبت جو کچھ اخبارون مین چھپا ہے آپنے شاید نہین دیکھا
فرمانے لگے کہ وہ کیا ہے مین نے کہا کہ اپنے پرچۂ اخبار
نیر اعظم واقع مراد آباد مطبوعہ ۱۹ مئی ۱۸۷۸ء صفحہ ۹ مین رقم طراز
ہے قول علیگڈھ ایک سور نہین معلوم کہان سے سمیع اللہ خان
صاحب جج ماتحت کے بنگلہ مین گھس گیا اوسوقت وہان کوئی
آدمی موجود نہ تہا خانصاحب نے خود ہی اوسکا لکا لنا چاہا وہ
موذی نہ ٹلا بلکہ اولٹا حملہ آور ہوا اور بائیان ہاتہہ اونکا منہ مین لیکر
چابنے لگا پھر تو سخت کشتی ہوئی آخر جب اونہون نے دیکھا کہ چھوڑتا
ہی نہین تب نے تماشا چلائے کہ دوڑیو مارڈالا حسن اتفاق سے
ایک بہنگی اونکے بنگلے کے پاس ہتا تہا وہی اونکی فریاد کو پہونچا
اور بزار مشکل اوس موذی کے پنجۂ ظلم سے چھوڑایا مگر یاران طریقت کہتے
ہین کہ اوس سگ کی روسے جسنے گردن مٹروی سرخی جاتی
ہے اوسکو برائے طلباے مدرسۃ العلوم حلال کرتی تہی وہی ہاتہہ
مین چھری تہی اور بائین سے اوسکے تہوتہنی دبایا چاہتے تہے مگر وہ
اونسے زبردست تہا نہ دبا اور تہوتہنی چھوڑا کے ہاتہہ چبا گیا

اور اگر ایسا نہوتا تو یہ غیر ممکن تھا کیونکہ سور بجاے حملہ کے پانپ مارتا ہے
ہاتھ ہرگز نہیں چباتا یہ سبکی خاموش ہوکر دبوش ہوئے پھر ملاقات نہیں کی

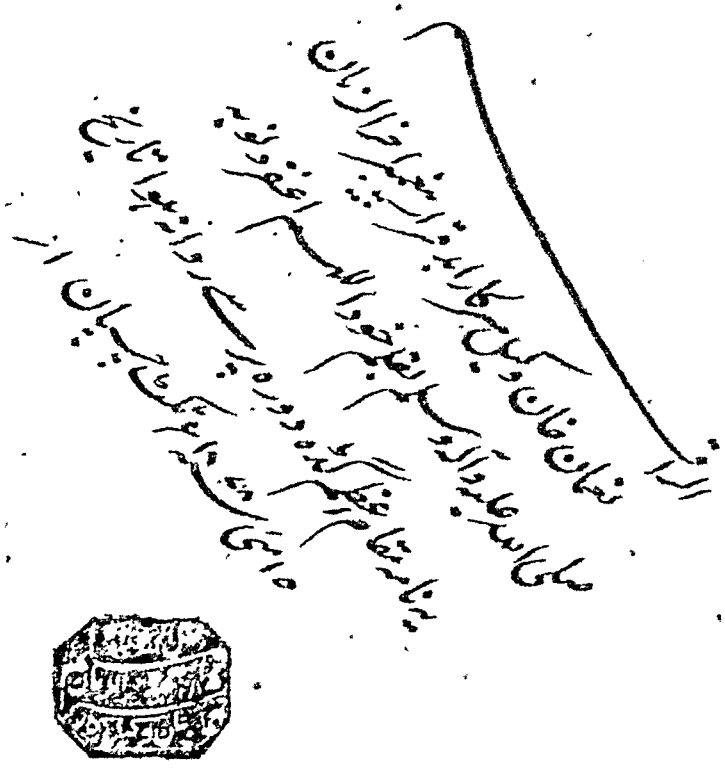

یہ نامہ بنارس سے روانہ ہوا ہے

ہوالمستعان

نامۂ نعیم

لطفہ زاد
علیگڈھ
واقع
نیشن دار
جناب نہایت
فضائل مآب

شیدا صاحب مظہر الطاف و کرم سید احمد خاں

بعد ادائے وجب کے عرض رساہوں نیازمند دیرینہ لایہان مقام بنارس مین بطور دورہ کے آیا اکثر رؤسا سے مثل مولوی اسمٰعیل صاحب علمار اثنا عشری کہ بہت بڑے عالم متقی ہین اور آپکے دوست ہین

اکثر آپکی تعریف فرماتے رہے کچھ بندہ کی بھی تحریرات کو سنا اور
تعریف کے مابعد مولوی محمد عمر صاحب ساکن جونپور کہ علم عربی
مین مہارت کامل رکھتے ہین اونسے بندہ سے صحبت رہی مولوی
محمد علی صاحب سلمہ اللہ ساکن مراد آباد کی تصنیفات کے ملاحظہ کا
بہت اشتیاق ظاہر کیا مین نے کہا کہ آپ ایک خط مولوی صاحب
موصوف الصدر کی خدمت مطلب کتاب رد اشتقاق جواز الاستحقاق
کے لکھہ کے بھیجدیجے یقین ہے کہ اوسیوقت وہ ارسال کرینگے
پس بموجب میرے اظہار کے مولوی صاحب نے خط لکھا کتاب
آئے اوسکو ملاحظہ فرماکے مجھ سے فرمانے لگے کہ درحقیقت
اکثر غلطیان سید صاحب کی جو مولانا محمد علی صاحب نے پکڑی ہین
ہین بہت صحیح ہین بلکہ قابل خندیدگی طفلان مکتب ہین عربیت مین
تو جناب ممدوح کو کچھ وقفیت ہے نہین معلوم ہوتے اور تواریخ
دانی کا دعوی اونکا تو صاف ناداني ہے کیا معنے کہ جب اونکو
یہی نہین معلوم کہ فرزدق شاعر ایام جہالت کا نہین ہے تو پھر
اور کیا وقفیت اونکی دیکھی جاوے رہی عربیت تو اوسکی باب مین
اس کتاب کی صفحہ ۲۰۳ مین ایک حدیث سید صاحب نے
پیش کی ہے یعنی بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

سے روایت ہے جسکا ایک لفظ یہ ہے (سہم غائر) اسکا ترجمہ
سید صاحب نے کیا ہے کہ پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم
کا ایک غلام تھا اوسکے ایک مقام پر تیر لگا الخ اسکے جواب
مین مولوی محمد علی صاحب نے لکھا ہے قول مجتہد صاحب
اصابہ سہم غائر کو لکھتے ہین اور ترجمہ کرتے ہین کہ اوسکے ایک
مقام پر تیر لگا حال آنکہ یہ ترجمہ غلط ہے اور محض نے علمی ہے
جناب مجتہد صاحب کو غایر کے معنی نہین معلوم حال آنکہ غائر
کے معنی ایک مقام کے نہین بلکہ سہم غائر اوس تیر کو کہتے ہین کہ
جسکا پہنچنے والا معلوم نہ ہووے کہ کسنے پھینکا ہے کہا جاتا
ہے جیسا کہ جوہری نے صحاح مین لکھا ہے جسکا ترجمہ
یہ ہے قولہ یعنے غائر سہام اور حجازہ سے وہ ہے کہ نہ معلوم
کسنے پھینکا الخ اسپر مولوی صاحب نے لکھا ہے کہ عربی دانی مجتہد صاحب
کے ظاہر ہے اور پھر دعوی اجتہاد ہے یہ بیان کرکے مجھے
مولوی محمد عمر صاحب نے فرمایا کہ آپکے اور جناب سید صاحب
کے خط کتابت ہے اگر آپ اونکو اطلاع دین تو مین عاریتاً چند
اونکو عربی پڑھا سکتا ہون چاہین خزینۃ البضاعت مین بھی نہ شریک
کرین لہذا بندہ عرض پرداز ہے کہ اگر مناسب ہو تو مین جناب

مولیصاحب موصوف الصدر کو بر سبیل ریل بر نگ روانہ کردون
کچھ مضائقہ نہین ہے مگر یہ عذر البتہ بندے کی طرف سے
قابل اظہار ہے کہ مثل منشی چراغ علی صاحب ہمارے دوست
کے اونکو بھی اپنے حواریون مین شامل نہ کر لیجیے گا کہ یہ مثل
ہمین پر صادق آجاوے مصرعہ این روشنی طبع تو بر من بلا
شدہ ہی ۔ اطلاعاً عرض کیا فقط

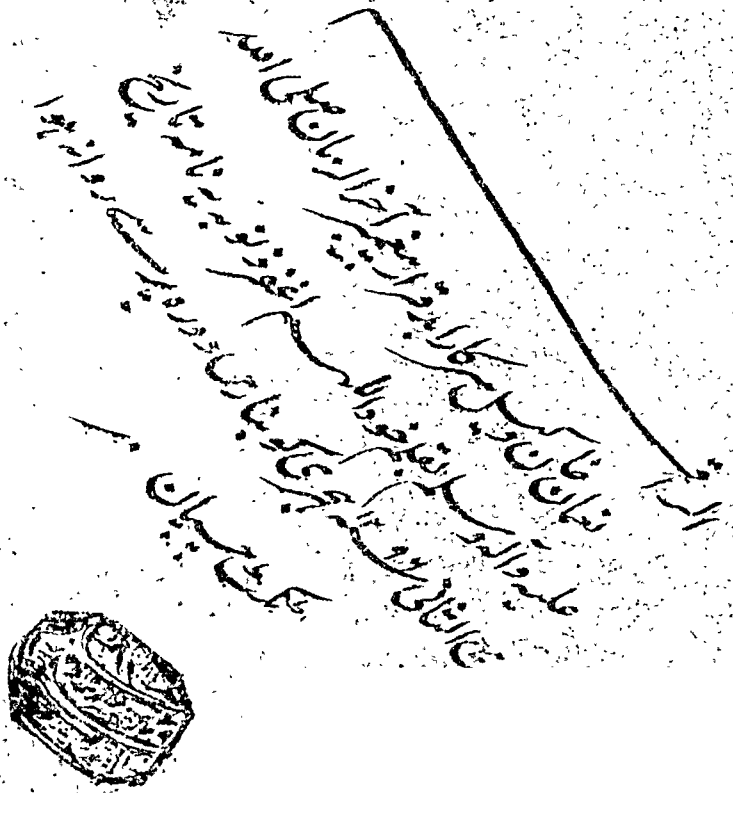

یہ خط لکھنؤ سے لکھا گیا درج کتاب ہے۔

ہو المستعان

نامہ دہم

سلامت
علیگڈھ
واقع
بنارس
بنارس
پنشن دار
سید احمد خانصاحب

سید صاحب فضیلت پیرای مجتہد الرای

بعد ما وجب کے عرض پرداز ہوں بندہ دورے سے مع الخیر والظفر مکان پر آیا تو دو قطعہ پرچہ اخبار اودھ پنچ ایک مطبوعہ ۲ جولائی جلد ۲ سنہ ۱۸۷۸ء اور دوسرا جلد ۲ مطبوعہ ۹ جولائی سنہ الیہ عیسوی

اول مین تو آپکے تہذیب کی چٹہاڑ اور دوسرے مین آپکی
قمار بازی پر بوچھار ہمنے پایا جسکے مطالعہ سے نہایت سرور
طبیعت مین آیا بہت شکر خداوندہ بجالایا معلوم ہوا کہ خدا کے
فضل سے اور مسلمان بہی آپکی خبر لیتے ہین خلعت ندامت آپکو
دیتے ہین آپکی انانیت کو تہ و بالا کرتے ہین کسی نے سچ کہا
ہے یہ شعر ؎ حق تو یہ ہے یہ انانیت عجب غماض ہے ؛
قصہ منصوبہوا پایان دارتک ؛ اب مین پوچہتا ہون کہ ملت
قمار آپنے کس ملت و قانون سے جائز ٹہرائی ہے یہ کیا حرکت
لغو آپکی رائے مین آئی ہے ملت منخنقہ مین تو آپکے شاگرد اول
نے یہ تاویل کی تہی کہ میرت انانیت کی ہے اور یہان والمیسرہ
مین تو میسر مذکر موجود ہے اسمین آپ یا آپکے حواری کیا
تاویل کرینگے کسطرح بیمانہ خوش آمد کو بہرین گے اور خمار شکرہ
کا حال بہی بنارس مین آپکے خوب معلوم ہوا جو کہ مسلمانون سے
آپنے پٹہوائی ایک صاحب جو کہ اوس نماز مین موجود تہے
انہون نے مجہسے کہا کہ بعد اجتماع لوگون کے سید صاحب
منبر پر تشریف لے گئے اور آیات سجدہ پڑہنا شروع کین
اسپر سب مسلمان سر بسجدہ ہوئے تا بعد سب لاحول پڑہتے ہوئے

ہے شاگرد اول سے اور مراد مولوی محمد یعقوب صاحب ہے

اپنے اپنے گھر دنکو روانہ ہوے مگر حکام کو یہ ثبوت ہوا کہ سید صاحب
نے معہ اور مسلمانون کے نماز شکریہ ادا کی خیر الماضی لا یذکر اب بندہ
وہی نسمون صداقت مشحون اوہ نسخ جو کہ آپکی قمار بازی کی نسبت
طبع ہوا ہے پیش کرتا ہے باین لحاظ کہ شاید آپکے ملاحظہ مین
نہ آیا ہو حواری صاحبون نے چھپایا ہو قولہ جلد ۲ مطبوعہ ۱۲ جولائی
سنہ الیہ عیسوی

غزل

اب ارادہ ہی بدلنے الین ٹیشن اپنا — کوٹ پتلون سے کردین میوٹیشن اپنا
منکشی مژدہ کہ سرکار سے ساقی کو ملی — پنشن اک رم کا ہوا آج سے رلیشن اپنا
چھوڑ کر چرچ و رم و دیر و کلیسا ہمنے — اوسکے کوچہ کو بنایا ہی سٹیشن اپنا
قوصی ہندو کی کونسل مین شرکت کی لیے — اب علیگڈھ مین گذارینگے ویکیشن اپنا
رات اک بوسہ پہ کیا کیا بت بگڑا — ہمنشین سننے کی قابل ہی مرریشن اپنا
وصف مین مارگرٹ کی یہ مضامین ہی — برگ انکھو نسے لگاتا ہی اوریشن اپنا
شوق مین مرغ وطن چاب کے اہل بخیر — کہو دیا تمنے سوی لائیو ریشن آپنا
مجرلی جاری جیلات کرینگے حاذق — ہمنے ٹھہرالیا لین یہ الیوکیشن اپنا

باقی آیندہ قولہ شعر جو دل قمار باز مین بت سی لگا چکے + وہ کعبین آپہو
کعبہ کو جا چکے + حضرت کل زمانہ کی اولٹا پلٹی یارون کی پہیلی

خیال جواد ہر رجوع ہوا تو اپنی طبیعت کی زور سے اوسکو بھی جایز
کردیا مقصود اس سے فقط جدت ہے نہ بدعت ماشاء اللہ چشم بد دور
پڑھو ستجدید سے حضور کو یہانتک شوق ہے کہ شاید ایک مرتبہ خود
بخود پرانی مسجد ڈہاکر نئی کٹری ہوئی تعلیم کا طریقہ نئے طور پر تبدیل
ہوا لباس کا خاکہ کوٹ وپتلون سے اوڑایا گیا بجاے ہاتھ کے
چھری کانٹے سے کھانا کھایا گیا بیت الخلا مین آپ ہی کا راج
دیا ہے سبحان اللہ کیا بات ہے دینیات مین اسقدر تجدید
کو کام فرمایا گیا تفسیر گڑھ ڈالی اجتہاد کا وہ شوق کہ گلا گھونٹی مرغی
بھی حلال کردی گئی نئی روشنی سے تحریرات کی شمع جلادی گئی
غرضکہ تجدید مین تو ہمیشہ توغل رہتا ہے حضور کی ذات والا صفات
قریب الممات نہایت معتمات سے ہے بات کی بات مین جدت
پسند کا جلوہ ہے ایسے لوگ کہان پیدا ہوتے ہین خدا
سلامت رکھے اسکے جواب مین مجرم صاحب نے پہلے تو
ریش مبارک پر ہاتھ پھیرا اور کھل کھلا کے خوب ہنسے پھر مسکراکر
اسطرح جواب شروع کیا ہان بلاشبہ ہمنے مدرسۃ العلوم کی عمارت
کی تائید کی لیے لاٹھی ڈالی ہے بلاشبہ گورنمنٹ نے اپنی مہربانی
سے ہمکو اجازت بھی دیدی ہے ہمکو تعجب تھا کہ ابتک ہمارے

لسی شفیق نے اس امر کی نسبت ہمپر اعتراض نہین کیا تہا ہمارے
خیال مین نہ تہا کہ ہمنے متعدد دفعہ تسلیم کیا تہا کہ ہمکو آپسے پرہیزگار بکا
دعوی نہین کہ اوس شے سے پرہیز کرین کہ جسمین نفع دنیا ہو اوس سے
پرہیز کرین گو آخرت مین مواخذہ ہو کیونکہ آخرت ایک گمانی بات ہے موجود
کو مفقود پر ترجیح نہین مگر ہم شکر کرتے ہین کہ ہمارا یہ خیال غلط نہا ہمارے
شفیق مشیر قیصر نے ہمپر لے دے کر ہی دی بس جو کچہ ہمارے شفیق
نے اوس جوش قلبی سے جو ہماری نسبت فرمایا ہے ہم نہایت
جوش قلبی سے اوسکا شکریہ ادا کرتے ہین اور اپنے دوستون
کو اوسکی خوشخبری سناتے ہین کہ لاٹری بہت کامیاب ہوئی ہے
اور بہت ٹکٹ فروخت ہو چکے ہین اور تہوڑے سے جو باقی ہین
وہ بہی بہت جلد فروخت ہو جائینگے واللہ در من قال بیت
اگر شراب خوری جرعہ فشان بر خاک ۔ از ان گناہ کہ نفعی رسد بغیر
چہ باک ۔ اسپر اثر اسپیچ کا تمام ہوتا تہا کہ ایکبارگی لوگ ایک زبان
ہوکر نات گلٹی اونہین مجرم پکارا اوٹہے پہر کیا تہا وہ تالیان نہین
کہ غمزات سے پڑا قے مات ہوئے اور وہ خوشی کے نعرے ہوئے
کہ سارا مکان گونج گیا وہ بہندنے دار ٹرکی ٹرکیان) اور چیلین کہ
گویا سارے جہان کے شہانشاہ تب ٹوٹ پڑے حضرت عقل بیچارہ

آنکھہ جو کھلتی ہے تو علیگڈہ انسٹیوٹ اخبار ہاتھہ مین پہنچتے پہرتے
ہین کیون نہی علیگڈہ کی راہ کدہر ہے جہان قمار بازی بہی روا
ہے اب ہمکو یہ فکر ہے کہ سید صاحب کی دیکہا دیکہی اگر وہ تینون
مجرم بہے کہین کہ مدرسۃ العلوم کے واسطے جب روپیہ سیدہے
طور سے نہ ملا تو ہمنے چور سے قتل کیا فریب دیا ہم تو خود دو
جمع جو اسطرح ہاتھہ لگی کمیٹی خزینۃ الصناعت کے سپرد کرتے جاتے
تہے کہ اتنے مین پکڑا آئے تو کیا وہ بہی بری ہو جائین گے ممکن
ہے کیونکہ آج ہی کے دنکو معاف فرما گئے ہین مصرعہ از ان گناہ کہ نفعے
رسد بغیر چہ باک ۔ ہمارا تو خدا صفا وضع ما کدر مسالک لا تقربوا الصلوٰۃ
پر عمل ہے الخ اب لیجیے پرچہ دوئمی جسمین آپکی تہذیب پرکہی
ہوئی ہے قولہ تہذیب وہ پرندہ ہے جسکا آشیانہ اہل دانش کے
دماغ مین ہے یہ وہ کتاب ہے جسکو پڑہکر احمق سا احمق آدمی
کانٹہ کمیت ہو جاتا ہے وہ چست لباس ہے جسکو پہنتے ہی بدن
مین چستی آجاتی ہے وہ پہل ہے جسکے کہانے سے آدمیکا
خاکا اور سے اور ہو جاتا ہے چیستان تو در کنار آپنے تو بدر چاچ
کو بہی مات کیا ذرا فرمائیے نہ بہریے ذرا پاک کورے کے ہوئے دیسی
زبان مین حرفا حرفا سمجہائیے جہی جہی تم موٹی سمجہ کا آدمی اکل سے

پیچھے ڈنڈا لیے پھرتا ہے خیر تمہارا قول بھی سنو اول حرف ت ہے جو
معنے تڑاق پڑاق مزاح کا جواب ننگ بو تقدیر کوئی چیز نہیں
تخفیف مدنظر تو تو مین مین سے کام تین تیرہ کر دینے سے غرض
دوسرا حرف (ہ) ہر کس بخیال خویش خبطی دارد مصرعہ ہم بھی ہین
پانچون سوارون مین ۔ ہر گھڑی وضع نئی بات نئی چال نئی راجی
ہر کس بضمیر خویش صفا خواہد داد ۔ آئینہ خویش را جلا خواہد داد +
ہر لحظہ پی صفای دل بادہ بنوش ۔ بشنو کہ ہمین کا نسہ صدا خواہد داد +
تیسرا حرف ذال ہو کر خیر آیا کچھ بڑھکے شیطان سے بھی ہے
ذرا سی چاٹ پر ملت سے اپنے ہاتھ دھو بیٹھے ذرا سی آدمیت
تھی او سے بھی آپ کھو بیٹھے چوتھا حرف (ی) یا وحشت یک
نہ شد دو شد مصرعہ یہ بھی لہو لگا کے شہیدون مین مل گئے +
پانچوان حرف (ب) بکر کو دین چاق جو بند + مصرعہ بادہ پیمائے
سے ہے آٹھ پہر کام ہمین ۔ بڑے بڑے بہے جائین
گر پڑا پوپھے کتنی تباہ وقت تھوڑا ہے گرانی سے اگر جیتے
بچے تو پھر کہین گے ڈنڈ البغل مین لیے کھٹ پٹ پہ چل
وہ چل چمیت الخ الراقم اع شوق ۔ اب فرمائیے اس پر انہ سالی
مین آپ پر یہ بوجھ بھلا یہ کون تہذیب ہے قمار باز نسیج

مدرسہ قائم کرنا یہ کون وضعداری ہے جناب من وقت اخیر ہے
کچھ گناہان ماقبل کے تدبیر کیجیے ناحق کاکا غذ سیاہ کرنا قدم
کو جادۂ راستی سے باہر دھرنا یہ کون دانائی ہے بقول حافظ شیراز
بیت چون پیر شدی حافظ از میکدہ بیرون شو ۔ رندی ہوسناکی
درعہد شباب اولی ۔ زیادہ والسلام

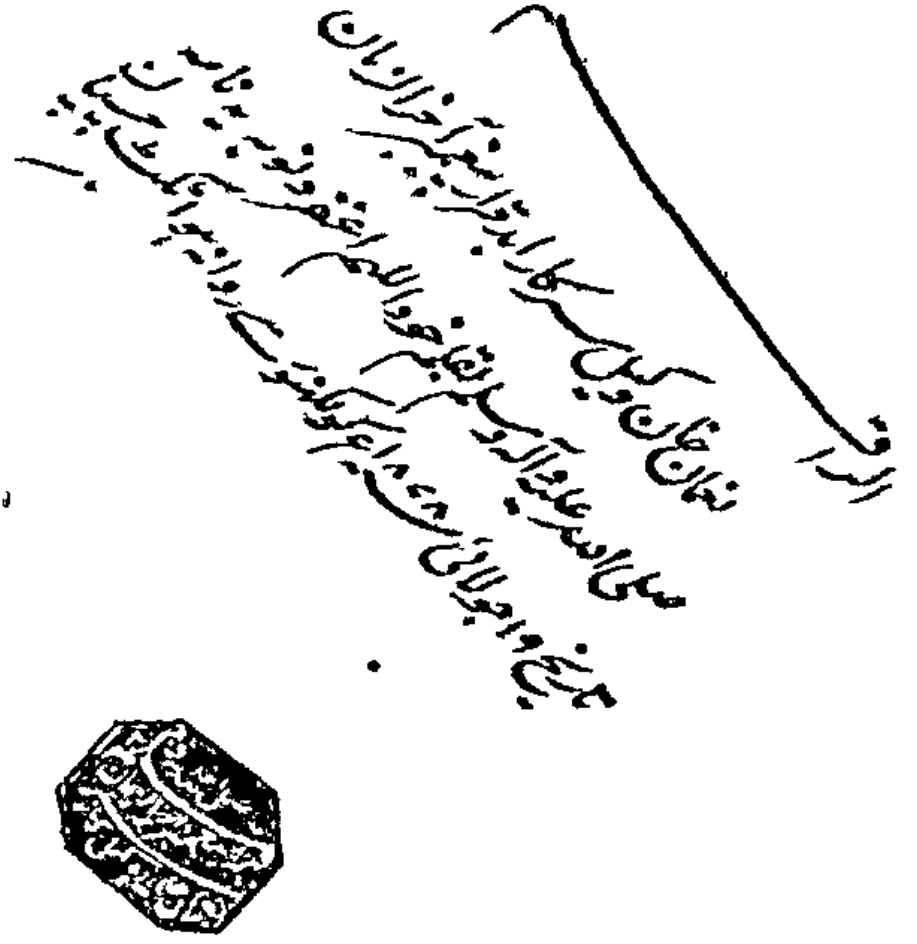

نامہ ماقبل کے بعد یہ نامہ لکھا گیا درج کتاب کیا گیا

ہو المستعان

نامہ یازدہم

لطیفہ زاد گلڈہ واقع علی پنشن دار خانبہادر

سید صاحب مجتہد الاثانی مفسر کتب آسمانی سید احمد خانصاحب

بعد ادائے حسب مراتب عرض یہ ہے کہ بعد ارسال نامہ ماقبل

محمد عمر خانصاحب کہ قرابت دار اور خصوصیت واقعی

نیازمند سے رکھتے ہیں بہت مسن جہاندیدہ

سن رسیدہ گرم و سرد چشیدہ ہمیشہ عہد شاہی میں

شاہ اودھ کی سرکار مین عہدۂ معزز پر سرفراز ہے ہین بندہ جب
یہان لکھنؤ مین آتا ہے تو اونہین کے مکان پر اترتا ہے
مجھسے فرمانے لگے کہ آپکے اوپر احمد خانصاحب بہادر کے
خط و کتابت رہتی ہے لہذا میری طرف سے بعد اداے
آداب تسلیمات فقط اتنا دریافت کر دیجیے کہ اُنہون نے
جو تفسیر تورات کی کی ہے نیکنامی لی ہے تو اس عبارت کتاب
حزقیل باب ۲۳ کے کیا تفسیر کی ہوگی لہذا مجبوراً انیازمند
بعینہ عبارت مذکور قلم بند کر کے بذریعہ نیازنامہ ہذا ارسال
خدمت کرتا ہے جو کچھ اسکی تفسیر آپنے کی ہو ضرور مرحمت فرمایئگا
مجکو پیش خانصاحب معزالیہ جھوٹا نہ ٹھہرایئگا **قولہ** باب ۲۳ کتاب
حزقیل - اور خداوند کا کلام مجکو پہونچا اور اوسنے کہا (۲) اے
آدم زاد دو عورتین تہین جو ایک ہی ماںکے پیٹ سے پیدا
ہوئین (۳) اہنون نے مصر مین زناکاری کی وہ اپنی جوانی
مین یار باز ہوئین وہان اونکی چھاتیان ملی گئین اور وہان اونکی
بکر کی پستان چھوئی گئی (۴) اونمین کے بڑکا نام اہولہ اور اوسکی
بہن اہولیبہ اور وہ میری جورو ان ہوئین اور بیٹے بیٹیان جنین اونکی
نام اہولہ سمرون اور اہولیبہ یروشلیم (۵) اور اہولہ نے جب وہ اُن

وہ میری تہی چنانچہ کرنے لگے اور اپنے یارون سے ملنے
اسوریون پر جو ہمسایہ تہی عاشق ہوئی (۶) کہ وے سرشکر اور
حاکمان تہے اور سب کے سب دل پسند اور جوان مرد اور سوار تہے
جو گہوڑون پر چڑہے تہے اور ارغوانی لباس پہنے ہوے تہے
(۷) اسطرح اوسنے اون سبکے ساتہہ جو اسور کے برگزیدہ مرد
تہے چنانچہ کیا اور وہ اون سبکے ساتہہ جنسے وہ عشقبازی کرتی
تہے اور اونکی ساری بتون سے ناپاک ہوگئی (۸) اوسنے ہرگز
اپنی ناکاری کو جو اوسنے مصر مین کی تہی نہ چہوڑا کیونکہ انہون نے
اوسکی جوانی مین اوس سے خلوت کی تہی انہون نے اوسکے
بکر کی پستانونکو ملا تہا اور اپنے زنا اوسپر اونڈیلی تہی (۹) اسلیے
مین نے اوسے اوسکے یارون کے ہاتہہ مین یان اسوریون
کے ہاتہہ مین جن پر وہ مرتی تہی کردیا (۱۰) انہون نے اوسکو
ننگا کیا اوسکے بیٹون اور بیٹیون کو چہین لیا اور اوسی تلوار
سے مار ڈالا اسوہ عورتون کے درمیان انگشت نما ہوئے
کیونکہ انہون نے اوسے عدالت سے سزا دی (۱۱) اور اوسکی
بہن اہولیبہ یہ سب کچہ دیکہا پر وہ شہوت پرستی مین اوس سے
بدتر ہوئی اور اوسنے اپنی بہن کی زناکاری کی نسبت سے

زیادہ زناکاری کی (۱۲) وہی امور یعنی اون سرشکرون اور حاکمون
پر جو اوسکی ہمسایہ تھی جو بہر کیلی پوشاک پہنتی تھی اور گھوڑہ پر چڑھتی
تھی اور سکے سب دل پسند جوان مرد تھے عاشق ہوئے (۱۳)
اور مین نے دیکھا کہ وہ بھی ناپاک ہو گئے اون دونون کی ایک ہی
راہ دیکھی تھی (۱۴) بلکہ اوسنے زناکاری زیادہ کی کیونکہ جب اوسنے
دیوار پر مردون کی صورتین دیکھین کسدیونکی تصویرین جو شنگرف
سے کھچی ہوئی تھین (۱۵) اور کہ اونکے کمر و نیز پٹکے کسے ہوے
تھے اور اونکے سر و نیز اچھی رنگین پگڑیان اور دیکھنی مین سب کے
سب سرلشکر ہین بابل کے بیٹیون سے مشابہ جنکا وطن کسدستان
ہے (۱۶) تب دیکھتے ہی وہ اونپر مرنے لگے اور قاصدون کو
کسدیون کے ملک مین اون پاس بھیجا (۱۷) سو بابل کے بیٹے
اوس پاس آکے عشق کے بستر پر چڑھے اور انہون نے اوس
زناکر کر اوسی آلودہ کیا اور وہ جب اوسنے ناپاک ہوئی تو اوسکا
جی اوسنے پھر گیا (۱۸) تب اوسکی زناکاری علانیہ ہوئی اور اوسکے
برہنگی نے ستر ہوئی تب جیسا میرا جی اوسکی بہن سے ہٹ گیا تھا
ویسا میرا دل اوس سے بھی ہٹا (۱۹) لیکن بھی اوسنے اپنی جوانی کے
دنون کو یاد کر کے جب وہ مصر کی سرزمین مین چھنالا کرتے تھے

زناکاری پر زناکاری کی (۲۰) سو وہ پھر اپنے اون یارونپر مرنے لگی
جنکا بدن گدھونکا سا بدن اور جنکا انزال گھورون کا سا انزال تہا
(۲۱) اسیطرح سے تو نے اپنی جوانی کی شہوت پرستی کہ جسوقت
وہ مصری تیری جوانی کے سبب تیری چھاتیان ملتے تہے پھر
یاد دلایا (۲۲) اسلیئے ای اہولیہ خداوند یہواہ یون کہتا ہے دیکھہ
مین اون یارونکو جنسے تیرا جی پھر گیا اور بھارونگا کہ تجھسے مخالفت
کرین اور انہین بالاونگا وی تجھے چارون طرف سے گھیر لیوین گے
الخ اب فرمایئے جنکا خدا اپنی جورو ونکا یہ بیان کرے اون لوگون
مین تہذیب کی جا اور آپنے اونکو علم کا دیوتا فرمایا ہے اسمیں
یقین ہے کہ آپنے ان آیات کے تفسیر لندن کی پادریون سے
دریافت کر کے خوب لکھی ہوگی اور مسٹر ڈلیسن اور مسٹر اسٹیل
پیغمبران یورپ سے خوب آپنے دریافت کر لیا ہوگا بس امیدوار
ہون کہ اسکا جواب ضرور تحریر فرمایئے گا اور حواریان خیر سگال کو
بہی یہ نامہ دکہایئگا شاید اونکے ذہن مین کوئی تاویل آ جاوے

زیادہ والسلام علی من اتبع الہدی

اسکے بعد یہ نامہ مقام پٹنہ عظیم آباد سے روانہ ہوا ہے درج کتاب ہوتا ہے۔

ہو المستعان

نامہ دوازدہم

لطف زاد بہادر صاحب

سید احمد خان صاحب

سید صاحب مجتہد بالرای

بعد ما وجب کے کاشف مدعا ہون در مثولا بندہ بطور دورہ جو نماز پور ہوتا ہوا مقام پٹنہ مین آیا تو ہرکارۂ اسلام ذوالاحترام نے ایک پرچہ پارینہ تہذیب الاخلاق جسمین ایک نائب تحصیلدار صاحب آپکے ہم مذہب نے

ایک خط آپ کو بسوال ملحدانہ بطلب جواب از جانب آپ سے لکھا
تھا اور آپنے اوسکا جواب بقول مشہور سیران نمی پرند مریدان می پرانند
لکھکے طبع کرایا ہمنے پایا لہذا کچھ خلاصہ اوسکا قلمبند کرکے
مین بہی جواب دوٹہی آپکو سناتا ہون وہو ہذا — پرچہ تہذیب الاخلاق
جلد ۴ نمبر ۲ مطبوعہ یکم صفر ۱۲۹۰ ہجری مسئلہ جبر و اختیار از جانب
سید محمد حسین صاحب نائب تحصیلدار واقع آلہ آباد خلاصہ سوال تحصیلدار
صاحب کا یہ ہے قولہ کہ جب خدا نے قرآن مین فرمادیا ہے کہ ہمنے
بہتونکو جن و انسان سے دوزخ کی واسطے اور اکثرونکو جنت کے
واسطے بنایا ہے اور اونکے دلونپر اور آنکہونپر مہر اور پردہ ڈالدیا
ہے کہ حق بات سنتے نہین تو پہر انبیا کا آنا اور ہدایت کرنا فضول
ٹہرا اسکے بعد تحصیلدار صاحب نے تحریر فرمایا ہے الی قولہ
کہ اسکا جواب من حیث العقل و النقل تو ایخ البرسی ہو لکہیگا الخ —
اسکے بعد آپنے جو کچھ خامہ فرسائی کی ہے وہ فقط خیالی لا اُبالی
مادہ معقولیت سے خالی موافق مذہب نیچریہ کے بہ چند تاویلات
و تمہیدات جسکو ہمہ لوگ و کل اہل علم مالیخولیا خیال کرتے ہین لکہا ہے
لہ مصرعہ او خویشتن گم ست کرا رہبری کند مگر تان بقول جناب محمد علی خان
سب کہ آپنے اپنے دل کے پہپولے اس پردہ مین خوب

بہوڑے ہین بمثلہ کہ آپ بہی تو دہلی کے روڑے ہین لکہتے ہو
قولہ کہ خدا نے اپڑہ بدوون کے لیے قرآن اونکی زبان مین
اوتارا ہے بس ہمیشہ قرآن مجید کی سیدہی سیدہی صاف صاف
معنے لیے جائین اور نکات بعد الوقوع اور کنایات و استعارات
و دلالات کے قسم کو اوسمین گہسیڑ کر اوسکو کہینچنا اور تاننا نہ چاہیے
الخ الجواب بہلا مین پوچہتا ہون کہ آپکو پہلے تحصیلدار صاحب
سے یہ بات اقبال کرا لینا تہا کہ آیا آپکو خدای وحدہ لاشریک لہ
کی ذات کا اقرار ہے یا نہین اگر وہ اقرار کر لیتے کہ ہان بموجب
عقیدۂ اہل اسلام کے مین اسبات کا قایل ہون کہ خداوند متعال
اس کائنات کا بانی ہے تب آپکو اونسے پوچہنا چاہیے تہا
کہ جب ذات باری تبارک وتعالے کا ثبوت ہوا تو پہر اوسکے اوامر
ونواہی کے تبلیغ بدون انبیا علیہم السلام کے تشریف آوری کے
کیونکر ہوتے مثلاً جناب ملکہ معظمہ دام اقبالہا اس ہندوستان کے
بادشاہ ہین تو اب کوئی کہے کہ وہ یہان ہندوستان مین کبہو
تشریف لائین نہین تو اب کیا ملکہ صاحبہ کا کچہ وجود نہ ٹہرا اسکے
جواب مین مدعی یہی کہیگا کہ لاٹ صاحب اور کمشنر صاحب اور کلکٹر صاحب
کی زبانی ہمنے سنا ہے کہ جناب ملکہ معظمہ یہان کے بادشاہ

ہین اور ایسا حکم فرماتے ہین اب اگر کوئی رعیت یا غیر رعیت
کہے کہ ہم ان احکام مذکورہ بالا کا اعتبار نہین کرتے تو فرمایئے
موافق قانون کے حکام وقت حکم جبلخانہ بنسبت منکر کے صادر
فرماوین گے یا نہین لہذا جبکہ آدم علیہ السلام جنت سے دنیا
مین تشریف لائے اور اولاد کثیر چھوڑی تو ہر وقت اور ہر زمانہ
مین انبیا علیہم السلام اور کتاب ہدایت کی اللہ جل شانہ کو ضرورت
ہوئی ورنہ خلقت یوم جزا کو عذر دار ہوتی کہ ہمکو کسی نے احکام خداوندی
مطلع نہین کیا جو ہم اوسکی پابندی کرتے تو اب معاذ اللہ صفت
عدالت مین حاکم مطلق کے بٹہ لگتا دیکھو شیطان علیہ اللعنۃ سے
جب تک کہ قصور ظاہری سرزد نہو لیا ملعون نہین کیا اور نہ کیا
خدا پہلے سے نہ جانتا تھا کہ یہ مردود ہے اب رہی یہ بات
کہ خدا قرآن مجید مین جو فرماتا ہے کہ بہتونکو جنت اور بعضونکو
دوزخ کے لیے بنایا ہے یا اونکے دلونپر اور آنکھون پر
مہر یا پردہ ڈالدیا ہے سو یہ آپکے اور آپکے سائل صاحب
کی عقل کی خوبی ہے اور اونکے بیان کی خوش اسلوبی ہے
ایصاحب قرآن کا مخاطب کون ہے بس اللہ جل شانہ انہی
مخاطب سے فرماتا ہے کہ تو جو معجزات باہرہ دکھاتا ہے

اور سمجھاتا ہے اور لوگ ایمان نہین لاتے سو تو استعجاب نہ کر
جب تک کہ ہم ہدایت نہ کرین کوئی ہدایت نہین پاسکتا تو فقط
واسطے پہونچانے حکم کے بھیجا گیا ہے اب اگر یہ کہیے کہ برائی
و بھلائی تو پہلے ہی سے ہمارے نام لوح ازل سے لکھدی گئی ہے
تو ہم قصوروار کیونکر ہو سکتے ہین تو اوسکا جواب یہ ہے کہ
اگر اللہ تعالے نے تمکو شعور اور عقل معاش اور انبیا واسطے نہمانیکی
کی نہ بھیجی ہوتی تو البتہ تمہارا قول کچھ جا رکھتا تھا مثلاً ایک شخص صاحب
شعور و تمیز کو ہمنے نوکر رکھا اور سبطرح کی پوشش اور ہزارون نعمتین
اوسکو مہیا کر دین اور اختیار بھی اچھے برے کام کا تا مہ دیدیا اور منع
کر دیا کہ اگر یہ کام تمسے سرزد ہوگا تو تم سزا پاؤگے اور اگر ایسا کروگے
تو تمکو انعام ہوگا اور پھر اوپر بھی اوسنے منہیات کو اختیار کیا
تو اب اسکو آقا اگر سزا دی تو کیا جانے الزام ہے ہان اگر منع نہ کرتا
اور اختیار اوس فعل پر نہ دیتا تو البتہ جا گفت تھی دوسرے یہ کہ جو صاحب
کہ جبر و اختیار کے مسئلے مین گفتگو کرتے ہین کہ یہ مسئلہ لاحل ہے
پہلے اونسے یہ پوچھنا چاہیے کہ آپ اس مسئلہ کو زبان ہی سے
فرماتے ہین یا عمل بھی ہے اگر کہین کہ عمل بھی کرتے ہین تو خورد نی
و غیر خوردنی اونکے آگے رکھدیجاوے اور کہا جاوے کہ یہ دونون

اگر آپ بلا اکراہ کہا جاوین تو ہم جانین کہ آپ اس مسئلہ پر قائم ہین
بس جبکہ آپکو ایسی چیز کہانے اور مجری نہ کہانیکی تمیز ہے تو اعتراض
آپکا باطل ہے اور یہ جو آپنے بعضے عقلمند فرماتے ہین کہ خیر و شر
من اللہ تعالے یعنے خیر و شر سب خدا کی طرف سے ہے یہ محض غلط
فہمی ہے ایضاً صحب اسکا مطلب یہ ہے کہ بانی خیر و شر خدا تعالے
ہے دوسرا کوئی نہین ہے حسب عقائد پارسیون کے یعنے وہ
دو خدا بتاتے ہین ایک خیر دوسرا شر کا اب رہی یہ بات کہ جو کچھ خدا
نے ہماری تقدیر مین لکھدیا ہے وہی ہوگا اب ہمکو عبادت
اور اطاعت کی ضرورت نہین ہے یہ عذر بدتر از گناہ ہے اوّل
یہ کہ امور باطنی پر دلیل کا قائم ہونا دشوار دوسرے یہ کہ عند الروبجا
جب خدا تعالے پوچھیگا کہ تمنے یہ کیونکر جانا تھا کہ ہماری تقدیر
مین کفر لکھدیا ہے ہم مسلمان کیون نہین تو اسکا کیا جواب ہوگا
اور آپنے جو اپنے جواب مین ابد جلشانہ اور دنیا کو علت اور
علۃ العلل فرمایا ہے یہ بالکل غلط فہمی آپکی ہے کیونکہ ذات باری تبارک
وتعالے شانہ صیغہ اشتقاق نہین ہے کہ کوئی چیز اوس سے
مشتق ہو وہ حاکم مطلق ہے فرماتا ہے کن فیکون یعنے کہا
ہمنے بس ہو گئے تم سے مجھے معلوم ہوتا ہے کہ آپ حکما کے قول پر

کاربندی کر رہے ہیں مگر یہ دریافت نہیں کیا کہ حکمائے فلسفہ کا
کیا قول ہے دیکھو حکیم رشی جو بڑا فلسفی ہے وہ اپنی کتاب الہیات
میں لکھتا ہے قولہ کہ اتحاد متقدم الوجود و متاخر الوجود محال
ہے عند العقل اور ساتھ اسکے مخلوق متاخر الوجود کو حدوث
لازم اور خدا کو قدم تو اتحاد قدیم اور حادث کا لازم ہوا اور یہ بھی
عند العقل محال ہے کہ قدیم وجود ابد الآباد ہے اور وجود حادث
کا مسبوق العدم ہے اور اتحاد درمیان قدیم و مسبوق العدم
کے محال ہے کہ اگر اتحاد ہو تو لازم آوے قدم حادث کا اور
حدوث قدیم کا اور وہ مفہوم متضاد ہے اور اتحاد ایکا عند العقل
محال ہے کہ اتحاد علت و معلول لازم آتا ہے کہ علت مقتضی تقدم
کو ہے اور معلول مقتضی تاخر کو ہے ذاتاً اگرچہ تقدم زمانے نہ ہو پس
اتحاد ذاتی عند العقل محال ہے پس ہر گاہ کہ اتحاد ذاتاً ناممکن ہے
لازم ہوا تغایر ذاتاً اور یہ مقتضی تعدد آلہ عقلاً و نقلاً باطل ہے الخ اب
فرمایئے کہ آپ تو موافق عقیدۂ فلسفہ کے بھی باطل ہوئے ابو الفضل
نے سچ کہا ہے ؎ ولد الزنا ست حاسد منعم ۔ آنکہ طالع سن ۔
ولد الزنا کش آید چو ستارۂ یمانی ۔ اور یہ قول آپکا قول کہ خدا نے
قرآن مجید آن پرۂ بدو و نیز او نازل کردہ است او ہمین معنی کہ میکنم کہ نازل شدہ ہے

صاف صاف سید ہے سید ہے معنے لینا چاہیئے اسکا جواب
یہ ہے کہ یہ بات بھی آپ ہی پر منقلب ہوتی ہے تقدیر ہستی
ہے تقریر روتی ہے آپکی قابلیت کو بحر ندامت مین ڈبوتی
ہے اسلیے کہ آپنے جو تاویلات لاطائل الفاظ قرآنی مین
کیے ہین جسکا جواب ہم دے چکے ہین یعنے سورۂ نمل مین نمل سے
مراد قوم لی ہے اور ہدہد کی تاویل حضرت سلیمان علیہ السلام
کے لشکر کا سردار مراد لیا ہے بھلا فرمایئے یہ تان ٹوٹی آپکی
سید ہے سید ہے معنی رکھتے ہین دیکھو قرآن مین جہان
نمل کا ذکر ہے اوسکے بعد کی آیہ یہ ہے یعنے کہا چیونٹیون نے
کہ گھس چلو اپنے سوراخون مین ایسا نہو کہ سلیمان کا لشکر ہمین
پیس ڈالے ولا یشعرون یعنے اونکو معلوم نہو اب
فرمایئے کہ وہ کون قوم ہے کہ آدمی کے پاؤن کے تلے پس جاوے
اور اوسکو معلوم نہو اور جہان ہدہد کا ذکر ہے آگے صاف صاف
یہ آیہ ہے کہ کہا سلیمان نے ہدہد کو کہ اگر تو یہ خبر لاتا تو مین
تجھے ذبح کر ڈالتا اب فرمایئے آپکا قول اور تاویل کیسی باطل
ہوگئی والدہ عزازیل آپکے سر پھاڑے روگئی باقی یہ الفاظ ان بیہودون
کی نسبت ہمارے آقائے نامدار فخر الانبیا کے محض

نبیوده کوئی ہے آپنے سنا نہین جسوقت مین کہ جس بات کا
کفار کو دعوی ہوا ہے وہی معجزہ اسوقت کے پیغمبر کو دیا گیا
ہے لہذا اسوقت فصاحت و بلاغت کا کفار کو دعوی تھا
اسواسطے مشیت الٰہی مقتضی ہوئی اس بات کی کہ بے پڑھے
کو مرتبۂ رسالت خاتم النبیین کا دیا گیا اور وہ عبارت پیش کرائی
گئی کہ کسی سے الا الآن اور سبکے مقابلہ مین ایک قصر سورہ نہ بن سکے
اب آپسا منہ پیٹ رذالیکا لٹھہ نہ مانے تو کیا ہوتا ہے میان
جرأت نے سچ کہا ہے ؎ اب اونکو طائر معنے کی صید کی ہے
تلاش ٭ کرنت پہن کے تیہے کو ایکبڑے جنگی سحاس ٭ لگا کے
سند قالین پہ بیٹھے جب فراش ٭ تو کیون نہ قصر بتہرا کے
اوہ موے خفاش ٭ حضور بلبل بستان کرے نوا سنجی ٭ لہذا
اسی مختصر پر نامہ تمام کیا فقط۔

پہر یہ نامہ لکھا گیا درج کتاب ہے

ہو المستعان

نامہ سیزدہم ۱۳

لطیفہ
زاد
علیگڑھ
واقع

سید صاحب مظہر الطاف و کرم سید احمد خانصاحب بہادر

سبحان اللہ والحمد للہ وجزاک اللہ علی مصنفہ کہ بعد عرصہ دراز کے تحریر نامہ کی نوبت آئی عرصہ سے مزاج والا کی خبر نہ ملی تھی قلم انداز بیٹھے تھے کہ قطعہ اخبار مسٹر اودہ پنچ مطبوعہ ۱۱ جولائی ۱۸۷۹ء نازل ہوا طبیعت

مسرور ہونے کا راہ نہ پایا اطلاعاً جناب والا کو تحریر ہے مسٹر اودے
صاحب تحریر فرماتے ہیں چونکہ آپ کا مفید مطلب کی بات ہے لہذا اسم
آپکو بتاتے ہیں کیا تعجب کہ اسکے صلے میں آپکو مرحبا فرماتے
ہیں قولہ نئی تعلیم۔ مسٹر اودے پنچ صاحب ہزار کوئی سر پٹکے سمجھائے
سمجھائے کچھ ہی کیوں نہ کرے یہ ہندوستان کے بہادر اس
تہذیب کو گردن پٹکنے دیں گے سبب یہ کہ انکا طریقہ تعلیم درست
نہیں مکتب غیر مہذب مولوی غیر مہذب کتابیں غیر مہذب خربزہ کو دیکھ کر خربزہ
رنگ پکڑتا ہے یہ مہذب کیوں ہونے لگے ہاں میں وہ بات
سوچتا ہوں کہ جس سے نئے مہذب بنے کچھ بن ہی نہ پڑے
وہ کیا بہت آسان اور بڑی دور کی بات نہیں پہلے تو مسلمانوں
کی کتابوں سے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم یکقلم محو کر دیا جاوے
اور دوسرے آمدنامہ قدیم کی ترمیم ضرور ہے لہذا آمدنامہ میں
میں سب تہذیب ختم کیے دیتا ہوں وہ ہذا الی قولہ خوردن گلا
کھوٹی مرغی کھانا۔ نوشیدن شراب پینا۔ پوشیدن خاکی
پتلون یا لال ٹوپی و کالا بوٹ پہننا۔ آویختن لال ٹوپی کا پہنانا لٹکا
دادن گالیاں دینا۔ فروختن دینا کے واسطے دین بیچنا
پروردن کتا پالنا لینڈی ہو یا ولایتی۔ آروغیدن شراب پی

دکار لینا۔ بازیدن لاٹری یا کوئی اور جوا کھیلنا۔ شاشیدن کہڑے
ہوکر موتنا۔ گفتن سوائے اپنے سبکو بُرا کہنا۔ گریختن آبادی
سے دور بھاگنا آوردن اچھے اچھے یورپ سے بلا لینا۔ یافتن
رشوت سے روپیہ پانا۔ بوسیدن کُتّے کا منہ چومنا الخ اور یہی
اسی قسم کے الفاظ خیال کر لیجیے گا راقم اع شوق بہر اسکے بعد
ایک نیا سلام بھی درج ہے چونکہ آپکے مفید مطلب ہی لہذا درج
نامۂ ہذا کرتا ہون رہت و دروغ برگردن راوی و ہرتا ہون قصور معاف
نام آوری تو آپ پر ختم ہے **قولہ** وہ لکھتے ہین کہ چند جولاہون
نے ایک روز سعید دیکھہ کر پنچایت مقرر کی اس بات کی کہ ہمارے
پیغمبر صاحب کی وفات کو ایک زمانہ کثیر گذر گیا اور اون حضرت کا سلام
یعنے والیکم بہت پرانا ہوگیا اور پرانی چیز سے ستہرا کام نہین چلتا
اسلیے کوئی نیا سلام ایجاد کیجیے یعنے بجاے سلام والیکم کے
(فلافون بہائی فلافون) مقرر کیا جاوے اور اسی پر سبھون نے
عمل کیا بس یہی حال نیچریہ کا ہے الخ راقم بنارس پہنچ اور اس سے
وہ پرچہ اخبار مطبوعہ ۱۰ دسمبر ۷۶ء مین تحریر فرمایا تھا
دیکھنے مین آیا تھا یعنے کسی صاحب نے بطور خیر خواہی آپکے
قول کہ تہذیب الاخلاق اسلیے بند نہین ہوا جسکا عذر ہمنے

بتاتے ہین اور نہ اوسکے مصنف کا اتباک لنگوٹ کہلاتا ہے
لنگوٹ باندہے ہوئے تیار ہے اور یہ لنگوٹ خدا کے
سامنے کہلیگا جہان اوس پہلوان کے سر پہ پگڑی ہی بندہیگی آخر
اسپر اوہ پنج جواب دیتے ہین قولہ حضرت آپمین ایک بات کا شبہ
رہا کہ یہ لنگوٹ کہلاکے جو فرق مبارک پہ پگڑی بندہیگی تو آیا ہے
لنگوٹ اُچھو ہوکر اول باآخر نسبتی دار کے موافق سر پہ پہونچے گا
یا کوئی جدید پگڑی ہوگی فقط آب راقم یہ عرض کرتا ہے کہ آپکا حال
سنکر اکثر کف افسوس ملنا اور رونا آتا ہے کہ آپ کی ذات سے
بدینی شائع ہوئی چنانچہ ابھی چند روز کا عرصہ ہوا بندہ بطور دورہ
عظیم آباد پٹنہ مین وارد ہوا اور آپکے حواری صاحبان مثل قاضی
رضا حسین صاحب و سید شمس الہدیٰ و مولوی فضل الرحمن صاحبون
سے ملاقات ہوئی اور آپکے اعتراضات نسبت قرآن کے
اور اونکے جوابات جو کہ میرے قلم سے نکلے ہین سنا تو سکوت
کیا اور بعضے صاحبون نے یہ چند اشعار فرمائے اور فرمایا
کہ خدا کے کامون مین کسکو دخل ہے اشعار یہ ہین نظم

زادۂ آذر خلیل اللہ ہو	اور کنعان نوح کا گمراہ ہو
کعبہ مین پیدا کرے زندیق کو	لاوی بتخانہ سے وہ صدیق کو

عالم و فاضل ہو شیطان لعین	امی مطلق ہو خیر المرسلین
چاہ بابل مین معذب ہون ملک	ہو مقام زہرہ بالائے فلک
بلعم باعور کو دو رخ ملے	جنتے ساحر ہین فرعون کے
زوجۂ فرعون ہووے طاہرہ	اہلیہ لوط نبی ہو کافرہ
کربلا مین قرۃ العین نبی	لال زہرہ کا حسین ابن علی
ظالمون کے ہاتہ سے یون ہو شہید	اور اپنا کام دل یاوے یزید
ہو حسن کا زہر سے ٹکڑے جگر	دشمنان حق کو ہو یون کر و فر
دیر کو مسجد کرے مسجد کو دیر	غیر کو اپنا کرے اپنے کو غیر

غرضکہ اسیطرح اور بہت کچہ افسوسانہ لوگ کہتے رہے اور اکثر اشخاص آپکے معتقدین تائب بہی ہوے اور میری نسبت فرمایا کہ خدا آپکو جزاے خیر دے اطلاعاً گذارش ہوئی فقط

الراقم نعمان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقلم خود اللہم اغفر ذنوبہ یہ نامہ انام سے تاریخ ۲۷ شعبان المعظم سنہ ۱۲۹۶ ہجری کو روانہ ہوا کٹ چسپان ۰

اسکے بعد یہ نامہ بطور خوش طبعی کے لکھا گیا
چونکہ مسید صاحب کا مزاج شاعرانہ یگانہ ہے
اسلئے بندہ نے بھی خالی مباش کچھ کیا کر یہ نامہ
لکھا درج کتاب کیا۔

ہوالمستعان

نامہ بہاؤ الدین بہادر

لطفہ زاد علیگڈھ

سید صاحب خوش رای قبلیت گرای سید احمد خان صاحب بہادر

بعد یاد حسب کے آداب مطلب پرچہ اودہ اخبار مطبوعہ ۲۴ ستمبر
۷۶ء جسمیں آپکے لکچر موخ درباب تعریف لفظ پیغمبر

بلکہ تفسیر شاید ایک اونٹ کا بار ہو یعنے خلاصہ اوسکا یہ ہے
کہ معاذ اللہ پیغمبر خدا و پیغمبر رسول و موسیٰ و جملہ انبیا پیغمبر لہذا جو کوئی
ہکو پیغمبر کہے اوس سے برا ماننا نہ چاہیے اسپر یہ شعر بھی خیر سے
موزون کیا ہے ؎ تو وطوطا وما وقامت یار ۔ فکر ہر کس بقدر ہمت اوست ۔ الخ جواب ہست کلید در گنج حکیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

منظوم

سپاس انیز و جان آفرینی	نہ جان بل جملہ گیہان آفرینی
حکیم دادگستر دانش آموز	درون جان چراغ بینش افروز
بلندی بخش ارباب اطاعت	بہ پستی افگن اہل ضلالت
زہے پیرو رہائی اہل تحقیق	شکست انداز در خصمان زندیق
لوا افراز حق از حق پسندی	بحق جویان بہ بخشد ارجمندی

جناب من اول تو لفظ پیغمبر کے معنی ہماری تحقیق میں از روی اقوال
علماء وقت ہو کہ نامی گرامی ہم نے آئے ہیں مولوی لطف اللہ صاحب سلمہ اللہ
جواب استفتای ثبوت کفر بہ نسبت جناب والا جو کہ بر حاشیہ اخبار
نور الآفاق و افتح نفاق میں طبع ہو کر مشتہر ہوا ہے اور مع کتاب
امداد الآفاق اوسمیں بہت شرح و بسط کے ساتھ تحریر فرمایا ہے
آپکو جتلاتے ہیں قولہ کہ لفظ پیغمبر بروزن کیچڑ ایک لغت پارسی ہے

انگریزی زبا مین اسکے معنی بہت ہین ازانجملہ خواہش قلبی اور
خود طلبی یعنی جس چیز پر جی جھکے اوسکے کرنے کرانے مین
نہ رکے مرغوب کو حلال جانے گو کسی مذہب مین حرام ہو مہروب
کو حرام مانے گو کسی مشرب مین حلال ہو اور یہی حال ہے اور
معنونکا کہ قطع نظر اطلاق عنانی اور تقیدی اور بی ایمانی کے ہر یک
منفرداً و مطلقاً ابیدینی اور خودرائی اور خودبینی اور خودنمائی و مانی معنا ہا
پر دلالت کرتا ہے اور اس قاعدہ کے پیرو نکو انگریزی مین انجیرسٹ
کہتے ہین یعنے پیروی کرنیوالا نیچر کا پس نیچرل اسٹ نے اگرچہ
فی زماننا یورپ مین اسقدر زور پکڑا کہ تقریباً ستر لاکھ کے نوبت
پہونچی ہے ازانجملہ چیتا ۸۰ سے ہزار انگلنڈ مین اور چالیس ہزار
لندن مین لیکن بحمداللہ کہ عقلای مسیحیہ اونہین دیار و امصار مین بحر
بالمکاتبہ و تقریراً بالمشافہہ بخوبی گوشمالی فرما رہے ہین اور اونکو آئے
دن کا بہاؤ تیار رہے ہین اسٹاڈوصاحب کی کتاب ایڈوانسڈ ریڈ
اور ہارنصاحب کی کتاب انٹرکشن لوسکریپ وغیرہا مین دیکھو تو
کسطرح کہلا نیچریونکے مذہب اور مکاری اور نالائقی اور عیاری وغیرہ
من قبائح مالا تحصے مذکور و مسطور ہین سپرسی اگر نیا نیچری نہ شہا ئے
اور بطمع ترقی جاہ چاہے کہ اس نجی کیچی بلا کو اس ہندوستان مین

پھیلائے تو ہمارے علماء محمدیہ نے جسطرح فلاسفہ اور اہل
اعتزال اور اونکے کوچک ابدال ارباب خیال کی دھجیان اور اڑائے
ہین اور اونکو عدم کی راہین دکھائے ہین اوس سے زیادہ اس
نیچر کا سنیچر اوتارین گے اور شواظ من نار کی براہین بارین گے ذرا
بگڑے دل لٹچر پیر و نیچر سرد ست یہ تو فرماوین کہ قبل قبول نیچریت کے
تو پہلا دھرم کھو چکے تھے اور آپکے سارے کرم ہو چکے تھے لندن
مین جاکر جا لگٹ پتلون پہن آئے خمر خنزیر و کنار گلا گھوٹی مرغی
کے کھانے مین نہ شرمائے سنیات و محرمات کی نسبت بشاشی
ہے بنات و امہات کی نسبت انتیار باقی ہے سی ایس آئی
بمعنی نخوست دیس جائیگا خطاب پائیگا پھر کیا باقی رہا تھا جو نیچر یہ
طریقہ کی جانب للچائے کیا جی چاہتا ہے کہ لاٹ پادری بنجائے
اور جناب میم صاحبہ کو لیڈی کہلائے سو یہ نیچر ہے ع کلاہ
خسروی و تاج شاہی + سر کل کے رسد حاشا و کلا + ہان بقول العمر
نیچر یونکے کہ ہر قوت جسمانی کے ہر اقتضا کو پورا کرنا چاہیے
تا کسی قوی کے حرمانے لازم نہ آئے شاید بمقتضای قوت
شہویہ پانی پت کرنال کا خیال آیا ہوتا اوس جانب کو لوٹتے
کچھ دنون وہان کا مزا لوٹتے برای خدا ذرا پیشین ولیس کا خیال فرمائیے

پیش و پس کو یکسان نہ بنائے الخ اب نیاز مند یہ عرض کرتا ہے
کہ لفظ نیچر کے معنی جو آپنے تشخص کیے ہین اور مثل پادریوں کے
یک بینا لکھکر گزرا ہے یہ فقط عندیہ آپکا ٹھہرا جب تک دعوی پر کوئی
برہان عقلی یا نقلی نہ قائم ہو وہ بالنچولیا کہلاتا ہے مگر ہان یہ فرمانا آپکا
مصرعہ فکر ہر کس بقدر ہمت اوست یہ دوسری بات ہے مگر مین افسوس
عرض کرتا ہون کہ آپ کچھ دنون ہمارے علماء دین دار کے صحبت سنجیدہ
سے مین کردو نگاہ دیکھو مولوی محمد علی صاحب تحصیلدار بالا بری واقع
ضلع مراد آباد نے جو کتاب ظفر المبین بجواب اندرمن لکھی ہے
اور طبع کرائی ہے اوسکے صفحہ ۲۷ مین پہلے قول اندرمن کا دعا
ہے قولہ حاصل آنکہ قبول ایمان آزادی ہے الخ اسپر جناب مولانا
صاحب سلمہ اللہ جواب دیتے ہین اقول حرف درد پشان بدوزد
مرد دون تا نخواند بر سلیمی صد فسون لالہ جی تمکو ہرگز مناسب نہ تھا
کہ بات ترا زو چھوڑ کر مباحثہ دینے پر ساتھہ اہل اسلام کے آمادہ
ہوتے تمنے کرشن جی کی نصیحت گوش نہ فرمائی انجام کار بہت پچھتائے
اوٹھائی تم قبول ایمان اور وحدت ارادی کو کیا جانو بقول شخصی مصرعہ
چہ داند بوزنہ لذات ادرک پس تو قبول ایمان تو مقولہ انفعال سے
ہے اور وحدت مقولہ کم سے اور ارادہ مقولہ فعل سے پھر تمنے

کیا سمجھ کے یہ کہا کہ قبول ایمان وحدت آزادی ہے کیا الفاظ
کے معانی بھی سمجھا کرتے ہو اتنی ہی نے بضاعتی پر دبیری کا دم بھرتے
ہو تمنے صرف روٹی کما کھانیکی یہ صورت پیدا کی ہے یہ سمجھا ہو
کہ جاہلون مین بیٹھ کے اس قسم کے الفاظ بیان کرین گے
چونکہ وہ حقا کچھ سوجھتے سمجھتے نہین البتہ اسقدر تو بے شبہ
وشک آپ کے مدح مین زبان ہلاتے ہونگے ہوئی
شکست اگرچہ نصیب برادر + مقابلہ تو دل ناتوان نے خوب کیا
مگر خوب سمجھ لیجیے کہ مدح جاہلونکے مانند خراش گھانس کی ہے
انجام اسکا بخیر نہین صاحبان عقل جب دیکھین گے تو آپ پر
سخت لعنت کرین گے کہین گے کہ اس آگندہ جہل کی عقل مین
فتور آگیا ہے کہ ایسی خبر کو جو معقولا لانفعال سے ہے کسطرح پر
عین اوس شے کا جو مقولہ کم سے ہی ٹھہرتا ہے اس سے صاف
معلوم ہوتا ہے کہ فنون حکمیہ اہل ہند مین مفقود ہین ورنہ ایسا کیم
کل سر سبد حکمای ہند کا مبادی فنون حکمیہ مین مثل خر در گل عاجز
نہوتا الخ بس نیاز مند بنی نوع سمجھ کے عرض کیا کرتا ہے امیدوار
ہے کہ ناگوار خاطر عاطر نہ ہو ہان ایکبات میرے خیال مین گذرتی
ہے کہ شاید آپکا خیال ادہر گذرتا ہوگا کہ کچھ ایسا کام کیجیے کہ

جس سے آگے کو یادگار رہے سوا ایسے خیال سے ملحد
بننا فضول ہے دیکھو کتاب اصول تجبیہ مصنفہ محمد جمال الدین
خانصاحب بہادر مدار المہام ریاست بھوپال مطبوعہ مطبع نظامی
واقع کانپور ۱۳۱۲ ہجری انہوں نے کیا خوب اصول تجبیہ تجویز
کر کے واسطے تعلیم متبدیان حال کے ایک کتاب ضخیم طبع کرایا ہے
لہذا آپ بھی اگر ایسے ہی کوئی کتاب تصنیف کر کے حسب صوابدید
اپنے حواریون کے طبع کرا کے تقسیم کرتے تو آجکل
ہندوستان بلکہ ایک پاگل خانہ کے تو ہو ہی رہا ہے واسطے
یادگار ذات والاصفات عین مناسب تھا بدین وجہ دو رقعہ اوس
کتاب کے بطور نمونہ از خروارے درج نامہ ہذا کرتا ہون
ملاحظہ فرما لیجیے گا وہو ہذا رقعہ اول مہربان من سلامت پہنچ تمہارے
کے آیا کہ نوکر تمہارے نے نوکر ہمارے کو ایسا مارا اور مارا ہے کہ کسی نے
ایسا نہ مارا تھا نہ کوئی کسیکو ایسا مارتا تھا نہ ماریگا نہ مارتا ہے بہرکیف
چپ رہنا تمہارا واسطے تمہارے زیب نہ دیا اور زیب نہ دیا ہے
اور نہ زیب دیتا تھا اور نہ زیب دیگا اور نہ زیب دیتا ہے درحقیقت
نوکر تمہارا بیچ دنیا کے ساتھ بدنامی کے جیا اور جیا ہے کہ نہ کوئی
ایسا جیا تھا نہ جیتا تھا نہ جیے گا نہ جیتا ہے کسی مادر نے ایسا بیٹا

جیسا کہ نوکر تمہارا ہے نہ جنا نہ جنا ہے نہ کسی نے ایسا جنا تھا
نہ کوئی ماں جنی تھی نہ جنے گی نہ جنتی ہے لیکن بسبب موقوف
کرنے تمہارے کے اپنے نوکر کو اتنے قصور پر زنگار اس غم
کا دل میرا ایسے چھوٹا اور چھوٹا ہے کہ کبھو ایسا نہ چھوٹا تھا نہ چھوٹیگا
نہ چھوٹا ہے اگر موقوف نہ کرتے دل میرا ایسے بیزنگار کبھی نہ چھوٹتا
باقی خیریت ہے الخ دوسرا رقعہ غریب پرور سلامت
کوئی مثل جناب کے عنایت فرما ہمارا نہ ہوا نہ ہوا تھا نہ ہوا ہے
نہ ہوگا نہ ہوتا ہے جو کوئی حضور سے پھرا سو اوسکا غیب سے
ٹوٹا اور ٹوٹا ہے اور ٹوٹتا ہے کہ کسی کا سر ایسا نہ ٹوٹا تھا
نہ ٹوٹیگا نہ ٹوٹتا ہے وصف تمہارا کسی نے زمانہ پن نہ سنا بلکہ
تمام خلق نے سنا ہے اور سنا تھا اور کون نہ سنتا تھا اور
سنیگا اور سنتا ہے اور کسی نے آپکو رفیق پروردہ نہ گنا
بلکہ سب نے گنا ہے اور ہر ایک نے گنا تھا اور ہر کوئی گنتا تھا
اور گنیگا اور گنتا ہے یہاں سوای ذات عالی کے میں نے
دوسرے کو نہ پہچانا اور نہ پہچانا ہے اور نہ پہچانا تھا اور نہ پہچانتا تھا
اور نہ پہچانیگا اور نہ پہچانتا ہے بلکہ دوسرا خیال اپنے دل
سے دھویا اور دھویا ہے ایسا کسی نے نہ دھویا تھا

نہ کوئی کبھی دھوتا تھا نہ دھوئیگا نہ دھوتا ہے گھوڑا زبان کا
میدان تعریف تمہاری مین دوڑا اور دوڑا ہی جو کبھی ایسا دوڑا تھا نہ دوڑتا تھا
نہ دوڑیگا اور غنچۂ دل میرا بیچ ہوای محبت تمہاری کو کھلا اور کھلا ہی کہ کبھی کوئی غنچہ ایسا کھلا تھا
کھلیگا نہ کھلتا ہے او سیر خیر کو ایسا چرا اور چرا ہے کہ کسی نے
نہ چرایا تھا نہ کوئی کبھی چرتا تھا نہ چریگا نہ چرتا ہے دل میرے نے
خیر کے نام پر موتا اور موتا ہے کہ کسی نے ایسا نہ موتا تھا
نہ کوئی موتتا تھا نہ موتیگا نہ موتتا ہے الخ اقول میرے نزدیک
ایک رئیس کلان کی یہ تصنیف ہے اور نئی بات ہے اور آپکو
جدت پسند ہے اگر آپکے مدرسہ مین اسکی مزاولت ہو تو عین
مناسب ہے۔

الراقم نعمان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم بقلم خود اللھم اغفر ذنوبہ

هوالمستعان

نامہ پانزدہم

لطیفہ زاد علیگڈھ واقع نشن دار بہادر انصاب سید حمد خان

سید صاحب معدن توہمات و خیال ازو و سباشیطانی تالامال

بعد ادب کے عرض پرداز ہون کہ بندہ درینولا دورہ کرتا ہوا علیگڈہ مین جو وارد ہوا تو اکثر مشتاقین سننے آپکے جوابات کے میرے پاس حاضر آئے اور فرمایا کہ آپکے جوابات جو کہ جانب سید صاحب ہوئے ہین ہمین سنائیے ثواب دنیا و آخرت کمائیے۔

چنانچہ بندہ دو جمعہ مقیم رہا اور وہانکے مسلمانونکو آپکے جوابات جامع مسجد مین ممبر پر بیٹھکر سنایا سب محظوظ ہوئے

من بعد آپکے مدرسہ کی سیر کی ایک جلد کتاب آیات بینات خریدی
اور کچھ کتب درسی طفلان جو آپکے مدرسہ مین پڑہائی جاتی ہین دیکھنے
مین آئی ہین جس سے ثابت ہوا کہ اس تعلیم کے لڑکے ضرور تہذیب
یافتہ ہونگے اور ایک پرچہ اخبار اسٹیوٹ گزٹ مطبوعۂ تاریخ
۱۰۔ ماہ جولائی سنہ ۱۸۸۶ء ایک سلمان نے پیش کیا اوسمین ایک
تقریر پر از تزویر منجانب آپکی دیکھنے مین آئی جسکا خلاصہ یہ ہو
قولہ یعنے آپ فرماتے ہین کہ خلیفہ جس سے اشارہ ایک مذہبی
پیشوا سردار نکلتا ہے مدت سے معدوم ہے شیعہ لوگ
تو کسی شخص کے خلیفہ ہونے کی قایل نہین ہین البتہ امام کو مذہبی
پیشوا اور سردار سمجھتے ہین باقی رہے سنت جماعت انکے
پیغمبر صاحب نے فرمایا تھا کہ خلافت تیس برس رہیگی
اور اسکے بعد ظالم بادشاہون کا زمانہ ہوگا پس اہل سنت کی
مذہب کی رو سے خلافت جس سے مذہبی پیشوا کا اشارہ
نکلتا ہے حضرت ابوبکر صدیق سے شروع ہوئی اور حضرت امام حسن
علیہ السلام پر ختم ہوئی بلکہ اگر ٹھیک مذہب اسلام پر غور کیا جاوے
تو ان پانچون کو بھی جنکو اہل سنت و جماعت خلیفۂ برحق جانتے ہین
مذہبی پیشوا ہونیکا کوئی استحقاق نہین ہے فقط اقول آپکی دعوے

مثل ہوئی کہ ایک بھوکے سے کسی نے پوچھا کہ دو اور دو کے
اوسنے کہا چار روٹیان بھلا فرمائیے جبکہ آپکو رسالت اور معجزات
اور ثبوت ذات باری تبارک وتعالے سے انکار ہے جیسا کہ
جناب حاجی الحرمین شریفین محمد علی نجش خانصاحب بہادر کے
بیان سے ثابت وظاہر ہے تو پھر خلافت کی ثبوت وعدم ثبوت
چہ معنی دارد رہی یہ بات کہ ان پانچون کو اہل سنت وجماعت خلیفہ
برحق نہین جانتے ہین یہ آپکا عندیہ ہے یا اسپر کوئی دلیل
عقلی یا نقلی بھی آپکی جیب مین ہے ثبوت خلافت صحابہ رضوان اللہ
مین بمقابلہ شیعان مولوی سید مہدیعلی صاحب آپکے اول
حواری نے کتاب آیات بینات لکھی جو کہ اب ہمنے آپکے مدرسہ
سے خریدی کتاب مذکور کیا آپکے ملاحظہ مین نہین گذری جو
آپنے یہ تقریر طبع کرائی رہے خطرات شیعہ وہ فقط تین سے انکار اور
دو کا اقرار کرتے ہین میرے نزدیک آپکو مانیا قطرب جنون یا خبط
یا مالیخولیا ان پانچ مین سے ایک نہ ایک عارضہ ضرور لاحق دماغ
ہے اب ضرور کسی طبیب حاذق سے خواہ مخواہ رجوع کرکے
تنقیہ دماغ فرمائیے لندن مین جو آپ رہے اور وہان غذا
حبارہ وملبوسات گرم حسب تشخیص سید امداد العلی صاحب بہادر

جوکہ استعمال مین آئین اوس سے کیا تعجب کہ نصیب دشمنان
خشکی دماغ مین آئی ہوگی جس سے یہ خیالات سوجھتے ہین خدا
نخواستہ بشرط مداومت جنون فاحش کا احتمال ہے اور آپکی
دیکھا دیکھی جناب سمیع اللہ خانصاحب مع صاحبزادگان بلند اقبال
لندن کو تشریف لے گئے ہین مجھے اسٹیشن اٹاوہ پر ملے تھے
خدا اونکی خیر کرے اب دوسری بات یہ ہے کہ بندے نے
جو آپکے مدرسہ کی سیر کی تو اوسمین یہ کتاب جسکا پہلا باب یہ ہے
نظر پڑی چونکہ ایک امر بات قابل ترسیم ہے عرض کرتا ہون
تھولہ کتا نام کتوا بانور ہے۔ پر آدمیکا اور اسکا قدرتی ساتھ ہے
جہان دس گھر بسی آدمیون کے ہونگے وہان ایک کتا ضرور ہوگا۔
اسکی خوبیان ایسی ہین کہ خواہ مخواہ اسکا رہنا غنیمت معلوم ہوتا ہے
ایسا غریب ہوشیار ایسا محبت کرنیوالا کوئی جانور نہین۔ یہ اشرافونکا
دربان ہے۔ گندڑیون کا چوکیدار شکاریونکا مددگار۔ اسکی
سمجھ بہت اچھی ہے جسطرح سدہا دوسطرح کام کرتا ہے اسے
غریبی اور امیری برابر ہے جسکا ہو رہا اوسیکا ہو رہا سوکھے
ٹکڑے آدھے پیٹ کھائیگا مگر جس گھر کا ہے وہین رہیگا اچھی
کھا نیکے لیے امیر کے گھر نجائیگا اپنے مالک کی برے

وقتون مین رفیق ہے اور وقت پڑے پر جان دیدیتا ہے
یہ نیک جانور نیکی کو یاد رکھتا ہے برائی کو بھول جاتا ہے نیکی کرنیوالا
اسے دکھ ہی دے تو خیال نہین کرتا ابھی بلایئے تو دم ہلاتا چلا آتا
ہے جس ہاتھ سے مار کھاتا ہے دم بھر مین اوسکو چاٹنے لگتا
ہے اسکی پھرتی اور دوڑ غضب ہے بڑے بڑے بہادر
اور جنگلی جانور اسکے شکار مین حرگوش لومڑی قسمت ہی سے بچ
نکلتے ہین شکار کی بو دور سے لیتا ہے اور پوکے پتہ پر زمین
کھودتا ہے مگر ان باتون کے واسطے سدا ناضرورت ہے ہمارے
ملکون مین کسیکو خیال نہین ولایت مین لوگون نے قسم قسم کے
کتے پالے ہین اور انہین سدھایا ہے الخ القول غرضکہ اسیطرح
اوسمین اور بہت تعریف کتے کی لکھی ہے اسپر مجھے خیال آیا کہ انور
خاصیت کتے کی ہے جو مصنف کے خیال مین نہ آئی ہو مین خدمت
والا مین بذریعۂ نامۂ ہذا عرض کرتا ہون اگر بطور ترمیم حاشیہ اوس کتاب
مین کردیا جاوے تو لڑکون کی تعلیم کو یقین ہے کہ بہت مفید ہو وہ
یہ ہے قولہم پرچۂ اخبار جہر درخشان مطبوعۂ یکم جنوری ۱۸۷۶ء نمبر ۱
جلد ۲ مین مرقوم ہے ۔ پیرس کے جارڈن ڈے انکلتن چاہتا
ہے کہ کتون کے پلون کا گوشت عام طور پر کھانے مین آنے لگے

چنانچہ پہلا جانے کتون کے کہانیکا اس ماہ مین ہونیوالا ہے مگر پنجاب
والون مین ایک بات کی کمی ہے کہ چین والے کہانے کے
بلون کو تقریبًا ایک سیر روپیہ کا گوشت گائے یا بیل کا کہلا کر بالتجر
ہین یہ بات فرانس والے شاید نہ کرسکین روزنامچہ پنجاب مطبوعہ
۱۰ دسمبر ۱۸۷۶ء مین دیکھیے اور یہ مین لکھا ہے **قولہ** یہ ممکن نہین کہ
بعضے نے عقل اور وہمقانی محض غیر تہذیب یافتہ اسکے تلفنے
کتے کی خوبیون کو پہچان سکین کتے مین بہت سے نیک خصائل
ہین مثلاً قناعت کہ اپنے مالک کی دی ہوئی چیز اور ٹکڑے پر
گذر کرتا ہے پہرہ وفادار ہے پہرہ شب زندہ دار کہ تمام رات چلا کر
صبح کردیتا ہے پہر قوت دماغ پہر انسان سے انتہا درجہ کی محبت
وغیرہ بس ہر غذا انسان کی بدن مین گرم یا سرد تاثیر کرتی ہے تو کتے
کے گوشت ہی کہانیوالون کے دل مین کتے کی خاصیت پہ سبب
مذکورۂ بالا اور اوصاف حمیدہ ضرور پیدا کریگا بس اسلیے اگر دو روپیہ سیر
کا گوشت گائے یا بکری وغیرہ کا کہلا کر کتے پالے جاوین تب بھی
صریح فائدہ ہے اگرچہ تورات مین فاحشہ کی خرچی اور کتے کی قیمت
تک کو ناپاک لکھا ہے لیکن بیچنا اور بات ہے اور نوش فرمانا
اور بات ہے اور ملا ؤنکے منہ بند کرنیکے لیے تو یہی دو باتین

کافی ہین اگر انہین کا قول تسلیم کیا جاوے تو کتے کے گوشت کھانیکی ایک گناہ پر ازروی نیچر ان سب بشمار خوبیون پر ترجیح نہین ہوسکتی الخ۔ اور تیسری بات یہ ہی کہ بندہ جو آپکے بار مکان پر آیا تو ایک لفافہ آواز بنارس بنام نیاز مند باین مضمون کہ آپکے اور سید صاحب کے خط کتابت ہے لہذا یہ عرضی شیطان کی اون تک خبر پہونچا دیجیو گا قصور معاف بعینہ نقل عرضی مذکورہ ملاحظہ والا ہین گذرا تا ہون معاف فرمایئے گا وہو ہذا

عرضی شیطان علیہ اللعن

ایکدن شیطان گیا پیش خدا — عاجزی سے اسطرح کہنے لگا
یا اکرم العالمین دانا ہے تو — تیری بندون نے ہی کی مجھسے دغا
پہلے کی بیعت انہون نے بعد ازین — علم ممنوعات سب مجھ سے پڑہا
مین نے بھی شایق لیئے اونکو سمجھ — جسقدر معلوم تہا سکھلا دیا
طمع دی روزی کی اور پکا کیا — دلکو پہیرا اور انگریزی پڑہا
دہلوی پوشاک لی اونسے اوتار — کرتی اور پتلون اور جاکٹ پہنا
لیگیا لندن کو وان کی مرغیان — غیر ندوہ گلا گہوٹی کہلا
پختہ کار و ہوشیار و ذی فنون — جان فشانی اور محبت سے کیا

اب وہ سب مجھسے ہی منکر ہوگئے	برملا اسبات کا دعوی کیا
کیسا شیطان کسنے دیکھا ہواسے	خارج از انسان کب پیدا ہوا
یا الٰہی تجکو تو معلوم ہے	تو نے جب آدم کو تھا پیدا کیا
کیا نہین اوسوقت مین موجود تھا	کیا نہین سجدہ سے مین منکر ہوا
عدل کر عادل ہے تو ای کبریا	دی مرے منکر لعین کو کچھ سزا
لعنے کرنیدن سے اوسکو زرد رو	پیروون کی میرے وہ پاوے نہ بو
نیچری ملت سے دی اوسکو نکال	پیروونکو اوسکے تو کر پایمال
بس ہوا حکم خداوند کریم	جیسا تو فاخرج ہوا ہی ای رجیم
ایسا ہی وہ بھی نکالا جائے گا	بعد مرنیکے یہان جب آئیگا
اور دنیا مین بھی وہ ہوگا خراب	منہ سے بولیگا تو پاویگا جواب
فتوئی تکفیر اوسپر ہوئے گا	تا ابد پچھتائیگا اور روئے گا

الراقم

بنارس پنج - محلہ اوٹھہ بار ٹولہ - کتبہٗ ع ن ق

اقول اب نیاز مند عرض یہ کرتا ہے کہ اس مذہب جدید کے اختیار کرنے سے تو البتہ شہرت آپکی اس قدر ہوئی کہ خدا تک نوبت پہونچی میرے نزدیک اب آپ مذہبی گفتگو سے ہاتھ اوٹھا دیجئے جو چیز خواہی سرکار وقت بجالایئے بقولہ جسکا کہا یئے اوسکا گایئے

بدیہات سے تو انکار نہ فرمایئے۔ اب جو تیسری بات بطور خیر خواہی
آپکے عرض کرتا ہون کہ اسکا تدارک آپ پر چونکہ آپ ممبر کمیٹی کونسل
ہین لازم و الزم ہے فقط ابطال روش اسلامیہ سے کیونکہ
خیر خواہی سرکار متصور نہین ہوتی دیکھو اخبار عام واقع لاہور ۱۱ جون
سنہ ۱۸۸۸ء نمبر ۱۸۶ مین لکھا ہے قول لیپل شہریہ یعنے عبدالرحمن خان
کو امارت دینے کیا اب یہی سرکار چاہتی ہے۔ اگر نہین تو وہ اب
افاغنہ اور افغانستان سے کیونکر فراغت حاصل کرین گے
اس امر مین سنجیدہ مضامین کو ہم لکھ نہین سکتے لہذا افغانستان
سے فراغت حاصل کرنیکے طریقے جو ہمارے دوست لکھنوی ظریف
نے لکھے ہین اور بتائی ہین ذیل مین لکھتے ہین۔ اول تو امارت
نیلام کر دی جاوے کہ سہل الوصول ترکیب یہ ہے دوم چٹھی ڈالی جاوے
اسمین ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اگر ہماری ہی چٹھی نکلی تو روپیہ کا روپیہ
ملا اور پھر بیک گھاتے مین سوم شیائی وقتون مین جیسا دستور
پایا جاتا ہے صبح کو جو شخص پہلے داخل شہر ہو وہ شہریار بنایا جاوے
چہارم ہما تو عنقا ہے باز کی تلاش ایسی عجلت مین وقت سے خالی
نہین لہذا مناسب ہے کہ کابل مین ایک جلسۂ عام معتبر رہے اور
بالاحصار سے اُتو اوڑایا جاوے جسکی طرف میل کرے وہ امیر

جایا جاوے اگر امیدون کی طرح الوکا ملنا ہی کابل مین سہل ممتنع ہو تو فرقہ کنسرویٹو سے درخواست کیجاوے وہ ولایت سے باسانی پہونچ سکتے ہین۔

پھر اسکے بعد یہ نامہ لکھا گیا درج کتاب ہوا

ہو المستعان

۱۶

نامۂ شانزدہم

سلامت علیگڈھ واقع پنشن دار خانبہادر

سید صاحب مظہر الطاف و کرم عالی ہمم سید احمد خانصاحب

بعد دعا و حسب کے مدعا طراز ہون ایک پرچہ اخبار شعلۂ طور کانپور مطبوعہ ۱۲ اکتوبر سنہ ۱۸۷۰ع میرے دیکھنے مین آیا چونکہ آپکے مطلب کی بات ہے گو کہ تمام عالم کے نزدیک مزخرفات ہے اسلئے

نیاز مند بطور اطلاع حضور والا مین عرض پرداز ہے
قولہ ولایتی تہذیب اخبار پرونٹہ نامے مین لکھا ہے کہ جناب
مسٹر ارسٹ بابلت صاحب بہادر طولعمرہ ممبر پارلیمنٹ آجکل
اس غور و فکر مین ہین کہ ایک اس قسم کا مسودہ قانون پارلیمنٹ
کے جلسۂ آیندہ مین پیش کرین کہ بہرام سے روسی ہر شخص اپنی دادی سے
شادی کرسکے اور کوئی معترض نہو اسپر صاحب اخبار نے یہ لکھا ہے
قولہم سچ ہے تہذیب بڑی نعمت ہے الخ اقول لہذا بندہ کی
عرض یہ ہے کہ آپ ہندوستان مین کل مہذبین کے اعلی افسر
یا سرگروہ ہین آپکو اس جلسۂ آیندہ مین مع سواریون کے شریک
ہونا پر ضرور ہے نیاز مند جو الہی آپکی طرف سے دورہ کرتا ہوا ماہ
شعبان مین گھر کو آتا تھا تو راہ مین شاہجہان پور مین اتفاق قیام کا
ہوا لوگون نے جناب زین العابدین خانصاحب سے ملاقات کرائی
کہ میرے روبکاری سنین بعد یہ فرمایا کہ سید صاحب ہمدردی
قومی اور رفاہ خلایق کی مدعی ہین چاہتے ہین کہ وہ علم خلقت حاصل
کرے کہ جس سے صورت معاش مقصور ہو اسپر مین نے عرض کیا
کہ معاش کسی علم پر منحصر نہین ہے دیکھو لندن مین کوئی بشر ان
عورت و مرد نے علم نہی نہ ہوگا مگر افلاس کا یہ حال ہے کہ پرچہ اخبار

مشیر قیصر واقع لکھنؤ مطبوعہ ۱۸۷۹ء واقع تاریخ ۲۹ جون میں
رقمطراز ہے قولہ لندن کے فقیر ۔ ہفتہ گذشتہ کو جو شمار
کیے گئے تو اونکی تعداد ۲۸ ہزار ۸ سو ۷۸ آدمی نکلے اس
سال گذشتہ کی نسبت ۳۴ ہزار ۶ سو ۹۴ فقیر زیادہ ہیں الخ
اب فرمایئے کہ علم حاصل کرنیکا نتیجہ کیا ہوگا جو آدمی اپنی عمر عزیز
انگریزی دانی یا جغرافیہ میں صرف کرے رہا مذہب جدید نیچریہ
اوسکی شکل دیکھیے پرچہ اودھ پنچ مطبوعہ ۱۰۔ اگست ۱۸۷۸ء
کسی صاحب نے اودھ پنچ سے استفسار کیا تھا قولہ حضرت
مدتوں سے تمام ہند میں اور خصوصاً آپکے اخبار میں نیچر ہی
نیچر نظر آتا ہے میں گرداب فکر میں غوطے کھا رہا ہوں کہ یہ کیا
بلا ہے کس کہیت کی مولی ہے کس جنگل کا جانور ہے افریقہ
کا شتر مرغ ہے یا عرب کا اونٹ ہے یا برہما کا ہاتھی ہے
عوج بن عنق کا ساتھی ہے حشرات ارضی ہے یا اسم فرضی
ہے جمادات سے ہے یا نباتات سے ہے حیوانات سے
ہے آخر یہ کیا ہے اسپر اودھ پنچ نے جواب دیا ہے قولہ
حضرت سنیے یہ موالید ثلاثہ سے باہر ہے اس سے کوئی
نہیں باہر ہے میں صاف بتا تا ہوں آپ علیگڈھ جا کر

ڈھونڈ سے ہیں جیسے حلیہ سر پر لال لال سر پوش اور اوسپر کالی دم منہ
مین جلتا سوختہ ہاتھہ مین کبری ساتھہ مین کتابین بین جاکٹ تا نگٹ مین
پتلون پیر مین تو بڑا کمیٹیون کا شائق لاذہبون مین لائق لاٹری
پر عاشق کالون سے نفرت گورون سے الفت روش اسلام سے
کلفت منہ مین سور گڈام پانچون سوارون مین نام گڈ مارننگ
بجاے سلام لب پر حلیہ تمام - الراقم جوینده) اب فرمایئے
اگر نیچر مذہب ہی ہے تو ایسے مذہب کو ہمارا اسلام اس سے تو کانپور
کا ٹھگ ع - ن بہتر ہے جیسے ہمارے دوست شیخ رحمت اللہ
سلمہ اللہ مخلص بہ رعد نے کیا خوب کہا ہے ؎ نہ دام زاہد
مکار مین تو آ ایدل ؛ کہ وان بچھا ہے مگر بوریا نیا کے لیے ؛ مگر
ہان شہرہ آپکا البتہ از شرق تا غرب خوب ہو رہا ہے چنانچہ ایک
پرچہ اخبار مشیر قیصر واقع لکھنؤ میری نگاہ سے عرصہ ہوتا ہے
گذرا تھا اوسمین ایک مضمون کی غزل جو یقین ہے کہ آدم سے
تا ایندم بہت شعر اگذرے ہین کسی نے نہ کہی ہوگی دیکھنے مین
آئی ہے چند شعر اسوقت یاد پڑتے ہین لطور ہدیہ احباب
جناب والا کو سناتا ہون قولہ ہر زمانہ اور ہر قوم مین اپنی اپنے
محاورہ کے موافق قسمونکا رواج ہوتا ہے چنانچہ خود خداوند کریم

نے حسب محاورہ اہل عرب کہین اپنے رسولون کے اور کہین
اپنے فرشتون کی قسم کہائی ہے اور کہین تارون کی کہین درخت
زیتون کی کہین دوڑتے گھوڑون کی وغیرہ وغیرہ یہی حال زمانے
کے لوگون کا ہے اگر تمام جہان کی قسمون کو جمع کیا جاوے
تو سوائے فالن صاحب کے ڈگشنری کی اور کہین گنجایش
نہ ہو مگر ہم مختصراً لکہتے ہین بمثال اہل اسلام واللہ یا للہ سوگند
بخدا قرآن کی قسم بابا جان کی قسم حضرت عباس علمدار کی قسم بمثال
اہل ہنود علم کی قسم گنگا کی قسم رام دوہائی وغیرہ وغیرہ خیر یہ سب قسمین
تو تہین علاوہ اسکے اس زمانہ کے مناسب حال نامہ نگار سسٹر
اودیہ نے اپنے ایک نظم مین کچہ قسمین لکہی ہین جو سب زمانہ سے
عجیب ہین چنانچہ انتخاب اوسکا ہم بہی اپنے مذاق پسند ناظرین
کے نذر کرتے ہین وہو ہذا

نظم

تجہے اپنی زندگی کی ہے کچہ خبر	بیا ساقیا کم ہیر کم ہیر
ذرا مہینہ کرا بر و آج کہہ	ذرا کوٹ پتلون کی لاج رکہہ
ہزار ڈالر ہے پلا برف مین جہل کی آج	دنا دن لوڑی کاگ بوتل کا آج
کسی شرم تہذیب باقی رہے	بیا لہنین لال ٹوپی سہی

قسم اپنے بل ڈانک کے جان کی | قسم ہی پکالن کے دوکان کی
قسم می کی جسپر ٹپکتی ہی رال | قسم ٹوپیون کی جو ہین لال لال
قسم بوٹ کی جو پہنتے ہین ہم | قسم کوٹ کی جس سے بنتے ہین ہم
قسم لاٹری کی قسم سود کی | قسم بندرونکے اوچیل کود کی
قسم چار اونگل کے بالونکی ہے | قسم اپنے عمدہ خیالون کی ہے
کلاگھوٹی مرغی کے سر کی قسم | ہین ننگلے پہ گدا دنکے پر کی قسم
قسم کرسینکی قسم میز کی | قسم وادی وحشت انگیز کی
قسم اپنے پتلون کی جو ہی بیت | قسم لہو کی جو ہے عرفا درست
قسم خودسری کی کہ مرغوب ہے | قسم طرز یورپ کی جو خوب ہے
قسم کعبۂ لندن پاک کی | قسم نگلستان کے خاک کی
ٹفن کی قسم حاضری کی قسم | غرض اس نئی روشنی کی قسم الخ

اقول اگر یہ ہدیہ میرا ناپسند ہو تو جواب تحریر فرمائیگا فقط
الراقم نعمان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم بقلم خود اللہم اغفر ذنوبہ یہ نامہ تاریخ ۱۶- اکتوبر کو کانپور سے
روانہ ہوا آنمٹ چسپان ۔

اسکے بعد یہ نامہ لکھا گیا

ہوالمستعان

نامۂ ہفدہم ۱۷

سلامت

جلیلۃ واقع نشان دار نہاد حضرت

سید صاحب مجتہد بے شعور سرایا زور سید احمد خانصاحب

بعد ماوجب کے مدعا طراز ہوں ؎ رہنمائی خلق کی چاہے تو راہِ کج نہ چل ؎ شیخ ہونے سے عصا محروم چوب تاک ہے ؎ درینولا التفسیر مصنفہ آپکے تعدادی دو یارہ قرآن مجید مرسلہ علمار اسلام میرے پاس آئی کیفیت واقعی ذہن مین سمائی واہ کیا بات ہے خراصونی تو آپ

ختم ہے پہلے تو عرض یہ ہے کہ آپنے جو تفسیر سورۂ جن اور
سورۂ فیل کی کی تھی نیک نامی لی تھی اوسکا جواب نیاز مند
نے عرصہ ہوا کہ لکھکے خدمت سراپا مدت مین روانہ کیا
اوسکا جواب آپنے لکھہ لیا ہوتا تب حوصلہ کیا ہوتا مین حیران
ہون کہ جبکہ آپکو جواب دینے کی لیاقت نہین ہے تو پھر بحث
کرنا کیا ضرور ہے اور پھر بحث بھی ایسی کہ نری رٹل سے بھری
ہوئی دوسرے یہ کہ توریت کے آیات سے مطابقت آیات
قرآنی یہ محض نادانی ہے مثلاً آپنے تحریر فرمایا ہے قولہ۔ جبرئیل
اسپر آپ نظیر لاتے ہین کہ توریت کی پیدائش کی کتاب مین لکھا
ہے کہ یعقوب پیغمبر رات بھر ایک شخص سے کشتی لڑتے
رہے اور صبح ہوتے یعقوب کے یا اوسکے بانو کی بہتیرے
نس مڑور کے دیا را اور چل دیا وہ فرشتہ تھا لہذا یہودیون
کی کتب مقدسہ مین بیماری پر بھی فرشتہ کا اطلاق آیا ہے کیونکہ
یعقوب کو وجع الورک کی بیماری تھی الخ۔ اقول واہ سبحان اللہ
مجھے معلوم ہوتا ہے کہ آپنی تالمود یہودی بھی شاید نہین دیکھین
اور قرآن کی تفسیر کرنیکو بیٹھے ہو بیٹھے تاریخ یوسیفس مورخ دیکھو
اوسمین لکھا ہے اور کل یہود کا اتفاق ہے کہ وہ کشتی لڑنیوالا

خدا تھا چنانچہ یعقوب یہودی جو کہ اب فوت ہوا ہے میں نے
اوس سے پوچھا کہ یہ بات یعنی خدا سے کشتی لڑنا صحیح ہے
اوسنے کہا کہ صحیح ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہم لوگ جانور
کے بہتیر رانکا گوشت نہیں کھاتے ہیں باین وجہ کہ خدا نے
مڑوری ہے الخ اور آپ فرماتے ہیں کہ وہ فرشتہ تھا اور ہماری
تی اب میں خدمت سراپا مدت میں عرض کرتا ہوں کہ اگر کوئی کہے
کہ سید احمد خانصاحب بہادر جج بنارس حاجی لندنی صاحب کے
جو گلے میں آتا ہے یا مسکن شناس ہے لہذا یہ ایک فرشتہ
تاری ہے جو گلوی نامبارک سید سے چسپاں ہے تو پھر اسکا کیا جواب
ہوگا مجھے اس آپ کی لیاقت پر بڑا افسوس آتا ہے کہ آپ بیہودہ
بہے انکار کرتے ہیں ایسا صاحب فرشتہ ایک خلقت خدا ہے
اور جبرئیل علیہ السلام تو جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی خدمت میں حضرت دحیہ کلبی کی شکل پر اکثر تشریف لائے ہیں مجمع عام میں
اور فتوح شام و غزوات محمدی میں دیکھیے مثل جنگ بدر واحد
میں فرشتوں کا جنگ کرنا آدمیوں کی شکل پر صاف ظاہر ہے چنانچہ
روایت ہے کہ جنگ بدر میں حضرت عباس رضی اللہ تعالے
عنہ کو ایک شخص نے چونکہ آپ قوی الجثہ تھے باندھ لیا ایک

صحابی کے حوالے کیا تھا اور کہا تھا کہ انہین اسیطرح سے حضرت
کی خدمت مین لیجانا جب وہ صحابی اونہین خدمت عالی مین اسطرح
لائے تو حضور نے فرمایا کہ تمنے اسطرح کیون انکو کیونکر باندہ یا یا صحابی
رضوان اللہ نے عرض کیا کہ حضرت ایک شخص سپید پوش کہ اوسکو
مین نہین پہچانتا ہون مجھے انہین باندہ کے دیدیا اسپر حضور اقدس
نے ارشاد کیا کہ وہ فرشتہ تھا تیسرے یہ کہ پہلے توریت و انجیل
رائج الوقت کے اپنی تصدیق کرلے ہوتے کہ یہ وہی توریت
و انجیل ہے جسکا قرآن ناطق ہے ہماری کتاب کا دوسرا طبقہ طبع
ہو رہا ہے انشاء اللہ پہلے خدمت والا مین مرسل ہوگا اور ہمارا
ہفتہ جلسہ مدت ہوئی جو دو ہزار جلد طبع ہو کر تمام ہندوستان
مین مشتہر ہو گیا ہے اوسکو ملاحظہ فرمائیے ایک جلد مولوی اسمعیل
صاحب کے پاس موجود ہے کہ جسمین میر مجلس ہیجڑا صاحب
بہادر ڈپٹی کمشنر رای بریلی میر مجلس تھے تو یقین ہے کہ آپکے قلب
منقلب کو تسکین ہوگی اگر ختم اللہ علی قلوبہم و علی ابصارہم کے آپ
مصداق نہین ہوتے ہین ورنہ مصرعہ تربیت نا اہل را چون دگان
بر گنبد است ۔ جناب من آپنے تکلیف بہت کی مگر چونکہ اللہ تعالے
اپنے کلام پاک کا خود محافظ ہے کچھ نہوا کسی نے سچ کہا ہے

کارخراوے سے ہرگز نہ گئے بید کے خار ٭ بندر خنہ نہ ہوا
آپکے گل مالے سے ٭ اب اور سنیے ہر چند کہ مجکو لکھتے شرم
آتی ہے مگر باین خیال کہ شاید آپ متنبہ ہون اسلیے بطور اطلاع
تحریر ہے پرچہ اودھ پنچ مطبوعہ ۱۲ جولائی ۱۸۸۱ء قولہ منتظمان
مدرسۃ العلوم کو شرم و غیرت دلانیکی واسطے چند شعر درج کرتے ہین
یہ اشعار ہمارے دو نامہ نگارون نے اوس ناپاک مقدمہ کے
بابت لکھے جو بقول مراد آبادی ہمعصر کے مدرسۃ العلوم مین ۱۴
مئی سنہ حال کو مولوی مشتاق حسین صاحب کے روبرو پیش
ہوا تھا۔ اسمین تین لڑکے ایک نو سالہ لڑکے کے ساتھہ فعل شنیع
کرتے پکڑے گئے جسمین سے دو نکال دیے گئے اور ایک کی
ساتھہ کسیقدر رعایت کی گئی وہو ہذا۔ **اشعار**

چودھوین مئی کا ماجرا ہے یہ	یا جرا کیا کہ ایک بلا ہے یہ
قوم کے حق مین سنکھیا ہے یہ	مجکو افسوس آ رہا ہے یہ
ایک لونڈے پہ تین تین سوار	ایسے اسکول پر علی کی سنوار
ای علیگڈھ تجھے سلام مرا	بگڑا اسکول مین غلام مرا
بد ہوا سفت ہی مین نام مرا	اب تو یہ ہی سدا کلام مرا
ایک لونڈے پر تین تین سوار	ایسے اسکول پر علی کی سنوار

کوئی کاظم حسین کو سمجھاؤ | کوئی احمد رضا کو عقل بتاؤ
کوئی عبد المجید کو دھمکاؤ | یا در کھو ٹیرین گی پٹرنے بھاؤ

ایک لونڈی پہ تین تین سوار
ایسے اسکول پر علی کی سنوار

راقم

دوسری صنف فرماتے ہین

اغلام موخت بروزن افسوخت

ایسا تو محلیکدہ کبھی بدنام نہوتا | اجنارون مین اس طور سے کہرام نہوتا
بازارون مین چرچا سحر و شام نہوتا | تہذیب کا یارو یہ بد انجام نہوتا

سید تری کالج مین جو اغلام نہوتا

تذکیری الفاظ مین لو غام نہوتا | طلاب مہذب سے تو اقدام نہوتا
آب جو بد سے جو بہر اجام نہوتا | وہ فیض سے اسکام کی ناکام نہوتا

سید تری کالج مین جو اغلام نہوتا

کہرے تو وہان جاتی ہین سب پڑہنے والے | جب بنہی لگ لگتے ہین شیطان کو چرانے
تہذیب کو کہتے ہین یہ ہین لڑکے پڑہنے والے | سید کو یہ آتے ہین بگڑ گشت سنانے

سید ترتر کالج مین جو اغلام نہوتا
بیدین نہ تو ہوتا اور بدنام نہوتا

راقم

مسٹر گشت خان از گنڈر کی ضلع مراد آباد

اقول اب فرمایئے کہ ذات قریب الممات والا نے اون امور کو تازہ کیا جو یزید ملعون نے اپنی حکومت مین شایع کیے تھے مولوی عبد العزیز صاحب رحمہ اللہ اپنی تصنیف سر الشہادتین مین تحریر فرماتے ہین اب ہم آپکو جتاتے ہین **قولہ** کہ یزید ملعون نے اپنی حکومت مین منہیات شرعیہ کو مثل زنا و لواطت اور بہن کا بہائی سے بیاہ علانیہ جاری کیا تھا الخ بس معلوم ہوا کہ وہی سرشتہ آپنے بنام تہذیب قایم کیا ہے اور تاریخ اکبری مین لکھا ہے کہ اکبر بادشاہ نے جب مذہب الحاد اختیار کیا ہے تو اس فعل کا نام مشغلہ آسیہ رکھا تھا جو اسی بدکام جانتا تھا اوسی قتل کا حکم دیا جاتا تھا میرے نزدیک اب اسکے رواج مین دم نہ مارینگا کہ عملدار سرکار ہذا مین اسپر سخت سزا مرقوم ہے کسی وکیل ڈبلو یا فتہ سے دریافت کر لیجیے گا جناب من بہت باتون مین ہم آپکے خیر خواہی کر رہے ہین اطلاعاً گذارش ہوئی - برسولان بلاغ باشد و بس

کسی نے اسوقت کیواسطے یہ شعر کہہ رکھا ہے ؎ میکدہ میں کو
سراسر فعل نامعقول ہے ۔ مدرسہ دیکھا تو واں بھی فاعل و مفعول

الراقم

فغان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بقلم خود اللھم اغفر ذنوبہ یہ نامہ تاریخ ۱۴ شعبان المعظم کو لکھنؤ سے
روانہ کیا گیا مکمل بیان ۔

اب کچھ جوابات اعتراضات مولوی سید محمد یعلی صاحب
کے بھی درج کتاب ہذا مناسب معلوم ہوئے کہ
واعظین کے کام آویں پہلے تو وہ جب
تحصیلداری مرزاپور پر سرفراز ہوئے اور
جناب سید احمد خانصاحب بہادر جج بنارس
سے دست بیعت ہوئی تو یہ اعتراض بنسبت شہادت
جناب امام حسین علیہ السلام کے لکھا۔

ہو المستعان

نامۂ اول

زاد اللطفہ
مرزاپور
تحصیلدار
صاحب
سید محمد یعلی

مولویصاحب معدن فضل و کمال سریع الفہم منیع المقال مولو
بعد از سلام سنت الاسلام ہدایت الیتیام مشہود رائے
سامی باد و رسیولا قطعۂ اخبار مطبع منشی نولکشور صاحب

واقع، جون ۱۸۱۰ء مقام لکھنؤ کا ہے یا تتمہ جواب عرضداشت
سید احمد خانصاحب منجانب آپ سے ہمارے مطالعہ میں آیا کیفیت
واقعی ذہن میں آئی اجازت تحریر جواب باصواب آپنے جناب
معلے القاب سے پائی در گفتگو باز ہوا سلسلہ رسل و رسائل آغاز
ہوا آپکا قول * بالکل ڈانواڈول ہے جسکی ناپ ہے نہ تول
ہے بقول نعمت خان عالی قطعہ بسر حد رسیدہ خلق را افراط نادانے
کہ معنی ہم ندارد این زبان حرف سخن دانی * محاسب سال را نبوشت
ماہ روز در دفتر * برای آنکہ معلوم نہ شد شوال شعبانی ۱۰ آپ فرماتے
ہیں قولہ کہ اب ہم آنکھ سے دیکھتے ہیں کہ ہم میں علم معقول رہا نہ
منقول نہ عقلی مسائل سے وقف نہ نقلی سے اب صرف اپنے
پرانے قصوں پر اترا تے ہیں اور اپنے باپ دادا کی چال چلن
پر چلتے ہیں اور ذرا عقل و فہم کو دخل نہیں دیتے جو بات ہمارے
دلوں میں جادتا سما رہی ہے نیک و بد میں ذرا تمیز نہیں کرتے
اور اگر بعضے عقلمند کچھ سمجھتے بھی ہیں تو عوام کے خوف اور تکفیر
کے فتوی کی ڈر سے کچھ زبان سے نکال نہیں سکتے کسی قصہ
گو کو کیسا ہی جھوٹا ہو کسی حضرت کی کیا مجال جو زبان سے کہہ سکے
کہ جھوٹا ہے اور کسی سچا کو کیسا ہی پوچ ہو کسی حضرت کی کیا

طاقت کہ زبان پر لاسکے کہ یہہ غلط ہے چنانچہ ایک مرتبہ ایک
حضرت واعظ صاحب سے ہمنے یہ سنا کہ جب امام حسین
علیہ السلام شہید ہوئے ہین تب سے آسمان پر شفق کی سرخی
نمودار ہوتی ہے تاکہ ایک نشانی خدا کی غضب کی دنیا مین ظاہر
ہو اگرچہ اسکو سنکے سبھون نے واہ واہ کے پر مین نے
دل سے آہ کی اور رویا لوگ مجکو رقیق القلب سمجھے اور بڑا محب
حسین کہنے لگے مین نے کہا کہ مین امام کو نہین روتا سو ری
صاحب کی عقل پر روتا ہون جو ایسی جھوٹی باتون اور ایسی بیہودہ
روایتون سے ہمارے مذہب کو بگاڑتے ہین اور اسی قسم
کی ہندوؤن کے پنڈتون کی طرح بیٹھے کتھا کہتے ہین پس
یہ سنکر سب مجھے خارجی اور ناصبی کہنے لگے اور دشمن
اہلبیت جاننے لگے مینے کہا کہ بھائیو امام حسین کی بزرگی اور
فضیلت کے لیے اونکی سیادت اور قرابت جو رسول مقبول کے
ساتھہ ہے کیا کم ہے جو تم ایسی جھوٹی باتون سے اسمین مبالغہ
لگاتے ہو اور جو مجکو اونسے محبت ہے اوسکا ہزارواں حصہ بھی
تمہارے دلون مین نہ ہوگا کہ اگر امام حسین تمہارے آقا ہین تو میرے
دادا ہین اونکی مصیبت پر رونیکا حق مجھہ زیادہ ہے یا تمہیں پس

جس صورت مین کہ خواص عوام کا یہ حال ہے اور کسی طرح پر اپنے
پرانے چال چلن چھوڑنیکا کوئی قصد نکرے تو ترقی اسلام کی امید
معلوم اور مذہب کی ان کدورتون سے صفائی دشوار الخ جواب
مشفق من یہ تقریر آپکی سراسر نے بنیاد ہے اونٹ کا پاؤں ہے
اسواسطیکہ متقدمین کے قول پر متاخرین کا قول کسیطرح ترجیح نہین پاسکتا
دیکھو مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب رحمہ اللہ دہلوی کہ جنکے قول
کی صحت از شرق تا غرب ہو رہی ہے اسکو کون چھوڑیگا کوچۂ رستی
سے منہ موڑیگا اور ایک شخص نرد وست دنیا پسند خوش آمد تاب جو کہ
اپنے قول مین خود مقر ہے کہ ہم مین علم معقول نہ مانہ منقول نہ فضلی
مسائل سے واقف نہ نقلی سے بقول شخصے خانۂ آخرت کو ہر کے
ہین اپنے ہی بیان سے اپنی علمیت کی ٹانگ توڑتے ہین بھلا
کب یقین کرینگے علماء متقدمین کے قول سے پھرینگے
ایضاً صاحب مولانا صاحب رحمہ اللہ کتاب سر الشہادتین مین لکھون
فرماتے ہین آپکو جتاتے ہین قولہ کہ ابن سیرین اور ابن سعد سے
منقول ہے کہ سرخی شفق کی کنارون آسمان پر قبل شہادت جناب
امام حسین علیہ السلام کی اوسکا کچھ وجود نہ تھا ابن جوزی نے لکھا
ہے کہ آسمان کی سرخی کا بھید یہ تھا کہ جب کوئی غضبناک ہوتا ہے

خون جوش میں آتا ہے چہرہ سرخ ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ
چونکہ جسم اور عوارض جسمانی سے منزہ ہے تو اوسنے
اپنے غضب کے اظہار کے واسطے تمام آسمان کو سرخ کر دیا تھا
اور یہی روایتوں میں آیا ہے کہ امام حسین علیہ السلام کی شہادت
کے دن سورج گہن ایسا پڑا کہ دوپہر کو تارے نظر آنے لگے اور
لوگوں کو گمان ہوا کہ شاید قیامت آج ہی ہے تحریر از صواعق
محرقہ الخ **اقول** اب فرمایئے خجالت نہ دکھایئے کہ کون جیتا
کون ہارا کسنے یہ میدان مارا حضرت من علمیت پر بزرگی نہیں ہے
عمل پر بزرگی ہے اور عمل نیت پر منحصر ہے اگر نیت میں فتور ہے
تو عمل بھی سراسر زور ہے اسلیے کہ علمیت پر بزرگی ہوتی تو
شیطان کی اتباع لازم آتے اسواسطیکہ اوسکی علمیت کو
آپکی علمیت پر فوق ہے ہر چند کہ آپ اکثر لوگوں کو اوسکی پیروی کا
ذوق ہے **قطعہ** خونابہ دل خور کہ شراب بہ ازین نیست ✣
دندان بجگر زن کہ کباب بہ ازین نیست ✣ در کنز و ہدایا نتوان یافت
خدارا ✣ در صفحہ دل بین کہ کتاب بہ ازین نیست ✣ لہذا یہ جو آپنے
فرمایا **قولہ** کہ مولوی صاحب کی عقل پر روتا ہوں کہ ایسی لوح
قصے دین میں داخل کر کے دین کو بگاڑتے ہیں الخ **اقول**

تو اب یہ پوچ بیان آپکا کیسا پوچ ہو گیا مادہ معقولیت آپکا اور آپکے
مشیر الدولہ کا کھو گیا بقولہ ؎ اک بچا حجام بہرتے تھے سبھونکو
مونڈتے تھے + آج اس کوچہ مین اونکی ہی حجامت ہو گئی ؛ اب لیجیے
یہ فقرہ قولہ کہ مین اونکی اولاد ہون اور وہ میرے جد امجد ہین اونکا
ماتم جو مجھپر ہے وہ دوسرے پر نہین الخ اقول یہ بھی آپکا خیال
خام ہے زبانی ہے جھوٹی کہانی ہے ابلہ فریبی کی نشانی ہے
حضرت سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہین بیت پسر نوح با بدان بہ نشست
خاندان نبوتش گم شد ؛ پس اس صورت مین آپ اسکے مصداق
ہوئے ہم وکیل ہین ہادی سبیل ہین اپنے عہدۂ جواب دینے
سے بیباق ہوئے ہان اب اگر شاید کوئی کہے کہ وہ سادات
تھے اگر ایسا نہ تھا تو یہ اعتراض انہون نے کیون کیا تو اوسکا جواب
یہ ہے ؎ جو سعادتمند ہین رکھتے ہین وہ سبکو عزیز + ناخلف
بیٹا کرے اپنے پدر کا سامنا + برا نہ مانیے گا ہمکو جواب باصواب
سے ضرور سرفراز فرمائیے گا مثل مولوی صفدر علی صاحب جلیسری
عقل سے دوری اور مولوی عماد الدین پانی پتی لا امتی سر خانوادۂ

نعمان خان وسیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ والہ وسلم بقلم خود اللھم اغفر ذنوبہ یہ نامہ ۳ فروری ۱۸۵۸ء کو انام سے روانہ ہوا تھا چسپان ار

پھر اسکے بعد مولویصاحب کا عہدہ جو بڑھا آگے
بڑھے قرآن شریف پر اعتراض گڑھے
اوسکا جواب بھی لکھکے روانہ ہوا درج کتاب کیا

ھوالمستعان

نامۂ دوم

نامۂ علی الاطلاق بجواب اخبار تھذیب الاخلاق

لطفہ
زاد
حب
صبا
مہد
لعلے

مولویصاحب فضیلت پیرائے قابلیت گرامی صبا صبا موجد تفسیر بالرای مولوی سید
بعد سلام سنت الاسلام ہدایت انجام مشہود رای سامی
باد العجب کالعجب کہ درین ایام فرخندہ فرجام قطعۂ اخبار

مسمی بہ تہذیب الاخلاق شہرہ آفاق ہر کارہ اسلام والا کرام حضرت
خیر الانام ہمارے پاس لائے عجائب وغرائب مضامین پر
اوسے مشتمل پایا معلوم ہوا کہ کچھ فتور آپکی رای مین پہرآیا یعنی
اول ہین آپ تحریر فرماتے ہین **قولہ** کہ اس پرچہ مین صرف
مضامین مفیدہ جو کہ مسلمانون سے متعلق ہین طبع ہوتے
ہین اور اس سبب سے اخبار دیار و امصار اسمین مندرج نہین ہوتے
مقصود اس پرچہ کے اجرا سے یہ ہے کہ مسلمانون کی حسن
معاشرت اور تہذیب کی ترقی ہو اور غلط اوہام جو اس فرقہ کے
مانع ہین وہ مٹائی جاوین الی **قولہ** اسکے بعد آپ تفسیر بالرای
پر آتی ہو قرآنی قرینہ کو اپنی رای سے ملاتی ہو کہتی ہو کہ
مسلمان جو یہ اعتقاد رکھتے ہین کہ اپنی عقل سے قرآن کی تفسیر
کرنا منع ہے اور اپنے اس اعتقاد کی ثبوت پر اس حدیث کو
پیش کرتے ہین ترجمہ۔ یعنے جس شخص نے قرآن کی تفسیر
اپنی عقل سے کی تو وہ اپنی جگہہ دوزخ کی آگ مین ٹھہراتا ہے
الخ غرضکہ اسی بہت سے نظیرین اگلے علما کے قول آپ
بیان کرکے یہ نتیجہ نکالتے ہو کہ خدا کی کتاب پر غور کرتے
اور اوسکے الفاظ سے معانی مطلب کے تحقیق کرنا اور صرف

اسکے مفسرین کی بھی پیروی کرنا منع نہین ہے بلکہ جو علوم
کہ اب حاصل ہوئے ہین اونکا قرآن سے جانچنا منع نہین ہے
اور یہ ایسا کرنا تفسیر بالرای ہے مانند یہ فقرات ہین **قولہ** بلکہ
وتفسیر توفی الحقیقت حقیقت قرآن ہے جسکی روشنی خدا اسکو
نصیب کرے الخ راقم مہد یعلی ڈپٹی کلکٹر مرزاپور۔ اب اسکے بعد
آپ تحریر فرماتے ہین آسمان پر جاتے ہین **قولہ** وجود آسمان
مسلمان جو یہ سمجھتے ہین کہ قرآن کی روسے ہر ایک مسلمان کو
اس بات کا اعتقاد فرض ہے کہ آسمان ایک مجوف کروی گنبد
کے مانند ہے اور انڈے کے چھلکے کی طرح دنیا کو گھیرے
ہوئے ہے اور زمین اسمین مثل انڈے کے زردی کے
ہے اور تمام ستارے جڑے ہوئے ہین یہ سمجھ اور یہ اعتقاد
انکا غلط ہے **الی قولہ** اب کہتے ہو کہ حکمای یونان نے اپنی
حکمت سے ایسا کچھ اسوقت مین تشخیص کیا تھا لہذا مسلمانون نے
بھی قرآن سے آیات متشابہات کے معنی ایسا ہی کچھ سمجھ لیا ہے
ورنہ قرآن شریف کی آیہ سے یہ معنی ہرگز نہین پیدا ہوتے
ہین بس اب ہم مسلمانونکو یہ اعتقاد کرنا چاہیے کہ درحقیقت آسمان
کوئی وجود مجسم مثل گول گنبد کے نہین ہے نہ چوڑس جہت کے ہے

بلکہ تمام ستارے چاند اور سورج جنمین زمین بہی ایک ستارہ
ہے قضاے بسیط مین معلق ہے اور قدرتی ستون کے ذریعہ
سے جسکو ہم دیکہہ نہین سکتے جسکا نام و نشان شرع مین
عمد غیر مرئی اور زبان اہل علم مین جرب ہے اپنی اپنی جگہہ
پر قائم ہے جو کہ یہ ہمارے سر کے اوپر ہے اسکا نام آسمان
ہے پہر کہتے ہو کہ یہ ہمارا ہی قول نہین ہے بلکہ اگلے مسلمان
عالم بہی اسکے قایل ہین امیر امام فخر الدین رازی کی نظیر لائے ہو
کہ انہون نے فرمایا ہے قولہ یعنے آسمان کا لفظ ہر ایک اوپر کے
چیز پر بہی بولا جاتا ہے قرآن مجید مین بہی سما کا لفظ انہین معنون
مین بولا گیا ہے جہان خداے تعالی فرماتا ہے وانزل من
السماء ماء یعنے برسایا اوپر سے خدا نے پانی پس اسجگہہ سما یعنے
آسمان کے لفظ سے اگلے لوگون کے نزدیک بہی یونانی
حکیمون والا آسمان مراد نہین بلکہ صرف اوپر کے سمت مراد
ہے قرآن مجید سے بہی ثابت ہوتا ہے کہ آسمانون کا
ایسا وجود جیسا کہ یونانی حکیمون نے بیان کیا ہے نہین ہے
کیونکہ خداے تعالی نے ستارون کی نسبت مین فرمایا ہے
کہ وہ تیرتے پہرتے ہین پہر اگر وہ جڑے ہوئے ہوتے تو

تیرتے کیونکر پھرتے اس سے ثابت ہوا کہ آسمان کوئی وجود
مجسم نہین ہے نہ ستارے اوسمین جڑے ہوئے ہین
بلکہ معلق ہین اور خود اپنی اپنی جگہہ پر تیرتے پھرتے ہین فلک کے
معنی بھی جو مسلمانون نے مثل آسمان کے جسم مجوف کروی
محیط ارض قرار دیے ہین یہ بھی غلط ہے بلکہ فلک کے معنے
مثل اوس دائرہ کے ہین جو کسی ستارے کی گردش سے ذہن مین
یا خیال مین پیدا ہوجاتا ہے جیسکہ بنبٹھی کے گھمانے مین
تمنے دیکھا ہوگا کہ ایک گول چکر بنجاتا ہے حقیقت مین وہ چکر
نہین ہے بلکہ بنبٹھی کے سرون کی گردش کی راہ ہے جو خیال
مثل فلک کے یعنے دائرہ کے دکھائی دیتا ہے یا کبھی لڑکے
ڈورے کے سر مین پتھر یا گیند باندھ کر زور زور سے گھماتے ہین
تو ایک وہمی حلقہ معلوم ہوتا ہے حقیقت مین وہ حلقہ نہین ہے
بلکہ اوس پتھر کے یا گیند کی گردش کی راہ ہے جو وہم مین مثل فلک
یعنے دائرہ کے دکھائی دیتی ہے قرآن مجید کی اس آیہ سے
وکل فی فلک یسبحون یعنی ہر ستارہ ایک کہر مین تیرتا پھرتا ہے
بالکل ٹھیک ٹھیک فلک کے یہی معنی پیدا ہوتے ہین جو ابھی
ہمنے بیان کیے ہین شارح جغمنی نے بھی لکھا ہے قولہ یعنے

فلک ایک دائرہ بھی ہوسکتا ہے اور فلک کا لفظ غیر مجسم چیز
پر بھی بولا جاتا ہے جیسکہ دائرہ پر یا حلقہ پر اور امام فخرالدین رازی
لکھتے ہین **قولہ** یعنے فلک ایک دائرہ بھی ہوسکتا ہے جو ستارہ
اپنے چال سے بناتا ہے الخ غرضکہ بہرصورت آپکا اصل مطلب
دمنشا یہ معلوم ہوا کہ آسمان کا کچھ وجود نہین ہے جس طرح سے
حکمار انگلستان کا قول ہے کہ آسمان ایک حد نگاہ ہے
اب اسقدر کا جواب ہم دیدین تو آگے کو بڑہین **جواب** لاحول
ولاقوۃ الا باللہ لعنت بکار شیطان مشفق من اول تو عذر یہ ہے کہ جو
دیکھیگا وہ کہیگا کہ یہہ شخص جہل مرکب مین پھنسا ہے یا آپکے دشمنون
کو مالیخولیا ہوگیا ہے اسواسطیکہ جب تفسیر بالرای پر مدار ٹہرا تو ہر وقت
وہر زمانہ مین لوگ اپنی اپنی رائے کے موافق ہر ایک قاعدہ
جملہ امور دینی ودنیوی مین گڑہ لیا کرین گے تو پھر علم سیاق
وسباق یہ سب کچھ محض لچر و پوچ ٹہرا جو کہ قدمانے بناکر دنیا مین رواج
دیا ہے اور پھر بڑی ابتری کارخانہ دنیا و دین مین پڑجائیگی اور
تمام عالم کا دفتر درہم وبرہم ہوجائیگا ہر ایک شخص اپنی نمود کے واسطے
ایک قاعدہ نیا بناکر کہا کریگا کہ متقدمین کا مطلب یہ تہا نہ یہ تہا دوسرے
یہ کہ جو نظایرات شارح چغمنی یا امام فخرالدین رازی کے آپ پیش

کرتے ہین قابلیت کا دم بھرتے ہین کہ شارح چغمینی یا امام فخر الدین
رازی نے لکھا ہے کہ فلک کے معنی لفظ غیر مجسم چیز پر بھی لاتے
ہے اور فلک ایک دائرہ بھی ہو سکتا ہے یہ سب باتین استعارات
مین داخل ہین جیسکہ چشم کو نرگس یا قد معشوق کو سرو کہتے ہین
اور نظیر دیتے ہین تو اب اس سے یہ نہین ثابت ہوتا ہے
کہ چشم کا وجود یا قد معشوق کا کچھ وجود ہے نہین ہے مین حیران
ہون کہ یہ نیا منطق آپنے کس مدرسہ مین پڑہا ہے یا اپنی طبیعت
سے گڑہا ہے تیسرے یہ کہ اس آپکے بیان تہذیب الاخلاق
سے ایک بڑی طرح تخریب الاخلاق کے پیدا ہوتی ہے
وہ یہ ہے کہ فرقہ یہود نا بہبود اس آپکے بیان کو پیش کر کے
حضرات عیسائیہ سے کہین گے کہ دیکہو سید مہدی علی صاحب
جو ایک فاضل زبردست اور نمکخوار سرکار عیسویہ کے ہین وہ
کہتے ہین کہ آسمان کا کچھ وجود ہی نہین ہے یہ فقط ایک وہمی
دائرہ ہی جیسا کہ بنیٹھی گہانے مین نظر آتا ہے اور ستارے
بھی معلق ہین تو پھر حضرت عیسی علیہ السلام تو تم کہتے ہو کہ بدن جسم
خاکی آسمان پر تشریف لے گئے ہین اور آسمان کا وجود ہی تسخیر
باطلہ آپکے نزدیک ٹہہرا تو پھر وہ کہان تشریف رکہتے ہین جو قریب حشر

آویزنگے عدالت فرماوین گے وہ تو معاذاللہ ایک مٹھی کے
چکر مین پڑے ہین یا مثل ستارون کے معلق ہین السماء
والارض لٹکے ہوئے ہین بس معلوم ہوا کہ آپکے نزدیک خدا
کا گھر چمگادڑ کی دعوت ٹھہرا جیسے کہتے ہین کہ چمگادڑ کی دعوت
ہے جو آئے وہ لٹکا رہے مین نہین جانتا کہ اسکا آپ کیا
جواب دین گے یا الزام خلاف بیانیکا لین گے چوتھے یہ جو آپنے
فرمایا کہ قرآن مجید کے اس آیہ وکل فی فلک یسبحون کی جو تفسیر کی کہ
ہر ستارہ ایک گھرے مین تیرتا پھرتا ہے یہ معنی معلق ہونے پر
ستارون کی کہان دلالت کرتے ہین تفسیر حسینی مین دیکھیے اوسمین
لکھا ہے کہ مثل ماہی کے تیرتے ہین تو اب فرمائیے کہ ماہی کو معلق
بدریا نہین کہین گے یہ تو کہین کا محاورہ نہین ہے اگر اٹاوے کا
ہو تو یہ اور بات ہے کہ وہان کے کاریگر مشہور ہین اور آپکا مولدگاہ
ہے پھر سوا اسکے دو آیہ اوپر سے پڑھ کے پڑھ آئیے یہ
اشارہ فقط بسبت سبع سیارہ کے ہے کل پر اسکا اطلاق نہین
ہوسکتا ہے چنانچہ مولوی عبدالعزیز صاحب دہلوی رحمہ اللہ
اپنی تصنیفات مین نسبت سبع سیارہ کے لکھتے ہین کہ وہ کبھی
اولٹی چال اور کبھی سیدھی چال آسمان پر چلتے ہین اسیطرح تو اب

نیاز احمد خانصاحب رئیس بانس بریلی جنہون نے اپنا تاریخ روہیلکھنڈ
حسب فرمایش کمشنر صاحب روہیلکھنڈ کے تصنیف کی ہے اونکا
شعر موجود ہے ؎ نظر ہی چہرہ پہ پسینے کے نہین ناری ہین +
پر روہلکنے سے یہ ثابت ہے کہ یار ہے ہین + بس مناسب ہے
کہ آپ پھر سے عربی پڑہیے اگلی تحصیل پر خاک ڈالیے بچہ لفظے
کو آستین مین نہ پالیے واہ واہ صاحب کیا خوب پرچہ تہذیب الاخلاق
آپنے مسلمانون کے لیے چھاپا ہے زمین پر سٹیے بیٹھے
جریب خیال سے آسمان کو ناپا ہے لوگ سچ کہتے ہین میان
عزازیل نے آپکو خوب بہانپا ہے اور یہ بیان آپکا قولہ کہ اہ وقت
مین جیسا کہ عقیدہ حکمار یونان کا نسبت آسمانون کے تہا کہ مثل ایک
جسم کروی کی ہے اور زمین اسمین مثل انڈے کے زردی کے
ہی ایسا ہی مسلمانون نے بھی آیات متشابہات قرآنی سے ثابت
کر لیا ہے یہ خیال آپکا سراسر غلط ہے اہی سبحان اللہ بہلا یہ تو
فرمایئے کہ یہ آپنے کس کتاب مین دیکھا ہے اور کس سے
سنا ہے کہ جو آیات آپنے نسبت آسمان کے اخذ کر کے
تحریر کیے ہین یہ منجملہ آیات متشابہات کے ہین متشابہات
تو آیات چند ید اللہ فوق ایدیہم یا خافیما تولوفثم وجہ اللہ یا حرف منفطات

کو البتہ علماء اسلام کہتے ہین اور یہ آیہ جو کہ آپنے پیش کیے ہین
یہ تو متشابہات سے نہین ہو سکتین انکے تو لفظی معنی جانجا
مترجمون نے لکھدیے ہین جناب مین کچھ عجب ہوا چلی ہے
کہ عالم جاہل ہوئے جاتے ہین جسکا کہا تے ہین اوسکا بھی نہین گاتے
ہین فقط اتنی بات پر فخر ہے کہ ہم بھی مانگ مونگ کے ایک
کمیٹی جماتے ہین دوسرے یہ کہ یہ آیہ قرآنی آپنے کیون چھوڑدی
کہ والسماء ذات البروج بھی تو اللہ تعالے نے فرمایا ہے یہ لکھکے
کوئی تاویل تفسیر یا لرای کردی ہوتی اس سے تو صاف جسم آسمان
پیدا ہے وجود آسمان ہویدا ہے پس معلوم ہوا کہ اسمین کوئی
تاویل آپکی راے مین نہین آئی نہ آپکے مشیر نے اسمین تفسیر یا لرای
فرمائی یہ آیہ آپکے ابطال دعوے کو چھوڑدی قابلیت آپ کی بوڑدی
مین آتا ہون کہ اگر یہ آیہ لکھکے آپ کہدیتے کہ یہ آیہ ماول ہے
اسکو یون تفسیر یا لرای پڑھنا چاہیے اسکے معنی یون کرنا چاہیے
چاہیے کہ یہ آیہ اصل مین والسماء ذات المفقود تھی مسلمانون نے
بسبب تمادی ایام اسکو ذات البروج پڑھ لیا ہے برا نہ مانیے یہ
فقرہ بھی آپکو کیسا مفید مطلب گڑھ دیا ہے مناسب ہے کہ
آپکے کسی پرچہ تہذیب الاخلاق مین اسے بھی چھپوا دیجیے گا ہمکو

دعاے خیر سے یاد کیجیگا اور ہماری اس تحریر کو اپنی کمیٹی مین
ضرور پیش کیجیگا دیکھیے ارباب کمیٹی ہماری نسبت کیا فرماتے ہین
کسی نے سچ کہا ہے ؎ صدر نشین شد شغال ترکش رو باہ بست
آدمیان گم شدند ملک خدا خراب گشت ۔ اب دوسری بات کے
جواب پر مین آتا ہون آپکو سمجھاتا ہون ہر چند کہ آپ نہین سمجھتے
ہین کسی کی نہین مانتے ہین اپنی ہی کہے جاتے ہین **قولہ** طعام
اہل کتاب کے باب مین جیسے کہ ہم لوگون مین اباحت و حرمت
کی نسبت گفتگو شروع ہوئی ہے تب سے اکثر لوگون مین اس امر
کی تحقیق کی خواہش ہے کہ اصحاب نبوی اور اون لوگون کا جو کہ قرون
ثلثہ مین تھی کیا طریقہ تھا آیا وہ اہل کتاب کے کھانے اور اونکے
ساتھہ کھانا کھانیکو حرام جانتے تھے یا حلال یا مکروہ سمجھتے تھے
اور اونکی دعوت کو قبول کرتے تھے یا نہین چنانچہ جن لوگون نے
اہل کتاب کے کھانے اور اونکے ساتھہ کھانا کھانیکو مباح اور جائز
تصور کیا انہون نے اسلاف کرام کے اقوال سے اسکے جواز
کو ثابت کیا مگر اب تک کسی نے صحابۂ کرام کے عام رسم و رواج کو اس
معاملہ کی نسبت ہمارے پچھلے محققین اور علما کے کلام سے ثابت
نہ کیا **الی قولہ** مین مدت سے اس تلاش و تحقیق مین ہون چنانچہ اتنا

تو مجھے معلوم ہوا تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کسی اہل کتاب سے مصالحہ کرتے تو اونسے عہد لیتے اور عہدنامہ مین منجملہ اور شرائط کے ایک شرط یہ بھی کرتے تھے کہ جب کسی مسلمان کا اونکے یہان گذر ہووے تو تین دن تک مہمانی کرین مگر یہ بات صاف معلوم نہ ہوئی تھی کہ اُس وقت مین مہمانی کا کیا دستور تھا آیا اہل کتاب خشک دانے دیدیا کرتے تھے یا قیمت کھانیکی نذر کیا کرتے تھے یا اپنے گھر کا پکا کھانا کھلاتے تھے یا اون مسلمان مہمان کی ساتھ بیٹھکے کھاتے تھے چنانچہ مدت سے مجکو اس امر کے تلاش تھی کہ آج مین کتاب تبعید الشیطان جو خلاصہ کتاب اغاثۃ الاہفان فی مصائد الشیطان تصنیف علامہ ابن قیم کا ہے دیکھہ رہا تھا کہ اوسمین ایک مضمون دیکھا جس سے صاف ثابت ہوگیا کہ صحابہ نبوی نہ صرف اہل کتاب کے کھانیکو جایز جانتے تھے بلکہ اونکی ضیافت کو قبول کرتے اور اونکے یہان کی پکے ہوئے کھانیکو اون کے گھرون اور عبادتخانون مین جاکر کھاتے چنانچہ اوس کتاب کی اصل عبارت اور ترجمہ کو ذیل مین درج کرتا ہون سب جو دیندار مسلمان آجکل کے لوگون پر اطلاق کفر و تنصر کا اس بات کے کرنے سے جو صحابہ نبوی کیا کرتے تھے نہ کرین اور صرف پابندی رسم

ورواج سے در پردہ الزام اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نہ لگاوین

ترجمۂ عبارت
اصل کتاب

قولہ اور امین سے ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو شخص دعوت کرتا آپ قبول کرتے اور اوسکا کھانا کھاتے اور ایک یہودی نے آپ کی دعوت جو کی روٹی اور بکری کے سالن سے کی تھی اور خدا تعالے نے اہل کتاب کے کھانیکو حلال فرمایا ہے اور مسلمان اونکا کھانا کھایا کرتے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اونسے شرط کرلی تھی کہ جو مسلمان تمہارے پاس آوے اوسکی ضیافت کرو اور تم جو کھاتے ہو اوسکو کھلاؤ اور جب آپ شام تشریف لے گئے تو آپکے لیئے اہل کتاب نے کھانا تیار کیا اور بلایا آپنے پوچھا کہ وہ کھانا کہان ہے انہون نے کہا گرجا مین ہے آپنے اوسکے اندر جانا مکروہ سمجھا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کہ تم لوگون کو لیجاکر کھلاؤ چنانچہ وہ لے گئے اور کھانا کھایا کھلایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ گرجا کی تصویرونکو دیکھتے اور فرماتے تھے کہ اگر امیر المومنین عمر رضی اللہ

تھے اور کھاتے تو اونکا کچھ حرج نہ تھا — واضح ہو کہ شام مین اوس
زمانہ مین عیسائی رومن کاتھلک تھی فقط الراقم مہدی علی ڈپٹی کلکٹر
رائپٹ گنج ضلع مرزاپور الخ جواب مشفق من یہ ڈھنگ آپنے
خوب ڈالا اصلیت طعام اہل کتاب کو خوب سنبھالا مگر اول تو محذور یہ
ہے کہ شاید اوسوقت مین اہل کتاب اپنی کتاب کے پابند ہونگے
جیساکہ پانچوین باب نامۂ پولوس مین لکھا ہے قولہ کہ تمکو لکھتا ہون
کہ تم غلط نہ کرو ساتھہ اوس شخص کے جو کہ بھائی تمہارا کہلاتا ہو اور زناکار
یا بت پرست یا طامع یا شرابخوار یا ستمگر ہووے بلکہ ایسے شخص کے
ساتھہ تم کھانا نہ کھاؤ اور نہ پانی پیو اور حرمت اوس جانور کی جسکا گلا گھونٹ
کے مارا ہوا الخ پھر دیکھو اکیسوین فصل مین نسبت اعمال حواریین لکھا ہے
قولہ مین نے قبائل مومنین مین حکم کیا ہے کہ یہ لوگ یعنے مومنین
کسی عمل کو بجا نہ لاوین مگر یہ کہ اون قربانیون کو جو کہ نام پر بتون کے
ذبح کیے گئے ہون اور خون سے اور ان جانورون سے جو کہ گلا گھونٹ
کے مارے گئے ہون پرہیز کرین الخ اقول اب فرمائیے کہ آجکل
کے عیسائی جو کہ اوس کتاب سے ہر منحرف ہو گئے ہین اور بالکل
مدار خواری مین پھنسے ہین تو اونکے ساتھہ کھانا کھانا آپ کیونکر جائز
کر دین گے فیک نامی لین گے اور لفظ طعام کا اطلاق اگرچہ ہر کھانے پر

ہوتا ہے لیکن غالبا اور اکثر عرب مین اوپر گیہوون کے دانون پر تھا
اوسوقت مین چنانچہ اہل لغت فیروزآبادی وغیرہ قاموس مین اور
جوہری نے صحاح مین اور ابن اثیر نے نہایہ مین اور صاحب محیط اور
شمس العلوم نے تصریحا مصباح مین لکھا ہے کہ اہل حجاز جہان
کہین لفظ طعام بولتے ہین اوس سے گیہون کا دانہ مراد ہے
ظاہر امعلوم ہوتا ہے کہ اوس زمانہ مین عرف مین گندم کو طعام
بولتے تھے اور پھر دیکھو جیسا کہ آپ تحریر فرماتے ہین کہ مین آج
کتاب تبعید الشیطان دیکھ رہا تھا اوسمین یہ عبارت نظر پڑی اور صلاح
خدا کی شان سے عقل حیران ہے کہ نیاز مند آج تفسیر کشاف
دیکھ رہا تھا کہ یہ عبارت کسی نے ذہن مین جمادی آپ کی بگاڑ دی
ہماری بنا دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
لاتتخذوہم اولیاء تنصرونہم وتوادونہم وتصافونہم ومعاشرونہم ومعاشرونہم
ترجمہ یعنے بھائی نہ جانو نصاری کو بلکہ مصافحہ بھی نکرو اے مسلمانون
اور پھر اس باب مین نصوص قطعی بھی سن لیجیے یا ایہا الذین آمنوا
لاتتخذوا الیہود والنصاری اولیاء ومن یتولہم منکم فانہ منہم ترجمہ یعنے
اے لوگو جو کہ ایمان لائے ہو نہ پکڑو یہود و نصاری کو دوست اور جو
اونسے محبت رکھے وہ اونہین مین سے ہے اب فرمائیے

مسلمان بھلا آپ کی کتاب تبعید الشیطان پر عمل کرین گے
یا تفسیر کشاف اور نصوص قرآنی پر مین پوچھتا ہون کہ جب مصافحہ
تک منع ہے اون لوگون سے تو پھر کھانا کھانا چہ معنی دارد ظاہر
ہے کہ جب اکل و شرب باہم ہوا تو تولا ثابت ہوئی اور پھر تبعید الشیطان
کون ایسی معتبر کتاب حدیث کی پرانی ہے یا تفسیر قرآنی ہے
علماء متقدمین نے مانی ہے جو آپنے اوسے معتمد سمجھ کے پیش
کیا آپکو سرکار وقت کا خیر اندیش کیا معقولیت دامی اپنے ذمہ
لیا جناب من اکثر نصاری ہندوستان مین موجود ہین جنکے پاس
مین نے تفسیر کشاف و مدارک و بیضاوی وغیرہ دیکھی ہین اور
بہت بڑا عربی دان پایا ہے چنانچہ سنا ہے کہ ولیم میور صاحب
بہادر لفٹنٹ گورنر شمالی بہت بڑے عالم علم عربی کے ہین جنہون
نے تفسیر قرآن شریف بھی لکھی ہے اگر ایسا ہوتا تو ضرور ہے
جناب موصوف لکھتے کہ مسلمانون کو ہمارے ساتھ کھانا کھانا
درست ہے ہمین معلوم ہوتا ہے کہ شاید اسی لحاظ سے
سید احمد خانصاحب بہادر جج بنارس نے آپ کی تحریر کے
عقب ۴۷ حدیث غیر مستند کا ترجمہ لکھوا کر اسی لیے پیش
کیا ہے اور جھپوا دیا ہے کہ مسلمان ہوشیار ہو جائین کہ جیکہ

غیر مستند حدیث پر عمل کرنا ممنوع ہے تو پھر کتاب تبعید الشیطان
پر کب جائز ہوگا ہکذا۔ تقریر سید احمد خانصاحب احادیث
غیر مسند قولہ اسلام کا ادب اور اوسکی دوستی کا کمال ان بات
مین ہے کہ حدیثون کی تنقیح کیجاوے اور جسمین ذرا بھی شک
ہو اوسے دودھ کے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دی حدیث
کی تنقیح نہ کرنا اور ہر حدیث کو سمجھنا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا قول ہے نہایت بی ادبی اور اسلام کی دشمنی ہے بس۔
دوستی حقیقی اور سچی کا ادب یہی ہے کہ غیر کے کلام کو اپنے نبی
پاک کی کلام سے علیحدہ کردی الخ اسکے بعد حضرت علامہ مجدالدین
فیروزآبادی کہ اکابر دین علماء سید المرسلین سے گذرے ہین
اونکا مجال للکہ کے پھر حدیثین لکھی ہین گو کہ اونمین مستند بہت
اور غیر مستند تھوڑے ہین گڈبڈ کرکے دیل مین لکھدیا ہو
اپنے نزدیک ادہر اودہر دونون طرف نیک نامی لیا ہے
خیر بقول میان جعفر زٹلی مصرعہ گہندم اگر بہم نرسد جو غنیمت است
فقط امیدوار ہون کہ اگر جواب نہ دیجیے گا تو رسید نامہ سے
ضرور سرفراز کیجیے گا چونکہ ہم وکیل ہین ہمپر زیادہ گوئی کا الزام
نہ دیجیے گا مشفق من ایلچی بادشاہان جلیل القدر کی آتے ہین

تو صاف صاف بلا خلاف بات کرتے ہیں مقدمہ بھگتاتے
ہیں بقولہ تعالیٰ شانہ وما علینا الا البلاغ —

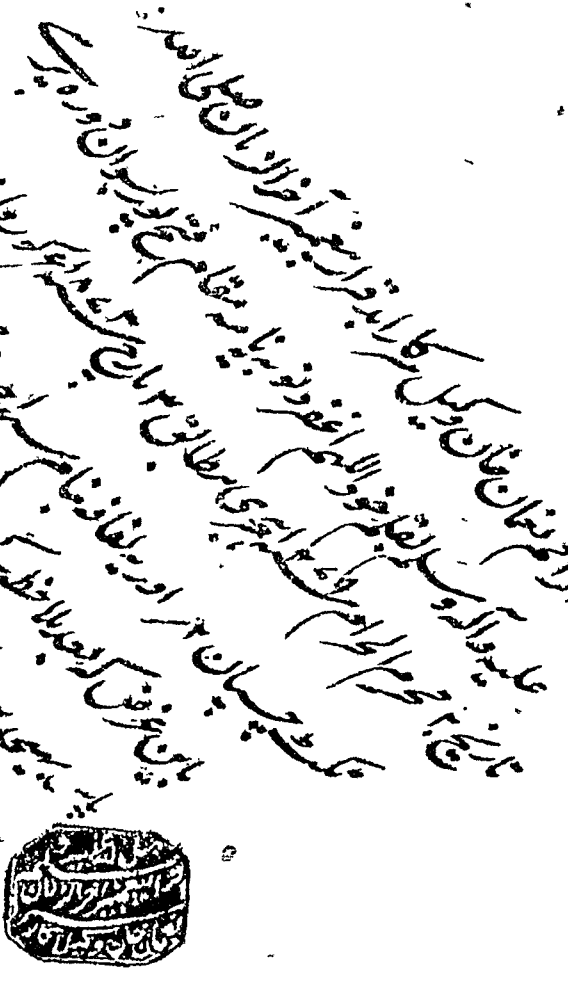

جاننا چاہیے کہ باوصف تحریر ہذا کے مولویصاحب
مدبر الصدر نے پھر یہ اعتراض پیش کیا آپکو سرکار دو
کا خیر اندیش کیا لہذا ہمنے جواب باصواب
سنایا وہو ہذا —

ہو المستعان
نامۂ رد مظالم بجواب اخبار عالم

لطفہ
مولویصاحب شریعت مصطفوی کے نائب مولوی سید مہدی علیصاحب زاد

بعد سلام مالا کلام مدعا یہ ہے کہ آج پرچۂ اخبار عالم
مورخہ ۲۲ مئی سنہ ۳۲ء ہماری نگاہ سے گذرا آپکی
طرف سے جواب ہارا قم مظہر الحق کو جو فقرات آپنے

تحریر فرمائے ہمارے مطالعہ مین آئے مستفق من آپکی علمیت
پر ہمکو رونا آتا ہے کہ آپ ناحق اپنی خواہش نفسانی کے واسطے
یار سوخ دنیوی درمیان مدعیان دین احمدی کے جان بوجھ
کے اولئی تقریرین چھپوائے تہین یعنی اول تو آپنے یہ دعوی لکھا
ہے **قولہ** کہ شق القمر کے انکار پر کفر کا اطلاق کرنا اوسوقت زیبا
ہے کہ آپ اس معجزہ کو متفق علیہ قرار دین حالانکہ سب مفسرین
اس سے منکر ہین اور بعض محققین نے بدلائل اس سے
انکار کیا ہے اسپر آپنے نظیر دی ہے کہ تفہیمات الٰہیہ مین مولوی
شاہ عبدالعزیز کی والد نے صاف انکار کیا ہے اور لکھدیا ہے
قولہ کہ عندنا لیس من المعجزات اور حدیثین جو حضرت ابن عباس
سے اس باب مین ہین اونپر بھی جرح ہوچکی ہے کہ وہ اسوقت
تک پیدا نہوئے تہے اور حضرت انس کی حدیثون پر بھی قدح
ہوچکی ہے کہ وہ مدینہ مین چار برس کے تہے پس جبکہ علماء مین
بحث اسکی منصوص اور متواتر ہونے پر ہورہی ہے تو کفر کا اطلاق
کرنا اسکے انکار پر تحقیق سے بیخبری ہے الخ **جواب** بہت
دن کے بعد آپ بولے عقدہ سربستہ اب اس طرح سے
کھولے پہلے تو اخبار تہذیب الاخلاق مین آپنے وہ تقریر چھاپی تہی

کہ جس سے آسمان کا وجود نہ ٹھہرتا تھا فقط ایک تنبیہی کا چکر قرار
دیکر معاذ اللہ مسیح علیہ السلام کو آپ چکر مین ڈالتے تھے یہود نا بہبود
کے اعتراضون کو سنبھالتے تھے اور اب آپ معجزۂ شق القمر پر
جھکے ہین سو اسکا جواب اول تو یہ ہے کہ یہ فقرہ آپکا کہ سب
مفسرین اس معجزہ پر متفق علیہ نہین ہین یہ آپ کی سمجھ کی خوبی ہے
تفسیرون مین جو لفظ بعض کی ہے تو یہ لفظ اول دلیل ہے
اس بات کی کہ اس بعض سے کافرین قریش مراد ہین مثل ابوجہل
وغیرہ کہ انہون نے جو یہ معجزہ دیکھا تو کہا کہ انہون نے ہمارے
آنکھون پر سحر کیا ہے کہ ہمکو معلوم ہے ایسا ہوتا ہے مگر یہ بات بہر
اونہین کفار مین قرار پائی کہ اگر سحر ہے تو ہمارے اوپر ہوگا سارے
عالم پر تو ہو ہی نہین سکتا اب باہر کے آنیوالون سے پوچھا چاہیے
کہ تمنے بھی ایسا دیکھا یا نہین پس جبکہ قافلہ باہر سے آئے اور
اونسے جو پوچھا گیا تو اکثرون نے مشاہدہ اوسکا بیان کیا اور
پھر آپتو عالم کہلاتے ہو سیاق کلام کو تو دیکھو دوسری آیہ تو کہتی
ہے کہ اگر وہ دیکھین کوئی نشانی تو ٹال دین اور کہین کہ یہ جادو ہے
قدیم پھر مین پوچھتا ہون کہ اکثر لوگ جو کہتے ہین کہ شق قمر سے روز
قیامت مراد ہے یہ کس دلیل سے کہتے ہین دوسری آیہ تو کہتی ہے

کہ اگر وہ دیکھین پھر جاوین تو شق ہوا ہے نہ تھا دیکھین کس چیز کو خدا
نے کہا اور کفار نے تو دیکھا ہے نہ تھا پھر کیون کہا کہ انہون نے
ہماری آنکھون پر سحر کیا ہے ایضاً صاحب اگلون کی کتابین دیکھیے
مولوی آل حسن صاحب مرحوم و مغفور مصنف کتاب استفسار تحریر
فرماتے ہین قولہ کہ جسوقت علمار یہود و نصاری نے مجتمع ہوکر یہ
مشورہ کیا کہ یہ اگر جادوگر ہے تو جادو آسمان پر نہین جاتا ہے
یہ ہمکو کوئی معجزہ آسمانی دکھاوین جسطرح سے حضرت عیسی علیہ السلام
پر مائدہ کا ایک خوان اوترتا تھا کہ اوسمین ایک مچھلی بھونی ہوئی
اور کچھ روٹیان ہوتی تھین اور اوسکے سر کے پاس نمک اور دم
کے پاس شہد ایک برتن مین رکھا ہوتا تھا اور تاثیر اوسمین
یہ ہوتی تھی کہ جس مرض کا بیمار اوسے کھاتا تھا اوسیوقت شفا پاتا
تھا اور ہزارون آدمی کھاتے تھے اور وہ کھانا پھر پورا ہوجاتا تھا
لہذا تم بھی اگر سچے پیغمبر ہو تو یہ معجزہ ہمکو دکھاؤ کہ چاند آسمان پر
دو ٹکڑے ہوجاوے تب ہمکو یقین ہوگا کہ تم سچے پیغمبر ہو اسپر
حضور اقدس نے تامل کیا پس اوسیوقت یہ حکم نازل ہوا اقترب
الساعۃ وانشق القمر ترجمہ یعنی قریب ہوگئے وہ ساعت اور
پھٹ گیا چاند مراد یہ کہ تو تامل نکر ہمنے وہ ساعت جو کہ ہمارے

مشیت میں تھی کہ ایک وقت چاند شق ہوگا وہ قریب کردی دیکھو
تیسری آیہ بالکل ہمارے بیان کی صحت کرتی ہے وکذبوا واتبعوا اھواءھم
وکل امر مستقر ترجمہ اور جھٹلایا اور پیروی کی اپنی خواہشوں کی اور
ہر امر قرار پکڑا ہوا ہے الزور نہ مشفق من اللہ تعالے یوں
فرماتا اگر قل ان اللہ شق القمر لیتے تو کہہ کہ اے اللہ شق ہو جاوے
قمر اے سبحان اللہ آپکا ذہن کیا خوب لڑتا ہے تو اب دیکھئے
قاعدہ تفسیر کا مقتضی ہمارے مطلب کو ہے نہ کہ آپکو مفید اور
بعد اسکے جو قیامت کا ذکر کیا تو اوسکی تمہید کے لیے اسکا ذکر
کیا ورنہ اسکے ذکر کی کچھ حاجت نہ تھی یعنے قیامت سے منکر
لوگ جو منکر ہیں تو اپنے انکار کی وجہوں میں بعضے یہ بھی کہتے
ہیں کہ قیامت مستلزم ہے اجرام علویہ کی خرابی کی اور اجرام
علویہ کا خراب ہو جانا یعنے ٹوٹ پھوٹ جانا محال ہے پس قیامت
بھی محال ہے اسواسطے شروع سورہ میں شق قمر کا ذکر کیا یعنے
استدلال استبعادی عقلی ماخوذ ہوتا ہے بدیہات سے اور
جبکہ بداہتاً عقل گواہی دیتی ہے کہ ٹوٹنا اجرام علویہ کا محال
نہیں ہے تو نظر و فکر کی حاجت اور باب اوسکے استحالہ و عدم
استحالہ کی کیا رہی پس معنے آیہ کے یہ ہیں کہ دور آخر الزمان کا

پہونچا اور قیامت پاس آلگی اور چاند بھی پھٹ چکا اب قیامت
کے آنے مین ویسی شہادت اہمیہ نہ کیا کرو اور یہ جو بعضے عیسائی
مزاج کہتے ہین کہ بیضاوی والے یا اور مفسرین نے اس آیہ
کو بمعنی سینشق القمر کے لکھا ہے یعنے آگے چلکر چاند پھٹیگا
سو یہ فقط مغالطہ مثل آپکے کہا یا ہے یا یہ کہ لقمۂ تر جو بدعیان
اسلام سے پایا ہے تو مغالطہ دینے کے لیے یہ تقریر
چہانتی ہے اسلیے کہ کسی مفسر معتمد علیہ نے جنکی کتابین متداول
و مستند ہین اور جنکی جلالت شان کو رو ثاقت حال کمال شہرت
سے ثابت ہے اپنا مذہب اور اپنی تحقیق اسطرح پر نہین لکھی
ہے کہ انشق القمر بمعنے سینشق القمر کے ہے بلکہ جسنے لکھا ہی
بلا ذکر نام قایل یون لکھا ہے کہ بعضے ایسا کہتے ہین تو اب
نہین معلوم کہ وہ بعض مثل تمہارے ہین یا مانند ہمارے ہین
اور پھر اونکے قول کو رد بھی کیا ہے اور بیضاوی والے نے
بطور اپنی تفسیر کے دستور کے اوسے رد تو کیا مگر رد کی
تقریر شد و مد سے نہین کی بخلاف اور مفسرون کے چنانچہ
تفسیر کبیر مین ہے کہ یہ سخن یعنی انشق القمر کو بمعنی سینشق القمر
کہنا اونہین لوگونکا قول ہے جنپر مسئلہ طبیعات ارسطو کے

غالب آ گئے تھے اور اسلام اونکا مثل آپکے اور سید احمد خان
صاحب جج بنارس کے برائے نام تھا کسی صحابی یا عالم تابعی
جلیل القدر یا کسی مجتہد شیعہ اور سنی کا یہ قول نہین ہے اور
اصل حقیقت یہ ہے کہ اکناف عالم مین اسلام کے پھیلنے کی
سبب سے بہت لوگ ظاہر مین مسلمان اور باطن مین شیطان
مثل وقت ہذا معتقد تثلیث کے ہوئے تھے جیسا کہ اکثر اشخاص
ظاہر مین مسلمان باطن مین دشمن پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم دنیا طلب خوش آمد آب ابطال اسلام مین خاک پھانکتے ہین
اندھے کنوئین جھانکتے ہین چنانچہ اوسوقت مین مجوسی لوگ تھے
جیسا کہ خود اونہین کے پیغمبر جاماسپ وہم ساسان نخستین نے خبر دی
ہے پس جبتک کسی عالم کا حقیقت حال بکمال وضوح معلوم نہو
اور اوسکی بات کے کئے شواہد اور متابعات بہم نہ پہونچین تبتک
اوسکی بات قابل پذیرائی کے نہین ہوسکتی دیکھو ڈاکٹر اسپرنگر صاحب
نے لب التواریخ کے دفتر اول کے ۳ باب کی چوتھی فصل
مین لکھا ہے قولہ ابتدا ان کون قابل شخصون کے سب سے
جنہون نے قصد کیا کہ احکام دین مسیحی کو حکما کی حکمت سے
تطبیق دین اسوجہ سے مسیحی کلیسا نے بہت ضرر اوٹھایا

الخ لہذا میں کہتا ہوں کہ شاید بعضے علماء اسلام بھی اس بلا میں پڑ گئے
ہوں جو بموجب التتبعن سنن من کان قبلکم کے حکماء پارس اور یونان
کے پچھلے مذہب کے موافق جسکا رواج بہت ہو گیا تھا
حتے الوسع آیات قرآنی واحادیث کے پیرایہ کی تاویل کے
لیں کسی اسکے شخص نے شق قمر کے مضمون کو خلاف مسلمہ حکمت
مشہورہ یونانیون اور گبرون کے دیکھا اور توجیہ کی اور
انشقاق وانفطار جو قیامت کو ہونیوالا ہے اسکو محمول
تجویز کر کے کہنے لگے کہ یہ اشارہ ہے داہیہ کبرا اور مصیبت
عظمیٰ کے واقع ہونیکا جیسا کہ عیسائی حضرت عیسائی اوس بات
کو کہ آسمان کے تارے جھڑ پڑینگے اور قوت فلکی لودی ہوجائیگی
بعضے جہتون سے تاویل کر کے کہتے ہین کہ یہ اشارہ ہے
ایک بڑی مصیبت سے جسکا ظہور بعد واقع صلیب کے پچاس
برس گذرنے پر طیطوس رومی کے ہاتھ سے اور شلیم پر
ہوا بالجملہ ہر ایک مستور الحال کے کچھ کہنے سے قرآن وحدیث
نبوی کے معنی نہین بدلتے ہین لہذا فی الحال اگر کسی نے
اپنے فہم ناقص کے موافق مثل میان حسام الدین پانی پتی لاہوری
اور مولوی محمد علی صاحب جلالپوری رحمۃ اللہ سے دور ہی جو کہ

نئے گھڑے ہیں خدا کے یا اوسکے رسول کے کلام میں
تاویل بیجا کرنے سے اگر اصل مطلب میں فتور آتا ہو تو چاہیے کہ
رومن کاتھلک اور پوپوں کی باتوں سے جو کہ انجیل کے معنی
اپنے طور پر بہیر بہاد کے تاویل کیا کرتے ہیں اصل دین عیسوی
ہی غارت غول ہو جاوے غرضکہ جس طرح سے معجزہ شق القمر کا
صادر ہونا اور ثبوت واقعی حضرت خاتم رسالت سے ثابت ہے
اوسطرح پر معجزہ توقف شمس دس درجہ تک حضرت یوشع علیہ السلام
سے اور تاریک ہو جانا آفتاب کا حضرت عیسی کے صلیب کے
وقت بلکہ کوئی معجزہ کسی نبی کا معاذ اللہ ثابت نہوگا اور یہ فقرہ آپکا
قولہ کہ مولوی عبدالعزیز صاحب کے والد نے تفہیمات الٰہیہ
میں لکھدیا ہے کہ عندنا لیس من المعجزات الخ یہ جب قابل تسلیم
ہوتا جو دوسرا قول اوسکا ثبوت معجزہ شق القمر میں پایا نہ جاتا دو جگہہ یہ
مولانا صاحب نے اسکی تصدیق بھی کی ہے اگر آپ چاہینگے
تو ہم ثابت کردینگے یہاں ہم دورہ پر ہیں کتب خانہ ہمراہ نہیں
ہے اور مولانا رفیع الدین صاحب جو کہ اونہیں کے صاحبزادہ
ہیں اوسکا رسالہ شق القمر تو ملاحظہ کیجیے انہوں نے تو بہت شرح
وبسط کے ساتھہ اثبات شق القمر کردیا ہے اب فرمایئے یہہ

ہوسکتا ہے کہ جس بات کے باپ تصدیق کرجائے اوسکی
بات کی بیٹا تکذیب کرے اور تاریخ فرشتہ مقالۂ یازدہم مین لکھا ہے
قولہ کہ شہر دہار کہ متصل دریاے نربدا ہے صوبۂ مالوہ مین اب
اسکو شاید دہارا نگری کہتے ہین وہان کا راجہ اپنے محل کی چھت
پر بیٹھا تھا ایکبار گی اوسنے دیکھا کہ چاند دو ٹکڑے ہوگیا اور پھر ملگیا
بس اوسنے اپنے یہان کے پنڈتون سے جو پوچھا تو سبھون
نے اپنی کتابین دیکھکے کہا کہ ہماری کتابون مین لکھا ہے
کہ ایک پیغمبر عرب مین پیدا ہونگے اونکے ہاتھ پر یہ معجزہ شق القمر کا
ظاہر ہوگا چنانچہ اوس راجہ نے ایک ایلچی اپنا جسکا نام بابارتن تھا
بھیجا اور یہ ایلچی اوسوقت پہونچا جبکہ معرکہ جنگ خندق درپیش تھا
جسکے قریب موضع شیرپور ضلع مرادآباد کنارہ دریاے گنگ کے
موجود ہے اور جب یہ ایلچی واپس آیا تو وہ راجہ مسلمان ہوگیا
اور قبر اوس راجہ کی ابتک شہر دہار کے باہر زیارتگاہ ہے
اور مولانا رفیع الدین صاحب نے اوس راجہ کا نام راجہ بھوج
لکھا ہے اور تاریخ فضلی سے نقل کیا ہے تو اب آپ ہوشیار
ہین آوین امت محمدیہ کو نہ بہکاوین مقولہ شعرا کے مصداق ہونگے
کسیکا شعر ہے ؎ تقریر ایسی چاہئے کہ مضمون کیا خراب

ٹھہرے کے پینے والیکو دیدی کڑی شراب + اور پھر ہمین پوچھتا
ہون کہ مثلاً اگر کسی کے تحقیق اول مین غلطی ہوئی اور آخر کو بعد
دریافت واقعی کے صحت حاصل کی اور اقرار کیا اوسی امر کا جسکا
پہلے انکار تھا تو اب اس سے یہی ثابت ہوگی کہ پہلے تحقیق
غلط ہے قابل اعتبار کے نہین اور یہ کلمہ آپکا قولہ کہ حضرت
ابن عباس سے اس باب مین جو حدیثین ہین اوپر درج ہوچکی
ہے کہ اسوقت تک وہ پیدا نہ ہوئے تھے اور حضرت انس
کے حدیثون پر بھی قدح ہوچکی ہے کہ وہ مدینہ مین چار برس
کے تھے الخ اقول مشفق من اسکا جواب اول تو یہ ہے
کہ بعد گذر جانے اسوقت دجالی کے آپکی نسبت یہی لوگ
یہی کہین گے اور گمان کرین گے بعض تو کہین گے کہ اونکے
کل اقوال پر جو کہ ابطال رسالت یا قرآن کے انہون نے اخبار
تہذیب الاخلاق مین یا جہان کہین تحریر کرکے بپاس ملحدین
بیدین طبع کرائی تھی اون سبکا جواب معقول از روی معقول و منقول
لعنۃ خان کیل پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے
جرح و قدح ہوچکی ہے اور بالفرض جو ہمکو نہ جانتے ہون گے
وہ یہ گمان کرین گے کہ ڈپٹی سید مہدی علی صاحب علماء اسلام سے

تھی اونکا یہ اعتراض بیہودہ نہ ہوگا یا یہ فقط اسم فرضی ہے
اونکے وجود خارجی کا کچھ وجود نہین ہے جس طرح سے سید
احمد خانصاحب آپکے دوست کا نسبت شیطان کے مقولہ
ہے دوسری یہ کہ جو آپنے فرمایا نسبت حضرت ابن عباس
کے کہ وہ اُسوقت تک پیدا نہ ہوئی تھی یہ کس قاعدہ سے آپنے
فرمایا اور کیونکر اور کس کتاب سے یہ بات آپنے اخذ کی ہے
اوس کتاب اور اوس راوی کا نام تحریر فرمائیے تب البتہ اوسپر
غور کیجاویگے ورنہ نے ثبوت بات کو عقلا کہتے ہین کہ شتر گو زہی
اور بہر ماناہمنے کہ اگر آپکا گمان نسبت ان صحابہ رضوان اللہ کے
صحیح بھی سمجھا جاوے تو اور صحابہ جنکا اوسوقت اوس جلسہ خاص
مین موجود ہونا بروایت معتبرین ثابت و متحقق ہے اوسکا
کیا جواب بجیگا الزام کفر سے بریت لیجیگا دیکھو قاضی عیاض
محدث نے اپنی کتاب مین لکھا ہے قولہ کہ شق قمر کے
دیکھنے کی گواہی جناب علی مرتضی شیر خدا اور حذیفہ بن الیمان نے
بھی دی ہے الخ اب لیجیے یہ فقرہ آپکا قولہ بالٓ قایما الخ اسکا
جواب یہ ہے کہ آپکا جی جو کہڑے ہو کر موتنے کو چاہتا ہے
تو آپنے یہ مغالطہ بنایا ہے یا یہ بیان آپکا بطور زور ہی البتہ

علی دین ملوکہم مشہور ہے سو اللہ کے فضل سے سرکار انگلشیہ
بڑی دانشعور ہے وہ کہتے ہین کہ اہل ہند جب خوش آمد پر آتے
ہین تو اینٹ کو خاطر مسور ڈہاتے ہین لہذا اشکات مین بخاری
امام احمد اور ترمذی و نسائی سے منقول ہے قولہ کہ حضرت
عایشہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہین کہ جو کوئی تمسے کہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کھڑے ہوکر کرتے تہے اوسے
سچا نہ جاننا کہ آپنے ہمیشہ بیٹہ کے کیا ہے الخ اور پہر مشکات
مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قولہ کہ
حضرت نے مجھے ایکبار کھڑے ہوکر پیشاب کرتے دیکہا
تو فرمایا کہ عمر کھڑے ہوکر پیشاب مت کیا کر پہر مینے کبہو کھڑے
ہوکر پیشاب نہین کیا الخ اور آپنے جو بال قائماً کی روایت
بگہارا ہے سو وہ بہی اللہ کے فضل سے تمہارے یا کسی
مدعی ابطال رسالت کے مفید نہین ہو اسلیکہ بیہقی اور حاکم
نے جو کہ بڑے محدث ہین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہے قولہ کہ یہ فعل آپسے اس وجہ سے سرزد ہوا تہا کہ وہ
رگ جسکو حکما بابض کہتے ہین اوسمین کچہ خلل تہا اور پیشاب نہ جاتا
تہا تب یہ فعل آپسے سرزد ہوا تہا اگر آپ کتاب تحفۂ اثنا عشری

مصنفہ جناب مولانا شاہ عبد العزیز صاحب رحمہ اللہ محدث دہلوی ملاحظہ فرمائیں تو یقین ہے کہ یہ اعتراض نہ کرتے بدنامی کا ٹوکرا اپنے سر پر نہ دھرتے مگر بقول آپکے کہ ایسے ہی وجہوں سے علم سے بیخبری ثابت ہوتی ہے والا ہان اگر یہی عذر متذکرہ بالا پیش کیجئے کہ حضرت ابوہریرہ بھی چار برس کے تھے تو پھر ہم بھی یہی سمجھیں گے کہ آپ بھی بیشک نابالغ ہین زیادہ و بس فقط

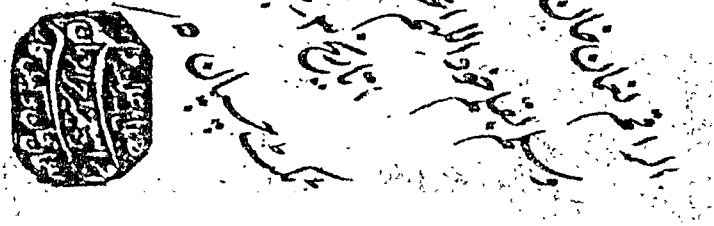

علی دین الملوکم مشہور ہے سو اللہ کے فضل سے سرکار انگلشیہ
بڑی دلشعور ہے وہ کہتے ہین کہ اہل ہند جب خوش آمد پر آتے
ہین تو اینٹ کو خاطر سے اڑاتے ہین اہذا اشکات ہین نکھیچ
امام احمد اور ترمذی و نسائی سے منقول ہے قولہ کہ حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہین کہ جو کوئی تمسے کہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کھڑے ہوکر کرتے تھے اوسے
سچا نہ جاننا کہ آپنے ہمیشہ بیٹھ کے کیا ہے الخ اور پھر مشکات
مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قولہ کہ
حضرت نے مجھے ایکبار کھڑے ہوکر پیشاب کرتے دیکھا
تو فرمایا کہ عمر کھڑے ہوکر پیشاب مت کیا کر پھر مینے کبھو کھڑے
ہوکر پیشاب نہین کیا الخ اور آپنے جو بال قائمًا کی روایت
بگھارا ہے سو وہ بھی اللہ کے فضل سے تمہارے یا کسی
مدعی ابطال رسالت کے مفید نہین سو اسلیکہ بیہقی اور حاکم
نے جو کہ بڑے محدث ہین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہے قولہ کہ یہ فعل آپسے اس وجہ سے سرزد ہوا تھا کہ وہ
رگ جسکو حکما بعض کہتے ہین اوسمین کچھ خلل تھا اور پیشاب نہ جاتا
تھا تب یہ فعل آپسے سرزد ہوا تھا اگر آپ کتاب تحفۂ اثنا عشری

مصنفہ جناب مولانا شاہ عبد العزیز صاحب رحمہ اللہ محدث دہلوی ملاحظہ فرمائیں تو یقین ہے کہ یہ اعتراض نہ کرتے بدنامی کا ٹوکرا اپنے سر پر نہ دھرتے مگر بقول آپکے کہ ایسے ہی وجہوں سے علم سے بیخبری ثابت ہوتی ہے والا ہان اگر یہی عذر متذکرۂ بالا پیش کیجیے کہ حضرت ابو ہریرہ بھی چار برس کے تھے تو پھر ہم بھی یہی سمجھیں گے کہ آپ بھی ابتک بیر نابالغ ہین زیادہ و بس فقط

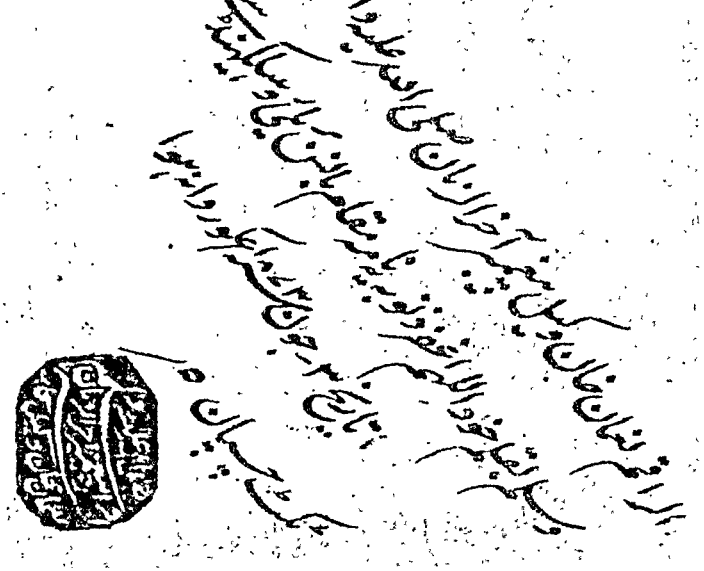

اس نامہ کے جواب مین ایک نامہ مولانا صاحب
کا آیا اوسکا جواب لکھا گیا درج کتاب ہوتا ہے

ہو المستعان

نامۂ جوابی

لطفہ زاد صاحب فضائل مہد لعلی

جناب مولانا صاحب معدن جود والکرم سید مہد لعلی

بعد سلام ہدایت انجام کے عرض یہ ہے کہ قطعۂ
خط آپکا بجواب ہمارے نامہ رد مظالم کے آیا حال

مفہوم ہوا آپنے تحریر فرمایا کہ یہ خط بطور رسید خط کے بھیجا جاتا ہے
اور آپکے قیام کا پتہ نہین معلوم جو جواب لکھا جاوے سو حال یہ
ہے کہ پہلے جو خط انام سے کہ وہان مکان نیاز مند کا ہے بابت
ابطال شہادت جناب امام حسین علیہ السلام ایک تقریر آپنے
منشی نولکشور صاحب کے مطبع مین مقام لکھنو تاریخ ۱۰ جون ۱۸۷۰ء
کے پرچہ مین چھپوایا تھا اوسکا جواب تاریخ ۳ فروری ۱۸۷۱ء کو تحریر
کرکے اور ایک آنہ کا ٹکٹ لگا کے بھیجا اور یہہ دوسرا لفافہ نامہ علی الاطلاق
بجواب اخبار تہذیب الاخلاق مطبوعۂ علیگڈھ کے جواب مین آپکے
نام لکھا مگر یہ لفافۂ ثانی سید احمد خانصاحب بہادر کے نام سے
تھا فقط اس لحاظ سے کہ وہ آپکے دوست ہین اوسکو ملاحظہ کرکے
دیدین گے مرسل کیا تھا اور یہ خط آپکا فقط ایک نامہ کے رسید ظاہر
کرتا ہے اسکی حال سے نیاز مند کو مطلع فرمایئے اور اب جو جواب
میرے خطونکا تحریر فرمایئگا تو لفافہ پر لکھدیجیگا کہ لفافہ ہذا بمقام انام
خاص محلہ بدہواری پاس لغمان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخرالزمان
صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان پر پہونچے بس اس پتہ پر لاہور
وجیلپور اور دور دور سے خط بنام نیاز مند آتے ہین جب
دورے سے فراغت کرکے مکان پر جاتا ہون تو جواب ہر ایک خط کا

لکھتا ہون اور آج تک ۲۲ کتب رد اسلام مین سوای اخبارات
وغیرہ کے نیازمند کے پاس آ چکے ہین کہ اونکا جواب مصنفون کے
خدمت سراپا ندامت مین جا چکا کہ قریب چالیس جنکے کتاب ہو گئی
ہے جو کہ انشاء اللہ عنقریب طبع ہونیوالی ہے اور بجز آپکے اس
خط کے کسی صاحب نے رسید نامہ سے سرفراز نہین کیا لہذا مین
آپکا نہایت مشکور ہوا اور یقین ہوا کہ آپ ضرور جواب تحریر فرماوینگے
یا معقول ہو جاوینگے سو اسلیئے کہ معقول معقول ہوتا ہے نامعقول
معقول نہین ہوتا ہے اور اگر دونون پہلے خط نہ پہونچے ہون
تو اطلاع دیجیے گا نقل اونکی داخل کتاب ہے پھر اور نقل کر کے
بمہر و دستخط خود رجسٹری کرا کے مرسل ہو جناب من مین ایک دلیل
اور امتی حجت اور حکم یہہ کہ ہمارے کل مہتیون کو اطلاع دو اسوجہ
سے مکان پر رہنے کا اتفاق کم ہوتا ہے انشاء اللہ اگر آپکی طرف
دورے کا اتفاق ہوگا تو آپ کی ملاقات ضرور حاصل کرونگا جس طرف
ریل نہ تھی اودہر سے پہلے فراغت حاصل کی اب فقط حیدرآباد ریل ہے
اوسطرف کو دورہ ہوگا فقط بکر یہہ کہ جو خط نیازمند کو لکھیے گا تو جتنی خط
مین نہ لکھیے گا کہ پڑھنے مین وقت ہوتی ہے فقط

الراقم نعمان خان وکیل سرکار ابد قرار بمبئی

آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقلم خود اللھم اغفر ذنوبہ یہ نامہ تاریخ
۱۲ جون ۱۹۰۳ء مقام بانس بریلی روہیلکھنڈ سے روانہ ہوا ٹکٹ
چسپاں ۰ سر

اسکے بعد جب بندہ دوبارہ مکان پر آیا اور کتب خانہ دیکھا تو یہ نامہ چہارم لکھا گیا درج کتاب ہوتا ہے وہو ہذا

ہو المستعان

۴

نامہ چہارم

لطفہ زاد صاحب مہد علی سید مولوی

مولویصاحب معدن تفہم و تخیل ازکاروبار دنیوی فارغ البال بعد ما وجب کے مدعا طراز ہوں نیازمند بفضاد کرمہ دوبارہ مکان پر آیا کتب خانہ دیکھا بہالا ئے مضمون کا لفافہ آنکی شان ہیں نکالا عبارت تفہیمات الٰہیہ مصنفہ مولانا

شاہ مولوی ولی اللہ صاحب رحمہ اللہ تقول واما شق القمر فعندنا
لیس من المعجزات بل ہو من علامات القیامۃ کما قال اللہ تعالیٰ
اقربت الساعۃ وانشق القمر لکنہ اخبر عنہ قبل وقوعہ فیکون معجزۃ من
ہذا السبیل ۔ ترجمہ اور لیکن شق قمر بس نزدیک ہمارے نہ تھا
معجزات سے بلکہ علامات قیامت سے تھا جیسا کہ فرمایا اللہ
تعالیٰ نے کہ قریب آگئی قیامت اور پھٹ گیا چاند لیکن آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی ہے قبل واقع ہونے
اس بات کے پس ہوجاویگا معجزہ شق القمر اس وجہ سے
انتہی اقول مطلب یہ کہ نفس شق القمر معجزہ نہ تھا لیکن جب خبر
دی آنحضرت نے قبل وقوع کے پس شق قمر معجزہ ہوجاویگا اور
بڑی دلیل اس بات کی کہ شاہ صاحب منکر اس معجزہ باہرہ کے
نہیں ہیں اور مطلب عبارت ہذا سے یہی ہے جو ہمنے بیان
کیا یہ ہے کہ فتح الرحمن ترجمہ قرآن فارسی مولانا صاحب اور
نور الکبیر فی اصول التفسیر شاہ صاحب موصوف نے خوب شرح وبسط کی ساتھ اس
معجزہ کے اثبات کا اقرار باللسان والتصدیق بالقلب کردیا ہے اور لکھدیا ہے پس معلوم ہوتا
کہ یہ بات آپنے شاید فرسول پادری سے اڑایا ہے کہ اوس نے
عرصہ ہوا کہ حیدرآباد دکن میں اس بات پر بڑا غل کیا تھا اور

شہرہ دیا تہا کہ شاہ ولی اللہ صاحب نے اس معجزہ سے انکار کیا
ہے چنانچہ اس بات مین علماء اسلام نے مہرین کردی ہین کہ
شاہ صاحب مرحوم و مغفور کا یہ مطلب نہین ہے جو تم سمجھے ہو اور
رسالہ بہی اس باب مین چہپ گئے ہین اگر آپکو سمجھ نہ پہونچے ہون
تو ہم منگاوین جیسیکہ آپکے اوستاد صاحب کی نسبت کتاب
امداد الآفاق و ابداد الاحتساب لاجواب در باب رد طعام اہل کتاب
کے جناب مولانا و مخدومنا حاجی سید امداد العلی صاحب بہادر
ڈپٹی کلکٹر کانپور دام اقبالہ نے چہپوایا ہے اجتماع ذخیرۂ دنیا
و آخرت فرمایا ہے علماء اسلام ذوی الاحترام مین سرآوردہ ہو
ہین میان عزازیل کے اوڑادیے دہوئین ہین اب قاعدۂ نحوی
ملاحظہ کیجیے دون کی نہ لیجیے کہ لاکن واسطے دفع شبہ ماقبل کے
آتا ہے لہذا عبارت کتب نحو کی بعینہ نقل کرتا ہون قولہ لاکن لاستدراک
ای لدفع التوہم الناشی من الکلام سابق مثل غاب زید لاکن بکر احاضر
ترجمہ لاکن ثابت ہے واسطے استدراک کے معنے واسطے
دور کرنے وہم کے ایسا وہم جو پیدا ہوتا ہے کلام سابق سے
جیسیکہ مثال مذکورۂ بالا سے ظاہر ہے یہ بات کہ غائب
ہونے زید سے کلام سابق مین شبہ پڑا لاکن کے آنی نے

اوسکو دفع کیا ایصاحب اہل فہم سے شرمایئے تھوڑے سے
علم پر اتنی دور نہ جایئے نقل مشہور ہے چھوٹا منہ بڑی بات
تفسیر کرنیکو بڑے ذہن اور فہم کی ضرورت ہے جیسا کہ ہم پہلے
بھی لکھہ چکے ہین کہ آپ پہر سے عربی پڑہیے اگلی تحصیل پر خاک
ڈالیے بچہ افعی کو آستین مین نہ پالیے اب دیکھو انشق کی تفسیر
مین جس کسی نے مثل آپکے سینشق القمر کا گمان کیا ہے
اوسکا بھی یہ مطلب نہین ہے کہ قمر ابھی شق نہین ہوا آگے
چلکر ہوگا ایسے بڑے معجزہ کا تو چرچا گھر گھر ہوگیا تھا شک کے
گنجایش کہان تھی بلکہ مطلب یہ ہے کہ جیسے اور پیشین گوئیان
ہوتی تھین اور اونکے بیان کے لیے کبھی آیات خداوندی
نازل ہوتی تھین اور کبھی زبان فیض ترجمان نبوی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کاشف راز مستور ہوجاتے تھے ایسے ہی یہان
بھی قبل وقوع انشقاق رفع اضطراب وتسکین جناب ختمی مآب
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلے سے اطلاع دیا اور آیہ
اقترب الساعۃ وانشق القمر نازل کی گئی تاکہ دونون معجزہ علمی وعملی
مجتمع ہوجاوین اول اخبار بالغیب دلیل اعجاز ہو دوسرے
سانحہ عجیبہ انشقاق قمر کا شف غطای کفار حیلہ ساز ہو مگر بانیوجہ

کہ آنیوالی باتون مین جسکا یقین کامل ہوتا ہے اوسکے لیے صیغۂ استقبال کو چھوڑکے بسا اوقات بصیغۂ ماضی تعبیر کردیا انشق فرمایا ینشق الفیصل فرمایا کہ اوسکے ہونے مین کسیکو شک باقی رہے دیکھو کلام اللہ مین سورۂ اعراف مین آیہ ونادیٰ اصحاب الجنۃ واصحاب النار و نادیٰ اصحاب النار واصحاب الجنۃ بصیغۂ ماضی فرماتے ہین حالانکہ ابھی جنت و دوزخ مین جانے اور باتین کرنے کرانے کی وحد ور قصہ کہیں دور پڑا ہے فقط اپنے محاورات سے تسکین خاطر منظور ہے اور سونیوالے کو صبح کو جگاتی ہین تو کہتے ہین کہ دن نکل آیا اور ابر کو دیکھتے ہین تو کہتے ہین کہ مینہ آیا علی ہذا القیاس سیکڑون باتین اور نظیرین و مثالین ہماری تمہاری زبان پر جاری ہین کچھ قاموس و صراح مین ڈھونڈھنے کی ضرورت نہین بالجملہ کفار نابکار کو اوسکے قیامت کے وقوع مین انکار اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت مین تکرار لہذا رفع شبہ کے لیے ضرور پڑا کہ پہلی آیہ نازل فرماوین پھر سانحہ معہودہ دکھاوین تاکہ تکفیر کفار کے لیے سرمایہ یقین ہو ورنہ ہر کسیکو کہنے کی جگہ تھی کہ اتفاقا انشقاق قمر ہوا واقعہ عجیبہ و غریبہ کے لوگون کے بہکانے کے لیے ایک آیہ گڑھ لی اسلیے شاید بعض مفسرین نے انشق کے

تفسیر ہین سینشق القمر فرمایا ہوا عنی باعتبار وقت نزول یہ قصہ
قصص مستقبلہ سے ہے واقعہ گذشتہ نہین جو کوئی عقل کا اندہا
احتمالی گڑہنت پیش کرے گر آفرین ہے ایسے فہم والو نیز
جب کہ آپ ہین کہ مفسرین مذکورین کے ذمہ حسب مثل مشہور
پیلی برباد گنہ لازم اولے الزام انکار کا لگایا اور در پردہ اپنا
کام بنایا الیصاحب مولانا صاحب کا مطلب یہی ہے کہ اگر کوئی
کہے کہ انشقاق قمر تو ہونیوالا ہے تہا کچہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے وجود باجود پر مثل دیگر معجزات کے موقوف
نہا پس آپنے جعل قبل وقوع کے اطلاع دی اسلیے یہ معجزہ حضرت
کا ٹہہرا و باعتبار وقوع مثل کسوف و خسوف و تعاقب لیل و نہار
کے طلوع و غروب سیارگان فلکی منجملہ وقائع عالم نہا مولوی صاحب
کے کلام کے سیاق کو ملاحظہ کیجیے اور ملک العلام کے
کلام کو دیکہیے کہ اقتربت پر انشق کا عطف کرنا وجود سبات پر
شاہد ہے کہ اس واقعہ کو قیامت سے علاقہ نہین تو اب یہ
بات ایسی ہے جیسے آنکہ کا پیٹ جانا سانس کا اوکہڑ جانا
موت کا علاقہ ہوتا ہے پس چاند کا پیٹ جانا دلیل قیامت
کی تہی اسلیے فرمایا کہ قیامت پاس آلگی اور چاند پہٹ چکا الخ

اب مولانا رفیع الدین صاحب کی عبارت رسالہ شق القمر کی ملاحظہ
فرمائیے قولہ در تاریخ فرشتہ دیدہ ام نقل مے نماید از کتابے
کہ راجہ پرا از راجہ بلیبار ملاقات واقع شد باجماعۂ از مسلمانان کہ
بہ زیارت قدم حضرت آدم علیہ السلام در سراندیب بجہاز سوار شدہ
دمانہای راہ بارادۂ نزول بر ساحل در شہر و مملکت او افتادہ بعد
دریافت اعتقادات ایشایان از زبان ایشان قصۂ شق قمر شنیدہ از
برہمنان خود در حوادثات آن سالہا تفحص کنانیدہ و تصدیق آن
از روی کتب خود دریافت نمودہ و ہمین معنی موجب اسلام او گردیدہ
نیز در قصص باباریتن نام بخاطر ما ماندہ اما نام کتاب فراموش شدہ
ظاہرا تاریخ فصلی ست کہ راجہ بہوج حاکم دکن وقت شب بر بستر
خود این ماجرا دیدہ از استیان و منجمان علی الصباح تفحص و تجسس
نمود او شایان از روی کہانت پیدا شدن پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم در زمین عرب اظہار کردند آن راجہ باباریتن را بادو
دیگر برای ملاقات آنجناب و امتحان صدق ایشان فرستاد
و ایشایان در اثنا مغرہ خندق رسیدند دیدن این معجزہ در زمین
اقلیم از تواریخ امم دیگر نہ کورست اما ترویج آن در ان گروہ و اطلاع
بہر خاص و عام ہر آئینہ ضرور نیست و اما اہل فرنگ پس بسبب قلت

ارتفاع قمر در غایت عرض جنوبی و بعد اقلیم ایشان در ناحیۂ شمالی ندیده
باشد محل تعجب نه بود بعد ازین ثابت شد که حمل آیۂ کریمہ بر زبان قیامت
وجہی ندارد چہ اگر شق قمر محال ست در حال ما در قیامت یکسانست و اگر
محال نیست پس حوالہ بران چہ ضرور الخ اقول یہ تو مولانا صاحب
نے تحریر فرمایا ہے مگر ہمنے تحقیق اسکی بذات خود کیا تو دریافت
ہوا کہ بابا رتن کی قبر موضع شیر پور ضلع مراد آباد کنارہ دریای گنگ
کے موجود ہے اب آپکی قابلیت کا کچھ ذکر بھی ضرور ہے آپنے
ترجمہ اخبار تہذیب الاخلاق بنبی نفاق مطبوعہ یکم جمادی الاول ۱۳۰۹ھ
مین لکھا ہے قولہ کہ جب مین عالم مثال سے لوٹا تو لوگون سے
یہ قصہ کہا تو وہ سب مجھسے ایک ایک بات اور لفظ کی حقیقت پوچھنے
لگے الی قولہ جسکا نتیجہ مسخ انسانیت ہے جو کہ ہم اپنی آنکھہ سے
دیکھتے ہین اور جسکا علاج اب ہم سوای دعا کے اور کچھ نہین پاتے
الخ اقول سو اسکا جواب یہ ہے کہ اوس عالم مثال کی تاویل مین
آپنے بالکل غلطی کی ہے لہذا بطور اطلاع آپکو لکھا جاتا ہی معاف
فرمایئگا اگر کچھ ناگوار طبع اقدس ہو تو موجد اول پر جایئے گا دیکھو
پرچہ اخبار نور الانوار نمبر ۳ تاریخ ۶ جولائی روز شنبہ مطابق ۳ جمادی الاول
سنہ ۱۲۹۰ھ قدسی مطبوعہ کانپور مین رقم کشاف حقیقت لکھتے ہین

قول کہ مرحبہ تہذیب الاخلاق مین جناب سید محمد علی صاحب
کے عالم مثال کے سیر کی کیفیت دیکھنے مین آئی اور انکو شاید
اوسکے دیکھنے سے اجتناب ہوا ہو کہ جناب ممدوح کی رسائی
اوس عالم تک کیونکر ہوئی مگر مجھے کچھ اسکا تعجب نہین ہوا اسلیے
کہ جناب موصوف صاحب نے حقیقت مین اپنا عالم مثال تک پہونچنا
نہین لکھا ہے بلکہ یہ لکھا ہے کہ خیال نے مجھے عالم مثال
تک پہونچایا تو واقعی وہ عالم مثال نہ ہوا بلکہ اوسکا عالم خیال ہوا
اور ایسے تخیلات سابق ہی لوگون کو ہوئی ہین یہ واردات جناب
موصوف پر کچھ نئی نہین ہوئی اسپر ایک جولاہے کی کیفیت بالکل کے
چہرتاویل معقول ہر ایک فقرے کی کی ہے لہذا چند فقرات از انجملہ
بطور نمونے کے پیش کرتا ہون سمجھ لیجیے گا ہمیں رنگ آمیزی کا الزام
نہ دیجیے گا اول فقرہ قولہ یہ جو انہون نے لکھا ہے کہ مین نے
اوس عالم مین مغرب کی طرف ایک باغ بہرا بھرا دیکھا اور مشرق کی
طرف ایک باغ اوجڑا اور ویران اور آخر مین فرماتے ہین کہ جو
باغ مغرب مین دیکھا وہ علوم اور فنون جدیدہ کا باغ ہے اور جو
باغ مشرق مین دیکھا وہ ہمارے علوم قدیمہ کا باغ ہے الخ
اوّل یہان پر مولوی صاحب کی رای نے سخت غلطی کی ہے

جسکو وہ سمت مغرب کہتے ہین وہ درحقیقت جانب مشرق ہے
اور جسکو وہ سمت مشرق سمجھے وہ دراصل مغرب کی سمت ہے
اس صورت مین وہ آباد اور شاداب باغ ہمارے علوم قدیمہ
کی ہوئی اور سولانا سے اس غلطی ہونیکا سبب یہ ہوا کہ اونکے
ذہن رسا مین جو علوم جدیدہ کی خوبی سما رہی ہے اور ہر وقت
اوسکے خیال مین رہتے ہین تو اچھی چیز دیکھتے ہین جانتے
ہین کہ یہہ علوم جدید کی تشبیہ ہے بقولہ ؎ ہر کہ خسپد در میان
آن ہوا ہیند بخواب ؎ تشنہ آب و خواجہ در سگ استخوان بیند بخواب
اور علوم قدیمہ کی شادابی کی دلیل یہ ہے کہ بارہ سو برس گذرے
پر اب بھی ایسے ایسے عالم اوسکے موجود ہین کہ ملحدین و مرتدین اپنی
جگہہ جو چاہین کہین مگر اونکے جواب مین یہہ زبان نہین کھول سکتے
اور سوای اسکے کہ سکوت کرین اور کچھہ چارہ نہین دیکھتے ادہر
زبان کھولی ادہر جواب دندان شکن پایا کہ دانت کھٹے ہوگئے
اپنا سا منہ لیکر رہگئے اور ذرا بلند پروازی کی بس شہاب ثاقب
نے پر جلا دیے اور علوم جدیدہ کے باغ کی شکستگی اور
ویرانی کی یہ علامت ہے کہ باوجود جد و جہد کے ایک بھی اعتراض
ایسا نہین ہوسکتا کہ جسکا جواب نہو اور ادہر کے کسی اعتراض کا

جواب شافی نہین دے سکتے اور یہ فقرہ جو ارشاد ہوا قولہ کہ بس
طرح اور حسن جمال مجرد نے چلایا چلا الخ اقول مین عرض کرتا ہون کہ مجرد
نے نہ چلایا ہوگا بلکہ قرینہ سے ثابت ہوتا ہے کہ مجرد نے
چلایا ہوگا جو ایسے گھبرائے کہ آنکھون کے تلے اندھیرا
آگیا اور مغرب و مشرق کی تمیز جاتی رہی چنانچہ یہ فقرہ مولانا کا اسکا
مصداق ہے قولہ کہ اپنے ہوش مین نہ رہا اور یہ جو فرماتے ہین
قولہ کہ اوسکی صورت ہی ویسی ہی تھی جہان سے مین نکلا تھا مگر دروازہ
کھلا ہوا اور دیوار شکستہ الخ اقول یہ جملہ تو مولوی صاحب کا
ایسا فصیح و بلیغ ہے کہ کچھ اوسکی تعریف ہی نہین ہو سکتی جہان سے
نکلے اوسکے حسن کو کس خوبی سے بیان کیا اور جہان کیسے
اوسکی کنگی کی کیا اچھی شرح کی سچ ہے خوش بیانی مولانا صاحب
پر ختم ہے والا اتنا اکڑ اور لکھ دیتے کہ نیچے کھلا ہوا اور دروازہ تھا
اور اوپر پرانا گنبد تو پوری تعریف ہو جاتی اور پھر یہ جو مولانا نے
لکھا قولہ کہ چند خوبصورت نوجوان آئے اور نہر کے پانی پیئے اور
اوسمین غوطہ لگانے سے اونکے سنگ مکل آئے ایک
دوسرے سے لڑنے لگے ایک نصف وحشی و نصف انسان
اسکے پاس گئی اور اوسکا حلیہ لکھ کے لکھتے ہین کہ وہ کبوتر کیطرح

غٹر غوں کر رہا تھا الخ اقول اسکو پڑھکر مین حیرت مین آیا کہ اسے
کیا سمجھون اگر یہ سمجھتا ہون کہ وہ نہرا اور وہ جوان طلبہ وغیرہ غٹر غوں
بولنے والا عالم تھا تو چونکہ مولانا بھی علم قدیم ہی کی طالب ہین کسی
ولایت کے کالج مین نہین پڑھے اور اونکے اوستاد بھی علم قدیم
کے عالم ہین کوئی ماسٹر نہین ہین تو یہ قباحت پیدا ہوتی ہے
کہ مولانا کے سر پر بھی سینگ نکلنا اور وحشیانہ لڑنا اور انکا نصف
وحشی اور نصف انسان اور خونخوار اور درندہ ہونا اور مسخ ہو جانا اور
غٹر غوں کرنا ثابت ہوتا ہے اسی سوچ مین تھا کہ مولانا کی صورت
مثالی میرے سامنے آئی اور کہنے لگی کہ ہرگز تم ایسا خیال نہ کرو
مین کیا ایسا ناسمجھ ہون اور ناخلف ہون کہ اپنی اور اپنے اوستاد
کی مذمت کرتا اور کیا ایسا احسان فراموش ہون کہ جس علم کی
بدولت آج میرے علم اور زبان مین یہ روانی ہوئی اوسکو برا کہتا
اور کیا ایسا عقل سے خالی ہون کہ جس علم کا ایک حرف نہین
جانتا اوسکی ایسی تعریف کرتا کہ اپنا علم اسکے آگے ہیچ و پوچ
ہو جاتا اور کیا میری اوستاد یہان ولایت گئے تھے اور اپنی
زبان چھوڑنے اور وہان کی زبان نہ آنے سے ازبین سوراندہ
وازانسو ماندہ ہو کر غٹر غوں بولتے تھے اور سمت کی غلطی

جو تم سمجھے ہو صحیح سمجھے ہو یہ پیر علم جدید کی نہر اور وہ نوجوان مین ہون اور میرے ہم مشرب ہین کیونکہ جب تک مین ادہر نہین آیا تھا بہلا چنگا انسان تھا جیسے اس نئے مشرب مین آیا اوباوس نہر مین غوطہ لگایا ہے سینگ نکل آئے ہین ناحق لوگون سے وحشیانہ لڑائی کرتا ہون ہر ایک کو برا بہلا کہتا ہون گو چوٹ سے سینگ ٹوٹگئے ہین لیکن تو بھی لڑتا ہون مین نے کہا پھر آپنے یہ نصف وحشی اور نصف انسان کسکو کہا ہے فرمانے لگے اب صاف صاف کیا کہون ؎ خوشتر آن باشد کہ سر دلبران گفتہ آید در حدیث دیگران الخ غرضکہ اور سب تاویلات رقم کشاف حقیقت در حقیقت بجا ہین مین نے اسقدر پر اکتفا کیا پھر اوسی اخبار مین دوسرا مضمون آپنے یہ بھی چھاٹا ہے قولہ یعنے جو تا ہین کر نماز پڑہنا اسکو بہت سی حدیثون سے تطبیق دی ہے مگر پھر کچھ انصاف پر بھی آگئے ہو کہ بعضے فقہا نے لکھا ہے کہ جو نجاست ایسی ہو کہ جسکا جرم نہو مثل پیشاب و شراب کے اگر وہ جوتے مین لگ گئی تو دہوئے پاک ہے مگر اسپر یہ اعتراض بھی جڑ دیا ہے قولہ کہ یہ اونکی احتیاطی طہارت ہے پھر اسکے بعد امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا یہ قول تحریر فرمایا ہے قولہ کہ جب جوتے مین نجاست اس قسم کی لگجاوے

یعنے پیشاب وغیرہ اور ریت پر چلے اور یونہی ڈالے تو جوتا پاک
ہے بعدہ آپنے یہی قابلیت کو کام فرمایا ہے تقدم بالحفظ
جتایا ہے فاخلع نعلیک کی حوالی سے اگلے لوگون نے ادب
تصور کیا ہے اور بہتون نے بغض سے ایسا کیا ہے جواب
مین کہتا ہون کہ اول تو ایسا اعتراض لاتا روشن اسلامیہ پر آپ
لوگونکا محض نادانی سے ذلت اوٹھانی ہے اسواسطیکہ جب
یہ عقیدہ اہل اسلام کا ٹھہرا کہ حکم اخیر حکم اول کا ناسخ ہوا ہے تو اب
ہم کہہ سکتے ہین کہ ابتدا مین جب تک کہ فرش مسجد نبوی کا بکڑا ہوا
تہا کہ اوپر برہنہ پا کھڑے ہونے مین تکلیف ہوتی تہی اسوقت
ایسا حکم حضور نے شاید دیا ہوگا حسب نشار آیہ کریمہ لا یکلف اللہ
نفسا الخ قرآنی موجود ہے مگر بعدہ جبکہ سطر حکی درستی ہوگئی
بسبب خلاف ادب جیسا کہ بموجب آپہی کی نشاندہی کے حضرت
موسی علیہ السلام کو اللہ تعالی نے فرمایا ہے فاخلع نعلیک
جوتا اوتارنیکا حکم دیا ہو کیا بعید ہے اوپر یہ طعن آپکی کہ یہ
احتیاطی طہارت ہے یہ کون عقلمندی ہے خود پسندی ہے
کسی نے سچ کہا ہے ؎ دے ہنر مند بدستین اہل ہنر در در خراب
عقل انسان سے خدا کا کارخانہ دور ہے + بھلا فرمائیے

کہ یہ تو احتیاطی خیالی طہارت ٹھہری اور پولوس مقدس نے تو
بعد عروج مسیح علیہ السلام کے حواری سنکے میسا ئیون مین
حکم عام سنا دیا کہ شریعت کی تکمیل جو کچھ کہ تھی وہ مسیح اپنے اوپر
تمام کر گئے اب کسی طرح کی پابندی شریعت سچا ہے جو جسکا جی
چاہے کھائے کل حشرات الارض کوہری ترکاری بنائے
تو اب اس خیالی طہارت خیالی عبادت پر آپنی رجوع نکیا اور کوئی
نقص نہ نکالا کہ جس سے بقول آپکے علم کے دیوتا خوش ہوتے
علم و تہذیب کی ترقی ہوتی جو سنتا وہ آپکو سراہتا برخوردار بناتا
آپکے مرشد کا قول ہائی ڈیر یعنے میرے پیارے مہدی راست
آتا یہ وہی بات ہوئی کہ ایک صاحب کو شعر گوئی کا شوق ہوا کسی نے
اونکے سامنے یہ شعر حافظ شیراز صاحب کا پڑہا اور تعریف کی لالہ صاحب
بہت جوش و خروش مین آکر فرمانے لگے کہ پہر تو پڑہیے مین ابھی
اوسکے موافق کہہ دونگا وہ اپنی زبان اور اپنے زمانے کے
حافظ تھے بندہ اپنی زبان اور اپنے زمانہ کا حافظ ہے اونہون نے
پڑہا کہ شعر حافظ شیراز یہ ہے ؎ دل میرود ز دست صاحبدلان مدار
درد اکہ راز پنہان خواہد شد آشکارا + لالہ صاحب نے جھٹ سے
اوسے وزن پر یہ شعر موزون کیا ؎ دھوتی بھی پرانی گر دید

فکر ہارا + جو انکی چھپنا تمہا بس ہوگا آشکارا + میرے نزدیک آپکے
خیالات بھی اسے قبیل سے ہین دوسرے یہ کہ ہم نے
خوب تحقیق کیا ہے کہ ملک عرب نہایت جاذب رطوبات
سے مثل ہند کے نہین ہے چنانچہ یہی وجہ ہے کہ وہان
خاکروب نہین ہے پاخانہ تیسرے دن مٹی ہوجاتا ہے تو
پھر ایسے ملک مین گمان نجاست کہان ہوسکتا ہے اب
اگر آپ کو یہ خیال گذرے کہ جوتا اوتارنے مین کوئی حدیث
نہین وارد ہے تو ہم یہ کہتے ہین کہ جب خدا ہی کے کلام
مین فاخلع نعلیک بنسبت موسی علیہ السلام موجود ہے تو اب
اسمین حدیث کی کون ضرورت رہی تیسرے یہ کہ ابتدا مین بہت
باتین تھین جو کہ اخیر مین موقوف ہوگئین جیسے حرمت شراب
اور سجدہ سمت بیت المقدس اور جواز نکاح سابقہ مشرکہ کے مسلمان
کا ایسا جب ہمارے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے اپنے اجتہاد
مین تحقیق کرکے جو امر کہ حضور سے آخر مین ہوا ہے اوسکو
لیا ہے اور دوسرے مجتہدون نے اپنے اجتہاد مین کل
امرون کو لیا تو یہ کچھ جاے اعتراض نہین ہے نہ خیالی طہارت
ہے بلکہ مستحکم عبارت ہے کہ کوئی یاجوج ماجوج اسمین خلل انداز

نہیں ہوسکتا مشفق من ہماری وکالت نے بقول شاعر ؎
ملک عدو میں دین کے ڈنکے بجا دیے ۔ ہوش و حواس
ملحدین کے اوڑا دیے ۔ آپنے سنا ہوگا کہ جناب عمدۃ العلماء
زبدۃ الفضلا حاجی سید امداد العلی صاحب بہادر ڈپٹی کلکٹر کانپور
ادام اللہ برکاتہ نے قلم اوٹھایا ہے آپکے پیر و مرشد اوستاد
صاحب کے تقریر کو کیا خوب رد فرمایا ہے اور ہر جمعہ کو مسجد جامع کانپور
میں کس خوبی و دھوم دھام سے وعظ فرماتے ہیں کہ جس سے
صدائے آفرین بلند ہوتی ہے منافقان کج فہم کی تقریر روتی ہے
بحر ندامت میں ڈبوتی ہے بس مناسب کہ آپ بھی اپنے
سلسلۂ قدیم پر آجائیے قدم ہارئیے گمراہان طریقہ ضلالت پر تبرا
پکاریے آیندہ آپکو اختیار ہے بندہ لاچار ہے مصرعہ
بر رسولاں بلاغ باشد و بس فقط۔

الراقم نعمان خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم بقلم خود اللھم اغفر ذنوبہ یہ نامہ تاریخ ۲۴ - اگست ۱۸۷۲ء
کو انام سے رجسٹری ہوکر روانہ ہوا لکھٹ چسپان ۵ سر ۔

اسکے بعد یہ نامہ خاص لکھا گیا درج کتاب ہوا

ہو المستعان

نامہ خاص

لطفہ زاد حب علیصا

مشفقی مکرمی مولوی سید مہدی

بعد ما وجب کے مدعا طراز ہون بڑے تعجب کی بات ہے ہیہات ہے ہیہات ہے کہ آج پرچہ نور الآفاق لدفع ظلمت اہل نفاق جو کہ بجواب اخبار تہذیب الاخلاق باعانت اہل اسلام تاریخ ۳۰ اگست روز شنبہ مقام کانپور مین جاری ہوا ہے ہر کارہ اسلام ذوی الاحترام نے

ہماری یہاں دورہ پر مقام آگرہ آباد ہوسکا یا اوسمین آپکی تحریر چہارم زیر بجواب نامہ
منظر الحق دیکھکے برا استعجاب آیا اول یہ کہ جس اعتراض کا جواب ہم کر چکے
ہین اوسکا آخر آپنے پھر تحریر فرمایا مناسب تو یہ تھا کہ پہلے جواب ہمکو دیدیتے
تب ایسا کیا ہوتا ہماری بات کو پیش کرنا محض نادانی ہے مذلت اوٹھانی ہے
بقول شخصے ؎ ثنای خود بخود گفتن نہ زیبد مرد دانا را ۔ بچوزن پستان خود
بالد حظوظ نفس کے یابد ۔ اب آپ جو آپنے جواب سراسر خراب مین تحریر
فرماتے ہین قولہ نانا مین نے کہ آپ مجھے فاسد الاعتقاد جانتے
ہین اور تسلیم کیا کہ اور لوگ بھی ایسا ہی سمجھتے ہین مگر مجھے تو یقین ہے کہ
مین سچا پکا مسلمان ہون علی البصیرۃ ہون جس دن دلون کے بھید کھلینگے
جو کچھ ہمارے تمہارے دل مین ہے سب کھلجائیگا الخ اقول اسکا جواب
یہ ہے کہ جب آپنے خود ہی فرمادیا کہ نانا مین نے اور دوسرا کلمہ تسلیم کیا
ہی ہو جو دہی تو پھر وہ کون لفظ باقی رہے کہ جس سے آپکو اتحاد کا انکار ہوگا
ایسا حب شرع ظاہر پرست ہی امور باطنی پر دلیل کا قائم ہونا دشوار رہی یہ بات
قولہ کہ مجھے تو یقین ہے کہ مین سچا اور پکا مسلمان ہون جس دن دلون کے بھید
کھلینگے اوسدن ہماری تمہارے دلون مین جو کچھ ہے کھل جائیگا الخ اقول
بیشک اسی معاف کاش آپنے اسی قول پر عمل کیا ہوتا تو دنیا کی بدنامی سے
تو بچتے جو کچھ مضیقتی ہوتی اوسیدن ہوتی لقد یر ہستی لقد یر بروتی بمقابلہ بیچارہ

آنکو بجز ندامت کے ہین دلوتے تھے مگر آپکے دل کا بھید تو یہین کھلا گیا
میزان خرد اہل خرد مین خوب تل گیا اور کلمۂ یا کافرون بھی ابلو نہم النار
کا مضمون آپ پر عائد ہو گیا مصرعہ نہان کے ماند آن رازی کزو
سازند محفلہا + اور یہ فرمانا آپکا کہ مین تو سچا پکا مسلمان ہون الخ اقول
یہ کلمہ ہر ایک ملحد بھی کہہ سکتا ہے کہ مین پکا مسلمان ہون کوئی فرقہ والا
اپنے تئین ملحد نہین جانتا ہے ایسا جب تک گائے کے
گوشت کہانے پر منحصر نہین ہے ورنہ لازم آتا ہے کہ سب سے بڑھی
مسلمان چمار ہوتے تھے جو کہ بڑی گائے کہاتے ہین نہ بہشتی حورین نہ
نرے عشرت بین و سوسۂ شیطانی اسیکا نام ہے اسکا بد انجام ہے پہر
اسکے بعد یہ تحریر ہے قولہ کہ آپکا اسلام آپکو حورون کے بوس و
کنار کا فردونگا جسکی تمنا مین بدن ٹوٹتے اور ہلاک ہوتے رہتے ہو تو خیر
ہمکو بہی اسباب ہے کہ ہمارا الحاد ہمکو خدا تک پہونچا دیگا جسکے لیے ہم گالیان
کہاتے اور طعنے سہتے ہین اور کافر و ملحد بنتے ہین اور جسکا شوق
ہے نہ موتیون کے مکان کی آرزو ہے نہ شہد اور دودہ کی نہرون کی
تمنا ہے نہ حوران بہشتی یا دشتر کے وصال کا خیال ہے نہ بہی
قرآن پڑہی بیگم کے آغوش مین لینے کی خواہش اسپر یہ شعر بہی آپنے موزون
کیا ہے شعر بسوزند جنت الیسوزیم + بآب دیدہ آتش راو ہم نمہ + الخ

اقول مشفق من حوروں کی خواہش مردوں کو ہوتی ہے نامردوں
سے کیا کام بقول اہل فارس ریش را باکون چہ کار کسیکا قول ہے
اسکو یاد کر لیجیے ذخیرۂ آخرت کو ہاتھ سے نہ دیجیے ؎ ناز پرورده
تنعم نبرد راه بدوست ؎ عاشقی شیوۂ مردان جفاکش باشد اور یہ کلمہ
آپکا قولہ کہ ہمارا اسحاد ہمکو خدا تک پہونچا دیگا جسکے لیے ہم گالیاں کھاتے
ہین الخ اقول یہ محض بیحیائی ہے ایمان کی صفائی ہے اگر معاذ اللہ
الحاد خدا تک نہ پہونچاتا تو آپکے اگلے کاہیکو ایمان لاتے نماز پڑھتے
روزہ رکھتے حج وزکوت ادا کرتے ہان اگر یہ کہیے کہ ہمارے اگلے
غلطی پر تھے تو پھر آپکے برخورداری مین بٹہ لگتا ہے جو سنیگا وہ
کہیگا کہ بہودہ بکتا ہے جہنم جانیکی راہ تکتا ہے اب لیجیے یہ فقرات
آپکے قول آپنے مدرسۃ العلوم کی نسبت جو لکھا اوس سے مجھے
بڑی خوشی ہوئی بلاشبہ لکھنو کے اخبار الاخبار نے ہماری فریب دہی
ثابت کر دی اگرہ اخبار نے بھی ہمکو ملحد ٹھہرا دیا اور مدرسۃ العلوم کا چندہ
بند ہو گیا لیکن مجھے اندیشہ یہ ہے کہ وہ لوگ یہ سنکر مر نہ جاوین کہ قریب
اسّی ہزار کے چندہ ہو چکا ہے اور ابتدائی مدرسون کی تقرر کے لیے
درخواستین چلی آتی ہین اور اب چند روز مین مشاغین اون مدارس
ابتدائی کی جو اسی مدرسۃ العلوم کی ہین جا بجا قائم ہوا چاہتے ہین

ہان ایک بات کا مجھے افسوس ہے کہ مدرسۂ ایمانیہ کی سی تعلیم ان ایجادی
مدارس مین نہ ہوگی وہ عاقلانہ خیالات جو اوس تعلیم سے پیدا ہوتے
ہین ان مدرسون کی تعلیم یافتہ آدمیون کو نہ ہونگے مین نے ابھی
تھوڑے دن ہوئے مدرسۂ ایمانیہ کے اخبار الاخیار مین ایک بڑے
مفتی و مجتہد علامی فہامی کا محققانہ قول دیکھا تھا کہ اخبار صحیحہ سے
ثابت ہے کہ یوم یعنی اُلوا ول بستی مین رہتا تھا جیسے امام حسین علیہ السلام
شہید ہوئے اوسنے ویرانہ مین رہنا اختیار کیا ہے دنکو روزہ رکھتا
ہے شام کو قوت لایموت پر افطار کرتا ہے رات بھر امام کے غم
مین مرثیہ پڑہتا ہے نعوذ باللہ من ہذا الھفوات بس ایسی عالی دماغون
کے دلو نیز ہمارے مدرسۃ العلوم کی مقرر ہونیکا داغ کیون نہو اسلیے
کہ ایسے نازک خیال والے اوس تعلیم کی بعد کہان دکھائی دین گے
اور ایسے الو کی حقیقت بتانیوالی کہان باقی رہن گے الخ اقول مشفق
من اس آپکی بیان کی دو کہنڈ ہین مگر بالکل بیربہٹ ہین ایک تو یہ کہ خیال
مدرسۃ العلوم کا اخبار الاخیار اور آگرہ اخبار کے اجرا سے بند ہو گیا
مگر قریب اسی ہزار کے جو کہ زبانی جمع ہے اوسکے سننے سے لوگ
مرتہ باد ین اسکا جواب یہ ہے کہ یہ آپکا خیال خام ہے اسواسطیکہ
اہل اسلام مین حسد حرام ہے متقدمین کا قول ہے ؎ از حسد

بعد ارسال اس خط کے ایک خط سید صاحب کا اسکے
جواب مین جو آیا اوسکا جواب لکھا گیا درج کتاب ہوتا
ہے ۔

ہو المستعان
مع جواب سوال

حضرت من مولوی سید مہدی علی صاحب زاد لطفہ

آج کہ تاریخ ۱۵ ماہ مبارک رمضان شریف سنہ ۱۲۹۰ ہجری
قدسی ہے بندہ مدورۂ عظیم آباد پٹنہ سے مکان
آیا تو قطعہ خط من جانب آپکے اس مضمون کا پایا
غولہ آپکے کئی خط آئے بجائے لکھنے کی آپنے
ناحق تکلیف کی امید ہے کہ آپ ایسے تحریرون سے
مجھے معاف فرمائینگے ورنہ میری طرف سے سوائے

سکوت سے اور کچھ جواب نہوگا الخ اقول مشفق من این کل دیگر
شگفت ہین پوچھتا ہون کہ ابھی خط سابق آپکا جو دورہ پر مقام بانس بریلی
ہین میرے نام آیا اوسمین تو یہ عذر آپنے پیش کیا تھا کہ آپکے
مکان کا پتہ نہین معلوم جو جواب لکھا جاوے لہذا باین وجہ
ہم امیدوار جواب تھے معلوم ہوا کہ آپ ہار جانیکو جواب فرماتے
ہین سبحان اللہ کیا خوب آپکو جواب آتا ہے کسی نے سچ کہا ہے
کہ حق تعالی اپنے گدھونکو خشکہ کھلاتا ہے اور یہ فرمانا آپکا قولہ
کہ جواب مین سکوت اختیار کرونگا الخ اقول محض بیکار ہے سو اسلیئے
اگر آپنے کبھو جواب دیا ہوتا تو البتہ قول آپکا بجا تھا ہمارے نزدیک
تحریرات اعتراضات روش اسلامیہ پر سکوت فرمایئے ادویات
مسکتہ کہلایئے آپنے سنا نہین کسی شخص کے آتشک مکلی تھی منہ
آگیا تھا تھوکا نہ جاتا تھا باپ سے کہا کہ مجھسے تھوکا نہین جاتا
باپ نے جواب دیا کہ کیا ہوا جو تم سے تھوکا نہین جاتا ایک عالم تمیز تھوکتا ہے
زیادہ چہ والسلام فقط

الراقم نعمانخان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بقلم خود اللھم اغفر ذنوبہ یہ نامہ مقام انام خاص محلہ بدھوار
مکان سید روانہ ہوا تاریخ ۲۰ رمضان المبارک ۱۲۹۰ھ مکمل طبع شد

چراغ الحق در زہوق الباطل ان الباطل کان زہوقا

تمہید بین گلدستہ نشاط نیاز نثار سرسبستان ہمیشہ بہار اوس گلچین
گلشن آرائی ہو اور گلشن گلشن یاسمین تحفہ گلزار اوس بہار پیرائی فرنیشر
کی کہ سینچے گلستان آرزو کی تائید نسیم عنایت اور مدد ہوائے عنایت اوسکی سے
خندان و شگفتہ ہو کر اوس زمانہ سرسبز و عہد تر و تازہ مین غنچہ سربستہ تمنا کر
بشکفد از ہر رنگ گلے آرزوی پنہان و پیدا کی گوناگون کھلے اور شگفتان
ہو کر پیش شائقون کو بشارت ہی تاجرون کو تازہ اشارت ہی کہ گلشن
بخار و گلزار ہمیشہ بہار کحل الجواہر عیون ادراک قرۃ العین افلاک سرسبزی
خاطر فخار تروتیج عطا عرباے دل و اعتبار شریعت راسخ طریقت راجان
سلیقت راقالب معرفت رارواں معدن جواہر زواہر ہنر و مخزن قلزم
در رخشہ اندر زنی صحت مالک حقہ امر منان دولت دو مشرکان و منافقان
گلہا بستہ فرحت بخش طبع پیر و جوان در رد دلائل و براہین نجیریان بدگمال
طبقہ دوم تردید الابطال مصنفہ دیدہ ہر فقیہ مصر موید بتائید خلاق
دو جہان صحیح رنعمان خان کیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم جسکے دیکھنے کا ہر ایک کو شوق تھا سلام کا ذوق تھا شائقین زلیخا کی مانند

اس عزیز یوسف کی چاہ مین غرقاب تہی حاسدین کے دلون مین ہزارہا
طرح کے پیچ و تاب تہے بعد مدت کے اس نازنین حجلہ نشین کی صورت
آئینہ ظہور مین نظر آئی کہ بکوشش تمام وسعی مالا کلام مطبع چراغ ہدایت مین جناب
مؤلف نے اپنے اہتمام سے طبع کرائی حاسد بدکیش کوتاہ اندیش کی نظر مین تو بیشک
خار ہے مگر حق بین و انصاف پسند کی چشم مین فی الواقع گلشن جاوید بہار ہے
اکثرون نے اسکے مطالعہ سے ہدایت پائی کتنون کو محبت حضرت رسالت پناہی
ہاتہہ آئی مشتری کدہر ہین جلد تشریف لائین ہاتہون ہاتہہ نقد جان دیکر خرید
لیجائین حرز جان و تعویذ بازو بنائین ورنہ پچتائین گے دکان دکان ٹہوکرین
کہائینگے آخر تلاش کرکے خالی ہاتہہ پہر جائینگے۔

قطعات تاریخ طبع کتاب
تردید الابطال

نعمان خان کہ خیر کا بانی ہے	وہ خاتم بنی کا وکیل ایمانی ہے
تالیف کتاب کی کہ جسکی تاریخ	تردید الابطال لاثانی ہے
۱۲۹۰ھ	

ولہ مدظلہ

ندا دی ہاتف غیبی نے مجکو ملک سرمد سے	مٹا ہی مذہب نیچر ظہور دین احمد سے
۱۲۹۰ھ	

قطعۂ تاریخ طبع
کتاب ہذا

دیکھو نام حق کو کیسا حق ہے نام — خوش ہین اس تالیف سے سب خاص و عام
یعنی نعمان خان ہوا میر اوکیل — ہی یہ ارشاد رسول ذی الاکرام
از پئے تردید اعدائے رسول — کیا ہی اس تحریر مین ہی اہتمام
ہو گئے ہین گونگے بہرے سب عدو — ظاہر و باطن مین دیکھو بالتمام
دشمن حق ہین یہ سارے نیچری — لعنت اونپر روز و شب اور صبح و شام
ایسی کی تحریر یہ نادر کتاب — لاجواب و بےنظیر و خوش نظام
۱۸۶۸ ۸۱
یون لکھی تاریخ اسکے طبع کی — دیکھیے ایسی ہے ناشر کلام
۱۲۹۸

قطعۂ تاریخ طبع کتاب تردید الابطال

وکیل احمد مختار نے لکھی یہ کتاب — دیے ہین خوب ہی دندان لاجواب
تھے جتنے پادری عیسائی نیچری یہود — ہوا انکے مذہب ملت کی کر دی مٹی خراب
چھپیا جو طبقہ دوم ہوا یہ دلکو خیال — کہ تو بھی مصرع تاریخ اسکا لکھدی شتاب
دو نہین یہ ہاتف غیبی نے غیب سے دی صدا — مناظر مین لکھی یہ کتاب ہی نایاب
۱۸۶۸ ۹۱

اشتہار عام

واضح ہو کہ میں مصنف کتاب ہذا اس بات کا اشتہار
دیتا ہوں کہ جو ہندو یا مسلمان یا تاجر واسطے
تجارت یا مبسن نفع دنیا یا آخرت کیواسطے اس
کتاب کو طبع کرائے اور فروخت کرے تو اوس
کسی طرح کا دعوی حق تصنیف یا اور کسی طرح کا
ہرگز نہوگا بلکہ ایسا پسند جو کچھ اوسوقت موجود
ہوگا انعام دیا جائیگا اور قیمت اس کتاب
کی دو روپیہ فی نسخہ مقرر کی ہے پس جن
صاحبوں کو خریداری اسکی منظور ہو بذریعہ خط
و کتابت راقم سے طلب فرماویں قیمت لفافہ
بذریعہ خط روانہ کریں

الراقم غلام خان وکیل سرکار ابد قرار پیغمبر آخر الزمان
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقلم اللہم اغفر ذنوبہ
العبد